

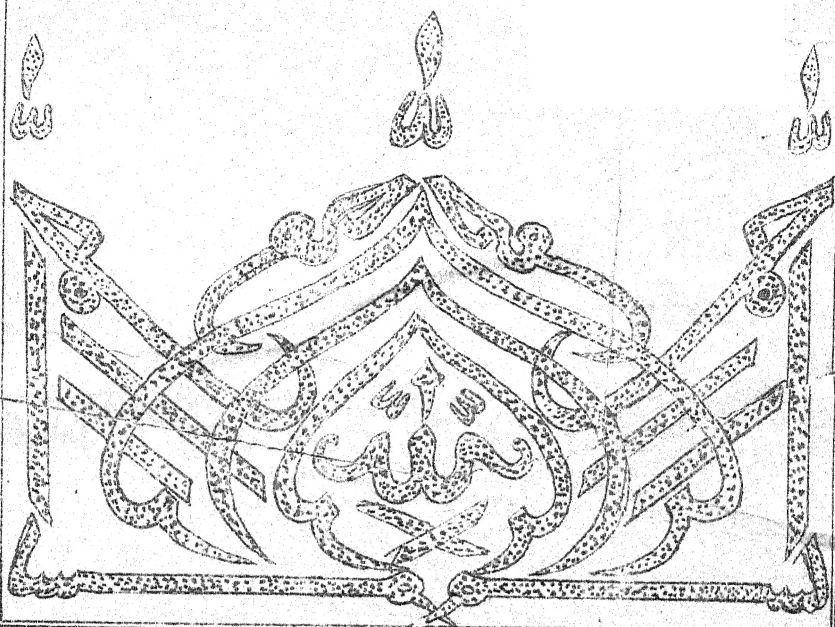
لَقَدْ سَنَّا الْقُرْآنَ لَكَ فِي سِتْرٍ

الطبع في المطبعه العامه في بيروت في سنة ١٢٨٥ هـ  
ارسله الى المطبعه العامه في بيروت في سنة ١٢٨٥ هـ

الكتاب  
الطائف المسافر

تفسير القرآن الكريم في اللغة العربية  
تفسير القرآن الكريم في اللغة العربية

مَطْبَعَةُ  
دَرْزُوحْ صَدِّقْ وَآلِهِمْ



الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم ملك يوم الدين اياك نعبد و اياك نستعين و الصلوة و  
 السلام على عبدہ و رسولہ محمد سید المرسلين و خاتم النبيين و على آله و اصحابہ و تبعہم  
 يا ارحم الراحمين اجمعين ايصعبين اما بعد رب سلمنا في فرضہ کو اپنے رب مبعود کو پہچانے او سکی  
 صفتہ کو جانے او سکے حکم معلوم کرے او سکی مرضی نامرضی سمجھ ہو چہ لے کیونکہ بغیر سکے بندگی نہیں ہوتی  
 او جو بندگی بجائے لاؤ وہ بندہ نہیں گندہ ہر اللہ کی پہچان بتانے سوائے ہے آدمی محض نادان یہ ہوتا  
 ہے سب خبر سیکھانے سے سیکھتا ہے بتانیے جان لیتا ہے سوتیانے والو کتنی ہی تقریر کرین پر اسن ابرہیز  
 ہو سکتی جو اللہ پاک نے آپ بتائی ہے نہ ہریت جو اللہ کلام میں ہی ہرگز کسی دوسرے کی کلام میں نہیں ہو سکتی  
 یہ لیکن اللہ کا کلام عربی زبان میں ہی ہندوستانی کو او سکا سمجھنا محال تھا اسلیے پہلو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی  
 نے فارسی ترجمہ کلام اللہ کا لکھا فتح الرحمن نام رکھا یہ او سکے فرزند بزرگوار عبدالقادر رحم اردو میں ترجمہ لکھ  
 گئے موصح قرآن نام کہ گئے اس ترجمہ ہندی کی ہندوستانیوں کو بڑا نفع ہوا جسطح ترجمہ فارسی سے اہل علم و فائدہ  
 اوشیا قرآن شریف کی تفسیر میں دنیا میں ہو گئی ہیں تیرہ سو تفسیر کا کتابا کسیر میں دیا گیا ہے تیرہ سو تفسیر  
 عربی میں بہت فارسی میں توڑھی جا یا اردو میں ایک دہین سیکڑت سے ایک جماعت اہل دین کی چہ سے یہ بات



غزہ محرم اسرام من تمام ہوا اور فضل و کرم الہی سے مقبول خاص و عام ہوا جو بھائی  
مسلمان اسکی سیر کریں چاہیے کہ فقیر کے حق میں دعا و خیر کریں حق بعد اس مختصر کو پسند  
خاص و عام کرے اور اس عاجز کو اللہ ہم کے روبرو نیک نام کرے اور اسکے پرہیزے والوں  
کو اور عمل کرنے والوں کو راہ رست معرف اور ہدایت کی دکھا دے اور اوسکو گمراہ کرنے  
اور ہٹانے سے شیاطین اور احوال الشیاطین سے بچا دے آمین آمین یا علیہ السلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
یہ شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ سمجھنے والے ہر اے کو

سمجھنا چاہیے کہ جناب باری تعالیٰ نے بسم اللہ میں تین نام فرمائے مگر ہر کام میں  
دین کا ہو یا دنیا کا ان ناموں سے شروع کرے کیونکہ تین نام ہر کام کی درستی پر دلالت  
کرتے ہیں یعنی لفظ اللہ کا ہر کام کے حصول پر دلالت کرتا ہے اور لفظ رحمن کا اوسکو  
باقی رہنے پر اور لفظ رحیم کا اوسکے فائدہ دینے پر اس واسطے ان تین ناموں کے ساتھ تعلیم  
کے تاکہ کام مذکور کا برباد نہ ہو ورنہ اگر کوئی یہ سمجھے کہ کتاب کو بسم اللہ سے کیوں شروع کیا  
کیونکہ لڑکوں کو جب کتب میں بیٹھاتے ہیں بوالہ ہی شروع کر دیتے ہیں اسکے جواب میں دو  
وجہ ہیں اول تو یہ ہے کہ ماہر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے کہ تمام علوم حقیقی کے  
جو شرائع کے ہیں سو حاکم ابونعیم ہیں ایک تورات دوسری انجیل تیسری زبور چوتھی فرقان اور  
قاعدہ ہے کہ کتاب اخیر جامع مضامین کتب ماسبق ہوتی ہو میں بت ہوا کہ سب مطالب اعلیٰ  
کتابوں کے قرآن شریف میں ہیں اور تمام مطلب قرآن کا سورہ فاتحہ میں ہوا اور حال مطلب سورہ  
فاتحہ کا بسم اللہ الرحمن الرحیم میں اور خلاصہ بسم اللہ کا حرف یا یعنی بے میں ہوا واسطے کہ بے کے  
مسی میں اتصال اور معیت کو اور غرض تمام علم سو ہی ہے کہ بندیکو اللہ تعالیٰ سے عظمت اور ترقی  
اتصال اور معیت کا حال ہو جائے اور عزت اور کرامت کو ساتھ درجہ قرب کا پاؤیس ترقی ہر علم  
کا اس فہم سمجھا گیا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ الف صورت کسرتی کی کہنا ہے اور بے صورت سرافندگی  
کی کہ ہستی ہی سوا حق حرفے یہ مرہ یا یا یا خیرہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ مَنْ تَقَاَصَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ  
یعنی جو جھکے واسطے اللہ کو بلند کرتا ہے اللہ اوسکو اور واسطے آگاہی کہ اس پر حقیقی امتداد دے گی کیونکہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم کے

کرتا ہے اور کشتی سے ناراض ہے تپا ہے حرف ماسو ایسی کتاب کو ہر دم کہا را پادشا ہو کا معمول ہے  
 کہ جس گھوڑے کو جو طبل میں بند کرتے ہیں اور میرزا کو دیتے ہیں تاکہ نشان ہو اور ہر کوئی معلوم کرے  
 کہ یہ بے بندہ یا دستا ہے اور ہر کوئی سواری کرے اور نگاہ بدر ڈالے سو لہم اللہ گویا ہر ہے  
 حق تعالیٰ کی سب کے کام میں یہ حریف کوئی کام شروع کرے اس میں کچھ اور کام کو کہے تاکہ سد کی  
 سدگی معلوم ہو اسی واسطے رسول خدا صلعم ہر کام کا شروع ساتھ لہم اللہ کے کرتے تھے اور دلیل  
 لہم اللہ کی رکعت کی یہ ہے کہ جب حضرت یوحنا کشتی میں سوار ہوئے تو عرق کے خوف سے  
 سبحان اللہ وحمداً وقرآناً کہہ کر اس کو روانہ کیا کشتی اسی نام کی رکعت میں پہنچ رہی اس میں معلوم  
 ہوا کہ حضرت یوحنا نے ادھی لہم اللہ کہہ کر کشتی میں داخل ہوئے اس میں لہم اللہ الرحمن الرحیم کہہ  
 وہ کہو کہ سعادت دارین میں محروم رہیگا نفل ہے کہ انک مرگے اس کلمہ پاک کو کہہ کر وصیت  
 کی میرے کفن میں رکھ دینا لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی کہا کہ میرے سنا ہے کہ ایک فقیر کسی امیر کے  
 بڑے دروازہ پر کھڑا ہوا سوال کرتا تھا مالکان کون کچھ تھوڑا سا اس کو دے دو لگا اس فقیر نے کہا کہ  
 یہ تیری تھوڑی محنت ہے اچھا اس دروازے کے ہین پر جا تو کشتی موافق اپنے دروازے کے  
 یاد دار کو موافق اس کشتی کے کہ سویرا بیت کتاب اللہ کا دروازہ ہو قیامت کو دل اس دروازے کو  
 ماتھ میں لپیڑ ہوئے صاحب اس دروازے کا قدر عظمت اس دروازے کی کشتی طلب کر دے لگا اب ایک  
 کتبہ اور جاسا جاسیے کہ لہم اللہ کے او میں حرف ہیں اور سوکل عذاب دوزخ کو بھی او میں ہیں سو  
 چونکہ اس کو پڑتا ہے قمار کے دل او میں سوکل کو عذاب ہو رہا ہے میں ہیگا اور رات فتنی  
 جو میں ساعتیں ہیں سو پانچ ساعتوں کے واسطے پانچ غاریں مقرر ہیں پھر باقی رہیں او میں ساعتیں  
 سو آجین آدمی چلتا پھرتا او میں عقیقتاً سو تا حال کھاتا پیتا ہے سو لہم اللہ کو مقرر کیا کہ ان وقتوں میں  
 کہا کریں تاکہ انھوں میں میری چو میں ساعتیں عبادت میں لکھی جاویں اور رحمت لہم اللہ میں  
 ایسی ہے کہ سورہ برأت پر نہیں ہے کیونکہ اس سورہ میں شکر نہیں ہے قرآنی کا بیان ہے اور  
 اس کلام میں رحمت بھری ہوئی ہے دونوں ایک گھنٹہ میں جمع ہیں سو سو کہیں اور دم کی وقت  
 جو لہم اللہ اگر کہتے ہیں اور رحمت نہیں کہتے ہیں اس کی بھی وجہ ہے کہ یہ دونوں  
 نام رحمت کو ہیں اور صورت دوح کی تہریر دلالت کرتی ہے جس آدمی کو چاہیے کہ اس کلمہ پاک کو

الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین



اَحْوَالُ الزَّكَاةِ وَحَوَالِ الْمَدَاخِلِ یعنی خاک ڈالوئے میں مدح کروالون کو یعنی جو مدح کرتے ہیں اور حمد ہر طرح درست بلکہ مستحب ہے جیسے کہ حضرت نے فرمایا ہے مَنْ لَمْ يَحْكَمْ النَّاسَ لَمْ يَحْكَمْ اللَّهُ یعنی جس نے حمد کی لوگوں کی او سے حمد نہ کی اللہ کی اور حاشا چاہیے کہ حمد اور مدح میں ایک فرق یہی ہے کہ حمد او کو کہتے ہیں کہ محمود ہیں جو صفتیں واقعی ہوں اور کا بیان کرے اور مدح میں یقیدہ ہیں اگر واقعی صفتوں سے زیادہ تعریف کرے او کو مدح کہتے ہیں چہ نہیں کہتے ہیں اس واسطے حمد بہتہ درست اور جائز ہوتی ہے اور مدح جس صورت میں حاشا واقع ہونا جائز ہوتی ہے اس واسطے مدح کے منہ میں خاک ڈالنے کا حکم دیا ہے کیونکہ ہر چیز مبرا ہوئی ہوئی ہے اور عیب دار ہے بہت مدح نہ چاہیے اور سرگرمی میں نعمت بھیجی ہوتی ہوتا ہے اور بدون نعمت کو نہیں ہوتا اور حمد اور نعمت بھیجی کے اور غیر بھیجی کے دونوں پر ہوتی ہے اللہ تعالیٰ مستوجب حمد کا ہر حال میں ہے قطع مطر و صول نعمت کے سو اس واسطے حمد کو او پر مدح کے اور شکر کے اختیار فرمایا اور المدح اللہ والشکر شہ نہ فرمایا اور اگر کوئی کہے کہ یہ سورت کو بندہ کیو تعلیم فرمائی ہے یوں فرمایا ہوتا احمد اللہ یعنی حمد کرتا ہوں میں احمد کو سو یہ تھا نہ کہا کہ ہمیں دعویٰ ہوتا ہے کہ میں حمد کرتا ہوں اور حالانکہ تمام مخلوق عاجز ہے اس سے کہ حمد کرے اس خالق کل کی ہر شے عاجز کا کیا مقدر ہے کہ حمد خداوند کی بجا لاؤ اور ہواگو یوں نہ فرمایا کہ بندہ قیامت کو شرمندہ ہو و حق دلو جھٹنے کے کہ تو بار بار با یحون نماز میں جو کھتا تھا کہ میں حمد کرتا ہوں سو تو نے کیا حمد کی پس معنی احمد اللہ کے یہ ہوئے کہ تمام تعریف و مطر اللہ کے بندہ سے وہ تعریف ہو سکے یا نہ ہو سکے لیکن سب اس کے واسطے ہے نقل ہے کہ حضرت داؤد نے حق تعالیٰ کی جناب میں عرض کیا کہ خداوند امین کو نوکر تیرے شکر سے چھٹکارا یا توں کو اس واسطے کہ جو شکر میں کرتا ہوں وہ تیری ہی توفیق سے کرتا ہوں پس اس شکر کو اس واسطے ایت کر اور چاہیے اور بندہ اسیر کہاں قادر ہو سکتا ہے فرمایا کہ اسے داؤد جب بندہ بنے میرے شکر سے ایکو عاجز جانا گویا میرا شکر بجا لایا جیسا کہ کسی نے کہا ہے ع نامتوی از شائی تو حمد ثنائی تست اس واسطے اپنی رحمت سے احمد اللہ نہ فرمایا کہ دعویٰ حمد کا محض غلط ہوتا ہے اور اگر کوئی کہے کہ حمد کے قابل اور ہی لوگ ہوتے ہیں جیسے



[illegible]

عوض اور کا چاہتا ہے عوض انعام محض کوئی نہیں کرتا ہے سوا احبابیک کمرہ کے جس کا انعام  
 عرصہ مالی ہوا وہ نعم حقیقی ہوا اور حبس حقیقی ہوا تو لائق حمد کے حقیقتہً بھی ہوا اور اگر کوئی  
 کہو کہ ہر جگہ تسبیح کو اور تحمید کے مقدم کیا تسبیح و تحمید یہاں فقط تحمید کو ذکر کیا ہوا  
 کیا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ تسبیح مقدم اور تحمید کے ادسوت ہوتی ہے کہ حمان دونوں مذکور  
 ہوں اور اس صورت میں فقط تحمید کا ذکر ہے اور اگر کوئی یہ کہے کہ یہاں تحمید کو کیوں اختیار کیا اور  
 تسبیح کو کر کیا اسکا جواب یہ ہے کہ تحمید کے معنوں میں تسبیح کے معنی آتے ہیں اور تسبیح کے معنوں میں تحمید  
 معنی ہیں آتے کیونکہ تسبیح کے معنی ہیں کہ ذات اور صفات حق تعالیٰ کی سب نقصانوں پر اور عیوب  
 پاک ہوا اور معنی تحمید کے یہ ہیں کہ تمام خوبیاں اسی کی واسطے ہیں پس معلوم ہوا کہ کوئی نقصان اور عیب  
 نہیں ہے واسطے کہ تمام حوسان و حسن ہوتی ہیں کہ حسن کس سطح کا نقصان اور عیب ہوتے ہیں وہی تسبیح کو  
 تحمید میں حاصل ہوتے ہیں اس واسطے کہ تسبیح کا ذکر کرنا کچھ ضرور ہوا اور علمائے کہا ہر جگہ اللہ کے اٹھ حروف  
 ہیں اور در و اور سے ہستت کو بھی اٹھ ہیں جب تک کہ لے الحمد للہ کہا اٹھوں در و اور او کیونکہ اس  
 کہل جاتے ہیں اور عالمون نے کہا ہے کہ یہ کلمہ بڑا سرگ ہوا و سکو ہمو مع حکمہ بڑا کہو ایک اصل ہے  
 کہ اس کے سب سے خوب سمجھ میں آجا و لگا کہ جبکہ کوئی لائق کسی کے ہے اور کوئی نہیں ہے  
 ایک بزرگ کہو تھے کہ میں نے ایک بار الحمد للہ کہا تھا اور وقف سو تیس برس ہوئے ہتھکار کرتا ہوں  
 گوگوں جو چھاکر کا کیا ہے کہ کیونکہ ہتھکار گوگنا ہوں سو کرتے ہیں حوائث یا کہ بعضے وقت اس  
 کہنے سو گنا ہوتا ہے پھر بیاں کیا کہ سب ہتھکار کا یہ ہو کہ ایک در و اور دین آگ لگی اور دکائیں  
 ساری جل گئیں اور میری بھی ٹکان ہاں تھی ایک آدمی نے آں کر کہا کہ اتنی تیری دکاں چم رہی ہیں  
 سب جل گئیں میں نے کہا الحمد للہ پھر حوسین نے تال کیا تو معلوم ہوا کہ آجکلہ یہ کلمہ کتنا خلاف مروت  
 کہ ہے کیونکہ سارے مسلمان مال جل گیا اور میں نے کلمہ غمگساری کا کہہ کر کہا کہ اپنے مال بھی پر خوش ہوا  
 سو یہ خلاف اسلام کے ہے مسلمان نہ ہے کہ جیسے اپنے نقصان پر ملول ہو ویسا ہی دوسرے بھائی کے  
 نقصان پر نہیں آنا اللہ کے بدلے الحمد للہ کہ اس واسطے غمگساری ہتھکار کرتا ہوں اور میری  
 اس کلمہ کی یہ ہے کہ حضرت آدم کے بدن میں روح ناف تک پہنچی تو چھید گئی کہا الحمد للہ  
 حق تعالیٰ نے جواب فرمایا تو جنت اللہ اور گروہ فرشتوں کے ایک طرف بیٹھتے دیکھا اس

کراے آدم کے پاس ما اور کہہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ سُبْحَانَکُمْ حَمْدُکُمْ کے لئے اور کہا اہوئے حوائج ما  
وَعَلَّامُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ وَمَعْرِفَتُہٗ حب فرمایا حق تعالیٰ نے کہ یہی صحیحی  
دریت کو واسطے مقرر ہوا ہے کہ وقت ملاقات کے سلام علیک کا کرین اور جو کوئی چھپکے تو  
وہ احمد شد کہے اور دوسرا برحکم شد کہے اور اہل جنس کا بھی یہی سلام علیکم جمع ہے اور  
نعمت ملے کے بعد الحمد شد کہین خیا صحیح قرآن ترغیب میں فرمایا ہے وَلَا جِدَّ عَقْلاً لَّمَّا اِلَیْہِمْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ  
رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اور اگر کوئی کہے نہ رول اس سورت کا واسطے تعلیم کرنے سے روکے ہو کہ اسکا  
کیونکہ یوں کہا کرین پس کیوں فرمایا کہ تو لو الحمد شد یعنی کہوا الحمد شد جواب اسکا یہ ہے  
کہ اگر یوں فرمایا ہوتا تو اس کلمے کے کہنے کا حکم ہو جاتا اور بعد اسکے اگر نہ دے قصور کرتے تو  
افیر طاعضب نازل ہوتا اس واسطے کہ حکم نہ لایا یا دشاہ عالمہ قدر کا موجب غصب کا ہوتا  
اسکی یہ ہے کہ اگر کوئی لڑکا اپنے باپ کا حکم مانے نہ پائے وہکا بہت راض ہوگا اسواسطے کہ صاف  
حکم کو ٹالا اور اگر یوں کہے کہ ملانا کام ضرور ہے اور خطاب کرے کسی کو اور بیٹا وہ کام کرے  
توحید ان جملگی کے لائق ہوگا اسواسطے کہ اسکو عدل کی گجائیس ہے اور بدو اللہ جل شانہ کی حمد  
خارج ہے یہاں تک کہ انحصار نے فرمایا ہے لَا اَحْصُوْا شَاۤءَ عَلَیْکَ اَنْتَ کَا اَنْتَیْبَ عَلَی  
لَعْنَتِکَ تُو دوسرے کا کیا مقدور ہے کہ اسکی حمد جلال اسواسطے ایسی رحمت ہو صاف حکم  
کیا کہ وقت قصور کے عذاب میں گرفتار ہو فویں۔

## رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

یعنی پرورش کرے والا عالمون کا ہے

رب کے کئی معنی آئے ہیں ایک ناک دوسرے موجد یعنی خالق تیسرے سردار جو حقے مرنے اور یہ  
معنی اللہ کی ذات پاک میں پائے جاتے ہیں مگر مقام میں مناسب معنی ربی کے ہیں یہی توت  
کے معنی پرورش کرنے کے ہیں معنی ایک ستیز کو درجہ بدرجہ کمال کو پہونچانا جیسے کہ باعبان پہونچ  
سچ توتا ہے جب تیغ نکلتی ہے تو بانی دنیا ہے حٹا ہو جاتا ہوتو قلم کرتا ہے عرض اسطرح ہے توت  
کرتا ہے تاکہ اپنے کمال کو پہونچے اور جب کمال کو پہونچتا ہے تو پتے اور پھل لاتا ہے اور جیسے کہ ان  
اور باپ اپنے لڑکے کے حق میں پرورش کرتے ہیں لیکن بہتیت کہی خاص ہوتی ہو ساتھ ایک شخص

۲  
۳  
۴  
۵  
۶  
۷  
۸  
۹  
۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

جیسے کہ مان و رہا پر مرد کے حق میں رویت کرتے ہیں یا یا عبا بن ابی اسحاق وادولع کو حق میں  
 یہ درش کرتا ہے یا باد تہا اور امیر ایہ ملک در لشکر کے حق میں سوس کرے ہیں سوس قسم کی  
 رویت کر دیا لکھو کوئی موحدا اور مشترک قابل عمارت کو ہیں جاتے ہے اور کبھی رویت کی تیر  
 ہوتی ہے جیسے کہ رویت اربع عاصری کی رویت دیر مقرر ہیں مثلاً ہندوں کے گماں میں مانی یہ  
 جو روح ہے ہندی زبان میں نام اور سکاٹھروں ہے اور لاک یہ جو مقرر ہے نام اور سکاٹھروں ہے یا  
 رویت یا تا تیر چاند کی اور سورج کی اور سوا اسکے جو اور ستاری ہیں مثلاً مری تیسری ٹیم کا  
 ہر سوس رویت کو عام سمجھ کر مشترک لوگ قابل عادت کو جاتے ہیں اور دھوکے میں پڑتے ہیں  
 اور کہتے ہیں کہ انکی پرورش سب یہ عام ہے لیاقت عادت کی یہ سب چیزیں رکھتی ہیں کوئی لگا  
 نام رکھ کر پوچھتا ہے اور کوئی خوابہ جھڑ کے دھوکے سے دیا یہ بھول اور ناؤ پڑتا ہے اور  
 کوئی قمر و عقرب کو تلاش کرتا ہے کہ اگر قمر عرب میں آیا ہو تو شادی مکر دن کوئی سمجھ کر سنے  
 کیوں واسطے ستاروں کی گردش کو اور انکے بچھڑ جاتا ہے اور حقیقت میں غور کر کے نہیں دیکھتے ہیں کہ  
 انکی بھی رویت عام میں ہو سکتی ہے کیونکہ جو پرورش سورج کی ہے وہ چاند میں کر سکتا ہے  
 اس طرح سے آگ کی پرورش جم ہے وہ مانی میں ہیں ہے اور جو مانی کی پرورش ہے وہ آگ میں ہیں  
 پس معلوم ہوا کہ انکی بھی پرورش خاص ہے ایک ایک چیز مثلاً تاثیر سورج کی عالم حرارت میں ہر طوط  
 میں ہیں اور تاثیر چاند کی عالم رطوبت میں ہے حرارت میں ہیں چاند محتاج ہے حرارت کو پیدا کر  
 میں اور سورج عاجز ہے رطوبت کو پیدا کرے میں سوانکی بھی پرورش خاص عالم میں اور ایک دوسری  
 تاثیر میں عاجز اور محتاج ہے اور تاثیر اس سب ناروں کی مثلاً تاثیر آفتاب کی عالم حرارت میں اور تاثیر  
 چاند کی عالم رطوبت میں ایسی ذات ہے ہیں بلکہ اس تاثیر کو بھی ہی ریا عالم میں پیدا کرتا ہے سورج  
 اور چاند کو کچھ ایسا اختیار نہیں جیسے قلم لکھنے والے کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور کہنی میں ایسا اختیار  
 کی طرح ہیں کھانا ایسے ہی حال ان سب و حوا اور ستاروں کا ہے پس دن سب میں طرح کا نقصان ہے  
 ایک کہ انکا عالم میں نصرف نہیں دوسرے کہ جس قسم میں اسکی تاثیر ہے وہ اپنی ذات میں اپنے  
 اختیار میں ہیں پس انکو پوچھا ایسا ہوا کہ جیسے کوئی قلم کی پوجا اور سنگی کرے اس عرصے  
 کہ وہ یہ واجبہ آری کا اسکے واسطے لکے اور جب غری اور محتاجی انکی تات ہوئی تو وہ قابل

سے  
 محروم  
 اور  
 م  
 ہندو  
 اوتار  
 کے  
 ان  
 کے  
 سب



عبادت کے رہے اور حقیقتاً اہل عبادت کے رہے پھر جو عبادت کرے اور کو وہ مشترک ہے عبادت یا ہے  
 رب العالمین کو جو تمام عالموں کا رب ہے کہ یہ ورتن اس کی تمام عالموں کو احاطہ کر رہی ہے نقل ہے کہ  
 حب و معون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا کہ مَا دَرْتُ الْعَالَمِينَ یسے کون ہے رب  
 سب جہانوں کا انہوں نے جواب دیا کہ دَرْتُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اسی رت  
 آسمانوں کا اور زمینوں کا اور جو کہ اُن دونوں میں ہے وہ معون کو بڑا تعجب آیات حضرت  
 دوبارہ فرمایا دَرْتُ مَا دَرْتُ اَنَا كَمَا دَرْتُ الْاَوَّلِينَ پہلی بار تو جو عام ربوبیت مکانوں میں تھی  
 وہ فرمائی اور دوسری بار جو عام ربوبیت مکانوں میں تھی وہ ارشاد کی گویا کہ یوں ہوا کہ جب اس  
 پوچھا کہ کون ہے رب العالمین حضرت فرمایا کہ وہ ہے جو مالک ہے آسمانوں کا اور زمینوں کا اور جو  
 مکان ہیں اُن دونوں میں جب اس سے تعجب ہوا تو فرمایا کہ تو مکانوں میں رہا ہے کہ گھبرا یا بلکہ جس کے  
 میں کہ تمہارے ماب و داد کو پیدا کیا ہے اس نے مائے کا بھی وہی مالک ہے وہ معون نے بہت محال حاما  
 اسکو کہا کہ ایک اب اتنی مکانوں میں اور مکانوں میں کیونکر رہ سکتا ہے اسکو محال حاکم حضرت موسیٰ کو  
 معجون ٹھہرایا جب حضرت دیکھا کہ اسے بہت بعید جانا رہی تب عام کو فرمایا تو اسی کو بعید حاکم  
 اس کی ربوبیت اس سے بھی بڑی ہے دَرْتُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا یسے رب کی  
 اور کچھ کا اور جو کہ بیچ یورپ اور چین کے ہے پختے جسے کہ ربوبیت اس کی عام ہے مکانوں میں  
 زمینوں میں اسطور سے عام ہے اوصاف مختلفہ میں کہ یورپ کی وضع کچھ اور ہے اور چین کی  
 وضع کچھ اور ہے کھجیان کی بولی کچھ اور طور کی ہے اور یورپ کی بولی کچھ اور طور کی ہے سو معلوم ہوا کہ  
 قابل عبادت کو امر لائق حمد و ثناء کے وہی ایک ذات ہے کہ ہر چیز اس کی محتاج ہے اور ربوبیت اس کی  
 ہیں بلکہ عام ہے ہوا و ہوا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب دیکھا کہ کوئی سورج کو پوچھا ہے اور  
 کوئی چاند کو اور کوئی ستاروں کو تو جو کہ کے جو دیکھا تو حق تعالیٰ کے روبرو ان سب کو حاضر کیا یا اس  
 وقت سب تشریف کے طریقے سے نزار ہو کر ایسے پروردگار حقیقی اطرف رجع کیا اور کہا اَلَوْ فَحِشْتُ  
 وَجْهِي لِلدِّفْعِ هَكَذَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضُ خَلْقًا قَدْ خَلَقَ مَا آتَانِي الْمَشْرِقُ وَمَا آتَانِي الْمَغْرِبُ  
 اس عقائد کو بہت پسند کیا اور اس پر سے خلیل اپنا مقرر کیا اب ایک تقریر اور بیان ہوتی ہے  
 اس کے سمجھنے سے رب العالمین کو عسی خوب دہش نہیں ہو جائیگی سو جانا چاہیے کہ عالم معین

یہاں تک کہ

حضرت

عربی

عربی

عربی

عربی

عربی

عربی

عربی

عربی

عربی

ہو یا قوت ذات ہو یا صفت پھر ذات جیسے آسمان اور میں صفت جیسے سرگاہ درو اور ذات کو  
منطقی جو ہر کہتے ہیں اور صفت کو عرض کہتے ہیں اور ذات کی دو قسم ہیں ایک جسم دوسری روح جسم  
اور سکو کہتے ہیں کہ محسوس ہوا اور طول عرض عمق رکھتا ہوا اور ایک صورت اور مقدار اور اسکی معین  
ہوا اور اپنی صورت اور مقدار کو چھوڑ کر دوسری صورت اور مقدار کو اختیار کرے اور روح اسکو  
کہتے ہیں کہ محسوس نہوا اور طول عرض عمق اور مقدار اور صورت ہمیں کہو بلکہ جیستی شکل چاہے  
وہیسی اختیار کرے اور جیستی مقدار چاہے وہیسی ہو جائے اور جو کچھ چاہے مگر دکھائی دینے لگ  
چاہے آدمی بس چاہے حیوان اور مردار روح سے فقط جان نہیں ہے بلکہ شامل ہے مالک اور حاکم  
کو بھی اور جسم کی بھی دو قسم ہیں ایک علوی اور ایک سفلی اور علوی کی ست قسم ہیں جیسے عرش اور  
کرسی اور سدرۃ المنتہی ہے اور لوح اور قلم اور پشت اور دوزخ اور ستارے اور آسمان ساتون  
اور سفلی کی دو قسم ہیں ایک بسیط ہو کہ وہ ایک تہو ہوا اور کسی خیر سے ملکر ہی ہو جیسے کہ بانی آگ  
ہوا خاک دوسری مرکب ہے کہ اس بسیط خیزون ہو ملکر ہی ہو پھر اگر چارون خیزون ہو ملکر ہی ہے و  
اور سکو مرکب کہتے ہیں جسے کہ معدنیات اور نباتات اور حیوانات اور ان نمون فسون کو مرکب نام  
اس واسطے کہتے ہیں کہ چارون چیزوں سے بھی خاک اور پانی اور آگ اور ہوا سے مرکب ہو کر بنی ہیں  
اور اسکے قسام کی تفصیل ماں میں ہو سکتی ہے اور اگر تین ہو یا دو سے ملکر ہی ہوا اور سکو مرکب نام  
کہتے ہیں اس قسم کی چیزیں بھی حق تعالیٰ نے بہت بنائی ہیں کہ بیاں دیکھا تسکلی ہے مگر مختصر کچھ بیان  
کرنا ہوں کہ قدرت رب العالمین کی معلوم ہو جاوے جیسے کہ بھارت ہے کہ یہ مرکب ہو پانی اور ہوا اور آگ اور غبار  
کہ مرکب خاک اور ہوا ہو یا وہوان ہو کہ مرکب ہو آگ اور ہوا اور آگ اور ہوا اور غبار اور خاک  
یہ ایک ہی بن غبار سے آدمی کو پیدا کرتا ہے سارے سے پیچھے کو برساتا ہے اور جب کار بہت دور چڑھا  
تو وہ ان خاکہ سردی کھاتا ہے اور اس سے برف پیدا ہوتی ہے اور اس سے برف کی آگ اور آگ اور شکر و نم دار  
اور شکر کی برفی شکل کے پیدا ہوتے ہیں اور جب بخار اور دھواں ملکر زمین میں بد ہو جاتا ہے پھر  
حرکت کرتا ہے تو اس سے زلزلہ پیدا ہوتا ہے اور جب صرف سارے زمین میں خاکہ بد ہوتا ہے اور ہوا کی قوت  
سے ماہو ہوتا ہے تو اس سے چشمے جاری ہوتے ہیں اور جو کچھ بخار دریاں آسمان دوزخ کو سبب سردی  
ہوا کے رات کو جم جاتا ہے سردی پر کرتا ہے سوا دسکو شبنم کہتے ہیں اور اگر گرم کر آسمان زمین میں گرے

اوسکو لکر کہتے ہیں اور کہاں سا بھی کہتے ہیں اور جیسے شہر دل میں ہی سخارات جگر تکر سجدہ در شکر  
 سرخ کصورت ہو کر زمین پر برستے ہیں اوسکو ترنجیں اور شیر خشت اوس کہتے ہیں غرض جیسو کہ علم  
 کی ربوبیت کا دیار کرنا مکمل منظور ہو تو کتاب عجاظ کائنات میں دکھ لوے اور ارواح  
 کی بھی کئی قسمیں ہیں ایک روح تصرف نیک ہوتی ہے اوسکو فرشتہ کہتے ہیں اور انکے صرف ہوتی  
 ہے اوسکو تاملین کہتے ہیں یا ملی ہوئی ہوتی ہے نیکی اور بدی سہ اوسکی دو قسمیں ہیں ایک  
 جس کو سر بھی آدم اور فرشتہ بھی ہیں قسم کے ہیں ایک قسم کے وہ فرشتے ہیں کا اونکو حدت  
 ہے احسام علوی کی جیسے کا اوٹھانیوالے عرش کے اور نگاہ کن والے کرسی کے اور داروغہ ہست  
 اور دوزخ کے اور رہنے والے سردارۃ الملتے کے اور مجاورست الممور کے اور کھینچنے والے  
 ستاروں کے اور چرخ سے والے آسمان کے اور دربان دیکے ہیں اور اوصین میں سہ انکے فرقہ  
 کہ جہام علی سے علاوہ کھتے ہیں جیسے کہ فرشتے ابراہیم اور یونس ہیں کہ ہر قطرہ کے ساتھ آتے ہیں اور  
 ہوا موافق حکم کے جلاتے ہیں اور جیسے فرشتے درختوں پر ٹوٹل ہیں اور جیسے آدمیوں کی محافظت کرے  
 ہیں اور انکے اعمال لکھتی ہیں اور جیسے فرشتے مقرر ہیں اس بات پر کہ جو لوگ اسماء الہی اور عزیمت میں  
 او کی مدد و راحت کریں مگر جاسا چاہیے کہ حکم خدا تعالیٰ کے کسی میں کسی طرح کی کچھ طاقت نہیں ہے  
 کہ ایسا اختیار سو کچھ کر سکیں اور اپنے معتقدین کو کچھ نص یا ایسے مسکین کو کچھ ضرر پہنچا سکیں یہ بات  
 ہرگز نہیں ہو سکتی ہے اور دوسرا انکا وہی ہے کہ جو اسد کا سدہ فرماں بردار ہے اور دوسرا انکا  
 وہی ہے کہ جو نہ نافرمان ہو اور دوسری قسم فرشتوں کی وہ ہے کہ عبادت میں مشغول ہیں اور  
 حدت او کی تسبیح اور تقدیس اور ذکر الہی ہے ہر طرح کے فرشتے اتنے ہیں کہ شکر کا مقدور نہیں ہو سکتا  
 او کو گن سکے چنانچہ حدیث تریف میں آیا ہے کہ آسمان کی ایک نالت بھر عبادت و تسبیح میں نہیں ہے  
 جس عبادت کے میں آیا تو فرشتے ہاتھ مالدے کھڑے ہیں یا کعبہ میں ہیں یا مسجد میں ہیں یا تیسری  
 قسم کے فرشتے وہ ہیں کہ بڑے بڑے کام عالم میں او کی تدبیر سے ہوتے ہیں جیسے کہ دجی کا لانا  
 اور رزق کا پہنچانا اور فتح اور شکست کا دینا اور ازراعی اور گزالی کا کرنا اور مال و دولت کا دینا اور  
 جان کا نکالنا اور ملک برباد کر دینا سواں کاموں میں حق تبارک تعالیٰ نے چار فرشتوں کو مقرر  
 کیا ہو جبرئیل میکائیل ایزرائیل اور انکے فرمان روا فرشتے ہست و ہیں کہ اللہ جل شانہ کا حکم

ح  
 یان  
 م  
 رستگان  
 ۱۳

پہلے اس چاروں کو بیوہ بچتا ہے پھر یہ ایسے فرماں برداروں کو حکم دیتے ہیں اور خود بھی کرتے ہیں اور  
 حاسا چاہیے کہ تمام عالم کے ساتھ رومیہ عالمین کی ہر انواع و اقسام کی ہے اور ہر ماں  
 اس کے ہتھ پر ہیں کہ اس کا شمار بہت مشکل ہے آدمی کا معدہ زمین پر کیا کر سکے کیونکہ ایک  
 یہ درشل انسان میں سیکڑوں اہاب ہیں تحصیل اس کی نہیں ہو سکتی ہے مگر مثال کو واسطے تصور کیا  
 سیاں کرتا ہوں تاکہ معلوم ہو جاوے کہ رومیہ عالمین کی رومیہ کئی قیاس میں نہیں لاسکتا ہے  
 مثلاً آدمی ایک ایسی غذا کو غور سے دیکھے کہ جسکو دو دو اور تین تین وقت کھاتے ہیں اور اس کی خوشوں  
 سے عامل رہتا ہے سو نگاہ کرے کہ کس طرح کے سال ایک کھائیکے واسطے پیدا کیے ہیں پہلے وہ  
 یا چ حواس دیے ہیں کہ جسکو حواس جسمانی ہیں اور زمین پر ایک قوت جھوٹکی دی ہے  
 تاکہ آگ کی گرمی اور برف کی سردی اور تلوار کی ریش کو دریافت کرے اور سخت اور نرم چیز کو بھال  
 کر کھائے اگر یہ قوت اسکو جھوٹکی رہ دی ہوتی تو پتھر کو بھی منہ میں ڈال جاتا اور آگ کو بھی کھا  
 لگتا غرض کوئی چیز جمع کرنے والی اور ضرر پہونچانے والی کو جھوٹکی نہ بھال سکتا اور دوسری  
 قوت سو گھنے کی دی ہے تاکہ جسمانی برہم اور سکونہ سو گھنے اور نہ کھائے اگر یہ قوت نہ دی گئی  
 تو متکلیہ حیرتیں اس کو نزدیک برابر ہونی پھر تیسری قوت دیکھو کی دی ہے تاکہ جو شریک  
 چیز کو دیکھ کر مسرور ہو کر اور خواہش کرے اور اچھی اچھی چیزوں کو کھائے اور بڑی بڑی چیز  
 سے نفرت کرے اگر یہ قوت نہ دی ہوتی تو خوش رنگ اور بد رنگ اس کے نزدیک برابر ہوتا اچھی اور  
 بُری چیز کی قدر ہوتی اور نافع کی رعیت نہ کر سکتا اور صا سرچ نہ کر سکتا پھر چوتھی قوت سہری  
 دی ہوتا کہ اچھی چیز کا نام سکے اسکو مگنا کر کھائے اور بُری چیز کا نام سکے اسکو بھگے  
 اور کوئی کہے کہ بھگنا مگنا مارے آتا ہے بوجہ یہاں اور کوئی کہے کہ حلفت دینا آتا ہے تو بھٹا  
 رہے اگر یہ قوت نہ دی ہوتی تو اچھی چیز پر رعیت نہ کر سکتا اور بُری چیز سے ہم نہ کر سکتا پھر  
 پانچویں قوت بچنے کی دی ہوتا کہ مزہ دریافت کرے کہ یہ چیز میٹھی ہے یا کھٹی ہے یا کڑوی  
 ہے یا بھینسی ہے اگر یہ قوت نہ دی ہوتی تو مزہ سے واقف ہوتا کہ کڑوی کو نشی چیز ہے اور میٹھی  
 چیز ہے اس کے لگے ایذا اور مصری برائے ہوتا اور طبیعت اچھی طرح قبول نہ کرتی جیتے مایہ یونین  
 گرفتار رہتا پھر رومیہ عالمین نے حافظہ عنایت کیا تاکہ اچھی چیز دن کا مزہ اور رنگ اور خوشبو یاد

وہاں تک

قوت  
لاصہقوت  
شامہقوت  
ناصہقوت  
سمہقوت  
نور



رکھ کر جاملے کو پیدا کرتا تو حجابِ تاب ہی مفرّاتاً بھر فرما بھول جاتا تو کیوں مکر و مایتیں کر کے  
 مگھاتا اور کھاتا پھر قوطِ کلام کرے کی دمی ہے تاکہ کھائیکے وقت مایتیں کرے کہ طانی چیر  
 میرے لگے لاؤ اور طانی چیر کو ادٹھا لیجاؤ یا طانی چیر کیوں نا اور طانی چیر نہ کیوں نا پھر اگر یہ  
 قوت نہ دی ہو مٹی کو چیر چاہتا گوشت کو آگے اتنی دال اور حی جان ہٹا دال کو تو آگے آنا گوشت  
 کس واسطے کہ بولا تو جاتا نہیں جو کچھ سامنے آتا وہی کھانڈ پڑتا پھر بالوں واسطے تلاتس کے  
 دیے ہیں اور ہاتھ واسطے پکڑے کے بنائے ہیں اگر رب العالمین یا ٹون نہ دیتا تو ایسی مرمو  
 خدا کو کیوں مکر تلاتس کر کے لاتا اور اگر ہاتھ نہ ہاتا تو ماسہ جاو روں کے کھایا کر یا اور نہ کو ہاتھ  
 سنایا ہے کہ معدہ میں خدا کو پہنچا دبوے اور دات خدا کے جیسا یکے واسطے سائے ہیں  
 تاکہ نگلنا خدا کا آسان ہو جاوے اور زمان کو بنایا ہے تاکہ خدا کو ہلاوے اور جیسا نیکو لیے  
 او سکودا منتون کے نیچے لاوے اور تاکہ او سکافرو یاوے کہ پھر او سک خدا کو رحمت کر کے مگھائے  
 اور کھائے اور تھوک سنایا ہے اس واسطے کہ ہوا کہ تر ہو جاوے اگر تھوک نہ مٹاتا تو انک ہوا الا خلق  
 حسی کے سسل ہمارا ماسکل پڑتا اور اگر رخرہ خلق کا نہ بناتا تو کوئی لوالا کہین کا کہین جا رہتا پھر  
 طری تکلیف داتا اور ربوبیت رب العالمین کی دیکھنا چاہیے کہ معذہ کیوں اس طرح سے بیایا ہے کہ  
 جتنا کھا او زمین نہیں جاتی ہے تنک نہا او سک کھلا رہتا ہے اور جب او زمین غذا لگی تو اس وقت  
 او سکانشہ بند ہو جاتا ہے پھر جتنا او زمین غذا لیتی ہے تنک بند رہتا ہے اور اگر اس وقت کھلا رہتا  
 تو خدا کچی ہے اور آدمی کو بد بھمی ہوا اور خدا کے پکانے کے واسطے معدہ میں گرمی کو پیدا کیا کہ  
 پھر غذا بعد یکے کے لیسوٹس ہو کر رہو زمین سے کلجے کو پہنچتی ہے پھر وہاں حاکر لیتی ہے پھر بعد  
 او سک خون ہو جاتی ہے یکے کو سببے کچھ او زمین سے سو دا ہو جانا ہو ماسدہ روڈ کو پھر او سک تو ملی جذب  
 کرتی ہے اور جو کچھ او زمین سے صفا ہو جاتا ہے ماسدہ کے او سک تو جذب کرتا ہے اور کچھ او زمین  
 کچا رہ جاتا ہے وہ بلغم ہو تا ہے کہ خدا دلخ کی ہے پھر ہی خون میں یکو پکتے جو تیل میں رہ جاتا ہے  
 او سکے واسطے دو گردوں کو پیدا کیا ہے تاکہ باقی باقی جو او زمین رہا ہے او سک جذب کرے پھر  
 جب زراخوں رہ جاتا ہے تو او سک تقسیم کیا اسطے رگون کو حکم دیا ہے تاکہ سر کے مالوں سے یا ٹون  
 کو ناخون تک خدا کو پہنچا دیوین پھر بیٹھے رگین ایسی ہار یک ہیں کہ او زمین کا ہر ہی خدا نہیں

فسط  
 مائتہ  
 کلام دست و پاد

فسط  
 مائتہ  
 مائتہ و مکر

فسط  
 مائتہ  
 مائتہ و مکر

فسط  
 مائتہ  
 مائتہ و مکر

فسط  
 مائتہ  
 مائتہ و مکر

فسط  
 مائتہ  
 مائتہ و مکر

فسط  
 مائتہ  
 مائتہ و مکر

جاسکتی ہے اس کے واسطے یا بی بیاسقر کیا ہے تاکہ خدا کو تیل کر کے اول رگوں میں پہنچا دے  
 کچھ بعد اس کے جو فضلہ مانی رہتا ہے اگر وہ معدی میں رہے گا تو مرص پیدا کرے سو اسی کو جو اس  
 پے معدی کے آنتیں پیدا کی ہیں اور انہن طاقت دی ہے کہ وہ کھینچ کر اس فضلے کو دیر کی راہ  
 گرا دیتی ہیں اور جو گردوں کے کچھ یا بی حدب کیا مھا اینی حد اکثر موافق اس کو پی لیتے ہیں اور مانی  
 نو متائے کطرف ڈال دینے ہیں تاکہ قل کی راہ سے نزل ہو کر کل جالے پھر خاک کو پیدا کیا ہے تو خدا  
 کو چم کو اینے میں ٹھکانا کہ جو پھر یا بی کو پیدا کیا ہے تاکہ اس کو سر کر کے اوگالا دے پھر ہوا کو بنا یا ہوا  
 تاکہ اس کی رطوبت خشک کر کے مضبوط کرے پھر جو شہر نشیب میں ہیں ان میں ہرین پیدا کی ہیں  
 ہونے جوتنے کو واسطے اور جو شہر بلندی پر ہیں اور وٹان ہرین جاری نہیں ہو سکتین تو وٹان میں  
 سرسایا جاتا ہے پھر مینہ کو سطح رساتے ہیں کہ جس شکل پر گردش کی ہو اگر تیرسی کے ساتھ برساتے تو بہت  
 کھیت براد ہو جائے اور پھل پھول گر پڑتے اور سرسرا دی ہوتی پھر پکانے کے واسطے اناج کو  
 آفتاب کو بنایا ہے یعنی جب پودہ زمیں سے بلند ہوا سحتی او میں آئی پھر جب بڑا ہوا تو رطوبت یا نیکی  
 اور ہوا کی اس کو اور تیر تک اچھی طرح میں بیونچ سکتی ہے بلکہ پڑ تک ہتی ہوا اسکے واسطے یاد کو  
 اور ستارہ کو پیدا کیا ہے تو ان کی تاثیر سے رطوبت او میں جو برسات کرے اور رطوبت او میں پیدا  
 ہوا اور آفتاب کی گرمی سے حل ہوا میں پھر آفتاب اور چاند کا پھر انہیں پھیلے آسمان کے تصور تھا اور  
 آسمان کو مالذات حرکت تھی اس واسطے فرستے مقرر کیے ہیں تاکہ آسمانوں کو پھیرا یا کرین پھر سات فرشتے  
 اور مقرر ہیں آدمی پر خدا کو لیکر عضا و مین پہنچاتے ہیں اور سوا ان کے انگھون پر اور قلب پر اور قوت  
 ہیں لیکن ان سب فرشتوں کو آسمانوں کے فرشتوں سے مدد پہنچتی ہے اور ان کو عرش کو اور آسمانوں  
 سے پہنچتی ہے غرض کہ آدمی پر ہزاروں طور کی گردش ہو او میں ہوا ایک گردش کا تصور اسایا ہوا  
 کہ ایک خدا کو واسطے کتنے خادم پیدا کیے ہیں اور اگر غور کر کے دیکھے تو تمام مخلوقات کو اسکے واسطے پیدا  
 کیا ہوا اور اس کو اپنی بندگی کو واسطے پیدا کیا ہے خوب کہا ہے حضرت سعدی شیرازی نے رحمۃ اللہ علیہ  
 اے پروردگار مومہ و خورشید و فلک در کار آمد تا تو نانی بکف آدی و بجلت محوری ہمہ از ہر تو  
 سرگشتہ و فرمان بردار و شرط انصاف نہ باشد کہ تو فرمانبری نہ اور جاننا چاہیے کہ تربیت و دو قسم کی  
 ہے ایک تو یہ ہے کہ کوئی شخص کسی چیز کو اپنے فائدہ کے واسطے پالتا ہے تاکہ وہ چیز اس کو کام دے

جیسے کہ باغ کو یا لٹا اس واسطے کہ پھل لگیں اور ہم کھائیں یا لڑکے کو پالتے ہیں اس واسطے کہ بڑا ہو کہ ہماری خدمت کرے سو اس قسم کی پرورش کی مخلوق نر اور ہے اس واسطے کہ حاجز ہے اور حاجتمند ہے اور دوسری قسم پرورش کی وہ ہے کہ اویسکے فائدہ کو واسطے پرورش کرے سو نشانِ خباب رل العالمین کی ہو اس طرح کی پرورش کا عقد سبیلار کو چاہئے کہ خالق کی جناب میں کہے اور اگر پہلی طرح کی پرورش کا عقد رکھتے تو مسرک ہے لیکن پرورش ہر ایک شے کی جدا جدا ہوتی ہے مثلاً پرورش آدمی کی یہ ہے کہ اوسکو روری دینی سدرستی بخشی ملد کو اوسکی پوری کرنا لباس پہنچانا اور سوال اسکے جو حاجت ہو کر لانا اور پرورش درخت کی یہ ہے کہ وقت پر اوسکو پانی دینا اور سرسبز رکھنا اور اوسکو بارود کرنا اور پرورش فرشتوں کی یہ ہے کہ انکو ایسی درگاہ کو قرب کرنا اور ایسا کلام سنانا اور ایسا صلہ و انہر ڈالنا اور انکی زندگی اس سے ہے لیکن اس پرورش میں ایسا اور اولیا بھی تشریف لائے ہیں یہاں تک کہ کھانے اور پیئے کی بہت اونکو یہ واسطہ بنتی ہے چنانچہ مولوی رومؒ نے ہر شے کے لئے برادر گر خوری تو ان اور خاک پریری بر سر زبان تنورہ یس مسلمانوں کو چاہیے کہ اس پرورش کو ہی رل العالمین سے طلب کریں تاکہ دونوں جہان کی پرورش حاصل ہو

## الْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یسی بہت مہربان رحمت والا

جاسا چاہیے کہ پرورش کی واسطے دوسم کی رحمت ہوتی ہے ایک تو عین پرورش میں ہوتی ہو اگر وہ رحمت نہ ہو تو پرورش بھی نہ ہو سکے وہ یہ ہے کہ خوب توہ کرنا ایسے پروردگار کے حال پر اور جو حاجت اوسکی ہو مانگے یا نہ مانگے روا کرنا اور ملیات سے اوسکو سچا مانگا اوسکو معلوم ہو یا ہو سو اس پرورش پر رحمت کا لفظ دلالت کرتا ہے اور دوسری رحمت کی یہ ہے کہ پرورش کو اوسکو اوسکے کمال پر پہنچانا اور اوسکے کمال کو برپا نہ کرنا سو اس پرورش پر لفظ رحیم کا دلالت کرتا ہے اور رب العالمین کو بعد ان دونوں لفظوں کو لانیسے غرض یہ ہے کہ معلوم ہو جائے کہ پرورش بعیر رحمت کو نہیں ہو سکتی ہے اور حق تعالیٰ کی طرف سے رحمت کی یہ معنی ہیں کہ کسی کو یہ سچا دے اور شرک کو دفع کرے اور تھے کہتے ہیں کہ رحل اور رحیم کے ایک معنی ہیں لیکن رحل کی لفظ میں

ریادہ رحمہ ہو اس واسطے کہ اسکے پانچ حرف ہیں اور اکتہ قاعدہ ہو کہ زیادتی لفظ کی زیادتی ہو  
 یہ دلالت کرتی ہے اور رحیم میں اوس سے کم رحمہ ہو کیونکہ اوس کے چار حرف ہیں اسی واسطے  
 رحمن کا لفظ خاص جس تعالیٰ کی ذات یک کو سراوار ہے دوسرے اس کا اطلاق صحیح نہیں ہے  
 اور لفظ رحیم کا مدون یہ بھی بولتا درست ہو صحا کہ لے کہا ہے کہ رحمن کا اشارہ ہو ظہور رحمت  
 الہی کا آسمان کو رہنے والویر اور رحیم کا اشارہ ہو ظہور رحمہ الہی کا رہنے والوں  
 کو یا یون فرمایا اللہ ہی پرورش داتا ہے ایسی رحمت ہو آسمان والوں کو اور زمین والوں کو اور  
 بعض کہتے ہیں کہ رحمن اوس کو کہتے ہیں کہ اپنے دوست اور دشمن سب کو پرورش کرے اور رحیم  
 اوس کو کہتے ہیں کہ حاصل ایسے دوستوں کو پرورش کرے اور عرت دیا اور دشمنوں کو ذلیل کرے  
 تو معنی اوس کے یون ہوئے ایسا اللہ کہ یالتا ہے ایسے دوست اور دشمن کو دنیا میں اور آخرت  
 میں یا رنگا ایسے دوستوں کو اور ذلیل کرے یا رنگا ایسے دشمنوں کو اور ابن مبارک فرمایا ہے کہ رحمن وہ ہے  
 کہ جو کوئی اوس سے مانگے اوس کو دیوے اور رحیم اوس کو کہتے ہیں کہ جو کوئی نہ مانگے اوس سے غصہ کرے  
 کہ کیوں نہیں مانگتا گویا کمال رحمت فرمائی بدوین کہ مانگتا ہے تو مانگ اور نہیں تو میں غصہ  
 کر دوں گا کہ تو نے کوئی اور حاوند مقرر کیا ہے کہ اوس سے مانگیگا اس جگہ بدیہ کی مانتھانی کو دیکھ  
 کہ جو مانگتے ہیں اور آسمان کا اور کچھ ہماری روانہیں لکھا ہو اور وہ خود کہا ہو کہ مانگ مجھ سے  
 اگر نہ مانگے گا تو میں غصہ کر دوں گا اوس سے تو یون بھاگتا ہو اور جو کہ محتاج ہیں اوس سے جا جا کر مانگتا ہو  
 قیامت میں دیکھیے کہ اس ظلم کی واسطے کون سی جہم کا طبقہ مقرر ہوتا ہو اور بعض کہتے ہیں کہ  
 رحمن وہ ہے کہ طرح طرح کی نعمتیں دیں اور دنیا کی دوی اور رحیم وہ ہے کہ تمام بلباب ہو بجا و  
 اور بعض کہتے ہیں کہ رحمن اوس کو کہتے ہیں جو بڑی بڑی چیزیں دیوے جیسے اولاد اور دولت  
 اور سوا اسکے اور رحیم اوس کو کہتے ہیں کہ جو چھوٹی چیزیں اوس سے مانگی جاوین جس سے تک اور  
 جوتی اور گھاس جادوین کی واسطے یہاں سے معلوم ہوا کہ چھوٹی چیزیں ہی اللہ سے مانگنا چاہیے  
 اور یہ اس واسطے فرمادیا ہو کہ یہاں کو بادشاہوں سے حقیر چیزیں مانگتے ہیں نقل ہے کہ  
 ایک شخص نے ایک بادشاہ سے کسی آسان مقصد سے عرض کی وہ بادشاہ بہت حفا ہوا اور  
 اوس کو جیل خانہ میں بھیج دیا اور کہا کہ جھوٹے کام چھوٹے لوگوں کی واسطے مقرر ہیں مجھ سے

ص  
 محال  
 نام خود  
 ۱۲



جھوٹے کام کو چودہ سے کہا گویا محکوم دلیل حاما اور برابر اہلکاروں کے سمجھا سوتی حالی  
 واما ہے کہ میں بادشاہ ہے یہ وہا ہوں اور سری عرت کو آگے اور مادشا ہوں کی عرت غلام کو  
 برابر ہی نہیں ہر مگر یہاں بادشاہ ہیں ہوں کہ بڑی حیرت میں دون اور جھوٹی حیرت یا درو  
 کے ہاتھ سے دلاؤن بلکہ حقیقت میں اگر دیکھو تو یہ او کی محاسی ہے کہ اہلکار او ہوں نے معر  
 کتو ہیں اس واسطے کہ کتاب او سے ہو نہیں سکتے ہیں اور من بادشاہ صاحب عظمت اور یرست  
 ہوں ابک لمح میں سارے جہان کی حاجت کو روا کرتا ہوں سو رحمن ہی میں ہوں بڑی بڑی  
 چیزوں کی طلب ہو تو مجھ سے کہو اور رحیم ہی میں ہوں جھوٹی جھوٹی حیرت یا گئے ہوں وہ بھی  
 محبہ ہو گا اس عازت کو بعد اگر کوئی چیز اگر جھوٹی ہو اور سہ مانگے گا تو سوادہج کے ٹھکانا کہیں  
 نہ پاویگا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم کو جو مانگا ہے اللہ سے مانگا میں تک کہ  
 تک ہی مانگے نوادسی ہو مانگے رجوتی بھی مانگے تو او سی ہو مانگے اور بعضے کہتے ہیں کہ رحمت اس کو  
 کسے ہیں کہ بڑی چیز اس کے بدر کیجیے اور وہ اس کے بدلے میں اچھی چیز دیوے اور رحیم کا لفظ  
 دلالت کرتا ہے اور رحیم کہ لوگوں کے گمان میں وہ ہمہ سدوں کی طرف سے بھی ہو سکتی ہے  
 جسے کہ علاج کرنا طبیعت اور علم ٹھہنا اور سادسی سو معنی اسکے یہ ہوئے کہ میں رحمت ہوں تو ناقص  
 حجات کرتا ہے اس کے بدلے میں سوئے اور چاندی کو محل دیتا ہوں ابک قطرہ گندہ منی کا ہوتا  
 ہے اس سے خواصورت لڑکا سا کر چھو دیتا ہوں ایک ہم پرانا میں من سیر کرتا ہے اس کو بدلے  
 میں صاف درخت سرسبز کر کے ترے حوالے کرتا ہوں اور میں رحیم ہوں جو تو مع اور سادسی اور سیر  
 اور حکم سے رکھتا ہے وہ مجھ سے رکھیں یہ اور سادسی کے چھو علم دونگا کہ جب کا نام علم لڈنی ہے حیر  
 یڈ ہے کے چھو عالم کہ دونگا اور حیر حکم اور درو کے چھو تندرست کرونگا اور اگر کوئی کسے رحمن اور  
 رحیم کے معنوں پر معلوم ہوتا ہے کہ وہ ٹرانہر مان ہے ایسے سدوں پر پھر نہ مان ہو کر علم اور سیاری  
 اور حاجت کو کیوں پیدا کیا یہ بات رحمت سے بہت بعید ہے جواب اسکا یہ ہے کہ حقیقت میں عقل  
 ہماری ناقص ہے کہ ان حیر و نکو خلاف رحمت کو چانتے ہیں کہو کہ باپ لڑکے کو اپنی رحمت کی ہمت  
 سے مارا کر اس کو اوپکھاتا ہے اور اس لڑکے کے دل سے بوجھو تو اس کو عین عذاب طاہ ہے  
 لیکن حقیقت میں نہ لڑکے کی نادانی ہے کہ اس کو عذاب جاتا ہے یہ اس کی عقل کا تصور ہی حیر

وہ مکتب میں ٹھیکھا ہے تو اوستاد اوسکو کسی لکڑیاں مارتا ہے کہی ماتھ مارتا ہے سار دن تک اوسکو ایک لمحہ صبر نہیں دیتا ہے پھر جمعہ کا دن ہوتا ہے تو بایا و سکا حجام کے واسطے رہی رستی کرتا ہے کہیں باحن کٹوا رہا ہے کہیں بال منڈوا رہا ہے ہر گھر میں مان اوس کی اوسکو ہلاتی ہے کہیں ٹھل کر اوسکا بدن دھوتی ہے اور وہ روتا جاتا ہے اور ان مانون کہ ایسے حق میں بے عقلی سے تکلف جاتا ہے اور حقیقت میں کمال رحمت ہو حق تعالیٰ اسکا اشارہ دیاں ترغیب میں دیتا ہے عسیٰ اَنْ تَكْرَهُوا سَيِّئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِمَّا عَسَىٰ اَنْ يَّحِبُّوا سَيِّئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَانْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ قصہ حضرت ابو اور حضرت حصر علیہ السلام کا اسکا جواب نشانی ہے کہ ایسے بغیر ادولوا العرم کی سمجھ میں ہے کہ ابھی نہ آئے اور حضرت حصر علیہ السلام پر اعراض کرنے لگے پھر دوسر کوئی کیا سمجھے گا میں آدمی کو چاہے کہ اوسکو رحیم مطلق اور رحمت برحق اعتقاد کرے اور ایسے ناسد طفلانہ قصہ عقل کے جانے اسمیں بیان باقی رہتا ہے عرض حاصل کلام کا یہ ہے کہ اگر دیامین فضا اور عربیہ ہے تو صورت ہتھام کا رخاۃ عالم کی نہ بند ہتی اسواسطے کہ جب کوئی کسی پر عرض نہ رکھتا تو کہوں اپنی اوقات انکی تابعداری میں گذارتا اور اوسکے حکم کو لینے اور اوسکا تائیس سہ نظام عالم کے رہیم ہو جاتے پس خلقت اسانکی سادہ حانور ویکے پر آگندہ پھر کرتی جیسے حالور ایسی میں ایک دوسر کا کام ہمیں کرتے ہیں ایسے ہی آدمی بھی ہو جاتے جو کچھ اسان کے پیدا کر نیکا فائدہ تھا وہ حاصل نہوتا اور حکمت پروردگار کی ظاہر ہوتی مثلاً اگر چیر لوگ پیدا ہوتے تو جو کدھر رکھے کی کیون حیات ہوتی اور اگر مرض ہوتا تو طبیب پر رجحان اور عطار معطل پڑے رہے اور اگر فقیر نہوتے تو تباہ اور امیر بے لشکر اور غمگین رکھا کر سکے میں اس مقرر سے معلوم ہوا کہ ہر بلا اور آفت میں رحمت رحمت کی چھپی ہوئی ہے کہونکہ اکثر اوقات بڑے بڑے امیر جو مرض میں گرفتار ہوتے ہیں تو محلی حکم سے دوا کرتے ہیں اور محتاج عطار دوسرے دوا خریدتے ہیں اور وہ حکیم اور عطار معنی ہو جاتے ہیں اور حکیم ہر ماری کے علاج سے آگاہ ہوئے ہیں اور عطار ہر طرح کی دوا جمع کر کہتے ہیں پھر اگر حکیم موجود نہ ہو اور عطار دوا نہ رکھے تو علاج بیماری کا کیونکر ہوگا پس مرض امیر وں کا حکیموں اور عطار وں کی حق میں رحمت ہو اور حکیم اور عطار امیر وں کے حق میں رحمت ہیں اسی طرح لشکر اور چکر

بادشاہ اور امیر و مملوک حق میں رحمت ہیں اور بادشاہ اور امیر کو اور جو کیدار و ننگے حق میں حجت ہیں میں چور و نکاح ہونا اور امراض کا ہونا ہر امر و فقر کے حق میں حجت ہوا اس طرح سب ہر بلا کو کہ بیش آئے قیاس کرنا چاہیے اور اگر کھلائی اوسکی سمجھ میں نہ آوی تو یوں کہو کہ یہ آف حکمت اور رحم کو ساتھ ہر لیکن میری عقل ناقص میں نہیں آئی ہر اس کہہ میں ایسا مکی درستی ہے بلکہ مجھے وقف وہ بلا اور آفت ماطن میں بڑی عمدہ رحم ہر حجتی ہر ننگل ہر میں بڑی بلا اور آفت عظم معلوم ہوتی ہے اور عامل اوس میں جبران ہوتا ہے جسے کہ قصہ حضرت مریم علیہا السلام کا اللہ تعالیٰ نے بغیر خاوند کے انکو لڑکا دیا ظاہر میں بڑی سوائی اور سخت عیب بلکہ اشراقون اور نیک نختون کے حق میں اس سے زیادہ کوئی رسوائی نہیں ہے اس واسطے حضرت مریم کی قوم نے دیکھ کر کہا کہ اسے بہن ہارون کی نر ماب تھا یا رادی اور مان تیری تھی بدکار سوا و سکو حق تعالیٰ نے قرآن شریف میں حمت فرمایا وَلِلّٰهِ الْحُكْمُ اِنَّ النَّاسَ رَوَاجَةٌ مِّثْلًا یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو عسریاب کے پیدا کرنا اس واسطے کہ مفرکین ہم اوسکو موتہ و درت کا واسطے لوگوں کے اور رحمت اپنی طرف سے عرض غلام کو رہا ہے کہ کہ ایسے مولیٰ کے کامو میں اعتراض کرے

### مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ

یعنی خاوند ہے دن جزا کا

اور بعضے قاریوں نے مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ بھی پڑھا ہے یعنی بادشاہ وں جبراکا سونا چاہیے کہ دنیا میں اللہ نے چند روز کے واسطے لوگوں کو املاک پر قصہ دیا ہے سوائے نازان سکر کوئی کہا ہے یہ ملک میری ہر کوئی کہتا ہے کہ تیری کہا ہے لئی یہ تو میری ماب اور داویکی ہر عرض کوئی جو دہری و کوئی زمیندار اور کوئی بادشاہ صاحب ملک کہلاتا ہے عرض ہر شخص ایسا یا دعویٰ کرتے ہیں اس واسطے اس دن کی خاوندی اور رادتا ہی کو اپنے واسطے دیا کالے بند واس دعویٰ پر اپنی اوقات کو نہ کھو اور ہر سیلے سے ہرگز فاعل نہوا دیہر چہر روز تمہارے قبضے میں کچھ املاک ہر اسکو خواب خیال سمجھو ایک فرایسا آویگا کہ تمہارے سب دعویٰ غلط ہو جائیگے اور ہر چیز ہماری کھلانے لگے گی اور معمول ہی یوں ہو کہ کسی ملک کا

جو رہنما رہتا ہے اور اس رسن کو اور دھانکے لوگوں کو ایسی طرف مدت کرتا ہے کہ وہ لوگ  
 سری رعنت ہن اور وہ رس مری ملک میں ہوا اور جب ہر مند ار بادشاہ کے روبرو جاتا ہے  
 وہ ہرگز ایسی طرف نہ بٹھتا ہے اور یہی کہتا ہے کہ میں رعب اور پروردہ قدیم حضور کا  
 ہوں اور اگر بادشاہ کے روبرو یہ کلمہ کہو کہ وہ رعنت لوگ میرے ہیں اور رسن ملک میری  
 تو بادشاہ اس سے ناخوش ہوا اور نقب اور چوبدار اس کو گستاخ اور بے ادب حان کر ڈیل گئے  
 نکال دین گئے سو حق تعالیٰ تو بادشاہ کو نکال دیا ہے قیامت کو دن کوئی نہ کہے گا کہ یہ ملک یا یہ  
 محل یا یہ مکان میرا تھا کوئی شخص دعویٰ نہ کرے گا اور کچھ کہہ نہ سکے گا سو اس کے کہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**  
**الْمُقَادِرُ** سو پہلے وراثت سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو چاہیے کہ مالک حقیقی اللہ جل شانہ کو جانے  
 اور آپ کو چند روز کی واسطے تخلیہ دے اور اللہ کے واسطے مال دینے میں دیر نہ کرے کیونکہ  
 مالک مال کا اللہ ہی ہے اسے دینے کا حکم دیا تخلیہ دار کو پھر محل کرنا اور کیا چاہیے اور دوسری  
 قوت سے یہ معلوم ہوا کہ مسلمان کو بچا ہے کہ اپنی یا دشمنی اور ریاست پر غرکے فخر اس کو  
 چاہیے کہ جو بادشاہ حقیقی ہوا اور بادشاہ مجاری کو فخر کرنا نہ اوار میں ہو اور یہ ہی معلوم ہوا کہ  
 حکم سے کسی کی رس اور مکاں اور ملک میں دخل نہ کرے کیونکہ آخر کو اس کے ماتہ میں ہی پہنچی  
 مالک حقیقی اور بادشاہ حقیقی اور ہے اور اگر کوئی کہے کہ حضرت حق تعالیٰ نے محمد کے بعد  
 میں صصو نکو کیوں بیان کیا ہے ہمیں کیا لگتا ہے سو مکتہ ہمیں یہ ہے کہ جو کوئی کسب کی  
 تعریف اور سا کرتا ہے سو وہ تعریف تین حیر سے خالی نہیں ہوتی ہے یا تو تعریف کر سوا  
 زمانہ لگدشت میں پرورش یافتہ اور کا ہوتا ہے یا بالفعل توقع فائدے کی اس سے  
 رکھتا ہے یا یہ غرض ہوتی ہے کہ آئندہ کچھ فائدہ حاصل ہو، لگاسواں تین صفتوں کے ہمان  
 لانے میں اشارہ یہ ہو کہ بند کیو چاہیے کہ مجھی کو حمد کرے اور کھلی پر درس کو دیکھ کر کہ ان کو شک  
 میں اس کو میسے یا لاسے اور اگر اب توقع رکھتا ہے رحمت کی تو میں رحمن اور رحیم ہوں مجھی کو  
 تعریف کرے اور اگر توقع رکھتا ہے کہ اسدہ کو رحمت کرے تو میں مالک مالدین ہوں آئندہ کی  
 توقع سے میری حمد کرے سو اس واسطے ان تننون صفتوں کو زما لے تاکہ معلوم ہو کہ  
 فی الحقیقت لائق حمد کے ان کی ذات یا کہ ہو اور جانا چاہیے کہ جن عالموں نے مالک نوم الدین

۴۰  
 لے کر کے  
 عام حال  
 اور اس کا  
 کی واسطے  
 ایک مالک  
 ہے  
 اس کا  
 جس کا  
 جس کا  
 جس کا

یہ ٹاپے وہ کہتے ہیں کہ ملک بوم الدین سے وہ قزاق کئی طرح سے ہترے **اَوَّل** یہ کہ مالکیت عام ہے آدمیوں پر بھی ہوتی ہے اور غیر آدمیوں پر بھی ہوتی ہے مثلاً جانوروں اور درختوں وغیرہ پر بھی مالکیت ہوتی ہے خلاف یا دستاہی کے کہ یا دستاہی صرف آدمی پر ہوتی ہے اور جانوروں وغیرہ پر نہیں ہوتی **دو** سری یہ کہ مالک کو لینے ملک پر کمال اختیار ہونا چاہیے اور کوئی دوسرے کیلئے نہیں ہونا چاہیے خلاف بادشاہ کے کہ راجہ یا راجہ کی رعیت پر نہیں رکھا جاتا بلکہ رعیت کی مالکیت کی مضبوط ہوتی ہے نسبت یا دستاہی سے کس واسطے کہ ملک مالک کی ملک سے خارج نہیں ہو سکتا ہے اور رعیت کو ممکن ہے کہ رعیت ہو جسے مالک یا بادشاہ کے ایکو خارج کرے اور دوسرے کی یا دستاہی میں چاہے لیکن غلام دوسرے کا زود میں نہ سکتا چوتھی یہ کہ ملک کو خدمت مالک کی واجب ہے اور رعیت کو خدمت یا دستاہی کی واجب نہیں پانچویں یہ کہ غلام کے اذن مالک کے کچھ کام نہیں کر سکتا ہے اور رعیت حکم یا دستاہی کے جو کچھ چاہے کر سکتی ہے چھٹی یہ کہ غلام امید رکھتا ہے لینے حاکم یا دستاہی کی خلاف یا دستاہی کے کہ وہ خود امید رکھتا ہے رعیت کو اور نفع حاصل کرتا ہے اس کو کہیں خراج لیتا ہے کہیں محصول لیتا ہے ساتویں یہ کہ غلام اپنے مولیٰ سے خوراک اور پوشاک اور رحمت اور عفو و کرم چاہتا ہے اور رعیت یا دستاہی سے کبھی حاجت پڑی تو عدل اور انصاف چاہتی ہے اور آدمی کو نسبت عدل کے اور انصاف کو خوراک اور پوشاک اور عفو و کرم اور رحمت کی بہت حاجت ہے بلکہ امید واسطے حدیث قدسی میں خوراک اور پوشاک وغیرہ کا ذکر کیا ہے اور عدل کا ذکر نہیں فرمایا ہے وہ حدیث یہ ہے **يَا عِبَادِ اللَّهِ كُنْكُمْ حَائِجًا لِّلْأَمْرِ أَطْعَمُكُمْ وَاسْتَقْرَأُكُمْ** بند و میرے نام سب بھوکے ہو مگر جسکو کھلاؤ زمین میں کھانا مانگو مجھے کھانا دو زمین نکلو امی بند و میرے تم سب ننگے ہو مگر جسکو پہناؤ زمین میں کپڑا مانگو مجھے کپڑا دو زمین نکلو اٹھویں یہ کہ راجہ جب موجودات لیتا ہے تو بد ہو نکلو اور ضعیف ہو نکلو اور بیمار و کمزور ہو نکلو اور مالک جب غلام پر نظر کرتا ہے تو ضعیف ہو نکلو اور بیمار و پر رحم کرتا ہے سب غلام ہو نکلو کہا ہے کہ انکی خدمت کرو۔ نویں یہ کہ تمام کون پاؤں بہت ہو نکلو اور مالک سوائے حق مالک کو کوئی ہوا دوسرا

ف  
جیابوم  
معمول  
مالک

مسئلہ فقہ کا ہے کہ جب مولیٰ نے نیت سفر کی کی یا نیت احانت کی کی جو عظام کہ ہمراہ مولیٰ کے ہووے  
 اوسکو ہی عبیرت کرنے کے حکم سادہ کا مافہم کا ہو جاتا ہے بخلاف رعیت کہ اور جن عالموں نے  
 مالک یوم الدین پڑھا ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ قرایت کی طرح بہتر ہے مالک یوم الدین سے اول تو یہ  
 کہ یاد شاہ مالک ہی ہوتا ہے اور ہر مالک یاد شاہ نہیں ہو سکتا ہے دو تیسری یہ کہ یاد شاہ شخص ہر  
 ملک مالک بن مالک ہوتا ہے اور مالک ایک شخص میں ہوتا ہے جو تھے ہیں اور تیسری یہ کہ لفظ رب  
 العالمین کا اور مالکیت کے دلالت کرتا ہے اور اگر اسکا حکم ہی مالک یوم الدین پڑھا جو تو ذکر ارا نام  
 اور اور جو قطعی ہے یہ کہ لفظ ملک کا صحیح مودہ نام کے آیا ہے اور لفظ مالک کا وہاں نہیں آیا اگر مالک  
 الملک آیا ہے سو وہ ملک کے معنوں میں آیا ہے اور پانچویں یہ کہ آخر قرآن شریف کو مالک الملک  
 آیا ہے اور اسراپ کے کلام کے ختم میں اہم لفظ ہوا چاہیے اس سے معلوم ہوا کہ مالک ہنر ہے اور  
 چھٹی یہ کہ اطاعت بادشاہ کی اور رب کے وجہ سے اور اطاعت مالک کی ہر کیسیر و احب نہیں  
 مگر اوس کے علماموں پر عرض گفتگو اس میں رہتے اس مختصر میں اتنا ہی بیان کافی ہے اور  
 جانتا چاہیے کہ دن شرع تریف میں طلوع ہونے صبح صادق ہو غروب ہوئے آفتاب تک کو  
 کہتے ہیں اور کبھی مطلق وقت کو کسی دن کہتے ہیں جو وہ دن ہو خواہ رات ہو اور خواہ سال ہو خواہ  
 ماہ ہو جسے کہتے ہیں جس سے روز فلان شخص آگیا تو یہ ہو دیکھا مراد یہ ہوتی ہے کہ حسرت کہ آدینکا تو یہ ہو دیکھا  
 جیسے کہتے ہیں کہ حسرت کے در دیوان اتفاق ثنائی حال ملک خدق کی ٹرائی کو مرسین گدین سو  
 یوم الدین میں ہی روز مراد میں ملک وقت مراد ہے یعنی وقت جزا کے اور اسودت کی اتنا لفظ تہ  
 سے ہے اور اتنا اسکی اسودت تک ہے کہ اہل بہشت بہشت میں ما دیں اور اہل دوزخ دوزخ میں جادوز  
 اور جانا چاہیے کہ حق تعالیٰ نے اس سرور میں پانچ نام اپنے فرمائے آند رب رحمن رحیم مالک  
 یوم الدین ہو جو اسکی یہ ہے کہ اس سرور میں شہد کے پانچ سوال ہی ہیں تاکہ ہر ایک نام ہر ایک  
 سوال کے مقابل احادیث و پانچ سوال میں ایک عبادت و دوسری استغاثت تیسری ہدایت  
 جو تھی استغاثت پانچویں السلام گویا اسکا اشارہ یوں ہوا کہ لائق عبادت کے میں ہوں اسو اسطر  
 کہ نام سیر اللہ ہے اور اگر بدنام لگا چاہے تو عجبی سے مالک کیونکہ میرا نام ہے اپنی ہدایت کی  
 شان ہو تیرا سوال ہو ذکر و لگا اور اگر بدایت طلب کرے تو عجبی ہو کہ کیونکہ میں رحمن ہوں اپنی

بایں حق تعالیٰ تعالیٰ

ف حق تعالیٰ تعالیٰ

ف حق تعالیٰ تعالیٰ



رحمت عام سے گمراہ ہو لو دو لگا اس کا رست تقاربت چاہیے تو محی سو جاہ کہو کہ میں سیم ہوں اپنی  
رحمت جس سے تری قدم کو ڈگنے نہ دو لگا اور اگر العام کی خواہش ہو تو محی سے کہو کہ میں مالک  
ہوں سا کہ جہاں کا ابے فصل سے پختہ بخشش ۱۵ اے ملانے ان شیخ ماسو کی شخصیت میں  
یون کہتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی شخص کی تعریف کرتا ہے تو چار روئے کرتا ہے اول یہ کہ ایسی  
دات میں نہ شخص کمال رکھتا ہو اگرچہ احسان دوسرے پر کرے دوسری یہ کہ صاحب احسان ہو  
لو کہ میرا حمد او سکی رحمت ہے تیسری یہ کہ لوگ اس سے آئندہ کو طبع رکھتی ہوں گو بالفعل احسان میر  
کرتا ہے چوتھی اس کو عصب ہے اگر تعریف کرتے ہیں جانتے ہیں کہ اگر یہ تعریف کرینگے تو وہ جفا  
ہو جاوے گا سو اس کے کو یون مرایا کہ حقیقت تعریف کو قابل میری دات پالتے ہیں کہ میں اس میں  
اپنی دات میں اور کمال رکھتا ہوں اے مدد سیر کمال کی تعریف کرو گو میں حکم کروں یا نہ کروں  
کو سوا کہ صاحب کمال نہیں کہتا ہے کہ میں صاحب کمال ہوں میری تعریف کرو ونگہ اس کا کمال خود  
مخوف مقتضی اس بات کا ہے کہ تعریف اس کی کچا دے مثلاً کوئی شخص کسی علم میں یا کس میں اور  
کمال رکھتا ہے لوگ اس کی خود خود تعریف کے یں گے اگرچہ کہے یا نہ کہے لیکن اس کا کمال اقتضا  
کرتا ہے اس پر کہ اس کی تعریف کچھ اور اگر زندہ ہوں جاہ ہے کہ کوئی احسان کرے تو میں اس کی تعریف  
کردن سواے شکر میرا نام رکھے میں احسان ہی کر چکا ہوں کہ نتیجہ کو عدم سے خود میں لایا ہوں  
سو میری ربوبیت کو دیکھ کر تعریف میری کمال اور نام میرا حسان ہے بالفعل میرے احسان کو دیکھ کر  
اور نہ کراد کر اور آگے کو بھی متوقع ہو کر میری صفت کر کیونکہ میرا نام حسیم ہے میں آگے ہی دوں گا  
اور اگر تجھے ان چیزوں کی لالچ نہیں ہے تو میرے حوت سے میری تعریف کر کیونکہ میرا نام مالک یوم  
الدین ہے اگر میری تعریف نہ کر بگاڑوٹے صحت غدا میں بڑے گا اور بعضوں نے ان باتوں کو ماننا  
کے خاص ہونے کی وجہ میں اس جگہ کہتا ہے گویا یون ارشاد فرمایا کہ لائق تعریف کے میں ہوں کیونکہ یہ رحمت  
جس کے حکم خود حوش لایا اور جب دنیا میں باتو ہی ربوبیت کی جتنے کچھ کہو بدیش کیا اور جیٹا ہوا تو کہہ کر لگا تو تو ہی حیا  
کی خاص اس گناہ کو جیسا یا اور خلق میں رسوا نہ کیا اپنا نام حسیم تا یا تاکہ رحمت والا جانکر تو بہ کرے  
میرا اس توہ کے بعد ثواب کا امید دار کیا اور اب کو مالک یوم الدین فرمایا کہ مالکے دوزخا جان کر  
امید دار ثواب کا رہے یہاں تک کہ بندہ اپنے خاوند کی صفت اور نام میں لگ رہا تھا اور اس کے



وسلم نے فرمایا ہے کہ قبر پہلی منزل ہو آخرت کی منزل ان میں اگر بیان اس میں بھی تو آگے ہی مان ہو اور اگر بیان  
 کیا گیا تو آگے ہی مگر ہے سو قبروں کا وہ کیا عبادت اس طور سے ہے اور بہتر بہین ہو کہ قبروں پر درود  
 سے تکلیف اٹھا کر حاصو صاعوام کے حق میں نور ہر قائل ہو اگرچہ جو اصول کو اہل اللہ کی قبروں سے  
 فائدہ ہوتا ہے لیکن جب امت میں فساد واقع ہووے تو حاصو اصول کو چاہیے کہ اس سے اجتناب یا مساج  
 کو صر صاؤ کے واسطے ترک کر دیں اس میں کچھ مضائقہ بہین ملکہ اسید ثواب کی ہے اور عبادت کان کی  
 قرآن شریف کا سنا اور دعا کا اور اللہ رسول کے ذکر کا ہے اور جانوروں کی آواز کو مسکرا اللہ کی  
 قدرت کو جانے اور اس کی محبت نیچے دل میں پیدا کرے اور حرام آوازوں کو جسے کہ طبلہ سارنگی ستار  
 ڈھولکی بانسلی ہر چنگاں اور محرم حوان عورت کی آواز ان چیزوں سے بہتر ہے اور صحت نام  
 اسلم نے تو راگ کی آواز سے ہی پرہیز کیا ہے کیسے عیدین میں اور شادی میں غفلت راگ آواز سے  
 سنا لہذا میرے درستی اور باتوں کی عبادت ہو قرآن شریف اور حدیث کا لکھنا اور اسما  
 انہی کہتے اور کسی حاتمہ کا خط لکھ دینا اور کسی کا عیر سودی تشک لکھ دینا کسی کو دعا لکھ دینا اور  
 پاؤں کی عبادت یہ کہ طرف مسجد کے حاما اور واسطے زیارت نرگون کے حاما اور واسطے حاما  
 حانا اور ضعیفوں اور لنگڑوں کا کام کر دینا اور وعظ کی مجلس میں حاضر ہونا چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا ہے کہ جو کوئی علم سیکھنے حانا ہے تو فرشتے اس کے باؤں کے تلے اسے بربھاتے چلتے ہو  
 اور فرمایا کہ خوشی سننا ان لوگوں کو کہ اندھیری رات میں مسجد کی طرف اسے باؤں سے آتے  
 ہیں قیامت کے دن ان کے واسطے اعلا پر ابور ابوہوگا اور عبادت ماطس سے تعلق رکھتی ہے  
 سودہ فکر کرنا ہے اللہ کی قدرت میں اور قرآن شریف کے معنی میں اور آیات کی توجہات اور عبادت  
 اس کی میں اور شریعت کے حکموں میں کہ اس حکم میں کیا فائدہ ہے جس حد بکویہ مات حاصل ہو جائی  
 ہے اس کو عبادت میں ایسا رہے کہ کسی چیز میں نہیں آتا ہے فکر کی فضیلت میں جسرت نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک ساعت کا فکر کرنا ستر برس کی عبادت سے بہتر ہے کیونکہ اس میں  
 حق تبارک تعالیٰ کی وحدانیت کہلتی ہے اور شریعت کی حقیقت معلوم ہوتی ہے اور یہی منہ عبادت کا  
 ہے پس فکر عبادت عقل کی ہے جس نے فکر کی اس نے اپنی عقل کو عذاب الہی سے نجات دی اور نصرت  
 کی عبادت جسے کرنا ہے تکلیف ترعی رچی جا ہے یاہ جا ہے جیسے کہ گری میں دورہ اور جاڑے میں

ب عبادت کان کی

گوشت چھینا عبادت کان کی

عبادت کان کی

عبادت کان کی

وصو اور غسل کا کرنا اور اس کو واسطے اپنی مسجدوں میں سکر مایعے اعتکاف کے ما اور صبر کرنا اور  
 مصیبت کے جسے کہ اولاد کا ماحال کا کرنا ہو یا اگر کوئی مصیبت منکر پڑ جاوے تو منکر کے اور  
 اگر مستحکم مدیکو جو حق ماری تو دروید سے مکر رہاں کہ اور ہاتھ کو سدر کے مایعے منہ سے بے صبری کی  
 باتیں بکری کر پی سی مائی لٹ گئی اور محض ظلم ہو گیا اور سوا اسکے جو حرمین ہوا کرتا ہے اور ہاتھوں  
 سے منہ نہ پیٹے اور گریبان کو چاک نہ کرے حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حدیث لکھنا میں صوفیہ  
 الْحَلْدُ وَذَوْنُ الْحَيْوَاتِ وَذَعَالِدُ عَوَى الْحَاہِلِیۃِ یسین پہاڑ میں سورہہ تخصیر کو پیٹے  
 سوہ کو اور ہٹا کر سیاہوں کو اور پیکار کے پیکار ماحولیت کا یسے سورہہ کے اور ایک حدیث میں آیا  
 ہے کہ قیامت کے دن سورہہ کر نیوالے کو دوزخ میں گندہا کہ کثیر اسنا کر ڈال دیں گے اور سورہہ گریہ اور  
 فرشتے لعنت کرتے ہیں اور سورہہ کر اسید پر درست ہیں ہر شریعت میں خواہ نئی ہو خواہ سی رہ  
 حکم شریعت کا سب پر برابر ہے حدیث اَللّٰھُ خَلَقَ اَدَاۃَ نَبِّیِّکَ قَتْلَ مَوْفِقًا لِّقَامِ یَوْمَ  
 الْفِیْءِ دَعَاکَ یَوْمَ نَالِ مِنْ فِطْرَکَ وَذَرَجَ مِنْ حَرْبٍ عِیْنِ نَفْخِ حَرْوَاتِ تُوْبَ بَکْرِ یَمْلَ سَوْتِ  
 ایسی سے تو اوٹ مائی حاویگی قیامت کو دن اور سیر ہو گی ازار گندہا کی اور جاوے چتر کی بہرہ کر مائی  
 مٹی مگے ہوں یا باپ بہائی مگے ہوں تو اگر عورت تین دن تک سوگ کرے یعنی مسی کا حل بکری  
 اور سورہہ اور مہندی نہ لگاوی اور پان نہ کماوی اور چڑیاں اور کپڑا رنگا ہوا نہ پہنے اور بھڑک  
 لگاوی یہ چیزیں تین دن تک نہ کرے تو درست ہو اور اگر یہ چیزیں کرے تو بھی درست ہو اور سو  
 کے حق میں یہ حدیث ہو کہ روایت ہو زینب کہ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ حَنِیْفَہِ رُوْحَ النَّبِیِّ صَلَّی  
 اللہ علیہ وسلم حَیٰی تَوَفٰی اَنُوْہَا اَنُوْسُفِیَّاتِ نِیْ حَرْبٍ مَدَعَتْ رِطِیْبٍ فِیْہِ صَفْرٌ قَدِ  
 یَلْ حَارِیۃً ثُمَّ مَسَّتْ یُعَارِصُہَا ثُمَّ قَالَتْ وَاَللّٰہُ مَا لِیْ بِالْطَّیْبِ مِنْ حَلٰحِۃٍ عَیْرِ اَنِّیْ سَمِعْتُ  
 رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَا یَحِلُّ لِمَرْأَۃٍ تُوْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّحِلَّ عَلَیْہِا مَسِّتِ قَوِّ  
 لَمْ تُوَاکِمِ الْاَعْلٰی رَیْحَ اَلْبَعَثِ اَشْہَیْ اَعْتَرَا عِیْنِہُ کَمَا زَیْبٌ کہ داخل ہوئی بمن حصرت  
 ام حبیبہ کے کہ سیرین حقیقت مگر کیا تھا بابا سکا ابوسعیان بن حمرہ نے منگایا ام حبیبہ نے اوٹ بٹہ کر دیا  
 اس میں ملی ہوئی تھی پس آئی نوٹدی اور سکویہ ملا اس کے حصار کو کہو کہ کما کہ قسم ہے خدا کی نہیں  
 تھی مجھ کو ٹٹنے کی کچھ حاجت مگر سلسلہ ہے فرجناے سو خدا صلوات اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہمیں

حلال ہے و سطر اور سورت کے کہ جو ایمان لائے ہیں اور دنیا و آخرت پر یہ کہ سوگ کر بہت پر یا وہ  
 شمس ہو مگر خداوند مہر حاوی تو ان چیزوں کو دس دن چار مہینہ کرے اس سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے مگر  
 دن کے بعد کسی قر کے مرے میں یا دس دن چار مہینہ کے بعد خداوند کو مرے میں مچو کی عمر تین چار ہو کر  
 سوگ موقوف کر دیں اور چودہ گوں نو سوگ بن و اہل کیا ہے کہ جابر یا بنی یزید میں نے مین اور چالیس  
 دن سوگ کرتے ہیں اور ثابٹ بجا تھے مین اور عید اُس سال مین آجاتی ہے تو عید بنین کرتے ہیں سال  
 بہ تک سو یا بن مین مین اور چالیس دن تک رونا آدے یا نہ آدے صبح کو اٹھ کر اٹھتے ہو کر روتے  
 مین اور اسکے کپڑے بخش جانکر دیتا لیتے مین اور چہلم کے روز روضہ نکلاتے مین اور قبر پر دستنی  
 کرتے مین اور چار در ڈالتے مین اور قرون پر ملکر عورتیں جاتی مین یہ سب باتیں بدعت مین مسلمانوں  
 کو چاہیے کہ اس باتوں کو یا نہ کرے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بدعت  
 دلو کی نماز اور حج اور صدقہ اور نفل اور حلتا نہ قبول نہیں کرتا ہے سو جو شخص اور والدی  
 باتوں کو جو پہلے بیان ہو مین بجالایا اور پچھلی باتوں سے پرہیز کیا تو نفس کی عبادت سے فراغت  
 پائی اور اس کو عذاب الہی و نکاح ہوئی اور عبادت قلب کی یہ ہے کہ اللہ کے دوستوں پر دوستی کرے  
 اور دشمنوں پر دشمنی کرے اور اس کی رحمت کا اسید وار رہے اور اس کے عذاب سے ڈرتا رہے جس  
 یہ کیا اپنے دل کو عذاب سے بچا یا اور عبادت روح کی یہ ہے کہ کوشش کرے انوار الہی کے مشاہدے  
 کے واسطے جس نے یہ کیا اپنی روح کو اللہ کے غضب سے بچا یا اور عبادت سر کی یہ ہے کہ اس کی عبادت  
 مین اپنے سر کو چھکا و اور مراقب ہو کر مٹیا کرے جس نے یہ کیا تو سر کی عبادت بجالایا اور وہ عبادت  
 حوالہ ہو قلعن کہ تہی ہے یہ ہو کہ نہ کو تہ دیوے اور صدقہ فطر سکائے اور قرائی کرے اور فقرا علماء  
 حفاظ کی اور اپنے اقربا کی خدمت کرے اور بعض لوگ اپنی قوم اور باری کی خاطر سے  
 اللہ کی عبادت کو اور اسکے حکموں کو ربا کرتے مین اور اولیا کی ایسی تعظیم کرتے مین کہ خدا اور  
 تعالیٰ کو چاہیے مثلاً ندرین اور قربانیان ان کے ناموں کی و بیویں ملکہ بھے لوگ اولیا کی تعظیم کے  
 ساتھ اور ان کے معابد و مسکن کے ساتھ وہ اعمال کرتے مین کہ جو ساحد مین اور کعبہ تریف  
 مین چاہیے کوئی معابد اور مسکن کی جگہ سر کر کہ تہا ہے اور کوئی گرواد کی قرون کے بہتر تاجر  
 اور کوئی ہاتھ ماند ہے مانا کی طرح رد و بر و قرون کے کٹر اہتمام اور کوئی ان کے مسکن مین اولی کی

۱۰۱  
 یاں سوگ کرنا حرام

۱۰۲  
 عبادت طہ کی  
 ۱۰۳  
 عبادت روح کی  
 ۱۰۴  
 عبادت سر کی  
 ۱۰۵  
 عبادت مال کی

بیاں محط مراتب جلال رسول

بیاں عبادتِ ربیہ

بیاں سیکھنا کے برابر کا

صورت کا تصور کر کے ٹھیک ہے اور خیال میں کرتے کہ کبھی وقت نہ رہیں کہ اس ذکر اللہ کے سامنے کہتے ہیں ایک نصیب یعنی ہم بھی کعبات کرے ہیں دنیا کے دل سے لے کر ہر سرسندہ ہو ویز کے کیونکہ حکم ہو بیگا کہ یہ منہ ہٹا دلیرت کہ کبھی وقت نہ رہے اس من الّا اللہ ہاں کو کہتا تھا کہ ہر پنجہ ہی کو عبادت کرتا ہوں اور دلعین چھات بہری ہی ہو ہنگوہ ۱۰۷۱ کے عدا ایک کی حکم رسول کو حاکمین اور رسول کی جگہ کسی ولی کو حاکمین محط مراتب سے سرور ۱۱ میں ایمان قائم رہتا ہے جیسا کہ کہا ہے ع اگر حفظ مراتب مکنی زہد ہی اور بعضی لوازمات رسمہ کو تم میں عبادت رسمہ اسکو کہتے ہیں کہ مثلاً ایک شخص ہے کہ نماز و روزہ و امین کرتا ہے اور حرام کھانے میں سے کچھ پرہیز نہیں کرتا ہے مگر تاج میں دیکھتا اور شراب نہ پیتا اور جو اس پر کہیلتا ہے کہ کوئی اس سے بڑھ کر تو یہ کام کیوں نہیں کرتا ہے تو وہ یوں جواب دے کہ میرے خاندان میں بہ بات نہیں ہوتی ہے اور اثرات لوگ اس کام کو نہیں کرتے ہیں اور اسکا یہ مانج مذہبیت اور شراب نہ پینا اور جو کہہ سکتا اگر یہ کام ہوتا ہے لیکن جو نیت میں فرمانبرداری حکم کا خیال نہیں ہے اگر یہ خیال ہوتا تو نماز و روزہ ہی ادا کرتا اور حرام کھانے میں سے ہی پرہیز نہ کرتا بلکہ لحاظ اسے خاندان اور اپنی شرافت کا ہے لہذا اسکو کچھ کو اب نہ ہوگا کیونکہ خاندان میں اس کے یہ کام ہوتا تو وہ مقرر ہے کہ ناپس گو یا وہ بوجہ والا اسے خاندان کا ہے اسکا نہیں ہے اور آدمی کو چاہیے کہ اسے پروردگار کے راضی کسی اور کو نہ جائے اور برابر نہ جانے کے میسر ہیں کہ اسکی ہی تعظیم کسی اور کی نہ کرے اور اسکی عبادت میں کسی اور کا ساتھ نہ کرے حکم آیت کریمہ کے مَا تَخْلُقُوا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ یعنی نہ مقرر کرو اسطے اللہ کے ہمسر اور تم جانتے ہو کہ شرار اسکو کوئی نہیں ہو سکتا ہے یعنی اللہ کے کاموں میں اور اسکی عبادت میں اور اسکی صدا میں کسی اور کا ساتھ نہ دو اس میں اسکی برابری ہو جاتی ہے جیسا کہ بعض لوگ غیر و ن ہو اولاد مانگتے ہیں اور انکی ندرین اور مستین تو لیتے ہیں اور جب اولاد ہوتی ہے تو انکو نام سو اس کے نام بنا کر رکھتے ہیں جیسو کہ بندہ علی بندہ حسین عبدالسی مدار بخش سالار بخش اور سوا اسکو اور نام الہی میں انکو نہ کہنا چاہیے اور ارادات میں شرک یہ تو ما ہے کہ کبھی میں اللہ اور رسول چاہیگا تو یوں ہو بیگا اللہ اور مشد چاہیگا تو یوں ہو بیگا چنانچہ سنائی اور ابنِ جبر نے روایت کی ہے ان عساکر





پس کپڑا لو اور سکوینے دیا کے کام تم خوف جانتے ہو اس واسطے کہ تم کہتے رہتے ہو سو اگر دنیا کو مقدم  
 میں کوئی حکم دوں میں تو اس کو غور کرو اگر مینا سمجھے تو کمال اور زمین تو کچھ ضرور میں مگر جب  
 دین کی بات کوئی میں بتاؤں تو اس کو اوس وقت پکڑ لو اور حدیث میں آتا ہے کہ یہ وہ ایک لودھی  
 تھی کہ اوس کے سب آزد ہو نیکے ایندھا و مذکور کو چوڑ دیا تھا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیا  
 کہ اپنے خاوند سے تو بیزار نکاح کر لے اوس نے کہا آتا ہے سالت کی راہ سے حکم دیتے ہیں یا سفارت  
 کی راہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفارت کی راہ سے کہتا ہوں اوس نے کہا کہ میں نہیں  
 اس کو اختیار کرتی سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کا حال تو معلوم ہو ایسے امور دنیا میں  
 موافق مصلحت کے کیا جاویں جو خلاف شرع نہ ہو وے آتی رہی پانچ گروہ مذکور سو اذن کے  
 حق میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لَکُمَا عَتَّةٌ لِّمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ يَسَّ عَتَّةٌ  
 مخلوق کی درست نہیں پھر گناہ خالق کے یعنی حسین گناہ خالق کا ہو اوس میں متابعت مخلوق  
 کی نکرے غرض حاصل کلام کا یہ ہے کہ اباک نعبہ کہتا اس وقت کام آد بگا کہ مطلق کفر اور شرک کے  
 پرہیز کرے اور بندہ جب وقت سچے دل سے ایک نعبہ کہتا ہے تو حق تبارک و تعالیٰ اس کے جواب میں  
 فرماتا ہے کہ پھر کہتا ہے بندہ میرے لہجے کو عبادت کرتا ہے اور جب مان ہی ایک نعبہ کہتا ہے اور دل  
 میں شرک براہرتا ہے تو اس کو جواب میں فرماتا ہے کہ ہٹ کہتا ہے مجھ کو عبادت نہیں کرتا ہے بلکہ میرے

## وَاَيَّاكَ كُشْتَعَيْنِ

یہ تہجی سے مدد جانتے ہیں ہم

عبادت کے بعد اس لفظ کو اس واسطے بیان کیا ہے کہ عبادت کرتے کرتے تکبر پیدا نہ ہو وے  
 عبادت کو کر نہیں اسی کی مدد جا کر گویا یوں عرض کرتا ہے کہ تیری عبادت غیہ تیری مدد کے نہیں  
 ہوتی ہو اور دوسری وجہ اس لفظ کو لانے کی یہ کہ جہاں میں تین گروہ ہیں ایک جبرہ و دوسرے قدیہ  
 تیسرے اہل سنت و مذہب جبرہ فریاد کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم کچھ اختیار نہیں کہتے اور مانند سنگ اور  
 چوبکے ہیں اور بے اختیار حرکت ہم سے ہوتی ہے ہم اپنے اختیار سے کچھ نہیں کر سکتے ہیں آؤ قدرت  
 کہتے کہ ہم اختیار تمام رکھتی ہیں اور حرکات افعال ہمارے جو ہوتے ہیں سو وہ ہماری ایجاد سے  
 ہوتے ہیں سو یہ دونوں گروہ مردود ہیں اس واسطے کہ جبرہ کے قول سے ابطال تر بیت کا لازم آتا

ہے کیونکہ تکلیف شریعت کی بے اختیار پرہیزگاری ہوتی ہے اختیار الہی ہوتا ہے جانور و پیرائے حیوان کی تکلیف  
 ہدین ہو کہ بے اختیار پرہیزگاری اور قدرت کے قول سے حاکمیت الہی میں سرکٹ لازم آتی ہے کثرت میں کجواہد  
 ہم ہر صواب ہوتے ہیں سو وہ ہماری ایجاد سے ہوتے ہیں ایک فعل جو یاد فعل ہر سے کے موجد ہم ہیں  
 اس واسطے حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ لوگ مایہ ہو میں تو او کی عبادت نہ کرو اگر مرد و عورت  
 تو او کو خیارہ پرہیزگاری اور نہ ان کی مایہ ہو اور نہ او ان کی سلام کرو لیکن جائنا چاہیے کہ کیا  
 اور لوگ ہیں سو وہ ہی اس میں داخل ہیں اور ہمارے پیچ میں بہت طرز ہیں سو ان کا مذہب یہ ہے  
 کہ جو افعال ایک میں اور کما موجد حق تعالیٰ ہو اور جو بد میں ان کے موجد ہم ہیں سو ان کا حکم اور قدر یہ ہے  
 حکم برابر ہے جیسے ہر امتداد اسلام اول ہو گیا جیسا ہے نہ او کو جبارہ کی بنا نہ پڑے یا جیسا ہے اور عبادت  
 کیا جیسا ہے سو فی لفظ ان کا عقیدہ رد کر کے کو اسطے فرمائی میں اب ایک نغیدہ جو یون کا عقیدہ  
 ہوتا ہے کیونکہ جب اسد سگ اور جو کے بے اختیار ہوئے تو عبادت کی نہ ہو سکے اور ایسا مستعین  
 سے عقیدہ قدر یون کا رد ہوتا ہے کیونکہ جب بالکل افعال کو کما موجد ہم ہوئے تو مد و طلب کرنا یا کرنا  
 ہے اور اہل سنت کثرت میں کما عبادت ہم اپنے اختیار سے کر سکتے ہیں لیکن توفیق بخشی سے اکثر  
 ہمیں اس واسطے کہ بے توفیق پیری کے عبادت نہیں ہو سکتی ہے اور جائنا چاہیے کہ مد و طلب کئی  
 غیر سے اس طور پر کہ اعتماد و مالکل اس پر کرنا اور خطر عول الہی کا اس کو سمجھنا ملکہ ایسا نامع اور مضر  
 اس کو جان لینا اور اس کو قادر و مختار مالا مستقلال سمجھنا اس طرح کی استغاثہ حرام ہے اور فاعل  
 اس کا مشرک ہے اور اگر غیر کو خطر خود اور قدرت الہی کا سمجھنے اور بطریق مشرک اس سے مد و طلب  
 کرے تو حار ہے غرض اس کی ایک مثال یہ کہ او کے سمجھنے سے ہتھانت کرے جو سمجھ میں آجادیگو  
 مثلاً نابہاں میں جو دیوانی کرتا ہے تو ہیت رہتا ہے جب تک آتا ہو اور جس فحشیت پر پانی  
 نہ ہو گا اسی روز نابہاں میں ہو آنا بند ہو گا دیگا مگر احمق لوگ جانتے ہیں کہ نابہاں ہی میں دیوانی  
 حکم کی پیروی کرتا ہے اور ہوشیار لوگ دیکھتے ہیں کہ نابہاں نواد سکڑا کر آتا ہے لیکن آتا ہے حقیقت  
 سے پس اس طور کا فرق مشرق اور موجد میں ہو جو کسی کے ہاتھ سے مسلمان کو کوفہ مارا ہوتا ہے تو وہ ہر  
 شخص کو یون جانتا ہے کہ یہ گو یا نابہاں ہو خزانہ الہی کا سو خاندان میرا اپنے خزانہ سے اس نابہاں کی را  
 پانی میرے اوپر گرتا ہے اور مشرک جانتا ہے کہ یہ نابہاں اپنے پاس سے مجھ کو دیتا ہے یہ سمجھ کر طرح

وہ بیان تمام شہادت

طرح کی اوس نابہاں کی خوشامد کرتا ہے اور کٹرا ہو کر اوس نابہاں سے مانگتا ہے کہ اے نامدا ان مجھ کو یا  
 وہ سوسلمانوں کو چاہیے کہ تمام مخلوقات کو نامدا ان ہی یقین کرے اور چائے کہ میرے خاوند نے  
 دیکھو کہ یہاں میں جس باران کی راہ چاہے شہیرا س گرا سے سطح سے سہتات کرنی جا  
 لیکن جو استغاثت درست ہے یہی ہے کہ یہی کہ ہر جا اور ہر وقت کسی بند بیکو بیکارنا اور یقین کرنا کہ وہ  
 سستا ہے اور شہتر اور شہتر اور کٹا نام لینا اور کٹا کے کوقت اور کٹا نام کو یا دکرنا بے لسم اور کے یا  
 حضرت امام جمعہ صادق کہنا اور صیت کے وقت اوسکی دماغی دماغی اور اسکا کام لیکر تلو اور نارنی  
 اور اسکا کام کی شہری شانی اور گرگون کے سرچوٹی اور کے نام کی کہنی اور پاؤں میں بیڑ ڈالنی  
 اور اسکو فقیرنا کہ ہبک ہنگو نام اور اسکا گلے میں طوق ڈالنا اور زنجیر پہنانا اور ہوانی کی سوار  
 سمجھ کر گدھے کو اپنے دامن سے دھارہ کہلانا اور اولاد کو جیسے کیواسطے تعزیر نانا اور سڈا کہلانا اور  
 چوتروہ طیار کرنا یہ سب استغاثت حرام ہے اور بعض لوگ جو براہین جاول بکا رکھتے ہیں اور چاہتی  
 کہ کوڈ ہونڈہ کہ کہلاتے ہیں اور بعض شہید کا طاق جاکر شہر میں چڑھاتے ہیں یہ سب بند شیطانی  
 کی ہے غرض ہا ایک نشتعین کو اسو طرح صاف ہو کر کہے کہ اور ہر خطاب ہو کہ سچا ہے بندہ میرا  
**نقل ہے** شیخ سعدی انوری کی کہ میں ایک روز نماز صبح کی امامت کرتا تھا کہ ایک  
 نشتعین کہلاؤ کہ قیامت کو دن اسانہ ہو کہ یوں کہیں مجھ کو اے جھوٹے دایا کہ نشتعین کہتا تھا  
 تھا اور بادشاہ ہونے کی روزی طلب کرتا جاتا تھا سو مجھ کو یاد آیا تو ڈرامین کہ کیا جواب دو گا پس  
 مسلمان کو چاہیے کہ شرم کرے کہ یا بیچ وقت کٹرا ہو کر کہتا ہے دایا کہ نشتعین اور ہر روزی طلب  
 کرتا ہے اور دن سوار عالم التعمیل میں کہتا ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام بیماری سخت میں کہتا  
 ہوئے اور بہت مدت ہو گئی تو شیطان نے دیکھا کہ یہ شخص میری فریب میں نہیں آتا ہو تو ایک روز اپنی  
 قوم کو جمع کیا اور کہا ایوب نے مجھ کو تھکا دیا اور میرے کسی فریب میں نہیں آتا ہے انہوں نے کہا  
 کہ تو آدم کے پاس جس سے تیرے گیا تھا اسی سے تیرے پاس ہی جا بہر علیہ صمدت حکیم کی بنا کہ  
 ایک صند و قچہ دوا کا لیکر جس راہ سے حضرت ایوب کی بی بی گذر کرتی تھیں اس راہ پر ہو گیا تھا  
 اوس بی بی نے حکیم جاکر پوچھا کہ لے شیخ میرا خاوند بیمار ہے اوسکی بی بی دوا تیرے پاس ہے اور اس نے  
 کہا کہ ایک دوا بہت محراب ہے لیکن اوس میں شرط یہ ہے کہ وہ بیمار دوا کا کر یوں کہے کہ مجھ کو

تو بے تعدادی ہو تو وہ دو اہل اثر کرے گی اور اس کو شفا ہو جاوے گی اور سب بی بی نے جاکر یہ قصہ حضرت  
البرٹ کے کہا اور انہوں نے سکروایا کہ وہ اہلبیس ہے اور چاہتا ہے کہ کیس طرح ابوت غیبر سے مدد چاہے اور  
حنابہ حقیقتاً علی سے نکال دیا تو اس کے پاس کیوں کٹری ہوئی تھی قسم خدا کی اجابا ہو کر سولگر بیان  
تجھ کو مارو لگا اور بی بی کو اپنے ماسٹ آئے دیا اور بون موقوف کیا سو مسلمان کو حایہ کہ سو کے  
الہ جل شانہ کے کسی ہو مدد نہ دیا ہے اور زمین اور آسمان میں ہر قسم لوگ ہیں سب کے اسی کا محتاج حائے  
اور جاننا چاہیے کہ ہر رکعت میں جو بار بار اس سورہ کا پڑھنا مقرر ہوا ہے سو اس کی وجہ یہ ہے  
کہ جب غزوہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تھا تو ہاتھ یاؤں حوب جکڑے تھے کہ  
حضرت ہرگز ہل نہ سکتے تھے اس وقت حضرت جبریل شریف لائے اور کہا کہ اے ابراہیم اگر کہو تو یز  
متماری مدد کروں حضرت نے کہا کہ میں تماری مدد نہیں چاہتا ہوں سو اس عقیدہ کو حقیقتاً نے  
بہت پسند کیا اور مدد فرمائی میرا اس امت کو حکم دیا کہ ہر رکعت میں ایک بعد ایک سے عین کہا  
کر دیکھو کہ جب حضرت ابراہیم کے ہاتھ بند ہوئے تھے تو وہ ہی کہتے تھے کہ تھی ہو مدد چاہتا ہوں میں  
سو نماز میں تماری ہاتھ اور یاؤں بند ہوئے ہیں جو تم ہی ہو کہہ کر وہ تھی کو عبادت کرتے  
ہیں ہم اور تھی سے مدد چاہتے ہیں ہم جیسے ہمے اس کی مدد کی تھی ہاتھ اور یاؤں بند ہو رہے ہیں  
ہم تماری ہی مدد کریں گے گویا یوں کہے کہ خدا اوہ ہاتھ میرے ہوتے کام میں کر سکتے آئمہ میری  
دیکھ کر نہیں سکتی سو اس وقت میں تھم ہی سے مدد مانگتا ہوں غرض حضرت ابراہیم کے قصے کو تفسیر  
میں دیکھ لیوین اور جان لیوین کہ ایک استعینج یہ ہے میں اور جاننا چاہیے کہ جو لوگ  
سواۓ اہل شانہ کے اور دن سے مدد مانگتے ہیں وہ سب قیامت کو اون کے دشمن ہو جاویں گے چنانچہ  
قرآن شریف میں فرمایا ہے وَتَوَكَّلْ عَلَىٰ رَبِّكَ وَمَا يُعِدُّ لَكَ مِنْ دُونِ اللَّهِ قَبُولًا عَسَا  
أَسْأَلُكَ عَمَّا دُونِ هُوَ ۚ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُنِذِرِينَ ۝ قَالُوا اسْمَعْ مَا كَانِ يَسْمَعُ كَسَا  
أَنَّ نَجِدَ مِنْ دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ وَلَكِنْ مَخْلُوعًا ۚ وَإِنَّا لَهُمْ حَقُّ ۚ سَوَاءٌ لَكَ دَعَاؤُهُمْ أَوْ مَا  
نُورًا ۝ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَا يَسْتَفْهِمُونَ ۚ فَمَا اسْتَطَعُوا ۚ وَكَانَ لَكُمْ ۚ وَمَنْ يظلم مِثْلَهُ  
مِثْلَهُ ۚ مَا كُنَّا لِنَكْتُمَ ۚ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۚ وَكَانَ لَكُمْ ۚ وَكَانَ لَكُمْ ۚ وَكَانَ لَكُمْ ۚ وَكَانَ لَكُمْ ۚ  
اَوْ كَمْ مَعَكُمْ ۚ كُوْنُوا لَكُمْ ۚ كُوْنُوا لَكُمْ ۚ كُوْنُوا لَكُمْ ۚ كُوْنُوا لَكُمْ ۚ كُوْنُوا لَكُمْ ۚ كُوْنُوا لَكُمْ ۚ

ہے ہر کوئی بڑی چیزیں جیسے ترے کوئی حمایتی اور لیکن ہر اچھے بڑی تو ہے اُنکی اور اُنکو ماب و داد کی بیانت کہ ہوں گے نصیحت کو اور ہو گئے یہ لوگ ہلاک ہو رہا ہو گا کہ معبود و تمہارا جو ہوتا ہے میں جو تم کہتے تھے  
یہ نہیں طاقت رکھ سکتے تم عدا کے پیروں کی اور مدد کرے کی اور جس سے شرک کیا تم میں سے  
جیسا کہ دین گئے ہم اور کوعدا اب اسی سے حب اسد یا کہ یوحی کا بعضے رسولوں کو اور اولیاء کو ان سے  
کہ تم نے میرے بندوں کو کہا تھا کہ تم ہم سے مانگا کرو یا وہ اپنی حماقت سے مانگتے تھے وہ عرض کر رہے  
کہ تو نادانی اور حماقت و پاک ہے جسے پوچھنے کی توجہ کو کسا حماقت ہے اور ہمارا کیا مقدر ہے کہ  
ہم سب کما دین کسی کو کہ تم اس کو جوڑ رہے ہو مانگا کرو کیونکہ ہم جو محتاج ہیں تیری حمایت کے لیکن  
اُنکو مانگنے کی ہم سے یہ حد معلوم ہوتی ہے کہ یہ لوگ مرادین مانگتے تھے ہم سے اور تو اپنی رحمت سے  
اُنکی مرادین پوری کرتا تھا یہ اپنی حماقت کے حاستے تھے کہ اوہ مرادین سے ہماری مرادین پوری کی ہیں یہ  
حاکم ہمارا بطرف دُور سے اور مدد دینا ہمارا کرتے تھے بیانت کہ ہر کوئی نصیحت کہ ہوں گے  
اور ہلاکت میں اپنی جان کو ڈال دیا ہر اسد تعالیٰ فرما دینا کہ تم جو اُنکو قاضی الحاحات کہتے ہو سو وہ  
حاصلاتے ہیں تم کو اور کہتے ہیں کہ ہم جو محتاج ہیں حمایت کو اسوا ان کے آب اسید و ارنہ ہو اور  
خود ہی طاقت نہیں کہتے ہو کہ عدا کو اپنے سے دفع کر دیا اپنی آب مدد کر اور ہمارے دین باریں  
یہ قاعدہ ہے کہ جس نے تم میں شرک کیا چیکما دیکے ہم اس کو راعدا اب اور اہل تفسیر نے لکھا ہے  
کہ یہ آیت مقبولوں کے حق میں ہو جسے کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت عریو وغیرہ میں عرض آدمی کو  
چاہیے کہ حضرت حق کو ساتھ کسی کو شریک نہ کرے وہ تھیں مقبولوں میں جو پامرد و دون ہیں  
ہو کیونکہ حق تعالیٰ کی ذات پاک دونوں و ساری ہر گراں ہو دعا کردانی اسو ہر کہ اوکے دعا اکثر مقبول  
ہوتی ہے لیکن یوں نہ جائز کہ کوئی دعا اُنکی رو میں ہوتی ہے بلکہ یوں سمجھو اگر اسد چاہے قبول  
کرے چاہے رد کرے کہو کہ اسد بشار کسی عیب کر کہ وہ نہیں کرتا ہے اور انہی ارادے کو اس کے  
ارادے پر غالب کہتا ہے اور جانتا چاہیے کہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ابو جہل اور ابی اسد بنے چچا کے حق میں بہتر سے دعا کی قبول نہ ہوئی اور بزرگ لوگوں کو ہر وقت  
عالم العین جانتا چاہیے لیکن اتنا حقیقہ کہ ہر کوئی حق تعالیٰ جب جانتا ہے اُنکو کوئی مات معلوم  
کر دیتا ہے اور یہی معنی میں شوق عادت کے اور اگر ہر وقت ادن کو کرامت ہو اکر لای قودہ عادت

بیت بیان علم



بہ جاتی حرقہ ت نام رہتا اور اس کی یہ کہ حضرت یوسف کعبان کو اس کو زمین میں ہے  
 اور حضرت یعقوبؑ کے معلوم ہوا حسب اللہ عشاء سے جا تا مسر سے ہوا کے ساتھ حشر ہو بخوانی اور  
 پانچ چیزوں کی حشر سکیرہ میں ہے یہاں تک کہ اگر کسی کہے کہ جناب محمد رسول خدا ان پانچوں کو جان تو  
 تھے تو جان بھیجے کہ یہ افتر کرنا ہے نیز وہ پانچوں میں ہیں کہ ایک قیامت کا آنا کہ کب آدگی  
 دوسرے مذکور ہوا اور تیسرے شکم کا حال دریافت کرنا کہ لڑکی ہے یا لڑکا گوسا  
 یا کالا ہے سیت قدم یا بلند مد ہے سعید یا شعی ہے اور چوتھی آئے کا حال معلوم کرنا کہ  
 کل مجھ سے کہا فضل ہوگا اور پانچویں دریافت کیا کہ میں کس میں میں مرزنگا اور جانب  
 چاہیے کہ فقہاء لکھا ہے کہ حق طمان کر کے دما نہ کرنی چاہیے کیونکہ حقیقی پرکھ کا حق  
 و جب نہیں ہے اگر حق و اگر یہ مراد کر کے کہ وہ حق حوتو سے وعدہ کیا ہے اپنی رحمت سے اس حد  
 کو اس جو کے دیو کا تمصافق نہیں ہے کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ خدا کا حق بندے پر اسکی  
 عبادت کرنا ہے اور بندہ کا حق اور خدا کے بخش دینا ہے سو اگر حکم حق وعدہ مراد ہے کہ حق  
 تعالیٰ نے اپنی رحمت سے وعدہ کیا ہے بخشش کا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ لوگ بڑے  
 سے ادب ہیں کہ نبی کو اور ولی کو اور رب کو شکر میں برابر ذکر کرتے ہیں لیکن یہ نہیں جانتے  
 ہیں کہ متعدد میں سے بھی اس طرح کہا ہے جسکے ہم بیرون میں اور اُنکے کہے پر جلتے ہیں کہ ہوں  
 نے محمد رسول اللہ کو اور لات اور عری کو شکر کے باب میں ایک جگہ بیان کیا جیسے کہ فقہ میں  
 دیکھ کے مابین لکھا ہے کہ جو کوئی اسم اللہ واللات والعزری کہہ کر پڑھے یا بسم اللہ محمد رسول  
 اللہ کہہ کرے تو دروں فرنگوں میں وہ دیکھ حرام ہو جاتا ہے سو اب غور کر کے دیکھو کہ یہ بے  
 اعلیٰ کما تاشک ہو سکتی ہے معاذ اللہ منہما اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ کعبہ میں اور باغون میں  
 کے بندہ کر نام کا علم مقرر کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اوہوں نے مدد کر کے رکھ دی ہو اور یہ میں جانے  
 میں کہ پیدا کرنے میں اختیار کیا نہیں ہے سو اللہ کے اس واسطے سے فرمایا ہے سورۃ الانعام میں  
 کہ قُلْ اَللّٰهُ حَقُّ يَوْمِ الصَّادَةِ وَلَا تَشْرِكُ مَعَا رَبِّهِ لَا يَحِثُّ الْمُسْرِفِينَ بے حس و رکاوتم کہ میں  
 کو ایسے اور غرض انکا تو تم اللہ کا اور بیجا حرج نہ کر دے اور کسی کی با او فدر نہ نکالو اور اور دست  
 منہیں نکستا سچا خرچ کر موالوں کو یعنی پیدا کرے اللہ اور نیا کر دتم اور وہی ایسے لوگوں کو اللہ

بنا پانچ چیزوں

دوست حسین کہتا ہے بلکہ دشمن کہتا ہے اور بعضی لوگ بندہ کی نام کا جانور مقرر کرتے ہیں کوئی میزان کے نام کا کرتا ہے اور کوئی سبداحمہ کہیر کے نام کا کرتا ہے اور کوئی شیلہ کا مرغ مقرر کرتا ہے اور کوئی زبرگون کے نام پر ساند بنا کر چوڑتا ہے اور ائمہ صاحب نے اس آیت میں اسکا اشارہ ہی فرمایا ہے وَمِنْ آيَاتِنَا مَخْمُولَةٌ وَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَآدَمَ فَكَلَّمُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِحُكْمِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكَدُّوعَدُوٌّ مُبِينٌ جسے پیدا کیا ہے اللہ نے جانوروں میں سے جو وہاں کے والوں کو اور بیج کے واسطے بھیجے گردن کرے والوں کو کہاؤ تم خود یا ہے تم کو اللہ سے اور چلو تم قدم پر شیطان کے مقرر وہ تمہارا دشمن ہے ظاہر یعنی بعض جانوروں کو اللہ نے جو وہاں اسکا واسطے پیدا کیا ہے سو یہ کہہ کر دے کہ کسی کے نام کا چوڑ کر رکھو اور بوجہ لادنی کو منع کر دو اور بعضوں کو کہانے کے واسطے مقرر کیا ہے اور کسی کی نیاز نکالنے کی واسطے مقرر حسین کیا ہے یہ نیاز نکالنا سدو کی واسطے شیطان کے قدم پر چلنا ہے اور وہ تمہارا ظاہر دشمن ہے کہ ہر وقت یہی چاہتا ہے کہ تمہارے محروم رہو اور دوزخ میں ڈالے جانو اللہ علم

أَهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ

یہی دکھا ہم کو راہ سبھی

اور راہ سبھی سے مراد اٹھکھ قرآن مترلف اور حدیث ہے کہ حوالی ہے بدعت سے اور عصیان سے لیکن ہر کوئی اپنی راہ کو سبھی جانتا ہے پس اس طرح آگے فرمایا ہے کہ مطلق راہ طلب کیے بلکہ کہیں

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

یعنی راہ اُن لوگوں کی کہ نعمت کی تو نے اور پرانکر

سو وہ چار فرقوں کی ہے انبیا اور صدیقین اور استہدائ اور صالحین کی ہونا میں جو حق اٹھکھ بخشنے تو ان چار فرقوں کی راہ کو طلب کرے لیکن جاننا چاہیے کہ نبی کسکو کہتے ہیں اور صدیق کسکو کہتے ہیں اور شہید کسکو کہتے ہیں اور صالح کسکا نام ہے جو جان لے کہ نبی وہ انسان ہے کہ قوت نظر اور علم میں مرتبہ کمال کا رکھتا ہو اور خدا تعالیٰ نے اسکو واسطے ہدایت طاعت کے مسبق کیا ہو اور ہر آدمی کو دو قوتیں دی ہیں ایک قوت نظر یہ دوسری قوت عملیہ قوت نظر یہ مسکو کہتے ہیں کہ ہر چیز کو اس قوت سے پہچان لیں اور قوت عملیہ اسکو کہتے ہیں کہ جو نیک اور بد آدمی

نہیں

سے ہوتا ہے اسی قوت سے صادر ہوتا ہے سو حقیقی ہی کہ ہوا اسطرح تربیت فرماتا ہے ہوا اسطرح کہ تا قیامت  
 انداز کی اسکی قوت لطرہ میں ایسی بخت ہے کہ غلطی اور کتبہ اسکی زمین ہزار عین تربیت اور اسکی  
 قوت عملیہ کو ایسا ملک دیا ہے کہ سب اسکی بہرگی اور اسے قدرت کو ساتھ ہونے لگتی ہے اور ہر ہر  
 سے محفوظ رہتا ہے یہاں تک کہ معصوم ہو جاتا ہے اور سب قوت سلطہ کے عقل اسکی کمال کو پہنچ  
 جاتی ہے اسکی بعد خلقت کی تعلیم کے واسطے اوتھا یا جاتا ہے اور اسکی طرف مسمی آتی ہے اور  
 حوام کے واسطے سفر کے اسکی ہاتھ سے ظاہر ہونے لگتے ہیں اور جو اصل کے واسطے اسکی انظار  
 کریمہ بخت ہرین اور علوم صادقہ نصیب کرتے ہیں اور میان شافی اور حجت واضح اسکو عطا کرتا  
 ہیں اور صحبت میں اسکی اوار برکات پیدا کرتے ہیں اور صدیق وہ ہے کہ قوت لطرہ اسکی  
 مثل قوت لطرہ انبیا کے ہوتی ہے خواہ فی خواہ نہ ہو اور ابتدا سے عمر سے جوٹھ سین ہوتا ہو  
 اور عمل اس ایسے خالص ہوتے ہیں کہ لعل ہر گر لگا کو سین ہوتا ہے اور اسکی نشانی یہ ہے  
 کہ اپنے قصد میں تردد نہ کرے سینے اسپر توکل کر کے اور کام کو کرنے لگے اور اسباب پر چیدا  
 خیال نہ کرے اور اگر نماز میں اسکو ٹرے سے ٹری مہبت آ جاوی تو اوہ اور وہ ہر نہ کیے بلکہ  
 سوا کے خیال حقیقی کے دوسری طرف خیال نہ کرے اور ظاہر اور باطن میں ایک ساں  
 ہو و اور خواب کی تصویر خرابے اور شہید وہ ہو کہ جو حکم نبی نے اسکو ہو بخا دیا ہے اس  
 حکم کو اسے یقین کے ساتھ قبول کرے کہ گویا انکو کچھ دیکھتا ہے اور اسکی راہ میں اپنی جان  
 دینے کو سب چیز سے آسان جانے کو وہ شہید ہو یا یہ ہو اس کے نزدیک نہ شہید ہے اور قوت عملہ  
 اسکی اپنے کمال میں نزدیک قوت انبیا کے ہوتی ہے اور صالح وہ ہو کہ ظاہر اپنے کو گناہوں  
 سے پاک کرے اور باطن اپنے کو برے عقیدے سے باز رکھے اور بد خلقی سے دور رہے اور یاد حق نیز  
 ایسا محو ہو جائے کہ گنجائش دوسری چیز کی اس کے دل میں نہ ہے یہاں تک ان اسکی جدا جدا  
 تعریف ہو چکی ہو جو باتیں کہ شامل ہیں ان جاہز نہ کہ یہ میں کہ حقیقی انکو دوست رکھتا ہے  
 انکو رزق کی کفالت کرتا ہے ملک عترت سے دیتا ہے کہ اسیر نہ کو اس عزت سے سین ملتا اور ظاہر میں  
 انکو سب لوگوں کو امتیاز دیتا ہے اور ان کے دشمنوں کو انکو محفوظ رکھتا ہے اور ان کے دلوں پر  
 اپنی عزت اور عظمت ڈالتا ہے کہ اس کے سبب کسی بادشاہ اور امیر کی عزت کو خیال میں نہیں لانا

وہ اسنے صدیق کے

وہ اسنے صدیق کے

ظہر حق کہ تیرے میں اور اُن کی خدمت کے واسطے کہ میں نے مدحتیں میں اور حق تعالیٰ اُنکی ہمت کو ملنے کو دیا ہے  
 کہ سرگردان ملکوں میں ہاں کیا ہیں کرتے ہیں اُنکی دلوں کو روس کر دیتا ہے کہ اور حق تعالیٰ کے انشاء کہ کو  
 سبحان تیرے میں چنانچہ ایک نذر کی نقل ہے کہ کہتے ہیں کہ جب مجھ کو رکوع کر سیکو دیتا ہے جس میں  
 رکوع کرتا ہوں اور جب کہتا ہے کہ سرادشا اور سوقت میں سرادشا ہوں اور اُنکے سینوں کو کہہ لے دیتا ہے  
 کہ کوئی مصیبت دنیا کی اُنکو معلوم نہیں ہوتی ہے اور اور مصیبت میں تگ میں ہیں ہوتے ہیں  
 پہنچا چھرت صلی اور علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کیا کہ تم ترقی میں جوش ہوئے ہو دیا تم نگی میں خوشتر  
 ہوتے ہیں اور اُنکی صورتوں میں ملکیت ڈالتا ہے کہ ٹرے ٹرے ماہ شاہ جبار اور سو کا میتے میں اور بڑے  
 سرکش اُنسے دیکر جلتے ہیں لیکن جانتا چاہیے کہ بھنے فرقے دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم ان  
 سرگردان کے طریقہ میں ہیں اور اپنی نسبت اُنکی طرف کرتے ہیں اور لوگوں کو دیر سے تیرے ہیں کہ ہم  
 اُنکو گروہ کہلاتے ہیں اور حال یہ ہے کہ اُنکے طریقے میں محض خلاف ہیں جس کو کہ یہود و نصاریٰ کہ اپنی  
 نسبت انبیاء کی طرف کرتے ہیں اور اُنکے طریقے میں عمل نہیں کرتے اور جیسو شیعہ کہ انیست  
 اماں کو طرہ کرتے ہیں اور شاعت اُنکو قول و فعل کی میں کرتے ملک تعزیر داری اور لودہ اور اُن  
 حرمینوعات شریعہ میں اور کسی نام سے یہ امور تات میں عمل میں لاتے ہیں اور اُنکو عدیں محبت  
 جاتے ہیں اور اس طرح فرقہ حلالیہ و دار یہ وغیرہ کہ ایسی نسبت سرگردان کو طرہ کرتے ہیں اور اُنکے  
 خلاف راہ جلیہ میں جس کو کہی سر جیولی کرکتا ہے کوئی چارارو کی صفائی کرتا ہے اور کوئی سر اہم  
 کو کہہ مال اتفاق حرام ہے اور کو حلال جاتے ہیں اُنکے دعویٰ کے مائل کرے کے واسطے ایک  
 عبارت اور دہائی اسوہ کو کہ وہ راہ میں ان سرگردان کی طرف نسبت کرے سے طاہر میں متقیہ معلوم  
 ہے جو میں حقیقت میں اُن لوگوں سے اس راہ کو بہت کاڑ دیا ہے سو اسکے سو اسکو واسطوں کو

## غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ

یعنی نہ راہ اداں لوگوں کی کہ غضب کیا گیا انہیں اور نہ راہ گمراہوں کی

گویا یوں تسلیم فرمایا کہ مطلق راہ مستقیم ہی حطرح رہو نہ مانگا جائیے کیونکہ مغضوب اور گمراہ لوگوں  
 اس راہ کو حرام کر دیا ہے سو اُنکو کہیں پر ناچلو ملک ہم سے یوں کہہ کہ حد اذندادہ راہ سکو نصیب کر کہ  
 حقیقت میں راہ سرگردان کی ہر اور وہ راہ نہ کہہ کہ اس میں بہر تیرا غضب ہو کہ اور ہم گمراہ ہو جاؤ



نورِ جہاں جو دو سرِ اسحاق اور سکنا و شاہ کے ساتھ ہوا تھا اور بادشاہ کے نزدیک اس کی خاطر شری  
 ہتی اور اور یہ بیاں اسی سبب سے اس کے حسد رکھتی تھیں اور اس کی ذلت کو واسطے یہ تجویز کی گئی کہ  
 کے فاتحہ کے نام کا کھانا یا کھانا اور اس کا نام صحنک کے کھا اور ایک محفل قرار دی اور اس میں  
 بیسیاں جمع ہوئیں اور نور جہاں بھی اونہیں تھی جب کھانے کی واسطے شہیدین تب صحنک کے  
 والی نے کہا کہ اموی یہودیہ صحنک نیا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہے اور جو دھمی ہو  
 اور سکنا و شاہ درست میری ہے پس اچھاں اور تھ گئی اور سنی بیوان میں ذلیل ہوئی اور وہ بیبیاں  
 اور اس کی ذلت سے خوش ہوئیں اور اس سے صحنک کا روح جاری ہوا اور شریعت میں کچھ اور اس کی اصل  
 میری ہے اور نہ کچھ ثواب بلکہ حرکت بجا موجب گناہ کا ہے اور کہیں اور بیان کا ترخکا کرتے ہیں  
 اور ایک شہلیا کو بھول پہنا کر اور سر کھڑا کر لیا اور یہی بت کی طرح رکھتے ہیں اور یہی رات کو  
 اس شہلیا کو جانتے ہیں کہ اصل صاحبِ آرمین آئے ہیں اور صحنک اور سکنا و شاہ کی تبرک کر کے بلاتے  
 ہیں اور وہ لوگ اور حرام پوشاک پہنتے ہیں اور صبح کو ہندوؤں کے سر پر رکھتے ہیں یہ لوگ سہرا سونڈگی  
 طرح لٹکاتے ہیں اور لٹکنا اور سکے ہاتھ میں بندھتے ہیں اور ان کو حاجت ہو یا نہ ہو مقرر اُس  
 سلاتے ہیں اور دامن کو حلو اکھلاتے ہیں اور منہ کی طرح گونا مقرر کرتے ہیں عرض اسے ایسے  
 خرافات شادی میں کرتے ہیں اور بھسے لوگ سلام علیک کے بدلے بندگی کرتے ہیں اور بعض لوگ  
 حضرت علیؑ کو شیخین پہننے حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ رضی اللہ عنہما پر فضیلت دیتی ہیں اور بعض اپنے  
 پیڑ کو معبود کر کے لیتے ہیں اور ان کو انبیا علیہم السلام پر فضیلت دیتی ہیں اور بعض لوگ اماموں  
 کو اور فضیلت دیتی ہیں اور بعض لوگ جو بڑی قبریں بنا کر پوجتے ہیں اور ان جو بڑی قبروں کے  
 رو بہ کٹھڑے ہر کر روزی اور زرق لگاتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ کے دوست  
 کو شترک و کفر اور کوی گناہ ضرر نہ کرے گا اور حینت میں مقرر جاوے گا اور بعض لوگ بزرگوں کی  
 حفاظت کے بہو سے پرانہ عیاشانہ لوگ نہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ جھوٹو الیگ کے الہ کا  
 ہو دی یا نہ ہو دی وہ اسی کر لین گے اور پینین جانتی ہیں کہ اس کے چور کو کوئی نہیں چھپا سکتا  
 بلکہ اگر وہ بزرگ لوگ کسی کی طرف سے اس کی نظر پیری ہوئی یا دین کے تو اس وقت وہ بھی دشمن ہو  
 جاویں گے کیونکہ دنیا میں ہی اولیٰ ہی حالت ہے کہ اللہ کے دوست کو دوست رکھتے ہیں اور اس کی



دشمن کو دشمن کہتے تھے یہی حال بلکہ اوس بھی زیادہ آخرت میں ظہور کر لگا اور تفسیر دن میں  
 لکھا ہے کہ معصوب اور ضال ہمارے قریب اور نصاریٰ کا ہے یہودی بزرگوں کو بُرا کہتے ہیں اور  
 نصاریٰ کو اپنے کو درجہ خدا کا لگا لیتے ہیں سو معنی غیر المعصوب علیہم ولا الضالین کے یہ ہوئے کہ نہ تو  
 ہم ایسے ہوں جادین کہ بزرگوں کا انکار کریں اور نہ ایسے ہوں جادوس کہ انکو تیرے برابر سمجھیں یا انکا  
 مرادین مانگیں اور نہ انکو ہر وقت عالم الغیب جانیں بلکہ وہ راہ دکھا کر نبی جابین اور ولی کو ولی  
 جابین اور جانتا چاہیے کہ بلکہ اطہر جابال ہی زیادہ ماریک ہے اور راہ مستقیم ہے نہ شریعت کی  
 قبل کی شکل منکر دہری جادو کی اور لوگ اوسیر سے گزریں گے سو حکویمان عادت تھی اس اہ پر چلنے  
 کی وہ لوگ وہاں ہی دھڑتے ہوئے چلے جاویں گے اور جب کامیاب قدم پہنچا تا کہ کوئی حکم شرع کا کرتے  
 تھے اور کوئی موافق حوتی نفس کے کرتے تھے سو وہاں ہی اویکا قدم پہنچا اور انکو ایک لپٹ  
 دوزخ سے نکل کر لیجاوے گی اور اس تقریر سے معلوم ہوا کہ راہ مستقیم ہاں سے ہی زیادہ ماریک ہے  
 کیونکہ اسی راہ کی صورت وہاں ظاہر ہو گئی سو اس اہ پر چلنا بڑے مردوں کا کام ہے اور

### بعضے لوگ رائدوں کا نکل حنین کو فرمیں

اور انکو تمام عمر بند کر رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تراثت بہ بہت تعدید ہر عورت دوسرا نکاح کرے  
 اور یہ نہیں جانتے ہیں کہ بڑے اشراف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ اوکو دو صاحبزادے  
 کا دو جگہ نکاح ہوا اور حضرت فاطمہ کی صاحبزادی کا جارجگہ نکاح ہوا اور ان سے زیادہ شرف  
 کا دعویٰ کرنا حماقت ہے اور بعض لوگ بزرگوں کی فاتحہ کیواسے بڑی بڑے تکلف کرتے ہیں جہاں  
 نہ خواہ کوہ سے رتن میں پکاتے ہیں اور کوئی آگ مانگے تو ہمیں بیٹھے ہیں اور پانی اچھوتا سفر کرتے  
 ہیں اور جگہ کو لپیٹتے ہیں اور اس جگہ کو ہنود کی طرح چوکا سفر کرتے ہیں کہ کوئی باون نہ کرے اور بیٹھے  
 نہ عادی اور اگر کی تہی جلدانی ہیں اور نغمہ روش کرتے ہیں اور ان سب چیزوں کا نام اچھوتار کہتے  
 ہیں اور اس کہانے رمان یعول رکھو اگر فاتحہ پڑھواتے ہیں اور فاتحہ کے وقت ہاتھ باندھے اوس  
 کہانے کے روبرو کھڑے رہتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اسوقت وہ بزرگ بیان آئے ہیں یہ جاکر  
 روری و زرق اون کو ملکتے ہیں اور فاتحہ کے بعد اور حج کے پر بعضے سجدہ کرتے ہیں اور بعض  
 سلام کرتے ہیں اور انکا نام نیاز رکھتے ہیں یہ سب باتیں تراشی ہوئی ہیں ان سب باتوں کی شرع

یہاں جابال

یہاں جابال

یہاں جابال

ترتیب میں کچھ اصل ہیں، اللہ افعالِ ثناء کے لئے کہنا احوالِ عیب سے کہنا اگر سو مکون محتاجوں کو کہنا کہنا کہنا اور اسکا ثواب بزرگوں یا غریزوں کو نخواستہ باعثِ نجات اور ثواب کا ہر اور جائز ہے اور بعضی لوگ شہادت کی رات حلوایکا کر تعریف کے روبرو تمام شے ہر آتے ہیں اور صبح کو تبرک حاکم آس میں بانٹتے ہیں اور شربت کے کٹھے تعریف پر پڑ جاتے ہیں اور اسکو نیا حسین کی مستور کرتے ہیں اور لوگ سمجھتے ہیں کہ نیا رسوا اسدیا کے دوست کو مدح ہے اور اسے اور بعضے جاندی کا بیچہ اور اکمدہ اور روٹی بنا کر پڑ جاتے ہیں اور بعضے عرضی نکمہ لگاتے ہیں اور بعضے لوگ محرم کے دفن میں یہی کہنا کرتے ہیں اور زمین پر سوتے ہیں اور پلان بنیں کہنا اور عورتیں گناہ اور فحاشی میں اور منت بلکہ ساری رات چپل مٹری کرتے ہیں اور نامحرموں میں بہرتی ہیں اور اونکو والی منع نہیں کرتے ہیں یہ سب سہرنا جائز اور باعثِ گناہ ہیں اور بعضے لوگ جمعرات کے ماتھے کیواسطے ایک حدیث نقل کرتے ہیں کہ جمعرات کو سب آدمی صیغہ پڑھ کر پڑھیں آتی ہیں ہر اگر اویسے دھڑکوں لوگوں کے کہ لیکھا پڑھتا ہے تو خوش ہوتی ہیں اور نہیں تو اسد ہو کر جلے جاتے ہیں یہ حدیث صحیح نہیں ہے اور علمائے حدیث کے نزدیک اس حدیث کی صحت نہیں ہے اور جانتا چاہیے کہ جو حدیث میں آیا ہے کہ مرد کو کیڑوں سے صدقہ دینا چاہیے سو وہ یہ کہ کوئی علام حیدر کہ آراؤ کرنا چاہیے جسکی حضرت عائشہ نے کیا ہے اسکی بانی کیڑوں یا کوئی گوان کہو دوا دیا چاہیے اگر یہ ہو سکو تو کسی ہو کے کہ کہنا کہ کھلوادیے یا کسی ہو کو کثیر ایسا دیوے یا کسی کے قرون کو ادا کر دیوے یا کسی حاجتمند کو نقد دیوے یا قرآن شریف یا درود پڑھ کر یا پڑھ کر اسکا ثواب بخشو یا قرآن شریف یا کتب دینیہ کے پڑھنے والو کو دیوے اور اسکا ثواب جسے چاہے بخشے اور نہ کرے کہ اس مرد کو کیڑوں سے بچنے کے لیے کیا ہے اسکا ثواب اسی کو سو کو کثیر رعیت میں بہ سورت افعالِ ثواب کی ہے اور جانتا چاہیے کہ بعضے سفیرین کو نزدیک مراد راہ ستقیم سے کہ خالی ہو دیوے افراط اور تعریض سے یعنی زیادتی اور کمی سے مثلاً احسانیت میں افراط یہ کہ ذات الہی میں تعطیل کا اعتقاد کرے یعنی ذات الہی کو خالی افعال سے اور صفات سے جانے دیا کہ یہ نہ حکمایِ یونان کا ہے اور تعریض یہ کہ اسکی صفات خاصہ کو ممکنات اور مخلوقات میں ہی مقام کرے جیسا کہ مشرکین بعض صفات انبیاء کو متلِ خالقیت اور رازقیت کو مخلوقات میں انحصار کر کے

باب افعالِ ثناء

باب افعالِ ثناء

باب افعالِ ثناء

باب افعالِ ثناء

باب افعالِ ثناء

باب افعالِ ثناء

او کی پرستش کرتے ہیں اور اوطاع عبادت میں یہ کہہ رہے کہ یہ صفت الہی جانکر اوسکو پوجنے لگے اور تعریف  
یہ کہ حق تعالیٰ کو مستغنی سمجھ کر اوسکی عبادت کو بے فائدہ اعتقاد کرے اور اوطاع عادت میں یہ کہہ رہے کہ  
میں خوشست اور سعادت کا پابند ہوں مثلاً اولاد میں اور نویدی غلام میں اور پوشی اور جو علی میں اور  
کیمیائی اور باجو میں محبت اور سعادت کو لازم خیال کرنا جسکو سعد خیال کرے اوسکو عمل میں لا با  
کوے اور جسکو محسوس چاہے اوسے احراز کیا کرے اور عفت اور ہر کام میں اس خیال کا گرفتار نہ رہے  
اور کسی مطلب کے لیے رہن ہی نہ دیکھ کر اوسکے قول کو سچا چاہے اور سچ عمل کرے اور اپنے اور دوسرے  
کو تنگ کرے اور مثل دیوالے اور حتی کے ہم چہرے ڈرے اور تعریف یہ ہے کہ دوا اور خدا اور  
پرہیز اور دعا کو محض بے اثر اور بے فائدہ سمجھنا اور تنقید ہو کر جو جاننا سو کرنا اور سچ سچ مانوس کو  
اور اولیاء کو موصائل اور صلات میں برابر انبا کے جاسا اور انبا کو درجہ الوہیت کا لگانا جیسے انکو  
ہر وقت عالم العیوب سمجھنا اور یقین کرنا کہ ہر گناہ ہر کسی کی فریاد کو سنتے ہیں اور اس کے حال کو دیکھ  
ہیں اور ہر چیز پر قدرت رکھتی ہیں اور اُنکی ہر شفاعت اور ہر عرض کو جواب الہی میں احب القبول  
یقین کرنا کہ خدا راضی ہو یا نہ ہو اور اوسکی صورتوں کو اور قبضہ کو معصوم مقرر کرنا اور اُنکے سامنے  
کھڑے ہو کر اُنکے روزی رزق اولاد و طلب کرنا اور دوزخ اور بہشت اور حساب اور سیراں کا انکو  
مانک جانا اور کہنا کہ جسکو جاہلین وہ دوزخ میں الین اور جسکو جاہلین جنبت بن لیا میں یہ عقیدہ  
مالکل اور اطاعت میں داخل ہے اور تعریف اس میں یہ کہ اُنکی بزرگی کا انکار کرنا اور اُنکی نعت اور ثناء  
کو کچھ نہ سمجھنا اور اُنکے معجزات اور کرامات کا انکار کرنا اور اُنکو بعد موت کے ماند سگ اور چوبکے  
بیکار محض جاننا اور ولایت دوازہ امام پر حتم جانکر اور ولایت سے انکار کرنا یہ سب بطلان میں  
داخل ہے اور اوطاع ایمان میں یہ کہ یقین کرے کہ مومن کو کوئی گناہ صبر نہیں کرتا ہے اور  
تعریف یہ ہے کہ گناہگار کو کافر سمجھے اور بڑے گناہ والے کو حکم علوی النار کا کرے اور کلام میں  
افراط یہ ہے کہ ہر وقت بمعنی گفتگو کیا کرے اور تعریف یہ ہے کہ بالکل بولنا جو بڑے اور دین کی  
حرارت میں افراط یہ ہے کہ ہر کسی سے ادنیٰ اور دین میں جھگڑا کرے اور ترک حق کو واسطے عصہ  
کرے اور ہنگام کو کافر کہے اور تعریف اس میں یہ کہ بے نازیروں سے تے تکلف صحبت نہ کرے اور کچھ دل  
میں کراہیت نہ لادے اور صاحب معرفت کی قواعد تعلیم کرے اور صرف میں افراط یہ ہے کہ ہر

یہ اوطاع تعریف کا  
مارت بیت

یہ اوطاع تعریف کا  
اسے در اول میں

یہ اوطاع تعریف کا

یہ اوطاع تعریف کا

یہ اوطاع تعریف کا

یہ اوطاع تعریف کا

نہ  
ہو کہ وہ بوجھ لگائے

ن  
راہ انبیا کی راہ مستقیم ہے

ن  
دوسرے سے مخصوص یہ اصول افضلیں

ن  
بیاں خیر و عبادت ہے

کرے لگے اور تفریط یہ کہ مال کل بحیل سجاد و شجاعت میں افراط یہ کہ تورا اختیار کرے اور مروت  
موجب ہر کسی پر لڑا کرے اور تفریط یہ کہ مامرد سجاد و جلیل زبانی اختیار کرے عرض تو سطرہ حکمہ  
محمود ہے اور افراط تفریط ہر حکمہ موصوم ہے اور جاننا چاہیے کہ راہ مستقیم راہ انبیا کی ہے سو  
یہ راہ حاصل ہوتی ہے کہ حسب انکی متابعت کرے مثلاً اگر پروردگار حکم کرے کہ ایک بیٹے کو دیکھ کر  
اویس وقت دیکھ کر نکو تیار ہو جاوے مانند حضرت ابراہیم کے اور اس لئے کہ جب حکم کرے کہ بیٹے  
دیکھ ہو وہ اویس وقت مستعد ہو جاوے مانند حضرت اسماعیل کے اور اگر فرماوے کہ دریا کو عظیم میں لگاڑ بیٹھت  
گڑھے مانند حضرت یونس کے اور ہی راہ مستقیم کا ذکر حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک روز رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم کہنے شریف کر سائی میں بیٹھا تھے کہ صحابہ نے انکو عرض کیا کہ یا رسول اللہ کفار کے  
ہاتھ سے ہم کو بہت تکلیف پہنچتی ہے حضرت فرمایا کہ ایمان والوں کو ہمیشہ کافروں کے ہاتھ سے  
تکلیف پہنچتی رہی ہے یہاں تک ہوا ہے کہ مسلمان کو زمین پر گڑھا کھود کر گاڑ دیا ہے اور سر پر آرا  
رکھ کر چیرا لایا ہے اور اس کے سوائے کلمہ توحید کے کچھ اور مہرہ سے نہیں نکالا ہے اور آہنی تھا  
سے اون کے بہن کو گھٹ چیرے ہیں اور وہ راہ مستقیم سے ہر گز زمین پر نہیں اور اسی راہ پر قائم  
رہے اور انہوں نے تکلیف کے واسطے دین کو نہیں چھوڑا ہے اور جاننا چاہیے کہ صاحب  
میں صاوی لے لکھا ہے مخصوص علیہم سرمد عاصی لوگ ہیں اور ضالیوں سے مراد جاہل لوگ ہیں  
سو پوری نعمت سدا چرب ہوتی ہے کہ آپے حاوہ کو سہی بچائے اور عمل ہی نیک کرے اکثر اوقات  
بہت سے لوگ خدا کی پناہ میں لیکن عمل نیک نہیں کرتے ہیں اور اکثر لوگ عمل نیک کرتے ہیں  
لیکن خدا کی پناہ میں نہیں ہوا اندرون فرقوں کی راہوں کو پہنچنے کا حکم ہوا کہ انکی راہوں سے بہت  
دور رہا گو اور ہم سے پناہ طلب کیے اور بعضوں کے نزدیک منصب علیہم سرمد کا فہرہ حادث ہے کہ  
ویرہ وہ دستہ دین ہوا انکار کرے اور ضال ہوا راہ صافی معتد ہے کہ حان ہو مگر گمراہ کرے ہوا سطر  
حدیث شریف میں آیا ہے کہ کثرت بخت عذاب قیامت کو عالم نے عمل پر ہو دیکھا کیونکہ سب کو جبکہ گنہ  
کرتے ہیں اور لوگوں کی خاطر سے حق چھپاتے ہیں اور ثبوت لیکر قنوی غلط تائے ہیں اور کافر مومن  
سب کو خوش بہتر ہیں سو اس کو لوگوں کی ہی راہ کو پناہ مانگی چاہیے کہ جان کو جبکہ ترک اور گناہ  
میں گرفتار ہوئے ہیں اور بعضوں کے نزدیک منصب علیہم سرمد بدعتی ہے اور ضال ہوا گنہگار ہے۔

اور بعض کہتے ہیں کہ ایمان و جہنوں کے بیچ میں ہے ایک حرف و دوسرے رحاسو مضبوط علیہ کے مراد وہ لوگ  
ہیں کہ حق تعالیٰ کو صرف تمنا جانتے ہیں اور عصور رسیدن جانتے اور ضال سے مراد وہ لوگ ہیں کہ انکو  
محصر عصور جان لیتے ہیں اور تمنا رسیدن جانتے سو ہی صمون کو قرآن شریف میں دوسری حکمت فرمایا  
ہے کہ تَعْبَادِيْ اَيُّ اَنَا الْعَمُوْرُ الْحَيُّ وَ اَنْ عَلَيَّ هُوَ الْعَلَدُ اَنْ اَكُلِيْمُ عِبَسَ حَرِوْكَ  
اور محمد میرے مذکور اس بات کی کہ میں بڑا بخشنے والا مہرمان ہوں اور حرسے اس بات کی کہ عذاب  
میرا عذاب دروفاک ہے سو غیر المعصوب علیہم والضاہلین کے معنی یہ ہوئے کہ نہ راہ دکھلا سکو ان لوگوں  
کی کہ کلمہ کو صرف تمنا جانتے ہیں اور تیری بخشش کی امید میں کہتے اور نہ راہ اُنکی کہ محض صرف  
بخشنے والا جا بگر گناہ کرتے ہیں اور تیرے عذاب سے نہیں ڈرتے اور جانتا جا ہیے کہ اس سیرۃ  
کے ثمر ہے کہ جو ہر رکعت میں بار بار مقرر کیا ہے سو وہ اسکی ہے کہ نماز کے ارکان میں سات رکز  
بہت بڑے ہیں اور اس سیرت کے آیات ہی سات ہیں سو ایک ایک رکع کے مقابل میں گواہا ایک ایک  
آیت مقرر ہے مثلاً اسم اللہ مقابل قیام کے ہے اور الحمد للہ مقابل رکوع کے ہے الرحمن  
الرحیم مقابل قعود کے ہے ہر ایک نعیم الدین مقابل سجدے کے ہے ہر ایک عبد وایک استعین مقابل طے  
کے ہے اہل الصراط المستقیم مقابل دوسرے سجدے کے ہے صراط الدین اعمت علیہم غیر المعصوب  
علیہم ولا الضالین مقابل قعدے کے ہے اگر کوئی کہے کہ اسم اللہ کو مقابل قیام کے رکھا ہے  
اور الحمد للہ رب العالمین کو مقابل رکوع کے رکھا ہے اسطرح سے ان سات کو اس میں سات رکعون کے  
مقابل میں رکھنا کیا ضرورت تھا اور رکعون کے مقابل میں کیوں نہ رکھا سوا اسکا جواب بہت  
مطول ہے کہ اس محضر میں گنجائش اسکی نہیں ہے ثریٰ تفسیر میں دیکھ لے اور اگر کوئی کہے  
کہ تمام نماز میں ایک ایک کن ہر سجدہ دو کیوں مقرر ہوئے ہیں سوا اسکا جواب کئی طرح کے لوگوں نے  
لکھا ہے بعض کہتے ہیں کہ سجدہ اولی وہ سجدہ ہے کہ روئے ازل میں کیا تھا اور دوسرا سجدہ مقرر  
ہوا ہے شکر کے واسطے کیونکہ اگر وہ توفیق نہ دیا تو ہر گرجہ سے سجدہ ازل میں نہ ہو سکتا سو سجدہ اولی  
کا نام سجدہ اولی ہے اور دوسرے سجدے کا نام سجدہ شکر ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ہر بات میں دو  
گواہ مقرر ہوا کرتے ہیں سو قیامت کو یہ دو رکعون سجدے گواہی دیں گے اس عبادت پر اور بعض کہتے ہیں  
کہ یہ مسئلہ مشہور ہے جو شخص کثرت عبادت کرے اور سکو پورا احرا لیکا اور جو شخص شکر عبادت کرے

یہاں سارا ترجمہ سورہ  
مختصراً

اور کن جہاں ملے  
حدیث و روایات

یہاں دو جگہ  
ملاحظہ







گمراہی کو بیاہرین رکھو لگا اور تیسرے ہوان نام سح المسالی ہو وہ اس نام کی جیت کہ ہر حرکت اور ہر ہنار  
یہ سات آیات مار مار کر پڑھی جاتی ہیں اور ہر بار میں ایک اس میں آیات کو پڑھتے ہیں سو اس کی حد یہ کہ حقیقتاً  
کی، اہ کے سات درود کر ہیں اور بہ سات آیات کھیاں ہیں ساتون درواروں کی سوبہ جہ وقت ان ساتوں  
کھینچیں اور ساتون دروازوں کو کھولنا کہتا ہے تو ہر وقت اس اہ میں داخل ہوتا ہے اور ہر بار میں اس کو  
کیسیت آتی ہے یہاں تک کہ دیا اور ادا ہوا سے غافل ہو جاتا ہے اور کلام الہی کو سماعت کرے لگتا ہے  
اسی وحشت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر روز صبح سے مسلمانوں کی سوبہ ساتون دروازوں پر ہیں  
ایک تو دروازہ شکر ہے تیسرے امید ہو جیتے خوف ہو پانچوین احلاص ہے چھٹے دعا ہے ساتون اس  
کر ہے ساتواں راہ انبیا اور صلحائے کرام علیہم السلام کی ہے الحمد للہ رب العالمین کبھی شکر کی ہے  
الرحمن الرحیم کبھی امید کی ہو ہاں کہ عمیم الدین کبھی خوف کی ہو ایک نغید و اباک مستعین کبھی اخلاص کی  
ہے اہدما الصراط المستقیم کبھی دعا کی ہے صراط الذین انعمت علیہم علیہم المفضلین علیہم ولا الضالین  
کبھی انس کرے راہ انبیا اور صلحائے کرام کی ہے سو ہر طرح ہر بار اس سورہ کو نماز میں پڑھنے میں ساتون دروازوں  
کھلیا وین اور ہر درجہ کی کے ساتھ ادا ہووے اور چودہ ہوان نام اس سورہ کا قرآن عظیم ہے  
وہ اس نام کی یہ ہے کہ سب رتوں کے اصل ہے ثواب میں اور پندرہ ہوان نام اس سورہ کا قلم ہے  
ہے وہ اس نام کی یہ کہ حقیقتاً فی اس سورۃ میں پانچ سو دن کو مانگنے کا طور کہایا ہے اور سورہ کو  
نام کا ثواب قافیہ ہے وہ اس نام کی یہ کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس سورہ کا پڑھنا تمام سورتوں پر کافی  
ہے اور تمام سورتوں کا پڑھنا اس سورہ کو کھات میں کرتا ہے اور ستر ہوان نام نام تمام لکنا ہے  
اور ام القرآن ہی آیا ہے وہ اس نام کی یہ کہ تمام علم قرآن کا اسکے بیچ میں موجود ہے اور جانتا  
چاہیے کہ آدمی کے اندر تین چیزیں ایسی ہیں کہ شیطان ان کے سب سے اور کو بہت ہلاک کرتا ہے  
ایک شہوت ہو کہ آدمی اسکے غلبے سے راہ راہ پر گم کرنا ہے اور دوسرے عصب ہے اور اس کے سب سے غیر پر  
ظلم کرتا ہے اور تیسرے ہوا ہے کہ آدمی جس سے پروردگار کی مافرمانی کرتا ہے یعنی اس کو ساتھ ترک  
کرتا ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے الظلم ظلمات لا یبعث وظلم لا یندرک وظلم عسی اللہ  
ان یندرک ما ظلم الذی لا یبعث ھو القربۃ باللہ والظلم الذی لا یندرک ظلم العباد ینظرون  
نفساً والظلم الذی عسی اللہ ان یشک ھو ظلم الانسان علی نفسه ای ظلم ترین قسم کے میں ایک ظلم

سورہ المسالی

ماں ساتوں دروازوں

سورہ فاتحہ

سورہ فاتحہ

سورہ فاتحہ

سورہ فاتحہ

سورہ فاتحہ

ہے کہ وہ ہرگز بچتا جا ہیگا اور ایک ظلم ہے کہ وہ ہرگز چھوڑا جا دینا عیسے بغیر بدلے کے معاف نہ ہو ونگا اور  
ایک ظلم ہے اس پر کہ اللہ معاف کرے سودہ ظلم نہ بخشا جا دینا شرک اللہ کے ساتھ ہو اور وہ ظلم کہ چھوڑا جاوے  
گا ظلم سداون کا تیس مین پر کہ ایک دوسرے پر کوٹا مہی اور وہ ظلم کہ اس پر ہے اللہ بخشد یو بگا وہ ظلم مدے کا  
ہے اسے نفس پر سوان جیرون و جیرو جیرون اور یہ ابھوتی ہین تھوت ہر حرص اور تحمل پیدا ہوتا ہے اور  
عصے عجب اور تکبر پیدا ہوتا ہے اور ہر اسے کھرا اور مدعت کا طور ہوتا ہے اور ان ہر جیرون سے  
ایک اور جیرو پیدا ہوتی ہے کہ جب کام حسد ہو اور علالت حسد کی یہ کہ تمام حلاق آدمی کو بکڑھاتے ہیں  
اور شیطان او سر بالکل اپنا قصہ کر لیتا ہے اور آدمی خدا کی جناب میں ملعون ہو جاتا ہے سو جب یہ تہید  
معلوم ہو چلی تو اب جانا چاہیے کہ ان جیروں کے علاج کے لیے حق تعالیٰ نے اس سرہ ام الکنا کے  
مقرر کیا ہے علما حیوت کہ آدمی نے سچے دل سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اس کلمہ پاک سے عصب اور  
شہوت اور ہوا نائل ہو جاتی ہے کیونکہ اس کلمہ میں تین نام ہیں ایک ایک چیز کو نائل کر دیتے ہیں اور  
حب کیا صاف دلوں کو اللہ کی عبادت اور محض اور کل دونوں دور ہو جاتے ہیں کیونکہ حب آدمی کو تعمیر  
ہو کہ تمام جہان کا پالنے والا اللہ ہو تو اس کے ساتھ یہی یقین ہوتا ہے کہ جو تمام عالم کو پالتا ہے وہ  
مجھ کو بھی پالے گا نہ کہ مجھ سے یقین مضبوط ہو جاتا ہے تو ہر وقت حرص بالکل رائل ہو جاتی ہے اور سمجھ لگتا  
ہے کہ ریاست اور حکومت اختیار دین ہے میرے حرص کے لیے کیونکہ ہمیں ہوتا ہے اور خل ہی حاکم ہوتا ہے اس سطر  
کہ انچہ خاندنک سخاوت دیکھا کہ اب ہی سخاوت کرے لگتا ہے اور حب کہا الرحمن الرحیم ہاں یوم الدین اس  
کلمے سے عصب دور ہوتا ہے کیونکہ ایسے مالک کو رحیم جا بکرتا ہی رحم کرے لگتا ہے اور حب کہا یا مالک  
عبد وایک استعین اس کلمے سے عجب اور تکبر ہو جاتا ہے کیونکہ حب عباد ہی کرنے لگا مالک شخص کے در و درو  
او وقت تک نہیں باقی رہتا ہے اور حب کہا ابدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب  
علیہم ولا الضالین ان لفظون کے کہنے سے کھرا اور مدعت دور ہو جاتے ہیں کیونکہ حب اس سید پر طلب  
کر گیا تو معلوم ہو کہ کھرا اور مدعت کے بغیر اسے سو ہر وقت کھرا اور مدعت ورن کم ہو جاتے ہیں اور عطا  
اس وعدہ میں ہر برکت کی یہ ہر جانا چاہیے کہ سورت میں اللہ صاحب نے اپنے بدون کو مانگنے  
کا طور سکھا ہے کہ اس شخص سے مانگا جا چاہیے کہ جو صاحب مقدر اور سخی اور کریم اور محبت والا ہو وے  
اور جہان جا صنعتوں کے ساتھ نہ ہو وے اس سے مانگا دلالت کیونکہ ہر سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ

نور و نورانیوں کا سورہ فاتحہ کے پڑھنے سے

اللہ اعلم

صاحب بقدر وسوسے میں لیکن سخی میں ہوتے ہیں اور بہت سوا لیسو ہوتے ہیں کہ سخی ہوتے ہیں لیکن کریم معین ہوتے ہیں درحقیقت سوا لوگ اولے مانگے لگتی ہیں تو گھر کر اور چاہو کر انکو نکلوا دیتے ہیں اور گالیان پے لگتی ہیں اس سبب سے ہر اوجن کیس کوئی معین جاتا ہے اور عیسیٰ مخلص کے ساتھ کریم بھی ہوئے ہیں لیکن کم بہتی کے سبب سے اے موافق سلوک معین کرتے ہیں سو اس سورۃ میں نبی رحمت دلائی جو اے نذر نکلوتا کہ نجی سوا مانگا کر میں اور دوسرے سے طلب کیا کر میں سو پہلو اناسی قدر بیان کیا ہے کہ الحمد للہ جیسے امی کو گو نام جو بیان دوسرا سہی کے میں سو تم اوی سوا مانگو اور کسی کو نہ طلب کیے بجز لوگوں سے پشنا تو اون کو خیال میں یہ آیا کہ مقدور والا تو ہے کہ میں بحیل ہو کہ ہمارا مانگا خالی جاویں تو اسکو آگے فرمایا کہ رب العالمین بحیل نہیں ہو ملک پرورست اسکی عرش سے فریق نہ کیا سبیل ہوئی ہے اور عبادت اسکی ہر عالم میں شہر ہے ہر اسکو بعد یہ دہیا کہ آیا کہ سخی تو ہو لیکن تیرے وقت کسیکو بڑا کہتا ہو کہ اور بہت سے لوگ مانگنے کو جمع ہو جاتے ہوں تو انکو کہیں نکلوا دیتا ہو دے سو اس طرح ہم معین مانگا سکے ہیں۔ اسکو بعد فرمایا کہ الرحمن الرحیم جیسے شراہ ہاں ہو اور مست بار کر تہ ہے اے مددگار کو اور جو معین مانگتا ہے اور مست چاہتا ہے اور مانگنے والا ان کو بہت حق ہوتا ہے اسی مانگنے رحمت صلا اور علیہ وسلم فرمایا ہے **مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَفْضُطْ عَلَيْهِ** جیسے جو شخص نہیں مانگتا ہے اسکو ایک حصہ کرتا ہے اور اسکو ہر بعد اسکو خیال آیا کہ بہت سے لوگ سخی ہی ہوتے ہیں اور کریم ہی ہوتے ہیں لیکن بہت انکی بہت ہوتی ہے اس سبب سے مانگو والا ان کی حاجت کے خواص سے معین دے کر سکتے ہیں سو بہت حاجت روانہ ہوئی تو ایسے سوا مانگا کیا ضرور ہو سو اس طرح اگر فرمایا ہے کہ مالک نعیم الدین یعنی مالک ہے روز جزا کا دنیا کی کیا حقیقت ہے بہت اسکی اسی بلند ہے کہ دنیا کے روز اپنے بند کو کوئی کئی چاندی اور نیکی عمل دیکھا اور طرح طرح کے ماخون میں کہیں گناہ سمیت ہو کر ٹری بلند ہے تم سے جو مانگا حاد ہو سوا مانگو ہر اسکو بعد آیا کہ درادب سکھایا کہ یہ چاہو تو تم کو کہ ہم تمہارے حاجت کو رد کریں تو اس وقت تم ہماری عبادت کرو اور تمہارے دروازے پر پے ہو اور جو ہم تمہاری حاجت کو ٹھاکر کہیں تو اس وقت دوسرے لوگوں کی اعظم کرنے لگو اور اسکو دروازے پر جا جا بد مانگنے لگو سو اے علامتک حرام ہوا کرتے ہیں تمکو یہ چاہیے کہ تم یون کہو یا کہ نصیہ دیا کہ تسبیح ہے ہم بھی کہ عبادت کریں اور بھی کہ چاہیں کہ تو چاہے ہر حاجت دے کر مانہ کریم دوسرے کے دروازے پر گزرنے جاویں گے اور سوا

ان الفاظ میں جو اس کو مانگا

تیس کسی کی عبادت کریں گے اور اسکو بعد ایک اور طور مانگنے کا سکھایا کہ تم یہ یہ کیا کرو کہ جو حیز اپنے نزدیک  
اجبی و مکہ و سوا سکھانگے لگو کیو کہ ہتیری حیرین ایسی ہوتی ہیں کہ کم انکو اپنے حق میں اہم جانتے ہو اور وہ  
حقیقت میں بُری ہوتی ہیں مگر یہ دعا کرو ابدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم  
ولا الضالین جیسے دیکھا ہو کہ راہ سیدھی اور راہ الکی کا سمت کی تڑکے اون پر راہ الکی کہ حیر غصہ ہوتا ہے اور  
ہ راہ الکی کہ جو گمراہ ہو گئے وہ حیرین ہو کر وہ کہ جس میں اہ مستقیم ہماری قائم رہے اگر دنیا ہی دیوے  
لو ایسی دیوے کہ جس میں ہمارا دین رہا نہ ہو و اور ویسی دنیا نہ نصیب کر کہ جس میں غیر اعتدایہ ہو و اور  
یری راہ کہ ہم ہو بلجاوین آمین یا رب العالمین اور جانتا چاہیے کہ فضائل اس سرت کی یہ ہیں بخارے  
شریف میں لکھا ہے کہ ابو سعید کہ ہے کہ ایک روز میں محمد بنوی میں نماز پڑھتا تھا کہ ناگاہ حضرت صلوات اللہ  
وسلم نے محمد کو پکارا میں نماز میں تھا اسو طر مینے جواب دیا ہر نماز پڑھ کر میں آیا اور عدو رحابی کی بیٹے کہ پائل  
المدین نماز پڑھتا تھا فرمایا کہ یہ حدس میں نہیں ہو رسول کے سارے بکھوہ وقت قبول کیا جاویں جس کو کہ اس  
نے فرمایا ہے یا کذا اللہین اٰموا اسْتَخِیْذُوا اللہَ وَلِیًّا وَلِلّٰہِ تَسْلُبْ اِدْعَا کَہُ یعنی اس کو مسلمانوں قبول کرو  
حکم اللہ اور رسول کا حقت کہ پکارو تم کو بعد اسکے فرمایا کہ میرے ساتھ ہولے میں تم کو پہلے مسجد کے  
لنگے سے ایسی حدت تعلیم کروں کہ جو تمام قرآن شریف کی سورتوں کو تری سورت ہو سو میں حضرت کے  
ساتھ ہولیا حدت مسجد کو دروازے کے پاس ہو کجرت میں نے یاد دلوا با فرمانے لگو کہ وہ الحمد للہ علیک ہے  
اور یہی جو سب مشائی اور قرآن عظیم اور حق تعالیٰ اور سکو نازل کر نیکاً محمدیہ احسان کہتا ہے اور ترمذی اور  
نسائی میں ہی مثل اس قصے کے کہ یہ القدر الیٰ لیٰ کن کعب ہو آیا ہے اور اس میں یہی کلمہ واقع ہوا ہے  
کہ اُنْحِثْ اَنْ اُحِلَّکَ سُورَةُ کَہُ تَنْزِلُ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْاِنْجِلِ وَلَا فِي الْاَوْدِ وَمَعْلُکَ اے  
یہ چاہتا ہے کہ سکھاؤں میں تم کو ایک سورہ کہ سین نازل ہوئی تورت میں اور نہ بحیل اور نہ ربوبین مثل  
اسکو کہ الیٰ بن کعب کے کہ ان سکھاؤں کو یہ رسول اللہ فرمایا کہ وہ سورہ اہم القرآن ہے کہ ہر نماز میں تو اسکو  
پڑھتا ہے اور سلم میں ان عباس کے آیا ہے کہ ایک روز حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم کے پاس شیخ تہہ کہ ناگاہ  
آسمان پر دروازہ کھلنے کی آواز آئی حضرت جبریل غفور کے دکنہر لگے اور فرمایا کہ جو کہلا ہے یہ دروازہ  
اوس سے پہلے آج تک کسی سکھان میں ہو ورنے لگو ایک فرشتہ آتا ہے آسمان کو کہ آدم کی پیدا این سے  
اسد تک کسی نہیں آیا ہے زمین پر ہاتے میں وہ فرشتہ حضرت کر باں آیا اور کہا حق ہو اے محمد

درجہ پانچویں

صحبہ کرام

صلی اللہ علیہ وسلم کہ حق تعالیٰ فرماتا کہ وہ نور دین میں اور میل تیرے کسی نبی کو میں نے یہ میں ایک تو یہ فاتحہ ہے اور وہ کسی اس رسول پر آخر تک اندوہوں کے ٹپنے سے ایک ایک حرف پر فرائض عظیم لکھا جاتا ہے اسے اور بخاری اور مسلم میں آیا ہے کہ اصحاب حضرت علی علیہ السلام کے سارے اور بھوکے کاٹے پر اس سے کوئی بکر دم کرتے تھے اور دیوانوں اور مرگی والوں پر بھی پڑا کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سکر حار کرتے تھے اور اقرطی میں آیا ہے کہ ابن عباس کے سنا ہر سائب بن زید سے کہ وہ کہتے ہیں کہ میرے در پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی سورۃ کو پڑھا تھا اور بعد ٹپے کے آب دہن لیکر اس میں دھوپ لگا دیا تھا اور بقی نے یہ شعر شعلہ بیان کر کہا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہر کہ فاتحہ الکتاب تھا ہر بیماری کو اور زہار نے اپنی سند میں انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس کو سو تہیقت سورۃ فاتحہ کو اور قل ہو اللہ احد کو پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے گا تو تمام کشتہ بان میں ہر یکا مگر موت سے ناچاری ہے اور عبد بن حمید نے بھی انہی سند میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فاتحہ الکتاب برابر دو تہائی قرآن شریف کے ہے ثواب میں اور ابوشیخہ اور طبرانی روایت کرتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار چیزیں محمد کو گم عرش میں ہو ملی میں اور کوئی چیز مساوان چاروں کے اس گم میں کو نہیں ملی ہے سو ایک تو ام الکتاب ہے و دوسری آیتہ الکرسی تیسری حاتمہ سورہ بقرہ کا چوتھی سورہ کو جبے اور ابونعیم اور بیہی نے روایت کی ہے ابوالدرداء سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فاتحہ الکتاب کھات کرتی ہے اور چیز سے کہ کوئی حیر قرآن میں ہو کفایت نہیں کرتی ہے اور اگر سورۃ فاتحہ کو تار و کر ایک پل میں رکھے تو مقرر سورۃ فاتحہ تمام قرآن کی سات حصے زیادہ ہو دگی اور ابوعبید نے فضائل قرآن میں حضرت حسن بصری سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے سورہ فاتحہ کو پڑھا کہ یا تو ربہ انجیل اور زبور اور فرقان کو پڑھا اور ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں اور دو کعب نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ ابلیس کو اپنی تمام عمر میں چار دفعہ نوحہ کرنیکا اور سر جفاک ڈانٹ کا اتفاق ہوا ہے ایک تو اس وقت کہ حققت او سر لعنت ہوئی تھی اور دوسرے وقت کہ آسمان سے زمین پر پھینکا گیا اور تیسرے وقت کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہی ہوئے اور خلقت کی طوبیہ سمجھ گئے اور چوتھے حققت سورہ فاتحہ نازل ہوئی اور ابوشیخ نے کہا بالکتاب میں لکھا ہے کہ جس شخص کو کچھ حاجت ہو وہی تو حاجت ہے کہ سورہ فاتحہ پڑھ کر اسے اور عبد الوکیل اپنی حاجت مانگا کرے فریب ہے کہ اس کی حاجت کو



حقتالی بر لاہم اور تعلیمی شعی سورہ ایت کی ہے کہ ایک شخص نے شعی شکیات در گردوں کی کی شعی نے کہا کہ لو اس قرآن ٹیہا کر اس در ویر دم کر یا کر او سن لیا کہ اساس القرآن کوں سی سورت ہے شعی نے کہا کہ سورہ فاتحہ ہے اور بعضے نزر گوں نے بحر پر کے لکھا ہے کہ سورہ فاتحہ اسم اعظم ہے اور ٹیہا اسکا ہر طلب کو مفید ہے اور اسکے دو طریق ہیں اول یہ ہے کہ صبح کو دریاں سدت اور درمن کے ساتھ ملا دیے بہم ام اللہ کے ساتھ الحمد للہ کے ان لیس مرتبہ پڑھے اور عالمیں روز نکاح مکر یہ ہر حاجت ہو دیگی حقتالی او سکودا کر گیا اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ چپنے کے اول یک سببہ در میان سدت اور درمن خجہ کے لغز ملانے میم کے ساتھ لام کے ستر مرتبہ پڑھنا متروک کرے اور ہر دور اس وقت درمنس بابر کم کرنا جادو سے نہایت کہ ہفتہ کو ختم ہو جاوے اور اگر کسی بر جادو ہووے تو ہی سورہ پانی پر دم کر کے چالیس روز تک یا کرے اور اگر چینی کے پالے بر اس سورت کو کلاں اور رنجران کو کلاں کر چالیس روز تک بلا یا کرے تو ہر جن کو اور ہر جادو کو مخر ہے اور اگر دانت میں اور سر میں یا نسکم میں کسی کے در وہ ہووے اور اس سورت کو سات بار پڑھ کر دم کر دیوے تو یہ سی سرت مجرب ہے تمام موبی تفسیر سورہ فاتحہ کی حقتالی سمجھو اور سب بہائی مسلمانوں کو اسکا

فائدہ نصیر کرے اور قرآن شریف کے معنی ہم سب کو سمجھاوے اور شرک سے

اور دعوت ہو باز رکھے اور اپنے مندوں کے گروہ میں بکھو دخل

کرے اور سلف کے طریقے کو سمجھو اور اہل کماوے

امین امین آمین بارے

العلمین فقط

فائدہ کیا حال مولف اس تفسیر کا لکھا جاتا ہے کہ مولوی حافظ محمد اکرام الدین صاحبان کا نام تھا اور دارالعلوم شاہجہان آباد ان کا مقام تھا اور قدوہ المفسرین زبدۃ المحدثین جناب حضرت شاہ عبد العزیز صاحب نعت و ہدی قدس سرہ کی حدیث کے ذخیرہ سعادت و اریں حاصل کیا کرتے تھے اور ہمیشہ مجلس محضر شریف سے فیضیاب معالی اور حقائق ہوا کرتے تھے چنانچہ حضرت تہذیب کمال فرما کر قرآن مجید کا اور لطائف اور نکات اور حضرت مدوح کی زبان سے سہے اور جو اس پر بشمار و قاتق و

اسرار اوتنے کے بیان ہو جسے حبیب حضرت مہر و معنی نے اس جہان گذران ہو و دوس اعلیٰ کو انتقال کیا  
اور اس کے الہ آباد میں اطلب محتسب مشیر عطار کی کو اختیار کیا ساکنین دہان کے فصاحت انکی  
رشفیت اور لطیف تقریر و لہجہ تھے انہیں دہان میں جناب سید السادات منبع الفیض ہر گز  
حضرت سید احمد صاحب قس امیر السامی تشریف لائے اور اس تہہ میں انوار فیضان کے  
پہیلے انکا لطف بیان منکر و رس گوئی کے لیے ارشاد فرمایا اور دعا و بکروست مبارک سے  
سیلے پر پیر کر ان کو منور پٹلا یا اس ہر سے ان کی تقریر میں نہایت فصاحت اور بلاغت  
پیدا ہوئی کہ خلافت الہ آباد اور شاہجہان آباد وغیرہ کی اہل حق کے وعظ کی شید ہوئی بیاتاک

مجلس و عظیمین ہر دم ہیشمار آتے تھے اور انکو بان سہ اہل علم اور علم ہی حظ وافر  
اٹھاتے تھے حق مارک و تعالیٰ ان کو حراے حسی بخشے اِنَّ اللہَ  
لَا یَصْنَعُ اَحَدًا مُّحْسِنًا - وَاَجِرْ دَعْوَاکَ  
اَبِی الْحَمْدِ لِلّٰہِ رَبِّ  
الْعٰلَمِیْنَ  
قَوْلُہٗ اللہُ اَحَدٌ ۹

خَاتَمُ الطَّبَقَاتِ  
مَجْمَعُ

ہائی مسلمانوں کو شہرہ  
ہو کہ رسالہ متحدہ الاسلام بصیرت  
فاتحہ مؤلفہ عالم ربانی مقبول بارگاہ صدیقی  
باعمل جناب مولانا مولوی حافظ اکرام الدین صاحب  
شاہجہان پوری علیہ الرحمۃ والفرحان شہید ہجری شہر لاہور محلہ  
سادہوان مطبع صدیقی میں خوش نمائی کے ساتھ زیور طبع سے آراستہ و  
بیراستہ ہو کر مقبول جہان ہوا اللہ تعالیٰ بہای مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشو اور  
اسکو مؤلف اور سپر عمل کر نیوالوں اور اسکو چھپوانے والے کو خلدین مرحمت فرماو آمین یا علیہ

کہہ رہی تھی کہ تم اردو زبان میں ایک ایسی تفسیر لکھ دو جو نہ بہت لمبی چوڑی ہو نہ مختصر بلکہ متوسط و وسط ہوں  
 پاک کا مطلب بجا و حکم علموں کو ہدایت کا رستہ بنا دے جو کچھ کو اتنی فرصت کہاں تھی کہ میں اس کام کا ارادہ کرتا  
 لیکن جب تقاضا مزید ہوا تو چار چار غرہ رمضان تک اسے ہجری روز و شب سے دیکھنا اس تفسیر کا شروع کیا  
 موضحہ قرآن کو اسکے مولف نے ۱۲۰۰ ہجری میں لکھا تھا جسکو تین برس کم سو برس ہوئے وہ ترجمہ تھا اب یہ تفسیر ہے  
 اسکو شہر رمضان میں اسلئے شروع کیا کہ سب کے پہلے نزول قرآن پاک کا آسمان دنیا سے بہت عزت پر اسی مبارک مہینے  
 میں ہوا تھا حکما قال تعالیٰ ﴿تَحْمُرُ وُضْعَانَ الذِّنِّی اَنْزَلَ فِیْهِ الْقُرْآنَ﴾ اس تفسیر میں ترجمہ تینوں کاموں کا ہے موضحہ قرآن  
 سے لیا ہوا باقی مطالب تفسیر حافظ ابن کثیر تفسیر قاضی محمد بن علی شوکانی تفسیر فتح البیان سر لکھ لکھو میں عبارت موضح  
 قرآن کو مطابق روزمرہ حال کیا ہے بالکل موافق اصل کے نہیں لکھا اسلئے کہ تین کم سو برس کی مدت میں بعض  
 محاورہ و اردو زبان کے بدل گئے ہیں اس تفسیر سے یہ غرض ہے کہ عامہ اہل اسلام اپنی بولی میں اللہ کا کلام سمجھیں  
 قرآن شریف کا مطلب بوجہ لین اسی سبب سے جو باتیں علمی تہیں جنکو عام لوگ نہیں سمجھ سکتے ہیں جیسے سائنس علم  
 صرف نحو معانی بیان قراءات وغیرہ کے وہ اس تفسیر میں نہیں لکھے فقط مقصود کتاب اللہ پر انکشاف کیا گیا  
 جو تفسیر قرآن شریف کی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا صحابہ یا تابعین یا متبع تابعین یا لغت عرب سے  
 ثابت ہوئی ہے وہی اس تفسیر میں لکھی گئی ہے کیونکہ جیسا مطلب اللہ کی کلام پاک کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 و اہل قرون ثلثہ مشہور لکھا یا اخیر سمجھے تھے ویسا مطلب ہر کوئی عالم بیان نہیں کر سکتا ہر علامہ اسکے قرآن کے  
 معنی اپنی رائے یا غیر کی رائے سے بیان کرنا یا علم معقول کا آئینہ ملانا بڑا گناہ ہے بہرہ و سے کی تفسیر تو وہی ہے جو  
 سلف سے نقل ہو کر ہم تک پہنچی ہے سبابت پر یہ بات لازم ہے کہ جسطرح اول اپنے چچوں کو قرآن پڑھاتے تھے یا  
 اسطرح اس بات کا بھی ہوتا کہ کہیں کہ جو کچھ حرف شناس ہو کر اردو زبان پڑھنے سمجھنے لگے او سکوا اول موضح  
 قرآن کا سبق دین تاکہ وہ قرآن شریف کو لفظی معنی سمجھ لے پہر او سکوا تفسیر پڑھیں دین میں یہ فائدہ ہوگا  
 کہ سب سے پہلے اللہ کی کلام کا مطلب سمجھیں میں بیٹھ جاؤ گے جب قرآن پاک پڑھ لیا اور کلام کا مطلب سمجھ لیا تو پھر چچ  
 کتابین حدیث کی پڑھاؤں گے کتابوں کا ترجمہ ہی اردو زبان میں ہو گیا ہے پھر جسکو فقط معلوم کرنا احکام دین  
 کا مقصود ہو تو او سکوا تنہا علم و سطح عمل کے کافی ہے اور جو کسیکو اللہ بہت بلند مرتبہ راجعہ بخشے اور وہ سارے  
 علم درسی پڑھ کر عالم ہو جاوے تو او سکے لیے تفسیر میں عربی زبان کی صحاح و سنن کی کتابیں موجود ہیں وہ او کو  
 پڑھنے پڑھاوے درجہ عالی حاصل کرے قرآن شریف میں فرمایا ہے کیا پڑھیں قرآن پڑھیں برابر ہو سکتے ہیں یعنی

ترجمان  
 قرآن  
 شریف  
 میں  
 عربی  
 و  
 فارسی  
 کے  
 معنی  
 لکھے  
 ہیں

ہیں جو سیکھ سکے علم ملا ہے اس کے رُخ و نرے تیری ہی اللہ سے وہی لوگ ڈرتے ہیں جو عالم ہوئے ہیں جس نہیں  
کو بڑی جو اللہ سے ڈرتے رہتے ہیں اللہ کو بغیر علم کے کوئی پس بھیج سکتا علم ہی میں حسریں یہ ایک ایسا کلام  
دوسرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب مسرے والقص کا علم اسکے سوا اور کچھ ہے وہ متصل  
ہے آیا تو کیا آتا نوکیا دیں دیا کی درسی کو یہی علوم قرآن وحدیث و فرائض کفایت کرتے ہیں حساب و سرکار  
و سمجھ چوب درست ہو گئی اب کچھ ہی مانی ہیں ہمارے اسکے لیے آدمی معاندہ کوئی محسوس نہ تھا وراپ ایسا آدمی  
حسے مسئلہ قرآن شریف ہم ترجمہ و تفسیر پڑھا ہے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل کر لیا  
انتظار اللہ عالم صدق اُن ی تمزید ہو گا و گا وَاللّٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسْبُهُ وَآيَةُ الْاٰخِرَةِ لِلّٰهِ  
الْحَقِّ الْحَقِّ سارا دار مدار دین اسلام کا دوام رہے اگر ایک احلاص دوسرے اصول احلاص کے یہ مجھے میں حاصل  
اللہ کو بولے کسی چیز کو اسکی عبادت میں کسی چیز پر جو حال میں کسی طرح ہی شرکت کریں ٹھیکو یا عبودیت کے  
ٹھیکو یا عبادت کی تمام پہنچی توحید الوہیب و ربوبیہ کی حقو اسکے یہ معنی ہیں کہ عمل مطابق صحیح حدیث ظاہر  
مسئلے کرے دعوت فراہم کی ہو اسپی لکھے۔ دست دو ہاں کسی سلمان میں جمع ہو جاتی ہیں جو وہ شخص میں  
کامل ہو جائے ورنہ اس کے ایمان میں نقصان ہے کیونکہ احلاص ہو تو تصور ہی کوئی نہ کوئی کھلا  
چھپا شکرا اُس سے صادر ہوگا اور اسکے عقیدے میں موجود ہوگا صواب نہ ہو تو عمل میں بدعت اکہنسی کی  
بدعت گراہی ہوئی ہے اسے بعض شرک و بدعت میں ہنسکر پائل پیدا ماس ہو گیا پہلے ماس بھالا ہمہ بدعت  
فاس مالا حول ولا قوۃ الا باللہ ہر حال اس نصیحت کو اردو زبان میں بہت سہل و آسان کر کے لکھا  
گویا ہے ہکا نام نابھی ترجمان القرآن ملطایف البیان رکھا ہے اللہ تعالیٰ اس حدیث  
کو اپنے فصل و کرم سے ویسا ہی حال الصالحو جالت قبول وادائے حسب طبع اُن دونوں ترجمہ فارسی میں  
کو ہمارے مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ سے قبول و مارا کرنا عالم کو اسے مصداق شد و پایہ کیا ہو حسب طبع ہمارا  
سلسلہ سید کائنات سب کا اُن برگوں کی پہچان ہے اس طرح سلسلہ قدوسیہ میں ہر ایک باطن دوست ترجموں کے جانے  
اللہ کے احسان و انعام سے نہ مات کچھ دور زمین پر اللہ پاک پہلے حکمو کیہ میرے اہل اولاد کو بہر سارگوں میں عزت و  
کرم و فیض اتعاز کائنات سد کاردی کرو اللہم آمین مقدمہ اللہ تعالیٰ فرمایا و درگاہ علیک الکلیف بیگانا  
تخلی تیو یعے اُماری ہجو تجمل کتاب حوران کرتی ہر جریر کو اور فرمایا مَا قَدْ طَلَعَتْ فِي الْكَلَمِ مِنْ سَخِيْعٍ يَّعْ  
ہیں جھوٹی ہے کتاب میں کوئی چیز حدیث میں آیہ سَتَكُونُ مِنْ هَؤُلَاءِ وَمَا أَظْهَرَ ثَمَرَهَا مَا لَ







ہے۔ اُسے یکدم پہنچا ہی کے عو ظا ہر کے اختصا ت کی ترجم میں گئے۔ جس کے وہ ایرید و محو سے عیس کی  
 ہر دم دستہ درجہ۔ تے نگہ ہر ایک کے ایسے قدر سے کا دہا ہر طر گئی اس کے موافق کہا اہل اصل کو اس  
 ہوں نے ماں دے قد شواہد علیہ لطر یہ کہ وہ بیا سے آستہ۔ **وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ إِلَّا بِإِذْنِ رَبِّكَ** اللہ  
 لستہ تاہل سے اس کی احست و وضوہا ما عدم قد ب علم رہ رہ بہ ہوا لائل آد کیے رہی  
 شہرہ تاہل رہی ہوا نام الہین بٹیر انگ گزہ سے عالی حساب ہر ہل لکھا کیو معصی عمو کم سیکو  
 ہر ماہ ہر کہ متقیق عار لعات کے کھائے تحصیص اصمار و دس و ظا ہر و محل و حکم متشاہ امر وہی  
 ہر وہ دس نقشا کی اوع قیاسات مسصحا ل تہر اوجا ل کہا اس کی ما مصول ہوا دوسرے گروہ نے  
 اسی لطر صیچہ کو مصاد و کام لہا حلال حرام و ما ئرا حکام مین عور کیا حکام کے اہل و عیال سے قتل  
 دستہ لکھا ہکا نام علم موع و فقہ ثلث کسی گروہ نے یہ کیا اسارے قصص قرون سابقہ و امم حالیکہ جیہاں ڈالا جا کر  
 نقل آنا رکود و ان قتل کو صط کیا مدد دیا اول ایشیا کا ذکر کیا لایہ مین موسوم علم تاریخ و قصص ہوا دوسرے  
 لوگ تھے اوہ ہوں کے جسے حکم و امتا ل موعط تھے جس کی اہل حاوین بہاڑ بیٹا زریں او کو جمع کیا وعدہ عید  
 تجدید تشریر ذکر یوب معا ر تشریح حساب کتاب عقاب ثواب حنت و مار کو کلا موعا ط کے مصول و احرا کے  
 حصول مقہر کیے یہ لوگ عا ط و حطا رکھلائے اکٹا ر قوم ٹہرہ وڑی اسی وصال الصیر یوا کو کلا لا تہرہ لوسط علیہ  
 الاسلام میں دکر لغات سماں کا آیا ہے دو قید یون نے حوا و دکھا تا جا بد سورج مار سے سجدہ کیا تھا ہوں  
 اس تم کی آیات اس فن کو کلا لا تغیر و یا ما رکھا ہر جوا کی تفسیر کتاب سے رائد کی جہاں کہیں قرآن سے ملی  
 و ماں سمب ہر کالی کیو یکہ سب تلح کتاب ہے پھر اگر سب سے ہی ما ترنگی تو حکمہ اسال ہوا حد کی پھر عدا کی  
 اہل حای عرف و عادت و مطلق ہر لطر ڈالی اس سے کچھ کلا لا ایک قسم وہ آئی جسے آیت سرت ہر حساب سام و ما  
 سهام کا سمجھا س علم کا ما علم انص رکھا نصف تلح سدس حس ثلث مقرر کیے حساب و انص کا مسا ل  
 عول کے درست کیو حکام و صایا کا لے دوسری حما ت کھڑی ہوئی اسے یہ کام کیا کہ حقا ر آیات دلیل تھے اس کی  
 حکمت روقن جرمیں دکر اب دا جاز سورج مسا ل مخرجوم و روج و عید کا تھا انکو ورا ہم کر کے علم ہوا  
 نہا سہرا و کتاب تھے انہوں نے ساری توجہ اسی طرف خالت لطر اربع بطم حسن سابق و مادی و قاطع  
 و محال صقن یون خطا اطا نہا یجاز کلام کے صرف کی دی معالی میاں و مریج کا سہا لیا ر تاب تارات و محا  
 حقیقت اپنی نگاہ علیہ وہ دورانی اہر حوالا ط و معالی و دقا لن کتاب کے پہلے اہل و عیال سے شکو

۲  
 اس دورہ  
 میں  
 اس دورہ  
 میں





مخلوقات کا علم ملکوت ارض و سموات کا علم آخر کیہ جو افاضی اعلیٰ اور تحت الثریٰ میں ہو علم علیٰ کا نام سہاگہ  
 اسیا و سل و ملائکہ کے عیون اخبار ارم سائقہ کے سوجہ ہیں سطح قصہ آدم کے نظم کا نام پلیس کے ہے و تفسیر  
 ملا و کا حدیث تجارت قصہ روم اور سج آسمان یہ قصہ سرق قوم لوح کا قصہ و دوسرے و مایہ کا قصہ و قوم یونس کا  
 قصہ صحاب کہف کا قصہ صحاب الس کا قصہ تود و ما و کا قصہ روم و ط و دہ تعیب کا اور و ما و مرسل جو یا انکا  
 قصہ موسیٰ کی ولادت کا یہر و یاس یہیکہ سے کا یہر قیل مٹی کا یہر دین لوما لہ کا ہر روح و ہر تعیب  
 کا یہر تخم مارعیائے کا حاسط و ریس یہر نے کا یاس و عون کے ہر کھٹے قصہ سے یہر و عون کے ڈوسے  
 کا یہر گوسا کے یوحے کا یہر قوم پر صاعہ گرسے کا ذکر متیل علیہ اسرائیل و دہ لقر کا قصہ قتل حمار کا قصہ  
 صاحت قصہ قوم کے حایک سرگ کی اہ سے جس کو قصہ طالوت و داود کا ساتھ حالات کا قصہ  
 سلیمان کا ساتھ ملکہ ساس کے قصہ اس قوم کا خود سے طاعون کے ہماگ نکلتا لشد او کو مار کر یہ جلا ما قصہ  
 ابراہیم کا اور محمد اذیکا ساتھ اپنی قوم کے و واسطہ ساتھ ہر دہر و دہ کے قصہ جھوٹے ماحر و جھیل کل مکہ معظمہ  
 قصہ سائے کونہ کا قصہ دیم کا قصہ یوسف علیہ السلام کا یہ قصہ ہب سطر سہر کو رہے ہیں مذہب عشق و عشق  
 کی روح لغوئے طہارت کی ہے قصہ میر کا اور ولاد علیہ و اسکے ریل و ریم کا آسمان یہ قصہ زکریا کا قصہ  
 یحییٰ کا قصہ ایوب کا قصہ دالکعل کا قصہ دالقرین کا اور حانا او کا مطلع و عرب سس یک و رہنا  
 سدراج و حاج کا قصہ صحاب کہف کا قصہ اصحاب یم کا قصہ تحت لصر کا قصہ اذ و خصوص کا حسین ایک  
 صاحب باع تھا قصہ اصحاب جب کا قصہ موسیٰ آل اس کا قصہ اصحاب ییل کا قصہ حمار کا سے ارادہ  
 کا آسمان یہ کیا تھا پہر ایک قصہ کے یحیٰ او سقد و عوط و حکم میں جبکی تفصیل کے لہر ایک و تر کالی ہیں ہو سکا  
 ہے قرآن شریف میں ہزار ہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی فرمایا گیا ہے اچھا سمعوت ہونا  
 ہجرت کرادعوت ابراہیم تبار عیسیٰ علیہ السلام ہو ما ذکر کیا ہے مہل غزوات و ذکر عروہ مدر کا سورہ نعل  
 میں ذکر عروہ امد کا سورہ آل عمران میں عروہ حدیق کا آراسیں نصیر کا سورہ حشر میں تدبیر کا سورہ فتح  
 میں تبوک کا سورہ یزات میں فتح انواع کا ماہدہ میں یہ قصہ نکاح ریب مت تحت کا تحرم سریتہ ہر اداہ قصہ  
 امک عائشہ صدیقہ کا قصہ شمعراج کا قصہ اشتقاق لڑ کا قصہ سحر پیود کا معصلا ماحدا صیا حسکا سے تھا  
 مارل کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر و حیات و بات حیات کی مکر کہاٹی ہے قصہ لڑکھٹم  
 لہی سکریہ قصہ مہووب و غیرہ یادست سار مکتب سیر السلام گویا ہیں حالات و واقعات و مقالات

ماں گاہ فرستہ تیری  
 اینجا نشی  
 میں دیوہا  
 میں دیوہا  
 ورت  
 حاکم  
 حاکم  
 حاکم  
 حاکم



کہ اس تصنیف تالیف کی ہر کسی سے ہمارے دل پر کبھی معرٹ بہت میں کسی سے ہوا ہوں دل میں سے  
 ، یادہ جامع کہ اس اتقان سوطی ہے ایسا احسان ساری ہمت کی گردن پر تانت ہے کہ اس اکلیل میں ہوں کے عصر  
 طریر ہوا اچھی اچھے ہسا طاب علم کے عصا آیت کتابت کو ذکر کیے ہیں جس کے دیکھے سمجھے سے مرد و مہمید عالم  
 سعید مکے میں قدر کتابت کی ٹرہتی ہے عزالی سے یہ نقل کہا ہے کہ آیت حکام عدد من یا سوا تہن  
 لعصا لے کہا کہ ایک سو پچاس آیت ہن متا مدرادواں صاحبوں کی یہ ہوگی کہ صراح حکام ہقیدر آیت میں ہوں  
 آیات قصص داستان و عیو سے بہت حکام کل سکتے ہوں استہ حاط اس الوری لے لکھا ہو کہ وہ آیات  
 احکام کا حصہ کہنا محتمل مطلق کو ضرور ہے ایک توبتیں آت میں میں سے ان آیات کی تفسیر عربی پر  
 لکھی ہے اسکا نام مل المرام ہے ترجمہ عزالدین بن عبد السلام نے کہا الامام من لکھا ہو کہ اللہ کے قرآن و  
 میں جو ہمتاں ذکر کیے ہوں مطلق سے تذکرہ و عطا ہو سلیسہ کہ عصا و من متعل میں میان تفاوت مراتب  
 و حط عمل یا روح و دم حال ریویر استال دلیل ہل حکام بریر یہ کہا ہے کہ عظم آیات قرآن احکام سے خالی  
 نہیں ہوں انوار حسنہ صلاقی حسلہ بر شمل ہر کسی آیت کو کوئی حکم صراحتہ نہ کھائے کسی آیت سے بطور متناظر  
 ہونا ہے خواہ دوسری آیت کو ملا کر کالاحا و سے نا عبادت کے علیہ ہسا ط تحرم ہمتاں کا اس آت سے  
 لا کھلا آوہ لاجہم اوما ملکک ایٹناہم الی دولہ میں استع و راؤد لک قائلک اھم العاد و  
 اور صحیح ہونا اسکا کھار کا اس قول کو و امرا انا حلالہ الحکیم اور صحیح ہونا موصوم نہ نکال ہوں ہر مالک  
 ناموس وھن الی دولہ حتی شکک یہ سٹالس میں ہن ہسا ط کی ملا ملا سے کہ رہا ملا کر کالاحا و اسکی ہمتاں  
 یہ ہے جسے ہسا ط جہر ہیسے کو محل کا اس قول سے وھل وھل اللہ لکھو شھما مع دولہ وھل اللہ فی عالمین  
 یہ کہی یہ استلال حکام کی کسی جیسے ہو تا ہے کہ ہی احار سے حسی ایل لکھو حصر مت علیکم کو علیکم  
 کہی اس حیر و تر نعم و ضرر سے حوالہ یا اصل میں مرت ہوتا ہے ہر کے انواع ہن جیسے ترغیب ہا عباد  
 تقریب الہام جو کام ہیا ہو کہ شکو شاع لے معلوم کر کہا ہو اسکی روح کی یہ اس کے فاعل کو مدوح کہا یا  
 یا اس کے فاعل کو محبوب ثلایا یا اس کے فاعل سے و شامدی طاکر کی یا شکو صوف مستقامت یا لکھ  
 یا طیب فرمایا یا اسکی یا اس کے فاعل کی شہر کہا ہی جیسے شہر و تر جیل مجاہدین بغض لو اسکی یا اسکو سب ہے  
 ذکر و محبت یا ثواب فاعل آمل یا شکر یا ہمت یا معرت گناہ یا تکفیر سیات یا قبول نصرت فاعل بتارت کا ہا یا  
 یا کسی کو مدوح کہا اس کے فاعل غنی حرن و خود فانی یا شکو عدہ اس کا دیا یا اسکو سبب اپنی

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰





بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب سول شریعت کے فرمایا ہے قَامُوا بِاللَّهِ رَسُولِهِ الْوَحْدَ الْوَحْدَ لِيُعْلَمَ اِيَّاكُمْ لَوَاقِعُ رُؤَا سَكَّةِ  
 اَن تَسْمَعُوْا يَرْوِيهِ سَرِي حَكْمُهُ وَرَأَيْتُمْ اَنِّي رَسُولُ اللَّهِ اَلَيْسَ كَمَنْ جَمِيعًا مِّنْ سَيِّئَاتِهِ اَوْ اَهْلُوْا اَنْتُمْ سَكَّةِ  
 طَرَفِ تَسْمَعُوْا يَرْوِيهِ سَرِي حَكْمُهُ وَرَأَيْتُمْ اَنِّي رَسُولُ اللَّهِ اَلَيْسَ كَمَنْ جَمِيعًا مِّنْ سَيِّئَاتِهِ اَوْ اَهْلُوْا اَنْتُمْ سَكَّةِ  
 مِّنْ سَيِّئَاتِهِ اَوْ اَهْلُوْا اَنْتُمْ سَكَّةِ مِّنْ سَيِّئَاتِهِ اَوْ اَهْلُوْا اَنْتُمْ سَكَّةِ مِّنْ سَيِّئَاتِهِ اَوْ اَهْلُوْا اَنْتُمْ سَكَّةِ  
 لِيُعْلَمَ اِيَّاكُمْ لَوَاقِعُ رُؤَا سَكَّةِ اَن تَسْمَعُوْا يَرْوِيهِ سَرِي حَكْمُهُ وَرَأَيْتُمْ اَنِّي رَسُولُ اللَّهِ اَلَيْسَ كَمَنْ جَمِيعًا  
 قُرْآن کو یہ مانا گیا کہ اس کے لیے ہم وعدہ ہے معلوم ہوا کہ اگر قرآن کا مسکرواں کا کوئی ہو کہ نہیں ہو و روح میں  
 حاوی قرآن کا انکار ایک تو دلیل ہوتا ہے کہ اس کے لیے ہی ہو کہ اس کو اس کا کلام ہی سمجھے سوال اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کو یہ سمجھتا تھا کہ اسے حطی عقیقہ ہو و نصار، عیہ ہا کا ہے دوسری شکل ہے کہ یہ سمجھتا تھا  
 مگر کلام اللہ کو مخلوق کا ہے ہی کہ جسے حطی عقیقہ معترف کہ یہ تیسری صورت یہ کہ قرآن دوسری دونوں بیان  
 لائے مگر ایسے حکم قرآن کے مانے حطی عصی کوئی کہ اگر ہم اس کی تفسیر قرآن کی صحت طلاق کی ہیں ہتھیار بھی کفر  
 صریح ہے جو حقیقی صورت یہ کہ قرآن کا اقرار کرے مگر قرآن کیسی امام یا عالم یا مجتہد کی بات کو غالب کہے یہ حقیقی  
 قرآن کا انکار ہے عقید میں اس کے کام کیا کرتے ہیں اس طرح سب صحیحہ کیسی کے قول یا یو یا قیاس یا اجتہاد کو  
 مقدم کرنا گویا رسولی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مسکر ہوا ہے جس کا مدیدہ و دستہ کیا جاتا ہو تو ایمان مانی نہیں رہتا  
 یا جو جس حکم کے ہا ہو دَرِيٍّ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهَذَا الْحَدِيثِ سَيَسْتَكْبِرُ فِيْهِمْ مِّنْ حَيْثُ كَانُوا فَخُورًا وَتَوَدَّ  
 سَمْعَهُ لَوْ اَنْتَ رَسُوْلٌ حَقٌّ اَوْ اَنْتَ رَسُوْلٌ حَقٌّ اَوْ اَنْتَ رَسُوْلٌ حَقٌّ اَوْ اَنْتَ رَسُوْلٌ حَقٌّ اَوْ اَنْتَ رَسُوْلٌ حَقٌّ اَوْ اَنْتَ رَسُوْلٌ حَقٌّ  
 مِّنْ سَيِّئَاتِهِ اَوْ اَهْلُوْا اَنْتُمْ سَكَّةِ اَن تَسْمَعُوْا يَرْوِيهِ سَرِي حَكْمُهُ وَرَأَيْتُمْ اَنِّي رَسُولُ اللَّهِ اَلَيْسَ كَمَنْ جَمِيعًا  
 ہوں جو کہ اللہ تعالیٰ اس قرآن میں ان کو وحی کی ہے وہ اس کو اللہ کی طرف سے سارا اس کی جو یہ بیان الہی اللہ  
 فرمایا ہے اَمَّا تَتَذَكَّرُوْنَ الْعُرَانَ وَلَوْ كَانِ مِنْ عِندِ عِزِّ اللَّهِ لَوَحْدًا وَامِنْ اَحْتِلَاكًا كَمَا كُنْتُمْ كِيُوْنَ هُمُ الْوَحْدُ  
 مِّنْ قُرْآنِ مِیْ لَہِ سَوَا اَللَّہِ كے کسی اور کے ناس سے امان تو اس میں بڑا اختلاف ہے دوسری جگہ فرمایا ہوتا تھا اَلَا تَاْتَا  
 اَللَّہُ مِّنْ اَحَدٍ كَيْفَ تَرَوْنَ اَنَّا لَمْ نَكُنْ اَلَا اَللَّہُ كے یہ قرآن ایک سا کہ کس پر جس کو ہم نے تجاہل تانا تھا کہ یہ لوگ  
 اوس میں جو کہیں اور عقل نہ ہو یا رہا وہیں تیسری جگہ کہا ہے اَلَا تَكْفُرُوْنَ الْقُرْآنَ اَمَّ عَلٰی اَعْلُوْمٍ اَمَّا اَعْلٰی  
 کیوں نہیں سوچو قرآن کو یا اس کے لیے عقل لگے ہو تو مین معلوم ہوا کہ قرآن کا اقرار مارو کر یہ ہی کہیے ہیں ہے  
 بلکہ ایسے ہو کہ اگر اس کا مطلب صحیح میں اس میں طاعت جلیں یہ بات پریشان نہ ہو یہ صاحب ہے پڑ ہے یہ











کسی نے عمر بن خطاب سے سیر پر بوجھتا ہوا کہ وَاَتَاكَ كَيْفَ مَعِيَ ہوں در اسو حیر کھا کا اے عمر یہ بوجھتا ہے  
یہی ہر گرجی سے معی۔ کسا مطلب کہ کعب لفظات کا علم کھولنا چاہیے وہ یہ بات کو کہلی ہوئی ہی کر رہا  
ایک گرجی سے سکو سید میں دکتے ہیں سطح ایک شخص کے ان عباس سے بوجھتا ہر رارس کل دن کیا  
ہو گا کہا نہیں تا کہ سچاس ہر رارس کل دن کیا ہو گا اوسے کہا میں تو تم سے بوجھتا ہوں و ما انا الله  
ان دونوں کا ذکر کسی کتاب میں و ما انا الله ہی لے مطلب یہ کہ ابی طرف سے لے جاوہر قرآن  
ترکی کے معنی تا کہ کو مکروہ حاما ایسا رکھا جاوے یہ ہوا کہ سلف سرفراز میں بہت متیا ط کرتے تھے  
ڈرتے تھے و مسائل قرآن ترکی کے بہت حدیثوں میں آتے ہیں قرآن حوالا اگر چاہے کہ وہ اس امر کو  
لے تو یہ بات بعیر سے کہیں ہو سکتی ہے کہ اس امر سے قرآن ترکی کے سمجھنے کے لیے کہ نتیجہ قرآن پڑھنے  
کا یہی ہے بھر جو شخص سمجھ لے گا تو قرآن یہ عمل بھی کر گا کہ کو لے سمجھنے کے عمل میں ہو سکتا ہو پڑی  
ترجم کی بات ہو کہ سارا قرآن تو حفظ ہو لو کہ ریاں یہ ہو طوطی طرح رات دن شکورے لے کر معے ہو کر معلوم ہو  
حرام کی ضرورت حلال کی محکم سچاں ہو رہتا ہے کی۔ بھل کی تاحت ہو۔ معصی کی ترعیب کو حائے۔  
ترعیب کو بھجائے حفظ عمارت کا فیہا اعطون منہ سے کالتا آما ہو جو شخص کے لفظ قرآن کے یاد کر لیتا ہو  
مگر معے ہنس سمجھتا وہ لے شہید اس امر ان تو اب بائیں سے محروم ہو جو حدیثوں میں آیا ہے گو محقر قلاوب یا قرآن  
کے کی قدر احر سے محروم رہے مگر عالم کا احر بے شہرہ رو قاری سود و چند سہ جید ملک محبت جید ملک اس عد و سہ بھی  
و ما وہ بعد ملت و دست عمل علم کے ہوتا ہے مع تقدیر مانت و دست آغوش ساحلہا عثمان لے کہا ہو جو لکھا  
اسے علیہ السلام لے فرمایا ہے میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن ترکیب سیکھا سکھا یا اسکو بخاری لے دیت کیا ہو  
کا لفظ مر نوع۔ یہ ہے جو شخص قرآن کا ماہر ہے وہ ہمارہ فرشتوں کے ہو گا وہ فرشتے جو کہ ررگ و نیک و کات اعمال  
و احوال میں اور جو شخص قرآن کو کٹا کٹ کر پڑھتا ہے او یہ پڑھا او سیر کل ہے تو اسکو دو ہر احر ہو یہ حد  
ستفح علیہ ہے معلوم ہو کہ رابر ہنا قرآن ترکیب کا لہم معے کہ یہی حالی احر سے ہیں ہو ملک حسی ہاں میں علی  
او سکو بنیت صاف ٹیپو لے کہ لکھا تو اب احر ملک کا حدیث عمر خطاب ہی اللہ تعالیٰ میں مروجہ آیا ہے  
کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو سب سے احسن قیوں کو پڑھاتا ہے بعض کو گھٹاتا ہے رواہ مسلم ہاں تا او کو جو حوائس کے  
معے سمجھ کر جانتا ہو او سیر علی نے ہیں گھٹاتا او کو ہے حواد پیر میں جلیو کچھ یہ رواہ اسکے حلال حرام کی  
ہیں لے اتوا ما کا لفظ مر نوع میں ہے ہم قرآن پڑھا کر وہ دن دیا ست کو لے یہ یاروں کا شیع ہو گا

دَوَاۃُ مُسْلِمٍ قرآن کی روٹی لوگ ہیں جو قرآن کو پڑھتے پڑھتے سیکھتے سیکھتے روح دستے رہتے ہیں رات دن اسی کام کاج میں بسر کرتے ہیں حالِ حال سے قرآن کے پیلائے میں کوئس کمال تھے اس عمارت سے مروعا کہا ہوا جس کی شخص کے اندر کچھ قرآن نہیں ہے وہ حائر گمراہ گمراہ ہے رمدی ہے احمدیت کہ جس سے کہا ہے ابو سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہا ہے جس شخص کو قرآن نے میرے ہر سوال سے مار کر کہا میں اوسکو الیٰ کوۃ الوں سے ہی زیادہ دو گنا مصیبت لائے گا کہ کسی سے کلاماویز فی بیت میں مصیبت اسکی ساری خلق پر ہے دواۃ الہمدی والدراحی اس مسجد کا لفظ مردع یہ ہے جسے ایک طرف منہ کی کتاب کا پڑھا اوسکو ایک علی علی ہر سکی س گئی ہوتی ہے میں یہ میں کہتا ہوں کہ اگر ایک طرف ہے مگر اللہ ایک طرف ہے لامر ایک طرف ہے ہم ایک طرف ہے سکونزدی لے صحیح کہا ہوا رمدی لے ہی وہیت کیا ہے حدیب علی میں مروعا آتا ہے کہ جسے قرآن کو حفظ کسا یہ اس کے حلال کو حلال اس کے حرام کو حرام مانا تو انتہا اوسکو بہت میں اصل کنگا وہ یہ دس گہروالوں کا تعین ہوگا ایسے گہروالے جسکی یہ دورج و جت ہو چکی ہوگی دواۃ احمد فی القندی اُن ماحرہ انوسے مروعا کہتے ہیں ہم حرداری کرو قرآن کی قسم ہر حدی کا مصاحف اور آیت ایک باب سے ہیں کھانا اس سے زیادہ یہ قرآن بکل ہاگنا ہے مفعو علیہ بہت کھانا جو کہ کتاب کے فی آدمی برواۃ تلاوت قرآن کرنا ہا ہے ملاو مدکور کی حرداری رکھا ہے سکتے قرآن عالمین رہتا ہوا جس سنی ماعت سے دو چار دن تلاوت اسکی چھوڑ دی یہ ہمیں مکہ من قرآن پڑھے کی ہمیں آتی پہلے سیلے حرداری کا حکم فرمایا ہے حدیث بن لمر کا صیغہ آیا ہے جس سے ہر کام کا وجہ ہونا ہوا ہوا ہوا ان عمر کے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا ہے میں قرآن حوان سے کہیں گے قرآن پڑھ اور خیر ہے اچھی طرح پڑھو تو دنیا میں پڑھتا ہا تیری جگہ بھلی تب کر یا س ہر جسکو پڑھ ہے گا دواۃ احمد فی القندی اکاں ماحرہ معلوم ہوا کہ جس شخص کو خدا قرآن یاد ہوگا ایسے تہو لیکر ایک یا دو گنا ایک یا دو سے لیکر آخر قرآن تک اسکی ترقی مرات میں اُسی سے مکہ لگی ہے میں تری سار تہو اس شخص کے لیے جسکو سارا قرآن حفظ ہو وہ جب قرآن شریف کو لے سم اللہ کو لیکر سن اللہ اس تک پڑھ جاوے گا تو برابر عداۃ قرآن شریف کے ترقی درجات کو چا دگیا عطا اس کثیر لے کہا ہوا قرآن شریف میں چھ ہزار آیتیں ہیں پہلے اس عدد سے زیادہ میں اس علم کے خلا کو کیا ہے کسی نے کہا سب اسی قدر ہیں کسی نے کہا اس عدد پر دو سو چار آیتیں زیادہ ہیں کسی نے یوۃ ہیں زیادہ تا میں کسی نے دو سو میں تا میں کسی نے دو سو چھپس یا چھپس کہہ سنا میں













فرمایا تو یہ نہ کہہ کہ وہ اس کہنے سے بڑا ہو جاتا ہے لیکن ماری خوشی کے پہلے تانا ہے کہتا ہے یہ اس کو اپنی قوت سے بڑھا دیا تو بسم اللہ کہ اس کہنے سے وہ کہی کے برابر چھوٹا ہو جاتا ہے لہذا امام احمد نے روایت کیا کہ ہر نسیانی کا لفظ عمل اس کے اللہ علیہ السلام میں قویاً یوں ہے کہ پہل کے برابر کہہ کے ہو جاتا ہے بسم اللہ کہنے سے بک کر شل ایک کہی کو چھوٹا بن جاتا ہے یہ تاثیر بسم اللہ کی برکت ہے وہاں کثیر کہتے ہیں یہی لیے ہر کام ہر بات کے اول بسم اللہ کہنا مستحب ہے جیسے دیکھا ہے کتاب وقت دخول خلا اول وضو بلکہ نزدیک بعض علماء کے بسم کا وضو سے پہلے کہنا اگرچہ ہے اس طرح وقت فجر وقت اکل وقت جمعہ تحبیا و حب ہے اس باب میں بہت حدیثیں آئی ہیں **ف** حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے اللہ کے سنانوں کے نام میں جس کو اول کو یاد کر لیا وہ بہت میں جاوے گا اس کو شیخینج روایت کیا ہے کہ اللہ نے فرمایا **وَاللّٰهُ اَكْمَلُ الْحَسَنِ قَدْ عُوْهُ قِيْهُ** دوسری جگہ یوں کہا ہے **اَدْعُوْا اللّٰهَ اَوْ اَدْعُوا النَّبِيَّ اَيُّكُمْ اَدْعَاؤُهُ اَفْضَلُ اَكْمَلُ الْحَسَنِ** بعض محققین نے کہا ہے کہ اللہ کا لفظ مبارک اسم عظیم ہے اللہ کا قرآن میں یہ نام پاک و نہر اربعین سو سٹھ جگہ آیا ہے جس کا لفظ سو اللہ کے کسی اور مخلوق پر بولا نہیں جاتا اس سے معلوم ہو کہ بعض نام اللہ پاک کے ایسے ہی ہیں جو غیر اللہ پر لے جاتے ہیں جیسے زحیم کہ حقیق پر سو لفظ اصل کے آئے ہیں **حَرِيْمٌ عَلَيْكَ يَا مُؤْمِنِيْنَ رُوْفٌ رَّحِيْمٌ** یا جیسے سمیع و بصیر کہ حقیق ہر انسان کے کو میں **اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ** الی قولہ **لِنَجْعَلَنَّاهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا** بخلاف لفظ اللہ جس کا انکو بولنا غیر اللہ پر درست نہیں ہے لیکن جو کہ جس کا طلبا بعض کفار قریش نے میل کیا اب پر کیا تھا اس لیے عطاء خراسانی نے یہ بات کہی ہے کہ بسم اللہ میں بعد جس کے لفظ زحیم کا اسی پر آیا ہے مجموعہ وصف الرحمن الرحمن خاص اللہ کے ہو کیونکہ لفظ الرحمن بعض عرب نے غیر اللہ پر بھی جہالت و حماقت و عناد کی اسے کہہ لیا ہو مگر یہ صرف مجموعہ کسی دوسرے پر بولا نہیں گیا اس لیے یہ صفت قاطع و ہم نہ کہ ہو بہ نسبت لفظ زحیم کے لفظ الرحمن میں زیادہ مبالغہ ہے وہاں جریر کی تقریر سے یہ نکلتا ہے کہ گویا اس بات کا سبب اتفاق ہے جس نے ہے جو سب زحیم وہ ہو جو خاص مومنوں پر کرم فرمادی یا جس نے ہو جو دنیا و آخرت دونوں جگہ رحمت کرے زحیم وہ ہے جو خاص آخرت میں کرم فرمادی لیکن علے ماثور میں یوں آیا ہے **رَحْمٰنُ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ رَحِيْمٌ مَّا اس سے سمجھا جاتا ہے کہ یہی بات زیادہ ٹھیک ہے واللہ اعلم ابن مبارک نے کہا کہ حرام ہے کہ جو کہ جس سے مانگا و تروید زحیم وہ ہو کہ جب آئے نہ مانگو تو خفا ہوئے سکات یا احمد شیلی ہر یہ سے ہی چلتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی خدا سے سوال نہیں کرتے کہ ہے اللہ اس پر غضبناک ہو جاتا ہے و اللہ التزمت انوار اللہ ہم تجھے بیک انگشت میں کہہ کہو دونوں جہان میں عفو و عافیت کو تو ہماری چوٹی اس دعا کو قبول سے بہرہ لے کر**

اللہ کے ہیں  
ناخ سے اس کا  
وہ کہہ کر  
اللہ کا وارث کر  
جو کیا چارے  
سوا اس کے ہیں  
سنا خالص  
مناش  
کہتے ہیں خدا جان  
اللہ شفیق ہے  
مہربان  
اس کا ایک بول ہے  
اللہ کے کہتے ہیں  
اس کا کہہ کر  
دیکھتے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ تفسیر یہ ہے کہ جو صاحب ہمارے جہاں کاف حرب کی شخص کو بھی اچھا کام اپنے اختیار کو کرتا ہے اور وہ شخص اس کی بزرگی کے ارادے کو اس کام کی ثنا و صفت اپنی زبان سے بجاتا ہے تو اس کو حمد کہتے ہیں جو خاص اللہ ہی کی ذات پاک کو لائق ہے دوسرے کو زیبا نہیں۔ حدیث میں آیا ہے اَللّٰهُمَّ كُنْ لِحَمْدِكَ ثَلَاثًا ابن عباس کہتے ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ شکر کا کلمہ ہے ہندو جیت کلمہ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے تو میرے بند کو میرا شکر کیا حکم بن عمیر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ دیکھا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ شکر کا کیا اب اللہ بوجہ کو زیادہ دیکھا دواہ ابن جبرین ابن عمر کو کافظ مرفوع یہ کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سر ہے شکر کا جس نے اللہ کی حمد نہ کی اس نے اللہ کا شکر ادا نہ کیا اس کو عبد الرزاق و خطابی و حکیم ترمذی بھی نے روایت کیا ہے قرآن پاک میں نوم علیہ السلام کو بندہ شکر گزار فرمایا ہے سید کے کہ وہ اللہ کی بہت حمد کیا کرتے تو جابر نے مرفوعاً کہا ہو کہ فضل ذکر لا الہ الا اللہ ہو اور افضل دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہے اس کو ترمذی نے حسن کہا ہے نسائی ابن جبر و ابن جبران بھی نے یہی روایت کیا ہے ابو مالک شریحی کافظ یہ کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ترازو کو ہر دینا ہے دواہ مسلم و النسائی و احمد انس کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ حمد سو زیادہ کوئی چیز نہ کہ مجموعہ بنیں ہو ابو ہریرہ کی حدیث میں یوں فرمایا ہے کہ ہر عہدہ کام جو اللہ کی حمد سو شریع نہیں کیا جاتا وہ برکت نہ جاتا ہے دواہ اهل السنن ابن جبران الیہ بھی سلم کا لفظ مرفوع اس سے یوں آیا ہے کہ خوش ہوتا ہے اللہ جس سے جو ہر نوالہ پر گزشتہ پر اللہ کی حمد کرتا ہے **و** رب کہتے ہیں کسی چیز کے مالک مہربی بدر بصلح جابر فام کو موجود کو بھی بولتے ہیں سو یہ ساری معنی اللہ پاک کی ذات میں موجود ہیں ب کا استعمال غیر لائق کے لیے اضافت سے ہوتا ہے جس کو اللہ وغیرہ نے نہ صافت خاص کے لیے بولا جاتا ہے کسی چیز بھی کہا ہے کہ یہ نام اسم عظیم ہے عالم کہتے ہیں ہر موجود اس کو اللہ کو یعنی جو کچھ اللہ کے سامعہ موجود ہے سب عالم ہے لفظ عالم میں ساری خلق داخل ہے کسی کلمہ عالم مشتق ہے علامت سے یہ صنوعات کو یاد و وصلہ کی علامت میں ابن المعزی نے کیا خوب کہا ہے فَبِأَعْيُنِنَا كَيْفَ يُفَصِّلُ الْاَلٰهَ اَمْ كَيْفَ يَجْعَلُهُ الْجَارِحُ وَفِي كُلِّ شَيْءٍ لَّهٗ اِلٰهٌ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّهُ وَاَحَدٌ بعض نے کہا ہمارے کو لوگ عالم کہلاتے ہیں ابن عباس نے کہا ہمارے عالم سے جس انسان میں بعض نے ملائکہ و شیاطین کو بھی زیادہ کیا ہے تو اول صحیحہ تر ہوگی دلیل سے کہ جب عورت نے رسول علیہ السلام کو بوجھا تھا کہ رب اللہ میں کون ہو تو انہوں نے یہ جواب دیا تہاد رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اَرَأَيْتَ ہِیَ حَلُومٌ ہَاکِہُ اللہ تعالیٰ عالم سے الگ تنہا ہے عالم میں داخل نہیں ہے اسی لیے قرآن میں آیا ہے کہ جس عرش پر عالم کی گنتی میں اختلاف ہے کسی نے کہا جو نہ ہر عالم میں کسی نے کہا سترہ ہزار کسی نے کہا اٹھارہ ہزار کسی نے کہا اسی ہزار عالم میں نہایت یہ کہ سو عالم غیب کے کسی کو گنتی عوالم کی معلوم نہیں ہے کعب جبار

نے کہا ہیں جاتا کوئی شخص عدو کو مکر اسعد و حلالت میں کہتا ہوں قرآن مجید میں آیا ہے مَا أَكَلَتْ  
 حُودُ رِيَاكَ إِلَّا هَضْمَ الْخَمْرِ نَزَتْ مَهْرًا مِهَابًا رَحِمَ وَالْعَطَرُ تَعْدِيهِ بِكَسْرٍ وَأَمَّا تَهَابُ  
 اسلحہاں دو نام مبارک ذکر کر کے تسلی خاطر محنتی تزیین کو تزیین کے ملا دیا بعد اس میں کہتے ہیں رِيَاكَ كَرَامَتِ  
 سے راوہ لیکر کو کو تہہ طریقی رحمت کو ہے ماری حاکم حلق کہی رحمت سے یزلی سے یہ نام ہر رحمت  
 مرفوعہ آیا ہے اگرچہ اس عقوب کو حوالہ دے کر آگاہی ایک ہی رحمت لی ہے۔ اور اگر اس کے  
 کا واسطہ رحمت کو جو ردیکہ کے ہر تہ کوئی ایک بھی اسکی رحمت سے ماہدہ ہو کر دہرے اس کے کرم عرار  
 کو یہ یسیرہ م + مَلَائِكُ تَوَكَّلُ الَّذِينَ تَلَا الصَّاحَّ دَسْ كَا أَصْحَاكُمُ جَعِدَسْ حَلَسْ كَا حَسَاكَا حَكَا عَمَلْ  
 کا کیا ہے مگر عامل کو تکیہ کا کر یہ کہ کسلو و سکا گاہ عتاب کر دیا حوالہ قرآن میں تفسیر و سد کی یوں آئی ہے وَمَا  
 أَذْنُكَ مَلَايُومُ الَّذِينَ يَوْمَ لَا مَلَايُومُ لَفَسْ سَسَا وَأَلَا تَرَوْا مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَانُوا يَدْعُونَ  
 کہ سوا اللہ کے کسی کا حکم و سدق جیلے کا طرح کہ دیا میں لوگ حکم حلال دیتے تھے کہ صحابہ و اہل بیت سے یہ بنی ہو  
 یمن اللہ سے فرمایا لَقَدْ مَلَايُومُ لَفَسْ سَسَا وَأَلَا تَرَوْا مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَانُوا يَدْعُونَ خَدَّ كَوْنِي مَا سَسَا  
 نکال سکے حدیث لی ہر یہ میں مرفوعہ آیا ہے شہی میں لیکھا اللہ میں کو پیشے کا آسمان کو دہنونا تہہ میں ہر فدا و یگانہ میں  
 ہوں یاد شاہ کہان میں میں کے یاد شاہ کہان میں حمر کرنے کو مکر کر بیوے کے شہیں سے رو کیا ہے ہر دوسری آیت  
 میں اور ہر ہر مرفوعہ صحیح میں یوں آیا ہے کہ سب حوالہ نام ردیکہ اللہ کو تہہ حص ہے حکام نام ملک اللہ ملک ہے  
 ہیں ملک اللہ دیا میں جو علم اللہ کو ملک ہے ہین یہ کہا بھاراء و یہ محاذ قرآن پاک میں بھی آیا ہے فَمَا يَأْتِي  
 اللہ قَدْ رَحِمْتَ لَكَ طَاوُتَ عَمَلْ دُوسری حکم ہے وَاَنْزَلْنَا هُمْ مَلَائِكًا مِّمَّنْ هُمْ رَا سَمُوهُمُ حَكَمًا مَّا كَانُوا  
 صحیح میں آیا ہے مَلَّا مَلَاوُتَ عَمَلْ اس آیت شریف میں بھی آگاہا ملک ملک ملک ہے دو نو طرہ قرار تھا  
 ہوئی ہے اس دن کی محیص سے یہ بات لارم ہین آتی ہے کہ اور دن کا مالک ملک ہو لیکے پہلے اس کے لفظ اللہ  
 کا وادیا ہو وادیا و آخرت دونو کو شامل ہے اس آیت کو عباد کا ہونا نام تھا قیاس کا قائم ہوا یا لگا حوالہ کا مسکر  
 وہ کافر ہے یہ عباد سماں ہو گا۔ فقط روحانی یہ حساب اعمال کا اس دن حقیقی ہو گا۔ حیالی و مجازی آپا کہ  
 نَعَزُّوْا كَيْلًا لِّسْتَعِزُّوْا لَمْ يَكُنْ كُوبُومُ مَدْلُ كَرْتَمِیْنِ اِدْعِیْ سَمِیْنِ ہر درپا ہے ہر آیت میں لفظ ہے ہر  
 و قدر دونو کا جمع کا صیغہ اس لیے ہو گا گویا اس حملے کا کہنے والا ساری عباد و موصد کی طرہ سے جبریتاً  
 ہے اس کے نکال کر حاکم کو کرے ہر مرد جماعت سے اسنت میں سنت کہتے ہیں حدیث کو عبادت و سید ہے

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴۷۲  
 ۴۷۳  
 ۴۷۴  
 ۴۷۵  
 ۴۷۶  
 ۴۷۷  
 ۴۷۸  
 ۴۷۹  
 ۴۸۰  
 ۴۸۱  
 ۴۸۲  
 ۴۸۳  
 ۴۸۴  
 ۴۸۵  
 ۴۸۶  
 ۴۸۷  
 ۴۸۸  
 ۴۸۹  
 ۴۹۰  
 ۴۹۱  
 ۴۹۲  
 ۴۹۳  
 ۴۹۴  
 ۴۹۵  
 ۴۹۶  
 ۴۹۷  
 ۴۹۸  
 ۴۹۹  
 ۵۰۰  
 ۵۰۱  
 ۵۰۲  
 ۵۰۳  
 ۵۰۴  
 ۵۰۵  
 ۵۰۶  
 ۵۰۷  
 ۵۰۸  
 ۵۰۹  
 ۵۱۰  
 ۵۱۱  
 ۵۱۲  
 ۵۱۳  
 ۵۱۴  
 ۵۱۵  
 ۵۱۶  
 ۵۱۷  
 ۵۱۸  
 ۵۱۹  
 ۵۲۰  
 ۵۲۱  
 ۵۲۲  
 ۵۲۳  
 ۵۲۴  
 ۵۲۵  
 ۵۲۶  
 ۵۲۷  
 ۵۲۸  
 ۵۲۹  
 ۵۳۰  
 ۵۳۱  
 ۵۳۲  
 ۵۳۳  
 ۵۳۴  
 ۵۳۵  
 ۵۳۶  
 ۵۳۷  
 ۵۳۸  
 ۵۳۹  
 ۵۴۰  
 ۵۴۱  
 ۵۴۲  
 ۵۴۳  
 ۵۴۴  
 ۵۴۵  
 ۵۴۶  
 ۵۴۷  
 ۵۴۸  
 ۵۴۹  
 ۵۵۰  
 ۵۵۱  
 ۵۵۲  
 ۵۵۳  
 ۵۵۴  
 ۵۵۵  
 ۵۵۶  
 ۵۵۷  
 ۵۵۸  
 ۵۵۹  
 ۵۶۰  
 ۵۶۱  
 ۵۶۲  
 ۵۶۳  
 ۵۶۴  
 ۵۶۵  
 ۵۶۶  
 ۵۶۷  
 ۵۶۸  
 ۵۶۹  
 ۵۷۰  
 ۵۷۱  
 ۵۷۲  
 ۵۷۳  
 ۵۷۴  
 ۵۷۵  
 ۵۷۶  
 ۵۷۷  
 ۵۷۸  
 ۵۷۹  
 ۵۸۰  
 ۵۸۱  
 ۵۸۲  
 ۵۸۳  
 ۵۸۴  
 ۵۸۵  
 ۵۸۶  
 ۵۸۷  
 ۵۸۸  
 ۵۸۹  
 ۵۹۰  
 ۵۹۱  
 ۵۹۲  
 ۵۹۳  
 ۵۹۴  
 ۵۹۵  
 ۵۹۶  
 ۵۹۷  
 ۵۹۸  
 ۵۹۹  
 ۶۰۰  
 ۶۰۱  
 ۶۰۲  
 ۶۰۳  
 ۶۰۴  
 ۶۰۵  
 ۶۰۶  
 ۶۰۷  
 ۶۰۸  
 ۶۰۹  
 ۶۱۰  
 ۶۱۱  
 ۶۱۲  
 ۶۱۳  
 ۶۱۴  
 ۶۱۵  
 ۶۱۶  
 ۶۱۷  
 ۶۱۸  
 ۶۱۹  
 ۶۲۰  
 ۶۲۱  
 ۶۲۲  
 ۶۲۳  
 ۶۲۴  
 ۶۲۵  
 ۶۲۶  
 ۶۲۷  
 ۶۲۸  
 ۶۲۹  
 ۶۳۰  
 ۶۳۱  
 ۶۳۲  
 ۶۳۳  
 ۶۳۴  
 ۶۳۵  
 ۶۳۶  
 ۶۳۷  
 ۶۳۸  
 ۶۳۹  
 ۶۴۰  
 ۶۴۱  
 ۶۴۲  
 ۶۴۳  
 ۶۴۴  
 ۶۴۵  
 ۶۴۶  
 ۶۴۷  
 ۶۴۸  
 ۶۴۹  
 ۶۵۰  
 ۶۵۱  
 ۶۵۲  
 ۶۵۳  
 ۶۵۴  
 ۶۵۵  
 ۶۵۶  
 ۶۵۷  
 ۶۵۸  
 ۶۵۹  
 ۶۶۰  
 ۶۶۱  
 ۶۶۲  
 ۶۶۳  
 ۶۶۴  
 ۶۶۵  
 ۶۶۶  
 ۶۶۷  
 ۶۶۸  
 ۶۶۹  
 ۶۷۰  
 ۶۷۱  
 ۶۷۲  
 ۶۷۳  
 ۶۷۴  
 ۶۷۵  
 ۶۷۶  
 ۶۷۷  
 ۶۷۸  
 ۶۷۹  
 ۶۸۰  
 ۶۸۱  
 ۶۸۲  
 ۶۸۳  
 ۶۸۴  
 ۶۸۵  
 ۶۸۶  
 ۶۸۷  
 ۶۸۸  
 ۶۸۹  
 ۶۹۰  
 ۶۹۱  
 ۶۹۲  
 ۶۹۳  
 ۶۹۴  
 ۶۹۵  
 ۶۹۶  
 ۶۹۷  
 ۶۹۸  
 ۶۹۹  
 ۷۰۰  
 ۷۰۱  
 ۷۰۲  
 ۷۰۳  
 ۷۰۴  
 ۷۰۵  
 ۷۰۶  
 ۷۰۷  
 ۷۰۸  
 ۷۰۹  
 ۷۱۰  
 ۷۱۱  
 ۷۱۲  
 ۷۱۳  
 ۷۱۴  
 ۷۱۵  
 ۷۱۶  
 ۷۱۷  
 ۷۱۸  
 ۷۱۹  
 ۷۲۰  
 ۷۲۱  
 ۷۲۲  
 ۷۲۳  
 ۷۲۴  
 ۷۲۵  
 ۷۲۶  
 ۷۲۷  
 ۷۲۸  
 ۷۲۹  
 ۷۳۰  
 ۷۳۱  
 ۷۳۲  
 ۷۳۳  
 ۷۳۴  
 ۷۳۵  
 ۷۳۶  
 ۷۳۷  
 ۷۳۸  
 ۷۳۹  
 ۷۴۰  
 ۷۴۱  
 ۷۴۲  
 ۷۴۳  
 ۷۴۴  
 ۷۴۵  
 ۷۴۶  
 ۷۴۷  
 ۷۴۸  
 ۷۴۹  
 ۷۵۰  
 ۷۵۱  
 ۷۵۲  
 ۷۵۳  
 ۷۵۴  
 ۷۵۵  
 ۷۵۶  
 ۷۵۷  
 ۷۵۸  
 ۷۵۹  
 ۷۶۰  
 ۷۶۱  
 ۷۶۲  
 ۷۶۳  
 ۷۶۴  
 ۷۶۵  
 ۷۶۶  
 ۷۶۷  
 ۷۶۸  
 ۷۶۹  
 ۷۷۰  
 ۷۷۱  
 ۷۷۲  
 ۷۷۳  
 ۷۷۴  
 ۷۷۵  
 ۷۷۶  
 ۷۷۷  
 ۷۷۸  
 ۷۷۹  
 ۷۸۰  
 ۷۸۱  
 ۷۸۲  
 ۷۸۳  
 ۷۸۴  
 ۷۸۵  
 ۷۸۶  
 ۷۸۷  
 ۷۸۸  
 ۷۸۹  
 ۷۹۰  
 ۷۹۱  
 ۷۹۲  
 ۷۹۳  
 ۷۹۴  
 ۷۹۵  
 ۷۹۶  
 ۷۹۷  
 ۷۹۸  
 ۷۹۹  
 ۸۰۰  
 ۸۰۱  
 ۸۰۲  
 ۸۰۳  
 ۸۰۴  
 ۸۰۵  
 ۸۰۶  
 ۸۰۷  
 ۸۰۸  
 ۸۰۹  
 ۸۱۰  
 ۸۱۱  
 ۸۱۲  
 ۸۱۳  
 ۸۱۴  
 ۸۱۵  
 ۸۱۶  
 ۸۱۷  
 ۸۱۸  
 ۸۱۹  
 ۸۲۰  
 ۸۲۱  
 ۸۲۲  
 ۸۲۳  
 ۸۲۴  
 ۸۲۵  
 ۸۲۶  
 ۸۲۷  
 ۸۲۸  
 ۸۲۹  
 ۸۳۰  
 ۸۳۱  
 ۸۳۲  
 ۸۳۳  
 ۸۳۴  
 ۸۳۵  
 ۸۳۶  
 ۸۳۷  
 ۸۳۸  
 ۸۳۹  
 ۸۴۰  
 ۸۴۱  
 ۸۴۲  
 ۸۴۳  
 ۸۴۴  
 ۸۴۵  
 ۸۴۶  
 ۸۴۷  
 ۸۴۸  
 ۸۴۹  
 ۸۵۰  
 ۸۵۱  
 ۸۵۲  
 ۸۵۳  
 ۸۵۴  
 ۸۵۵  
 ۸۵۶  
 ۸۵۷  
 ۸۵۸  
 ۸۵۹  
 ۸۶۰  
 ۸۶۱  
 ۸۶۲  
 ۸۶۳  
 ۸۶۴  
 ۸۶۵  
 ۸۶۶  
 ۸۶۷  
 ۸۶۸  
 ۸۶۹  
 ۸۷۰  
 ۸۷۱  
 ۸۷۲  
 ۸۷۳  
 ۸۷۴  
 ۸۷۵  
 ۸۷۶  
 ۸۷۷  
 ۸۷۸  
 ۸۷۹  
 ۸۸۰  
 ۸۸۱  
 ۸۸۲  
 ۸۸۳  
 ۸۸۴  
 ۸۸۵  
 ۸۸۶  
 ۸۸۷  
 ۸۸۸  
 ۸۸۹  
 ۸۹۰  
 ۸۹۱  
 ۸۹۲  
 ۸۹۳  
 ۸۹۴  
 ۸۹۵  
 ۸۹۶  
 ۸۹۷  
 ۸۹۸  
 ۸۹۹  
 ۹۰۰  
 ۹۰۱  
 ۹۰۲  
 ۹۰۳  
 ۹۰۴  
 ۹۰۵  
 ۹۰۶  
 ۹۰۷  
 ۹۰۸  
 ۹۰۹  
 ۹۱۰  
 ۹۱۱  
 ۹۱۲  
 ۹۱۳  
 ۹۱۴  
 ۹۱۵  
 ۹۱۶  
 ۹۱۷  
 ۹۱۸  
 ۹۱۹  
 ۹۲۰  
 ۹۲۱  
 ۹۲۲  
 ۹۲۳  
 ۹۲۴  
 ۹۲۵  
 ۹۲۶  
 ۹۲۷  
 ۹۲۸  
 ۹۲۹  
 ۹۳۰  
 ۹۳۱  
 ۹۳۲  
 ۹۳۳  
 ۹۳۴  
 ۹۳۵  
 ۹۳۶  
 ۹۳۷  
 ۹۳۸  
 ۹۳۹  
 ۹۴۰  
 ۹۴۱  
 ۹۴۲  
 ۹۴۳  
 ۹۴۴  
 ۹۴۵  
 ۹۴۶  
 ۹۴۷  
 ۹۴۸  
 ۹۴۹  
 ۹۵۰  
 ۹۵۱  
 ۹۵۲  
 ۹۵۳  
 ۹۵۴  
 ۹۵۵  
 ۹۵۶  
 ۹۵۷  
 ۹۵۸  
 ۹۵۹  
 ۹۶۰  
 ۹۶۱  
 ۹۶۲  
 ۹۶۳  
 ۹۶۴  
 ۹۶۵  
 ۹۶۶  
 ۹۶۷  
 ۹۶۸  
 ۹۶۹  
 ۹۷۰  
 ۹۷۱  
 ۹۷۲  
 ۹۷۳  
 ۹۷۴  
 ۹۷۵  
 ۹۷۶  
 ۹۷۷  
 ۹۷۸  
 ۹۷۹  
 ۹۸۰  
 ۹۸۱  
 ۹۸۲  
 ۹۸۳  
 ۹۸۴  
 ۹۸۵  
 ۹۸۶  
 ۹۸۷  
 ۹۸۸  
 ۹۸۹  
 ۹۹۰  
 ۹۹۱  
 ۹۹۲  
 ۹۹۳  
 ۹۹۴  
 ۹۹۵  
 ۹۹۶  
 ۹۹۷  
 ۹۹۸  
 ۹۹۹  
 ۱۰۰۰

استغاث کا ایسے پہلے کر عبادت کا کسا پہر استغاث کا لفظ الٹا کو لفظ وحد و سبب پر مقدم کیا جو اس سے حصہ و اختصاص عباد کا و استغاث کا ساتھ اللہ کے سمجھا گیا معلوم ہوا کہ سوائے اللہ کے کوئی لائق عبادت کہہ نہیں سکتا جو اللہ ہی کو یوحیٰ جس کسی کا مہم مدد مانگے تو اللہ ہی سے مانگے وہ کیا ہے جو ہمیں ہوا خدا سے جسے تم مانگتے اور لیا سے چہ عبادت کہتی ہیں بے سر مکی خواری و دستا حیا کر کے کو یہ دل خواری سوا خدا کے کسی کے لیے نہ چاہیے عہود ایک آدمی مر رہا ہے عباد کا استغاث یہ کہ کسی سے کہو تم ہماری مدد کرو ہمارا کام کالو سوساری دس کی حکمی ہمیں دوسرے پر یہ تہی ہے اسی لیے بعض سلف نے کہا ہے کہ سورۃ فاتحہ سید ہے ساری قرآن کا فاتحہ کا سیدی دوسرے میں کیونکہ پہلے کلمہ میں میری ہے ترک ہے دوسرے کلمے میں علیحدگی ہے اپنی حول و قوت میری سو یہاں ہے میری کام کا اللہ عز و جل کو یہ بات اور ہی آیتوں میں آئی ہے صیرر کا عندہ و نوکل علیہ **قُلْ هُوَ الَّذِي خَلَقَ الْمَثَرَةَ وَكَانَ قَوْلُكَ كَذِبًا لِّمَسِيرٍ وَالْمَعْرِبِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا تَجِدُ خَلْقًا لَهُ ذِكْرًا أَسْ سُبُوتِ كِرَ اَوَّلِ مِی اللہ نے ایسی تماموائی ہے صحت جس کا ذکر کیا ہے** مدوں کو ارشاد فرمایا ہے کہ تم ہی اس طرح یا اسکی تواضع کیا کرو اسی لیے حکومتی شخص کا یہ ہے رفتہ کہتا ہو مگر وہ اسکو نہیں پڑتا تو اسکی ماریجہ ہیں ہولی طرح کہ میں عبادہ صامت جو موعا آیا ہے کہ ہیں ہولی نماز اس شخص کی جسے فاتحہ اذکار ہیں پڑھی ف اس کسر نے کہا ہے عباد اسکا مقام ہو سکا کو ہر مقام سے عرف حاصل ہو جائے اس لیے کہ یہ ہر طرف حمانا ہی کے ہر تہا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کو ہر مقامات میں لفظ عباد و فرمایا ہے **الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَبَعَثَ فِيهِ رُسُلًا مِّنْهُ لِيُذَكِّرَ الَّذِينَ لَمْ يَرْجِعُوا إِلَى اللَّهِ قُلْ هُوَ الَّذِي يُخْرِجُكُم مِّنَ بُحْرَانٍ مِّنْهُ لِيُقِيمَ فِيكُمْ أَرْوَاحَكُمْ وَأَلْهَمَ فِيكُمْ غَدَقَاتٍ لِّلْعَالَمِينَ** قرآن و موت تمام دعوت وقت معراج کے عہد و مرقہا حمانا ہیوں کی تکرار کے ولساگ ہوا تو یہ کہا کہ تم تمام عبادت کرو **وَلَقَدْ كَلَّمْنَا كَافً فَصَبَّحُوا بِكَلَمِ اللَّهِ قُلُوبُهُمْ فَلَمَّا جَعَلُوا أَعْيُنَهُمْ مَّتَّكِلِينَ أَصْبَحُوا مَكِينًا** حق باریک بینی سے صوفیہ کا یہ کہا کہ عبادت حصول قواسم معاش کے لیے معیارہ ہولی ہی بلکہ عبادت حاصل اسکی ذات پاک کے لیے چاہیے جو ہر عرصہ میں رہے کہ یہ ہر ایک بات ہیں ہے دیکھ کر یہ غریبی میں آیا ہے کہ جس نے یہ بات کہی کہ مجھے تمہارا اود و حاد کا سا لگسا ما ہیں تا میں اللہ سے حسب اگتا ہوں ماسے یاہ جاہتا ہوں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **وَلَقَدْ كَلَّمْنَا نَبِيًّا لِّعَلَّ يُذَكِّرَ لِّكُلِّ نَبِيٍّ مِّنْهُ**







کے اس سورت کو کہا میں **ف** اہل علم اس باب پر اتفاق ہو کر مقرر مقصد و قرآن تشریف لکھتا رہے سو یہی حال  
تو بخیر و حکم کر اعلان ترک ہے کوئی ساہی ملاقات کیوں نہ ہو یہ بات اسی کہلی ہوئی ہو کہ حاجت نقل اتوال کی ہے  
ہیں ہے تب ہی کو تو معلوم ہے کہ اللہ سے رسول ہی کام کے لیے بھیجتا میں ہی عرض ہے تائیں یا بھلا  
سے لے یہ وہاں ہے حکم و شاک ہو وہ واثق کریم میں مکر و عور کر و ست حلد معلوم لکھا کہ مقرر مقصد اس کتاب کا  
ہی ہو اگر قرآن میں نور کرے سو ماحر ہے تو فقط اسی سورۃ فاتحہ میں درج کر کے اس جہ ہے اخلاص توحید کا  
حکم حکمنا ہے فتح الیاء دین مخلص میں بیاں اں حکم ہوں کا کیا گیا ہے **ف** ان کی تشریف کہا ہے بھیج ہمیں علیا  
کا یہ ہو کہ جو صلہ درمیان مادی و مادی رکھے ہو جائے ہے بچا ہے اس لیے کہ محض اں درو کا قرب یکدیگر ہے مادی و  
حادثہ اں و ہر اس سے کہتا ہے ظاہر زبان و اطراف تباہی و آہ ہوتی ہے دونوں حرف ہما محصورہ و  
مطلقہ و ہیں اس لیے سمع الیہ حرف کا دوسری حرف کی جگہ دوسرے کی جگہ ہوتی ہے معصومہ رہتی  
کہ **ف** اَنَا أَقْضِي مَنْ لَقِيَ يَاصْدَاقُ سَلِّمْ سَلِّمْ ہے یہ سورت سات آیت ہے مادی و اس مختصر  
کے انہیں اس کی حمد و تحمید و تباہی ہمارے حسی صفات علیا کا بیاں ہے معاد کا ذکر ہے سنا و کوارشا و ہے کہ  
وہ اپنے حول و قوت سے مری ہو کر خدا سے سوال و تصریح کریں اخلاص عبادت توحید الہیہ توحید ربوبیت  
سچا لائیں اس کو تشریک و طبع و ماحول ہو یا کہ حائیں دیں عویم صراط مستقیم برپا رہا مگرین ہیہا نکہ  
کہ وہ جس میں ہما لگی انیا و صدقش و شہادہ و صاحب کی بیاں اس سورت میں تشریف ہے اعمال صاحب کی تباہی  
ہمراہی لے اعمال والوں کے ان فاسد کو ہوں تشریف ہے اس کا لکھنا اہل اہل اہل کے محصورہ  
ہوں **ف** العالم کیل جی حیرتے اس لیے اس کی ہندا دینی طرف کی عظمت و صلال اکبر می حیرتے اس لیے  
ذکر اس کے ماحول کا کہ اگرچہ دو کا ماحول حقیقی اللہ ہی ہے فرمایا عَصَى اللَّهُ عَلَيْهِ كَفَرَهُ دَمْنٌ يُصَلِّىٰ مَلَكٌ  
يَحْمَدُكَ وَيَكْبِتُ رَبِّكَ اَوْسَ يُصَلِّىٰ اللَّهُ مَلَكٌ هَادِي لَكَ اُطْرُجَ کی اور ہی بہت آئیں بن سے یہ بات کوئی نیا  
ہے کہ اللہ ساتھ ہاں صلال کے متروک ہو حطرح فرقہ قدریہ نے کہا کہ بدلتے ایو کام کے نما میں حو جاہر  
سو کریں اس طلب پر مستانہ قرآن کو خوف لائے ہیں اور جو آیتیں صریح او پر رد کرتی ہیں انکو چھوڑتے ہیں ہی  
حال ساری اہل غی و صلال کا ہر حدیث صحیح میں آیا ہے جب بھوتم ان لوگوں کو جو مستانہ قرآن کو حشو کرتے ہیں  
سوال اللہ اللہ نہیں کا نام لیا ہے تم اسے بھوتم ان کی تشریف ہے بن اللہ کہ قرآن میں کو حجت صحیحہ و اسطے  
کسی متبرع کے ہیں بت قرآن تو اسطے خود لکھے حق کے طل سے اور علیحدہ کرے ہدایت کے

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

سلامت سے آیا ہوا سمیں ناقص و مختلف کیوں ہوئے لکادہ تو طرف سے جیکر عید کے اتر اب ف  
 بعد یہ ہے سورہ فاتحہ کے آئیں کماستہ و مع و مست ہے آمین کے یہ سن میں کر کے اللہ منول کر تمہیں  
 اس کا کوئی نہ لے لگا فاعل بن حجر نے کہا جس کی اصل اللہ علیہ السلام لے و لا الصلاہیں کہا ہو میسے سا کہ  
 اس کی آوار لسی کی اسکا احمد اور الوداؤ و اور تدری لے و ہت کیا ہے نزدی کے جس تباہ ہے لفظ ص  
 مکرور کا مکرر صوٹہ ہو ووداؤ کا لفظ دفعہ صوٹہ ہے یعنی اس پکار کر کہتے ہیں جیکر دوسری میں مروجہ  
 یوں آیا ہے کہ ست اعین ہے امیں کہے آجہ الطارانی عدہ الہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ جب و لا الصلاہیں  
 یہ کہتے ہو آئیں کہتے اول سے واد کو قرب ہوئے وہ اسکو سندے ہسکو ووداؤ دے روہت کیا ہے اس ماہ لے  
 اساد و ثرایا ہے ویدر کھٹیا اللہ اللہ یعنی سچ کو کھ حاتی دا اطمی لے کہا اسکی مد حسن ہے صبیحہ میں الہریرہ  
 مروجہ آیا ہے کہ حاتم اس کہے تو تم ہی آئیں کہو حکلی ہیں۔ ان میں ملائکہ کے ٹپگی اس کے اگلوتہ و تشدید حاوی کو  
 سلم کا لفظ یوں ہے جو حاتم میں کوئی حصہ نہا میں آئیں کسا ہو اور شستہ آئیں کہتے ہیں حکلی آئیں او کو ملو ق  
 ٹپگی ہو اس کے اگلوتہ پر حاتم میں موافق ہو سکا مطلب یہ کہ وقت یا احاطہ یا خلاص میں کساں ہو او کو  
 مروجہ کہتے ہیں نام ملا الصلاہیں کہو تو تم آئیں کہو اللہ تبارکی دعا قبول کر گیا دعا مسلم اس ماہ کا لفظ مروجہ شام  
 سے یوں ہے کہ حسد کیا ہوئے ہر کسی چیز کے سب سے حسد کر رہے ہیں وہ تہا رہی سلام آئیں کہے یہ معلوم ہوا  
 کہ حسد آئیں کا کہا لگے ہیں ایک طرح کا تشبیہ و دیب کا ہی امام احمد کا لفظ عائشہ و اسطرح حیرت آیا کہ رسول اللہ صلی  
 علیہ وآلہ وسلم کایں وکر سو د کا آیا وایا حسد نہ کیا انہوں نے ہر کسی حیر کا حسد کہہ کر تے ہیں وہ ہر حیر کی بات  
 کہ اللہ نے ہکوتا یا وہ شکر لہ ہو کو اور قتلہ یہ کہہ کھوتا یا انکو ملا اور تیں ہو چکا کہ ف اس تیر کہتے ہیں امام اگر کسا آئیں کا حلا کہ  
 ہوں جاوے تو مقتدی ایسا رہا پکار کر آئیں کہے اور اگر امام کے آئیں پکار کر کہی ہے تو ماسوم ہر کر رہی ہیں  
 ہے اور حیدر کا امام احمد کا مہربانیت کہ مقتدی ہی پکار کہتے کیسے قول یہ ہو گا اگر مسجد چھوٹی ہو تو ماسوم ہر  
 نہ کہے تاکہ وہ لوگ یہ شبہ امام کا سین ٹری ہو تو ہر کرے تاکہ سارے اطراف مسجد میں تائین ہو چکا ہو  
 انتہے یغلیل کہہ ہیں ہے ملا کہا آئیں کا بچہ و اسلر دونوں طرح بات ہوا ہے ہر سے کہو نہیں اسوق کہ  
 مدعت کا رو و سور ہے رزہ کر ماست مردہ کا ہے وائے التوفیق نکل کے اس کہے کہ کسی جگہ موت خرت  
 و صر کی آوے تو یہر شیکے ہی کہنا مصلحت ہے واللہ اعلم موصم قرآن میں لکھا ہو یہ سورت اللہ صاحب نے  
 سدرن کی زبان سے وائی کہ وہ اسطرح کہا کریں استہ

## سورۃ بقرہ

یہ سورت دونوں تک مدیوس اُمر کی کہتے ہیں سسکے پہلے مدیوس ہی سورت مارا، اُن ہی کلمہ آیہ و  
 اَسْمَاءُ مَا رَحَّبْتُ بِئِهَ الْاِلٰہِ کہ یہ سارے قرآن کے بعد سماں سے دس کھ کھ دس، الدواع کے اندر  
 کمری ہو آیا کہ ہی آخر نازل میں القرآن کہا ہو اس سورت کی مصیبت میں ہست ہی حد میں سمجھ میں ان اثر  
 کیہاں تیرے کر کی میں بعض خاص میں یہ آیت الکرسی کے بعض ساتھ جو آیہ سورہ ثقہ کے اس میں مصیبت علی  
 اور ال عمران دونوں کی آئی ہے بعض میں فقط ذکر مصیبت سم طوال کا ہے یہ سورت دوسو چھ آیات اور آتی آتی  
 کلمے چیم ہر اردو سو اکس حرف پچیس ہر ہر پاسو و اللہ علم اس عربی نے کہا اس میں ہر ہر حکم ہر ہر  
 ہن حال میں مہدیان کے اسکا نام مسطاط القرآن رکھا ہوا اس سورت کا احکام رکب ہے ترک کرنا مستحب ہے  
 حاد ذکر اسکو حاصل نہیں کر سکتے ویشہ الحکرہ

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آلہ ابک جامع توحید کا یہ قول ہے کہ یہ حروف مقطوعہ اللہ تعالیٰ کو ہیذین قرآن میں یہ سید اللہ کی ہر کس  
 میں ہوتا ہے۔ ہمسامہ ہو کہ اکیلا اللہ ہی اوسکو حاسا ہو ہکوا و سیرایان لا یخایبہ کلام کرنے کی کچھ ضرورت  
 نہیں یہی دہا ایک جامع محاسب کا ہی ہا جیسے خلفائے ربیعہ و ابن مسعود و ابو حاتم نے کہا ہو اس پانچ ہے  
 یہ حرف گزرا نل سورت میں ہم نہیں جاسے کہ مراد اللہ کی ان حروف سے کہا ہو وہ ستر کردہ ہے ان حروف کے  
 معانی ہا ہر طرح طرح کو مطلقا نہیں انہی نے وہ اقوال دیکھے ذکر کیے ہیں سسکے زیادہ مار یک سی اس  
 معذو میں محترمی معترلی نے کتاب میں کی ہو جسکے توتو کالی رحم لے فتح القدر میں لیچ میں بقرہ کی بات  
 ہے کہ یہ ہر ہر صلا اللہ علیہ آ کہ وسلم نواں حروف کے معانی میں کلام فرماں کچھ طے مکان کہیں بہت کہیں بیخ  
 اتنا کہ ہیں بہن کہما کہ آگم ابک حرف ہے ملکہ اللہ ایک حرف لام ابک ہم ابک حرف ہے ہر حرف یا ایک یا  
 ہر یک دس گئی ہے مگر اتنے ملا کلیت تارخ وہ حوص و عو کیا جسکا کوئی نعم ہی دین دیا میں بجز نصیم اوقات  
 تحصیل سناٹے نہیں ہساری محاسن کو فی فتح البیان میں کہی کئی ہستائن کثیر لے کہا ہے ایک جامع  
 کہتی ہے کہ در ان حرفوں کا شروع سورت میں اسطو بیان عمار قرآن کو ہے ماکہ حلق کو اپنا عا حرم ہوا معارضہ قرآن  
 سے علوم ہو گیا کہ باوجودیکہ یہ وہی حرف ہیں جسکے ساتھ وہ رات دن باہم خطاب کیا کرتے ہیں مگر انکو یہی ترک نہیں  
 دیکھ سکتا آتی کہ ہا ہر دو ایک جامع تحقیق کلہ ہی ہر ہے اسی کو فرطی نے ہی مراد و قطر سے حکایت

لہ اور دوسرا دوسرے سے جس ارٹے اور گے ایک ایک ہیں

کیا ہو اسی کی بڑی مصرت کتاب میں کی ہو سید طرف ہمارو سچا امام ابو العباس بن تمیمہ اور حافظ محمد ابو الحجاج مری  
 ہی گئے ہیں انتہی دلائل الکتب کا ایک جید اس کتاب میں کچھ شک نہیں ہو مرا کتاب سے سمجھا یہی کتاب اللہ  
 ہے جس کا نام قرآن کریم و قرآن عظیم ہے اسکے سوا اس قول درہن سب میں زیادہ قوی ہی قول ہے کہ اس کچھ شک نہیں  
 ہے کہ یہ کتاب اللہ کے پاس ہے کی ہے ہر لایق و صدق ہو اللہ سے و مایا اللہ یرسل الکتب الذی یرید  
 میں دستا اعلیٰ میں رکے جسے میں شک کے اس الی خاتم لے کہا جسے اس معویں کیسیکا اختلاف معلوم ہیں طلیت  
 کہ اس کی سید و کثرت سے نہ کہ و گویا نہ حرم سے ہی کے ہو لے ایک سے ہمت کی یہی میں حدیث میں آیا ہو سکتا  
 ہے صدق طحا میں ہے و طرح لے کہا جسے اس بھی عام کیے ہیں کہ یہ کتاب سطح حلیہ سک و تہ و ہمت نہ گمانی کی  
 نہیں سکتا سکی لاوت و ام حاکمے رہاں سطح کے ہو اس ت کو چاہتی ہو کہ سید طرح کا ہی کوئی شک میں نہ  
 نہ پاوے هَذَا لِمَنْ تَعَيَّنَ رَأَاهُ تاتی ہے ڈر والو کن معلوم ہو اگر جیہ یہ کتاب فی لیسہ ہریت ہو کس لیسہ اس کا  
 حاصل یان ہی کو ہوا ہے حکم اللہ کا ڈر ہے حلوگ ٹہریں او کو کچھ فائدہ اس کتاب سے نہیں ہوتا ہے  
قَالَ تَعَالَى دُرُورٌ مِنَ الْعُلُوبِ مَا هُوَ سِعَاءٌ وَدَسَمَةٌ لِمَنْ مَوَّهَبٌ وَلَا يَرِدُ الطَّالِبِينَ إِلَّا حَسَادًا و لا عالی  
فَلْيُؤَلِّدِينَ الصَّوَاهِدَ سِعَاءً وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آدَانِهِمْ دَسَمٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى أُولَئِكَ سَادُوا  
مِنْ مَكَايِبَ بَعِيدٍ وَقَالَ نَائِيهَا سَ مَذْهَبًا نَكَمَ مَوْعِيلًا مِنْ زَكَمَ سِعَاءٌ لِيَأْتِيَ الصَّدْفُ وَهَذَا  
وَدَسَمَةٌ لِمَنْ مَوَّهَبٌ معلوم ہو کہ حلوگ قرآن یا کہ تنہا و ہریت حرم و موعطت نہیں سمجھے ہیں وہ ایمان سے  
 محروم ہیں جس ایمان نہ ہو تو سمجھی نہ ہو کی ایک حلقہ صحابہ لے کہا یہی کتاب نور ہو و اس طرح اہل تقویٰ کے و اگر  
 حواس لے کہا متقی وہ مومن ہیں جو ترک سمجھتے ہن طاعت یہ عمل کرے ہیں دوسرے عطیہ ہو کہ متقی وہ لوگ ترک  
 حوزک ہو کہ یہ اللہ کے عفات سے ڈرتے ہیں قرآن کی مصدق یہ رحمت کی امید رکھتے ہیں کالی لے کہا متقی وہ مومن  
 ہیں جو کہ کسر گناہوں کو رہنبر کرتے ہیں امت میں ہے ہی سکی مصدق کی ہے کسی کہا سہی وہ میں شک و کر بعد اسکے  
 آیا ہے کہ عیب ایمان لاتے ہیں مار قائم رکھتے ہیں الایاس جریو نے کہا آیت ان سب اسام کو متاں ہو حدیث  
 عطیہ سعدی میں مروغا آیا ہے مَنْ تَعَيَّنَ رَأَاهُ متقی ہیں ہوتا حب تک لے ڈر کی حیر کو بھیجے کیو ڈر والی حیر سے  
 نہ چھوڑے وَوَاكَا الثَّوَمِيذَى وَأَنْ رُمَا حَةً سو کا کر حمہ اللہ لے کہا ہے معویٰ شرعی تقویٰ کے کہ یہی میں  
 جو اس حدیث میں آئے ہیں اسی سے کی طرف عام و احب ہے اس حدیث کہ احمد و عبد بن حمد و بخاری نے  
 تابع میں مود بن ابی عالم و یحییٰ و غیرہ سے روایت کیا ہو نزدی نے خزن معیم بتایا ہے باوجود اس

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴۷۲  
 ۴۷۳  
 ۴۷۴  
 ۴۷۵  
 ۴۷۶  
 ۴۷۷  
 ۴۷۸  
 ۴۷۹  
 ۴۸۰  
 ۴۸۱  
 ۴۸۲  
 ۴۸۳  
 ۴۸۴  
 ۴۸۵  
 ۴۸۶  
 ۴۸۷  
 ۴۸۸  
 ۴۸۹  
 ۴۹۰  
 ۴۹۱  
 ۴۹۲  
 ۴۹۳  
 ۴۹۴  
 ۴۹۵  
 ۴۹۶  
 ۴۹۷  
 ۴۹۸  
 ۴۹۹  
 ۵۰۰  
 ۵۰۱  
 ۵۰۲  
 ۵۰۳  
 ۵۰۴  
 ۵۰۵  
 ۵۰۶  
 ۵۰۷  
 ۵۰۸  
 ۵۰۹  
 ۵۱۰  
 ۵۱۱  
 ۵۱۲  
 ۵۱۳  
 ۵۱۴  
 ۵۱۵  
 ۵۱۶  
 ۵۱۷  
 ۵۱۸  
 ۵۱۹  
 ۵۲۰  
 ۵۲۱  
 ۵۲۲  
 ۵۲۳  
 ۵۲۴  
 ۵۲۵  
 ۵۲۶  
 ۵۲۷  
 ۵۲۸  
 ۵۲۹  
 ۵۳۰  
 ۵۳۱  
 ۵۳۲  
 ۵۳۳  
 ۵۳۴  
 ۵۳۵  
 ۵۳۶  
 ۵۳۷  
 ۵۳۸  
 ۵۳۹  
 ۵۴۰  
 ۵۴۱  
 ۵۴۲  
 ۵۴۳  
 ۵۴۴  
 ۵۴۵  
 ۵۴۶  
 ۵۴۷  
 ۵۴۸  
 ۵۴۹  
 ۵۵۰  
 ۵۵۱  
 ۵۵۲  
 ۵۵۳  
 ۵۵۴  
 ۵۵۵  
 ۵۵۶  
 ۵۵۷  
 ۵۵۸  
 ۵۵۹  
 ۵۶۰  
 ۵۶۱  
 ۵۶۲  
 ۵۶۳  
 ۵۶۴  
 ۵۶۵  
 ۵۶۶  
 ۵۶۷  
 ۵۶۸  
 ۵۶۹  
 ۵۷۰  
 ۵۷۱  
 ۵۷۲  
 ۵۷۳  
 ۵۷۴  
 ۵۷۵  
 ۵۷۶  
 ۵۷۷  
 ۵۷۸  
 ۵۷۹  
 ۵۸۰  
 ۵۸۱  
 ۵۸۲  
 ۵۸۳  
 ۵۸۴  
 ۵۸۵  
 ۵۸۶  
 ۵۸۷  
 ۵۸۸  
 ۵۸۹  
 ۵۹۰  
 ۵۹۱  
 ۵۹۲  
 ۵۹۳  
 ۵۹۴  
 ۵۹۵  
 ۵۹۶  
 ۵۹۷  
 ۵۹۸  
 ۵۹۹  
 ۶۰۰  
 ۶۰۱  
 ۶۰۲  
 ۶۰۳  
 ۶۰۴  
 ۶۰۵  
 ۶۰۶  
 ۶۰۷  
 ۶۰۸  
 ۶۰۹  
 ۶۱۰  
 ۶۱۱  
 ۶۱۲  
 ۶۱۳  
 ۶۱۴  
 ۶۱۵  
 ۶۱۶  
 ۶۱۷  
 ۶۱۸  
 ۶۱۹  
 ۶۲۰  
 ۶۲۱  
 ۶۲۲  
 ۶۲۳  
 ۶۲۴  
 ۶۲۵  
 ۶۲۶  
 ۶۲۷  
 ۶۲۸  
 ۶۲۹  
 ۶۳۰  
 ۶۳۱  
 ۶۳۲  
 ۶۳۳  
 ۶۳۴  
 ۶۳۵  
 ۶۳۶  
 ۶۳۷  
 ۶۳۸  
 ۶۳۹  
 ۶۴۰  
 ۶۴۱  
 ۶۴۲  
 ۶۴۳  
 ۶۴۴  
 ۶۴۵  
 ۶۴۶  
 ۶۴۷  
 ۶۴۸  
 ۶۴۹  
 ۶۵۰  
 ۶۵۱  
 ۶۵۲  
 ۶۵۳  
 ۶۵۴  
 ۶۵۵  
 ۶۵۶  
 ۶۵۷  
 ۶۵۸  
 ۶۵۹  
 ۶۶۰  
 ۶۶۱  
 ۶۶۲  
 ۶۶۳  
 ۶۶۴  
 ۶۶۵  
 ۶۶۶  
 ۶۶۷  
 ۶۶۸  
 ۶۶۹  
 ۶۷۰  
 ۶۷۱  
 ۶۷۲  
 ۶۷۳  
 ۶۷۴  
 ۶۷۵  
 ۶۷۶  
 ۶۷۷  
 ۶۷۸  
 ۶۷۹  
 ۶۸۰  
 ۶۸۱  
 ۶۸۲  
 ۶۸۳  
 ۶۸۴  
 ۶۸۵  
 ۶۸۶  
 ۶۸۷  
 ۶۸۸  
 ۶۸۹  
 ۶۹۰  
 ۶۹۱  
 ۶۹۲  
 ۶۹۳  
 ۶۹۴  
 ۶۹۵  
 ۶۹۶  
 ۶۹۷  
 ۶۹۸  
 ۶۹۹  
 ۷۰۰  
 ۷۰۱  
 ۷۰۲  
 ۷۰۳  
 ۷۰۴  
 ۷۰۵  
 ۷۰۶  
 ۷۰۷  
 ۷۰۸  
 ۷۰۹  
 ۷۱۰  
 ۷۱۱  
 ۷۱۲  
 ۷۱۳  
 ۷۱۴  
 ۷۱۵  
 ۷۱۶  
 ۷۱۷  
 ۷۱۸  
 ۷۱۹  
 ۷۲۰  
 ۷۲۱  
 ۷۲۲  
 ۷۲۳  
 ۷۲۴  
 ۷۲۵  
 ۷۲۶  
 ۷۲۷  
 ۷۲۸  
 ۷۲۹  
 ۷۳۰  
 ۷۳۱  
 ۷۳۲  
 ۷۳۳  
 ۷۳۴  
 ۷۳۵  
 ۷۳۶  
 ۷۳۷  
 ۷۳۸  
 ۷۳۹  
 ۷۴۰  
 ۷۴۱  
 ۷۴۲  
 ۷۴۳  
 ۷۴۴  
 ۷۴۵  
 ۷۴۶  
 ۷۴۷  
 ۷۴۸  
 ۷۴۹  
 ۷۵۰  
 ۷۵۱  
 ۷۵۲  
 ۷۵۳  
 ۷۵۴  
 ۷۵۵  
 ۷۵۶  
 ۷۵۷  
 ۷۵۸  
 ۷۵۹  
 ۷۶۰  
 ۷۶۱  
 ۷۶۲  
 ۷۶۳  
 ۷۶۴  
 ۷۶۵  
 ۷۶۶  
 ۷۶۷  
 ۷۶۸  
 ۷۶۹  
 ۷۷۰  
 ۷۷۱  
 ۷۷۲  
 ۷۷۳  
 ۷۷۴  
 ۷۷۵  
 ۷۷۶  
 ۷۷۷  
 ۷۷۸  
 ۷۷۹  
 ۷۸۰  
 ۷۸۱  
 ۷۸۲  
 ۷۸۳  
 ۷۸۴  
 ۷۸۵  
 ۷۸۶  
 ۷۸۷  
 ۷۸۸  
 ۷۸۹  
 ۷۹۰  
 ۷۹۱  
 ۷۹۲  
 ۷۹۳  
 ۷۹۴  
 ۷۹۵  
 ۷۹۶  
 ۷۹۷  
 ۷۹۸  
 ۷۹۹  
 ۸۰۰  
 ۸۰۱  
 ۸۰۲  
 ۸۰۳  
 ۸۰۴  
 ۸۰۵  
 ۸۰۶  
 ۸۰۷  
 ۸۰۸  
 ۸۰۹  
 ۸۱۰  
 ۸۱۱  
 ۸۱۲  
 ۸۱۳  
 ۸۱۴  
 ۸۱۵  
 ۸۱۶  
 ۸۱۷  
 ۸۱۸  
 ۸۱۹  
 ۸۲۰  
 ۸۲۱  
 ۸۲۲  
 ۸۲۳  
 ۸۲۴  
 ۸۲۵  
 ۸۲۶  
 ۸۲۷  
 ۸۲۸  
 ۸۲۹  
 ۸۳۰  
 ۸۳۱  
 ۸۳۲  
 ۸۳۳  
 ۸۳۴  
 ۸۳۵  
 ۸۳۶  
 ۸۳۷  
 ۸۳۸  
 ۸۳۹  
 ۸۴۰  
 ۸۴۱  
 ۸۴۲  
 ۸۴۳  
 ۸۴۴  
 ۸۴۵  
 ۸۴۶  
 ۸۴۷  
 ۸۴۸  
 ۸۴۹  
 ۸۵۰  
 ۸۵۱  
 ۸۵۲  
 ۸۵۳  
 ۸۵۴  
 ۸۵۵  
 ۸۵۶  
 ۸۵۷  
 ۸۵۸  
 ۸۵۹  
 ۸۶۰  
 ۸۶۱  
 ۸۶۲  
 ۸۶۳  
 ۸۶۴  
 ۸۶۵  
 ۸۶۶  
 ۸۶۷  
 ۸۶۸  
 ۸۶۹  
 ۸۷۰  
 ۸۷۱  
 ۸۷۲  
 ۸۷۳  
 ۸۷۴  
 ۸۷۵  
 ۸۷۶  
 ۸۷۷  
 ۸۷۸  
 ۸۷۹  
 ۸۸۰  
 ۸۸۱  
 ۸۸۲  
 ۸۸۳  
 ۸۸۴  
 ۸۸۵  
 ۸۸۶  
 ۸۸۷  
 ۸۸۸  
 ۸۸۹  
 ۸۹۰  
 ۸۹۱  
 ۸۹۲  
 ۸۹۳  
 ۸۹۴  
 ۸۹۵  
 ۸۹۶  
 ۸۹۷  
 ۸۹۸  
 ۸۹۹  
 ۹۰۰  
 ۹۰۱  
 ۹۰۲  
 ۹۰۳  
 ۹۰۴  
 ۹۰۵  
 ۹۰۶  
 ۹۰۷  
 ۹۰۸  
 ۹۰۹  
 ۹۱۰  
 ۹۱۱  
 ۹۱۲  
 ۹۱۳  
 ۹۱۴  
 ۹۱۵  
 ۹۱۶  
 ۹۱۷  
 ۹۱۸  
 ۹۱۹  
 ۹۲۰  
 ۹۲۱  
 ۹۲۲  
 ۹۲۳  
 ۹۲۴  
 ۹۲۵  
 ۹۲۶  
 ۹۲۷  
 ۹۲۸  
 ۹۲۹  
 ۹۳۰  
 ۹۳۱  
 ۹۳۲  
 ۹۳۳  
 ۹۳۴  
 ۹۳۵  
 ۹۳۶  
 ۹۳۷  
 ۹۳۸  
 ۹۳۹  
 ۹۴۰  
 ۹۴۱  
 ۹۴۲  
 ۹۴۳  
 ۹۴۴  
 ۹۴۵  
 ۹۴۶  
 ۹۴۷  
 ۹۴۸  
 ۹۴۹  
 ۹۵۰  
 ۹۵۱  
 ۹۵۲  
 ۹۵۳  
 ۹۵۴  
 ۹۵۵  
 ۹۵۶  
 ۹۵۷  
 ۹۵۸  
 ۹۵۹  
 ۹۶۰  
 ۹۶۱  
 ۹۶۲  
 ۹۶۳  
 ۹۶۴  
 ۹۶۵  
 ۹۶۶  
 ۹۶۷  
 ۹۶۸  
 ۹۶۹  
 ۹۷۰  
 ۹۷۱  
 ۹۷۲  
 ۹۷۳  
 ۹۷۴  
 ۹۷۵  
 ۹۷۶  
 ۹۷۷  
 ۹۷۸  
 ۹۷۹  
 ۹۸۰  
 ۹۸۱  
 ۹۸۲  
 ۹۸۳  
 ۹۸۴  
 ۹۸۵  
 ۹۸۶  
 ۹۸۷  
 ۹۸۸  
 ۹۸۹  
 ۹۹۰  
 ۹۹۱  
 ۹۹۲  
 ۹۹۳  
 ۹۹۴  
 ۹۹۵  
 ۹۹۶  
 ۹۹۷  
 ۹۹۸  
 ۹۹۹  
 ۱۰۰۰





العالم کا دیکھو جسے ہم نے اس کے لئے جو کہ عالم ہر دوسری جگہ ہون کہا ہے، ان کتابیں حسیہ و فانیہ جیسا کہ مسطور ہے  
 رستہ شہر ہے عدم ہو کہ بہت حد حاصل علم ہی کا ہے رسی یات کہ مراد عیت، جگہ یہ یہ ہے کہ یہ کج کہا  
 القدر سے کہ میں سلان در آخرت کا اور حجت اور اقلع کے لئے ہی ہے یوگر یاں لائیں میں سے ان کے یہ  
 مرے کو ہر جی پیش کے سو عیسیٰ، آئن حساس کے کہ عیت ہے جو در حقیقت ہے، ان کے یہ کہی اور ان کے  
 معص کے کہ جو تحصیل یاں لایا اللہ یہ وہ یاں لایا عیب کی کسی کے، مادہ سے اسلام کے کسی کے کہی صدام  
 در ہر سو یہ ساری معنی ملتو جسے ہو کہ ہیں یہ ساری حیرت میں نکھی میں سب ہی پر یاں لا، جس کے انوس  
 نے کہا ہے کہ لایا یا صبح کا ہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہرہ ساتھ اوعیہ میں حرج ہی  
 انہوں نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بہتر ہی ہے تم ہرہ ان کے اسلام کے ان کو ساتھ ہو کہ تھا وہ کیا فرمایا  
 ناں ایک میں بعد تمہارے آدمی جو صحابہ یاں لائیں انہوں نے جو دیکھا ہیں ہے دو احمد و عثمان ہے  
 ہے کہا ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی قوم ہے زیادہ احقرین ہوگی ہم اللہ کی یاں لائیں ان کے یہ وہی کی واما انکوں  
 مات سے کون تم کہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری بچیں موجود ہیں ہر دم آماں سے جی ملی آتی ہے  
 ملک ایک قوم تمہارے ہوگی اوکو انک کتاب ویاں دو لوح کے ہوگی وہ اسکی مصدق کر سیکے جو کچھ ان  
 کہ میں ہوگا اوسیر عامل ہونگے اوکا آخر تمہارے عمر و دیندہ لے دو وہ ان حد ویدہ مراد کتاب ہے جگہ  
 یعنی صحف شریف ہر احمد تیسے یہ کلام کہ عمل کیا و احداث یہ جائز ہے فتح الباری میں لکھا ہو کہ صحابہ کی مصلحت سے  
 کوئی جیہ براری نہیں کر سکتی اوہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے رستہ کے زیادہ ہوئے  
 یہ مات لارم ہیں آتی ہے کہ عیر صحابہ صل ہوں صحابہ پر ایسے کہ احقر کی کی ویشی ماغفار عمل کے ہوئی ہو سو  
 ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی عمل نہیں یا تا ہے استر لفظ عمر بن شعیب عن امیہ عن حدہ کا یہ ہر ہمت  
 لیسہ مخلوق محکوم یاں میں وہ قوم ہے جو بعد تمہارے ہوگی ان کو صحیفے ملے گا وہیں کتاب ہوگی وہ یاں لائیں  
 اوسیر جو کچھ دریاں ان صحف کے ہوگا وہاں اس عرفتہ الو حاتم نے کہا سعیرہ بن قیس اس سعدین مسکر اللہ  
 ہے لکن ہی کے لگ سبگ انو یعلیٰ بن قردویہ حاکم نے ہی حدیب محمد بن حمید کو روایت کیا ہو حاکم نے لکھا  
 صحیح بتایا ہے ان حدیثوں میں اشارت ہو مسجین کتاب سے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 آدہ وسلم کو نہیں دیکھا ہے فقط قرآن کو پایا ہے اوسیر یاں لائیں میں علی کا کرتے ہیں اعراب میں عیب ہر  
 اوسیر کو کہتے ہیں جو تجھ سے غائب کسی نے کہا مراد عیت ہے جگہ ان کے یہ جو سجدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی

۱۳۰۰

[illegible]

کی مارٹسا حصہ و ف کا اوڑھا، ایسی بیانی دت دار کرتا ہے یہ اس طرح ہیں یہ اس طرح حدیث سے تاسیحت  
 یا عسل کے ساتھ لے رو ہی سے پڑتا ہے ہ سیم سملہ ہین ہ ملکہ ایک ماروس سے پڑتا ہے کہ سے  
 لہرار م حات سے اگر قس تو کہے مرگیا یا آگ تو مرتد ہوا اوسکہ ہمار مسلمان دفن کا ا ما یہ اکن ہو  
 اماں اسلام کہہ سکتے ہیں مگر اگر یارین سدا ترک کرتے یا تہیر سے پڑے یا عسل سے ادا کیے یا اوکھ اساد  
 علم ہی جوط ہے خصوصاً سورات کہ اوسے یا سدی انا تات نامر کی کسی طرح ہیں ہر سائی سے اگر سہر ہر سہر  
 راہ یہ ہیں کیا تو ہے اس عمارت کے کہام ادا مار سے ہنگامہ بچوں مار میں قتادہ نے نامر اوطاط  
 ہے وقت و صوہ کو ع و سجدہ کی کسی کے کہام ادا قاست سے پورا کر مار کو م سجدہ و قلاوت و سجدہ کا ہی ہر حال میں  
 سے عمارتوں کا آخر کو ایک ہی ہوتا ہے کہ ایسی کار پڑے جسے ہمار سوجھا اصلے اللہ علیہ آلم وسلم رہتے تہ ہیں  
 سب کچھ گیا حدیث تشریع میں آیا ہے صلوٰۃ اکملہ اکیفہ صلوٰۃ اکملہ اس کا زم فم پیدیں آمین کھرا ہر نہا  
 کا یہیے میٹھا استراحت کے لیے عتدال کرنا بعد رکوع کے وغیرہ من سب کچھ تہے ہر عا کی ترکیب مسک تمام  
 شرح بلوغ المرام میں لکھی ہے ہمار کا مطلب یہ حقیقہ صلوٰۃ میں کسی نے خوب بیان کیا ہے و میثاقہ قدیم  
 یفہمون رہا رادیا کچھ حرج کرتے ہیں لیجو حدائی اور طاعت میں صدقہ دیتی ہیں ررق رد کا حصہ ہونے کو وہ  
 حیر ہو دلائی نعم لیے کے ہو حلال ہو یا حرام مقرر حرام کو ررق ہیں کہے ایک کی عطل قسمی ہو یا اور ماں ہو کہ  
 ررق حرام کا کہا نالیادیا کہیر ہے مگر رزق ہو میسے تو ماہر ہیں ہو سکتا اس لفظ سے کہ کچھ حرج کرنے ہیں بیکلا  
 کہ ہر طرف تیر ہی حیر ہے مال کا اوڑھا حلال قسمی حد میں صرف کرنا اگر گاہ ہر سہر لوگوں کو قرآن تشریع میں  
 احوان تہا طیں فرمایا ہے ہر ص ان امر میں جو غفل ہیں ہر سب گریا وہ ہوا ہے ر دسایں کوئی نخل ہی ہلاک  
 ہوا تو کوئی اس طرف قتادہ نے کہا ہر اس خرچ سے کمالا رکوتہ کا ہو ابن مسعود نے کہا ہر درج کرنا نیز کہہ والو ہیر  
 ہے ابن جریر نے کہا ہر نخل ہر رکوتہ دس و لعل و صدقہ و رفق عیر و حملہ لغات کہ ان کترے کہا اللہ  
 سار و العاق مال کو نکالتا تہ بہت حکمہ کر کیا ہے یا سلیہ کہنا رحق ہر اللہ کا عبادت حد کی یہ عبادت شتار  
 حد کی توحید و سنا و تحید و اپنی عاخری و دعا و توکل پر العاق حساں کرنا ہو ساتھ محلوں حد کی یہ نعم متعدی ہوا  
 ہے سو سے اول و تر سبہ احسان کے قرأت و گہر و اسے ملو کی یہ ہر حصی لوگ اول جوتی لحدہ دروس سلیہ سا  
 لغات اجداد رکوتہ معروضہ اس آیت میں اعل میں اسی لچیم میں اس عمر سے عروعا آیا ہو کہ نیا د اسلام کی یا چیز دی  
 ہو اگر لگ ہی اس کا کہ لا الہ الا اللہ و ان محمد ارسول اللہ و سرفہم کہہا مار کا میسے ویا رکوتہ کا جو ہر روزہ کہہا

[illegible]





کسی شخص کی نہیں ہے حکم اللہ علیٰ ملکوتہ و علیٰ سمیعہ و علیٰ اخصاصہ و سادہ و کما یشاء و کما یرید  
 اگر دین اسلام کے دلوں میں اس کے کال اور اکیلا ہو رہا ہے اور اس کے لیے ہر شے مازل کاں لکھ کر اور  
 اسلام کیا کہ علم کے ہی میں رسو میں دل و انسان سمجھتا ہے کال برستہ ہے اکہہ سے دیکھتا ہے سب لیر کال  
 پر مہربان گئی اکہہ پر پردہ ڈال دیا اور نہایت کو سمجھ سکتے ہیں حق کو دیکھ سکتے ہیں اس سے یہاں کہتے ہیں  
 اس آیت میں جس دے ہے اس بات کی کہ وہ حق کی کجی سے تکرر و اسواص کرتے ہیں اس حریے کہ ماہ قول نبیک سب اسیر  
 کہ اتنے تو کیا ہے کہ نہیں اور کئے دلمہ ہر دے ہے محسوس ہے اس حریہ کا رد و کج طرح کیا ہے مگر اس کیہ کہتے  
 ہیں کہ وہ صوفیہ و صغیف ہیں اس امر الے انکو چر اب دلائی کہ حد اکہہ لگانا اور کفر و تقادین ایک لے قسح نہیں  
 اگر دین آیت سے حور کرنا **فَاَسْأَلُكَ اللَّهُ فُلُوقًا** و قوله **فَلْيَكُفُّوا أَيْدِيَهُمْ وَأَعْيُنُهُمْ إِلَىٰ ذَاكَ** تو رد کر  
 کہ کرنا یہ بات حال لیتا کہ اللہ تعالیٰ کے اوکے دلوں پر مقرر لگا کر درمیان اوکے اور درساں مہایت کو حاصل دیکھا ہے  
 اوکے ترک حق و تقادی مائل کی یہ یوری یوری سر اخر سے قسری لے کھات کا اصلاح ہو سکتا ہے کہ اسے  
 اسے اس کے کو صوف کیا ہے ساتھ جتم و طمع کرے کے کافرون کے دلوں میں جس طرح فرمایا **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا**  
**لَا مَنَافِعَ لَهُمْ** یہ حدیث قلبی قلب کو کر کیا ہے اس کا کو **يَا مَعْزِرَتِ الْفُلُوقِ نَبَتْ فُلُوقًا عَلَىٰ ذِيكَ** یہ حدیث  
 حدیث کو اس میں ذکر عرض وقوع متن کا دلوں میں آیا ہے یہ حدیث بخاری میں ہے آپ حریہ کہتے ہیں حدیث اور ہر  
 میں مروج آیا ہے کہ سوس جب کوئی گناہ کرتا ہے لو اس کے دل میں ایک لاکھ نجات ہے اگر توبہ کر لی رک گیا یا  
 رہا تو دل کو صیقل ہو گئی اور اگر زیادہ گناہ کیا تو کسہ ہی ٹپٹ گیا بہانہ کہ سارہ دل رہا گیا یہ وہی رہی ہے  
 حوالہ تعالیٰ لے فرمایا ہے **لَا تَكُنْ مِنَ الْكَافِرِينَ** دَاوِیٰ عَلٰی فُلُوقٍ مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ اس حدیث کو ردی لے جس صحیح  
 کہا ہے ساسی لے یہی روایت کیا ہے یہ اس حریے کہہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجی ہر اس بات کی کہ جب  
 گناہ دل پر لگا مارتے ہیں تو دل کو سد کر دے میں جنے ل بند ہو گیا تو اس کی طرح اس کیسے مہربان گئی اس نہ ایمان  
 اس تک ماسکتا ہے نہ کفر و نہ سے باہر اسکتا ہے یہی مطلب ہے اس آیت شریف کا غرض کہ مہربان دلوں کا  
 پر لگتی ہے اکہہ پر وہ پڑتا ہے قال تعالیٰ **وَحَتَمَ عَلَىٰ كَعْبٍ وَفُلَيْدٍ وَحَكَّ عَلَىٰ نَعْرِهِ عِصَاؤُهُ** صحابہ لے  
 کہا میں طبع سے ہلکا ہے طبع افعال سے کم ہے افعال جب زیادہ صحت ہے مافی را عذاب عظیم مسموم اور اس  
 اس جگہ حد احرار عقاب قیامت سے یا قتل مید دیا عذاب نام ہے ہر اس چیز کا جو انسان کو تکلیف دیتی ہے  
 کوئی چیز کہیں نہ ہو عظیم نقیض ہے حقیر کی طرح کہ یہ نقیض ہے صغر کی اس مبادی پر عظیم کبر سے بڑھ کر نہیں

کے دلوں میں اس کے کال اور اکیلا ہو رہا ہے اور اس کے لیے ہر شے مازل کاں لکھ کر اور  
 اسلام کیا کہ علم کے ہی میں رسو میں دل و انسان سمجھتا ہے کال برستہ ہے اکہہ سے دیکھتا ہے سب لیر کال  
 پر مہربان گئی اکہہ پر پردہ ڈال دیا اور نہایت کو سمجھ سکتے ہیں حق کو دیکھ سکتے ہیں اس سے یہاں کہتے ہیں  
 اس آیت میں جس دے ہے اس بات کی کہ وہ حق کی کجی سے تکرر و اسواص کرتے ہیں اس حریے کہ ماہ قول نبیک سب اسیر  
 کہ اتنے تو کیا ہے کہ نہیں اور کئے دلمہ ہر دے ہے محسوس ہے اس حریہ کا رد و کج طرح کیا ہے مگر اس کیہ کہتے  
 ہیں کہ وہ صوفیہ و صغیف ہیں اس امر الے انکو چر اب دلائی کہ حد اکہہ لگانا اور کفر و تقادین ایک لے قسح نہیں  
 اگر دین آیت سے حور کرنا **فَاَسْأَلُكَ اللَّهُ فُلُوقًا** و قوله **فَلْيَكُفُّوا أَيْدِيَهُمْ وَأَعْيُنُهُمْ إِلَىٰ ذَاكَ** تو رد کر  
 کہ کرنا یہ بات حال لیتا کہ اللہ تعالیٰ کے اوکے دلوں پر مقرر لگا کر درمیان اوکے اور درساں مہایت کو حاصل دیکھا ہے  
 اوکے ترک حق و تقادی مائل کی یہ یوری یوری سر اخر سے قسری لے کھات کا اصلاح ہو سکتا ہے کہ اسے  
 اسے اس کے کو صوف کیا ہے ساتھ جتم و طمع کرے کے کافرون کے دلوں میں جس طرح فرمایا **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا**  
**لَا مَنَافِعَ لَهُمْ** یہ حدیث قلبی قلب کو کر کیا ہے اس کا کو **يَا مَعْزِرَتِ الْفُلُوقِ نَبَتْ فُلُوقًا عَلَىٰ ذِيكَ** یہ حدیث  
 حدیث کو اس میں ذکر عرض وقوع متن کا دلوں میں آیا ہے یہ حدیث بخاری میں ہے آپ حریہ کہتے ہیں حدیث اور ہر  
 میں مروج آیا ہے کہ سوس جب کوئی گناہ کرتا ہے لو اس کے دل میں ایک لاکھ نجات ہے اگر توبہ کر لی رک گیا یا  
 رہا تو دل کو صیقل ہو گئی اور اگر زیادہ گناہ کیا تو کسہ ہی ٹپٹ گیا بہانہ کہ سارہ دل رہا گیا یہ وہی رہی ہے  
 حوالہ تعالیٰ لے فرمایا ہے **لَا تَكُنْ مِنَ الْكَافِرِينَ** دَاوِیٰ عَلٰی فُلُوقٍ مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ اس حدیث کو ردی لے جس صحیح  
 کہا ہے ساسی لے یہی روایت کیا ہے یہ اس حریے کہہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجی ہر اس بات کی کہ جب  
 گناہ دل پر لگا مارتے ہیں تو دل کو سد کر دے میں جنے ل بند ہو گیا تو اس کی طرح اس کیسے مہربان گئی اس نہ ایمان  
 اس تک ماسکتا ہے نہ کفر و نہ سے باہر اسکتا ہے یہی مطلب ہے اس آیت شریف کا غرض کہ مہربان دلوں کا  
 پر لگتی ہے اکہہ پر وہ پڑتا ہے قال تعالیٰ **وَحَتَمَ عَلَىٰ كَعْبٍ وَفُلَيْدٍ وَحَكَّ عَلَىٰ نَعْرِهِ عِصَاؤُهُ** صحابہ لے  
 کہا میں طبع سے ہلکا ہے طبع افعال سے کم ہے افعال جب زیادہ صحت ہے مافی را عذاب عظیم مسموم اور اس  
 اس جگہ حد احرار عقاب قیامت سے یا قتل مید دیا عذاب نام ہے ہر اس چیز کا جو انسان کو تکلیف دیتی ہے  
 کوئی چیز کہیں نہ ہو عظیم نقیض ہے حقیر کی طرح کہ یہ نقیض ہے صغر کی اس مبادی پر عظیم کبر سے بڑھ کر نہیں



طرح کہ حقیر صغر سے کثرت سے ہوا اللہ تعالیٰ جارا تینوں میں ذکر کبوس محضین کا کیا تھا مرد آیت میں ذکر حالص کا مردان کا دیا اب تیرہ آسون میں ذکر مسافین کا وہاں ہے یہ کہ وہ ہے حوزہ ادبہرہ او دہر ملا ہر من موثق میں کسے ماطس میں مطابق کا میں کے اسی لئے اس فرقہ سوم کے حق میں یوں فرمایا ہے إِنَّ الْفَعِيلَ فِي الدَّلِيلِ الْأَسْبَلِ میں التکرام کسیر کہتے ہیں اس فرقہ کا حال اکثر گزیر سستہ رہتا ہوا اسلئے کسی قصداً بیان فرمائیے ہر صاف ایک طرح کا علاق ہے اکادہ سورہ رات میں سورہ مسافین میں سورہ اور دعیہ میں آیا ہے مَا كَيْسَ لَكَ أَنْتَ حال معلوم کر کے بچتے رہیں وَمَنْ التَّائِبِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَهَدَانَا اللَّهُ لِنُقَرِّبَ إِلَيْكَ میں جو کہتے ہیں ہم یقین لائے اسد پر اور پچھلے دن پر اور انکو یقین ہیں ہے آیت قرآنیہ میں عَدَاة ابی و معق بن قشیر حدیث میں اور انکے بارون کے اترتی ہے قوم آخر سے وہ وقت مراد ہے جو منقطع نہ ہو ملکہ ہمیشہ رہے ہوا یا وقت قیامت کا دن خدا لے اور انکے امان کی بالکل کردی کہ کسی مانے میں ہی ایمان نہ لاویں گے خُلِعَ عَنْكَ اللَّهُ وَالْكَذِبُ اسوفا دعا ماری کرتے ہیں أَمَّا اور ایمان الْوَن سو خدا علفت میں یعنی فسادا نا ہے طلبتی ہوا کہ مفسد دن کا کام کرتے ہیں گواہد یکسی کا فساد بھی ہیں رہتا ہے وَمَا يَجِدُ نَوَافِلَ إِلَّا فَسَادًا وَمَا يَشْعُرُونَ إِلَّا کسی کو دعا بدین مینے مگر آپ کو اور بدین جو جتنے نفاق اسر ات کو کہتے ہیں کہ غیظا ہر کرے شر حبائے سو یہ کہی طرح ہوتا ہے ایک نفاق اعتقادی ہوا اس نفاق والا دودھی ہو گا دوسرا علی ہے را کہ زویہ ہر ابن حبیب لے کہا منافق وہ ہے جب کا قول خلاف اسکو فعل کے موثر اسکا خلاف اسکے علانہ کے ہو مدخل کج محرج کہ حاضر کج غائب کہ منافقوں کا حال ایسے میں اسلئے اتر کر انکو میں نفاق ہوتا ہاں جو حصہ رخصان ہوتا نہ نا حسی سے اظہار کفر کرنا ماطس میں ہوں ہوتا حب سول اللہ صلوٰ علیہ وسلم مدیہ میں ہجرت کر آئے یہاں انصار رہتے یہود اپنے اگلوں کے خیال رحلت ہوتے جب مدنی لڑائی ہوئی تو عہد امن بنالی اس سلسل اور اعراب حوالی مدیہ سے نفاق ظاہر کر دیا یہ عہد امن قسلیہ حرج سے تھا اس لئے اہل ایمان کو حصور کر دیا کہ ہم اُسکے ظاہر حال پر ہو گا کہ کہا وہ دل میں کا میں گواہد میں اعتقاد ایمان کا ظاہر کرتے میں معلوم ہوا کہ مجار کے حق میں کہی گمان خیر نہ کرے آیت کا یہ طلب نہیں کہ یہ لوگ یوں حاصل کرتے میں کہ جس طرح کج حیا کر ایمان کو خدا کہ ہے لوگوں کو دہو کا دما ہے اسی طرح یہ فقرہ ہمارا سامنے اسد اہل ایمان کے ہی حل جاویگا اس لیے اسدے اد کو مقابلے میں یہ کہا کہ تمہارا فقرہ مہارسی ہی جاں پر دمال ہو گا گو تم نہیں جانتے ہوا ان باتوں سے کہ خدا تعالیٰ کا بگڑنا ہے ہر مومنوں کا کھلکا ہوا أَلَمْ يَكُنْ بانی کا ہنگامہ

وہاں

وہاں

ہی اور باوے گا آج بھی گناہ کی دغا بازی یہی نظر ہرین لاکہ الا اسد کہہا پنا مال فخر بجا لیتے تھے مگر  
جی میں انکے اور یہی کچھ بیا تھا قتادہ نے کہا اسناق وہ ہے جو بدخلن ہو زبان ہو تصدیق کرے دل سے انکار کرے  
قول کچھ ہو عمل کچھ صبح کو اور حال شام کو اور حال ناؤ کی طرح کہ حد ہر کی ہو اجل اور ہر گئی لا حول لا قوۃ الا باللہ ابن  
سیرین نے کہا سلف کے نزدیک کوئی آیت شریف اس آیت سے زیادہ تر خوفناک نہ تھی **فِي قُلُوبِهِمْ حُرْمٌ لِّذَلِكَ**  
**اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ** اور کدول میں آزار ہے بہر زیادہ دیا اسد انکو آزار مرض اس چیز کو کہتے ہیں جو آدمی کو صحت و  
تندرستی سے نکال دے جیسے کوئی عدالت یا نفاق یا تقصیر کسی امر میں بعض نے کہا مرض نام ہے ہر وہ کام  
صورت میں یہ لفظ وسطے فساد و عقیدہ کے اور مار لیا گیا خواہ شک نفاق ہو یا انکار و تکذیب جس قدر اس کی  
تعمین دینی دنیاوی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زیادہ ہوتی تھیں اتنا ہی انکا مرض نفاق زیادہ ہوتا تھا  
تساویہ جملہ بد دعا ہے اور پھر کم اسی طرح کے شک حسرت و نفاق میں پھر ہوا ابن زید نے کہا مراد مرض دین کا  
نہ مرض بدن و عکس و طوائف نے کہا مراد اس مرض سے یہاں کہ کثیرہ کہ یہ مرض شک کرنا تھا اسلام میں اللہ تعالیٰ نے  
**فَرَأَى مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ** اور **فَرَأَى مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ** اور **فَرَأَى مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ** اور **فَرَأَى مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ**  
یہ جہاں کا کیا خبر ہے یعنی شریعت و ضلالت پر ضلالت پڑتی جاتی ہے گویا بیڑا جس عمل سے ہو کہ جیسا کیا گیا  
ہی پایا اور کہ مقابلے میں یہ آیت ہو **وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ غَافُوا** اور **وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ غَافُوا** اور **وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ غَافُوا**  
ہے ایک آزار یہ تھا کہ جس دین کو دل نہ چاہتا تھا مار چار قبول کرنا پڑا اور اسد انکو آزار اس نے یہ زیادہ دیا کہ حکم  
جہاں کا کیا خبر ہے غیر خواہ تھے اور ٹوٹنا پڑا انتہی **وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ غَافُوا** اور **وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ غَافُوا**  
کی مار ہو اس پر کہ جہوٹ کہتے تھے ابن عباس نے کہا قرآن میں جہاں کہیں لفظ **إِلَيْهِ** کا آیا ہے مراد اس کے سوج ہو  
یعنی عذاب بردناک جب کا کہہ دل کے اندر جا کہتا ہے جہوٹ یہ ہوتا ہے کہ کسی چیز کا حال غافل اسکی ماہیت کو ظاہر  
کر دین یہ حرام ہے کیونکہ اس عذاب کا استحقاق بیان کیا ہے انکا جہوٹ یہ تھا کہ مومن نہ تھے مگر آپ کو مومن کہتے  
تھے ابوالسعود نے کہا یہ بدل تحریف کیا کرتے تھے انتہی **فَرَأَى مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ** اور **فَرَأَى مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ**  
کو جانتے پہچانتے تھے مگر انکو قتل نہ کیا اس لیے کہ عرب کہیں یہ بات کہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ  
کو قتل کرتے مین کیونکہ اون کا قتل کرنا تو کفر بہرہ و تائید ظاہر مین انکو مسلمان سمجھتے تھے وہ اس حکمت کو  
کامیاب کو بوجہ صفت میں بدنام کرتے یہی بات ہو کہ باوجود معلوم ہونے سوج قتادہ نے لفظ **الْقُلُوبِ** کو انکو دیکھ  
لیتے رہتے تھے اس کے سوا اور یہی جواب میں جبکا ذکر ابن کثیر نے کیا ہے **وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِی**

یہ جہاں کا کیا خبر ہے یعنی شریعت و ضلالت پر ضلالت پڑتی جاتی ہے گویا بیڑا جس عمل سے ہو کہ جیسا کیا گیا  
ہی پایا اور کہ مقابلے میں یہ آیت ہو **وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ غَافُوا** اور **وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ غَافُوا** اور **وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ غَافُوا**  
ہے ایک آزار یہ تھا کہ جس دین کو دل نہ چاہتا تھا مار چار قبول کرنا پڑا اور اسد انکو آزار اس نے یہ زیادہ دیا کہ حکم  
جہاں کا کیا خبر ہے غیر خواہ تھے اور ٹوٹنا پڑا انتہی **وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ غَافُوا** اور **وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ غَافُوا**  
کی مار ہو اس پر کہ جہوٹ کہتے تھے ابن عباس نے کہا قرآن میں جہاں کہیں لفظ **إِلَيْهِ** کا آیا ہے مراد اس کے سوج ہو  
یعنی عذاب بردناک جب کا کہہ دل کے اندر جا کہتا ہے جہوٹ یہ ہوتا ہے کہ کسی چیز کا حال غافل اسکی ماہیت کو ظاہر  
کر دین یہ حرام ہے کیونکہ اس عذاب کا استحقاق بیان کیا ہے انکا جہوٹ یہ تھا کہ مومن نہ تھے مگر آپ کو مومن کہتے  
تھے ابوالسعود نے کہا یہ بدل تحریف کیا کرتے تھے انتہی **فَرَأَى مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ** اور **فَرَأَى مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ**  
کو جانتے پہچانتے تھے مگر انکو قتل نہ کیا اس لیے کہ عرب کہیں یہ بات کہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ  
کو قتل کرتے مین کیونکہ اون کا قتل کرنا تو کفر بہرہ و تائید ظاہر مین انکو مسلمان سمجھتے تھے وہ اس حکمت کو  
کامیاب کو بوجہ صفت میں بدنام کرتے یہی بات ہو کہ باوجود معلوم ہونے سوج قتادہ نے لفظ **الْقُلُوبِ** کو انکو دیکھ  
لیتے رہتے تھے اس کے سوا اور یہی جواب میں جبکا ذکر ابن کثیر نے کیا ہے **وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِی**





























کہتے ہیں کہ اور ساتھ ہی ہم اس کہے غرض کہ ہوا ہے میں سے والا اگر منع نہیں کرتا تو وہ بھی شکر ٹہر جاتا  
**ف** اس کی کہتے ہیں یہ آیت اسل سے توجہ مارتعالیٰ پر کہ اس کی عبادت میں کسی کو سرکینک مارنا ہے یہاں ہی  
 کو جو حالام ہے جسکے مصنف نے اس آیت کو اسل کہا ہے جو دو صانع عالم پر ہے رازی وغیرہ جو سطح ۱۲  
 آیت کو جو دو صانع پر لالہ و اسطرح یہ آیت توحید عبادت ربی بطریق اولیٰ سے دلیل ہے کہ کو جو کوئی شخص اس میں خود  
 سفلیہ عادی اور جناب اسکا لہ ان طالع و منافع میں تامل کرے گا اور دیکھے گا کہ اس صانع کو کس طرح اعلیٰ  
 احکاموں میں کس عمدہ طریق سے رکھا گیا ہے اور دوسری اس کے حلقہ کی قدرت حکمت و علم و اتقان و عظمت  
 سلطان کو معلوم کر لینگا جو سطح کسی ایک عربی ایسے گوار آدمی کے کسمو ہوا ہا کہ صراحت کے سچ پر کیا دلیل ہے اس کے  
 جواب دیا **يَسْأَلُكَ اللَّهُ عَنِ الْفَرَائِجِ لَنْ يَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ الْكِبْرَ وَالْإِثْمَ يَوْمَ تَذُوقُ الْعَذَابَ** اے اللہ! تو مجھ سے پوچھتا ہے کہ میں نے کیا کیا ہے کہ تو مجھ کو  
 عذاب دے گا؟ میں نے تو تجھ سے پوچھا تھا کہ میں نے کیا کیا ہے کہ تو مجھ کو عذاب دے گا؟ میں نے تو تجھ سے پوچھا تھا کہ میں نے کیا کیا ہے کہ تو مجھ کو عذاب دے گا؟  
 میں نے تو تجھ سے پوچھا تھا کہ میں نے کیا کیا ہے کہ تو مجھ کو عذاب دے گا؟ میں نے تو تجھ سے پوچھا تھا کہ میں نے کیا کیا ہے کہ تو مجھ کو عذاب دے گا؟  
 یہ دریا موج مارنیا لے کیا اللہ تعالیٰ کی ہستی پر فطالت نہیں کرے میں رازی نے امام مالک سے حکایت کی ہے کہ شدید  
 نے اس کو پوچھا تھا کہ جو دو صانع کیا دلیل ہے اور ہونے پہی استدلال کیا ہے کہ رماون آقا زدن رگوں کا چلنا  
 رشی نشانی ہے اور صید ہر کسی ندرت لے کھاتا کہ جو دو مارتعالیٰ پر کیا دلیل ہے اور ہونے کہا اور اچھو کھو ٹرو پر  
 ایک خنصری ہو اسکی مکر میں ہون مجھ سے لوگوں سے ذکر کیا ہے کہ دریا میں ایک کستی طرح طرح کے ساماں تجارت سے بھرنا  
 ہوئی چلی جاتی ہے کوئی اٹھانگا ہاں علما نیوالا نہیں دہ خود ہی اتنی حالی علتی میری رہتی ہے ٹری ٹری ہو جو کو  
 ہیاڑ کر ہاں جاتی ہے وہاں چلی جاتی ہے کوئی اٹھانگا ہاں کے والہ ہیں ہو لوگوں نے کہا اسی بات کو کوئی عامل بھی  
 نہیں کہیگا ایسے کس طرح ہو سکتا ہے اور ہونے کہا کہ غنیمت پہلا پیاری عبادت جس میں عالم علوی بوفلی ہی سے  
 اور یہ صوسط و محکم حصر چو اس کا ثبات میں باقی جاتی ہیں کیا یہ صانع ہیں سے لگ حیران ہو کہ اسلام لائے جس کی  
 طرف پھر کے اسطرح کسی لے تاضی ہو دلیل کا جو دو صانع پر سوال کیا تھا کہا و کہو یہ پتے ٹوٹ کر میں انکا ایک ہی  
 رہ ہے کیرا انگو کہا تا ہے تو ابریشم بتا ہے شہد کی بکھی کہاں ہے پوشیدہ نکلتا ہے گا و کمری کہانی ہو تو سیبگنی  
 گو پر ہوتا ہے ہرن کہتا ہے لوتک نکلتا ہے حالانکہ یہ بیا یک ہی چیز ہے یہی سوال سنو امام احمد سے ہی کیا تھا  
 کہا بیان کیا ضبط قلم چکنا می دیکھ بے نعد کا ہے باک پر جیسے سفید چاندی اندر سے جیسو صاف سونا ناگاہ  
 اوس تلکے کی دیوار ٹوٹ گئی اس جیچے ایک بازو رستا دیکھتا اچھی شکل نکلیں آواز کا نکلا اپنے اندر سے سو پوچھ





انکہ بہایت دفعہ صاحب طاعت رتہ ملاعت میں واقعہ موابہاسات کو ہی شخص خائنات سے جو حکام عمر گہرا  
 لفصیلا سچا تا ہے تصریف عمارت کو سمجھتا اور جتنا ہے قرآن کے احضار میں مائل کر دو مکہ کو کس دفعہ ماطلات من  
 حواء موسط میں یا مختصر ہر حواء مکر آئی ہیں بایہ نگراں ہر جو مکر بہین اکی ملاوت و علو کا کو ٹہر کا ماضی میں قدر  
 مکر یہ کسی ہی مکرار کر دمار مارڈی ہے جسے حاورہ رانا ہوتا ہے یہ علما اس سے معلوم ہوتے ہیں جی گہرا ما ہے یہ  
 دل جست میں انما ہے و عمید و تبدیکو اگر دیکھو تو ٹوڑے طے سخت و رتب سا مل جاسن ہیرا دلوں کا کسا کو  
 ہے جسکو کچھ فہم و شعور حاصل ہے و عدو کو دیکھو تو ایسے کہ جن سے دل کان کہلادین دار السلام کا سوق میدا ہو  
 عرش جس کی مہا لگی کا دوق دو مالہ جو حنا محل عرس میں و مایا ہے ملا نکلے نفس تھا اچھی لکھو میں  
 قرہ اعین حلالہ ہما کا کوا نکلون دوسری جگہ کہا ہو و فیہا ما سہیہا لانس و نکلہ الاہل و انہم  
 ہما حال الذون مقام ہر میں ارشاد کیا ہے انا نیکم ان تجیسف یکہ حاربت اللہ عا معکم میں ہے  
 السماء انکھو یکہ لارحمن کاد اھے مؤسما ایتکم من فی السما ان نرسل علیکم حاکما فستعلمون  
 کف سیدر عام جی میں یں کہا ہے نکلا احد نایدینم مقام خط میں یہ مرالہ ہے اور ایت ان کفناھم  
 میں انکھو حاکم کا نکلون ما اعی عہدہ ما کوا نیکم ان اسطرح کے اواع فصاحت و ملاعت  
 و ملاعت و ملاعت جی اس کے ہر اوا ہے ہیرا دل آیات کو دیکھو احکام و ادا مرنو اوی میں آئے ہیں کہ کس طرح  
 ہر شے معروف ہر حیر حسن ناع طبع محسوب کا امر کیا ہے کس طرح ہر سے صبح بدیل دنی سے ہی فرمائی ہے ابن حو  
 و عبور سلف فر کہا ہے حب تو قرآن میں ہو کہ اندر عالی ناکھو الیدین اسوا فرماتا ہے تو در اسپر کاں کہہ کہ یا تو  
 کسی ہیر کا حکم یا کسی شے کہ ہی فرماتا ہے چنانچہ ہی جگہ سے یہ ارشاد کیا ہے کہ یا توھم بالکفر و فی سہائم  
 عو اللک و یحل لکھو الطیبات فی حرم علیکم الحاکمات و یصح حہم اوھم و الا کلال الی کا سب  
 علیکم الا نہ یو تین دصفت مساو ہمال فیما رت نصف جنت و ناریاں نعیم و حجیم و کلدت و غذات الیم میں آئی  
 میں وہ الگ طے و محل حیرات ترک سکرات کہلاتی ہیں دنیا میں نہاد آخرت میں رحمت ال میں طریقہ عمدہ اور ستقیم  
 پر بات قدم کئی میں جین شیطان جیم کو دلوں کو باہر نکالتی ہیں اسیلو و صحیحین میں ادھر ہر یہ سے مروغا آیا ہے  
 کہ ہر نبی کو ابیا سچ کچھ نشانیاں دی گئی ہیں جسکے حسب لوگ ائیر ایمان لائے تھے جو سکو ہی صی طرف دوسر  
 کے دیکھی ہے میں اسد کرنا ہوں کہ قیامت کے دن سے زیادہ سیر ہی تدرج لوگ ہو گئے یلفظ مسلم کا ہے مطلب ہوا  
 کہ میں اس معجزہ وحی کے ساتھ خاص ہوں چھو کہ قرآن معجز بشر ملا جو کوئی لشکر کا مسافر نہیں کر سکتا بخلاف

اور کتب الہی اگر وہ رد کیا کر علماء کے مخبر ہیں ایسا اس کیلئے کہاہا ہے کہ معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو انکے صدق و  
دلیل میں گنتی میں آگیا جس میں ہر سکتا سے مدد محمد بعض تمکلات سے تقریر اعجاز قرآن کی اس طرح جس سے کہ فعل اہل  
سنت و معرکہ دونوں کو سال ہی لیسے اگر یہ قرآن فی اللہ معجز ہے اور کوئی شعر اس ویسا کلام نہیں لا سکتا ہے اور  
انکی قوت میں معارضہ کا ممکن ہے تو مطلب حاصل ہو گیا اور اگر معارضہ اوسکا ممکن ہے اور ما وجود شدت عداوت کو  
معارضہ نہیں کر سکتو اور یغیر از کا دلیل ہے اس بات کی کہ اللہ نے اودکو معارضہ کرنے سے ماحود قدرت کو سیر دیا ہے  
ان کے بغیر کہتے ہیں کہ یہ تقریر اگرچہ سیدہ بین ہے اس لیے کہ قرآن فی اللہ معجز ہے کسی شکر کا معنی ہی نہیں ہو کہ اسکا معائنہ  
کر سکے مکمل طریق سرل و مجادلہ و مناظرع الحق کے یہ تقریر درست ہو سکتی ہے حنائیہ رازی نے پہلی ہی طریقے  
حوائج ال کما سور قصار سے مل احصر و سورہ کو ترکے دیلے ہے ف اس آیت میں اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو اپنا ندہ کہاہا ہے بلضاوت او اس قدر تعریف و عظیم کے ہے عمداً لفظ ما خود ہے تقدیر بعد کہتے ہیں بدل کو سد داغ  
علامیت کر دیا چہرہ و لدہ بدولایت شودندہ کہ سلطان حمید بدہ ای پیل اہل تجربہ سے یہ بات کہی ہے کہ نہ متواتر  
مسئل ہے مگر خدا ماسا بہل ہے کیونکہ اکثر لوگ غور و فکر میں گرفتار ہو جاتے ہیں سو یہ وصف مواضداً اگر کسی کو زما سپرد  
مسئکہ گردایدعی حدائی کا تو تباہ ہے جب طرح کہ خاکسار دعویٰ حدیث کا ہوتا ہے سو جو شخص ترہ علامتی زندگی میں حاجت  
و چالاک ہوگا اوتا ہی رد کیا اسکے مقبول مقرر ٹھہریگا جو شخص متنا شخصیت خود می و خود پرستی میں ہنسنا ہو  
اوتا ہی خدا سو درجست ہی بھر رہیگا ف سورت کہتے ہیں ایک محض ہے قرآن کو حصوٹی ہی چھوٹی سورت وہ جس میں  
میں آیتیں ہوں ایسی سورس ہی مخبر ہے معترکہ یہ کہنا کہ فعلی اعجاز کا ساتھ سارہ قرآن کہ ہے کچھ ٹھیکات نہیں ہے بلکہ  
سل سورہ و بعض سورہ کو ترکے ہی معجز ہے ابن جریر نے کہا ہے یہ قول اللہ کا فَاذْكُوا الصُّوْرَةَ بِمِثْلِهَا حواس جلد کیا ہے  
اور وہ سورہ کا یونس میں ذُوْكَرَ مِثْلُهَا و ما یا سوہر سورت قرآن کو طویل یا قصیر نایل ہو سلیو کہ انکہہ سیاں شرط  
میں او صلح نزدیک تحقیق کے علم تو تباہ ہے سطح سیاق یعنی میں پس اعجاز قرآن کا طول و قصر دونوں سور میں  
ما حل ہو میں نہیں جاتا کہ سیر سلف و خلف میں اس بات پر نزاع کیا ہو ضامی نے کہا ہے لو کہ اگر سورہ و بعض میں معجز  
کریں تو وہ انکو کفایت کر سکتی ہو حکایت عمر بن العاص اس سبب کہ اب کر گئے تھے اسلام لانے پر پہلو سلیم نے کہا کہ  
آکل کہ میں تمہارا مصاحب کیا اوتا انہوں نے کہا ایک مختصر سورت بہت مبلغ اونسی ہو ہر العصر تک پڑھنا ہی تھوری ہو پڑھنا  
سر تھا کہ کہا مجھ پر ہی اس طرح کی ایک سورت نازل ہوئی ہو کہا کیا کہا ناؤ ناؤ ناؤ اِنَّمَا أَنْتَ مُنَادٍ وَ صَدَّكَ وَسَائِلُكَ  
خَصْمٌ فَهَلْ كُنَّا عَمْرٍ و دیگر سیورت ہو اہوں نے کہا وہ نہ تو خود جانتا ہے کہ میں تجھ کو کادتا ہوں انتہی یعنی یہ مثل قافیہ



حوتے قرآن کو مقابلہ ہاں کا گرجی امین ہو اور نہ تو رسول ہے میں کہتا ہوں کہ ہر سی سب ویت کو ہی طویل ہوا کثیر  
 تم حالے وہ ترجمہ تاتہ قرآن پاک کا تھا خود محضر ہے کسی شکر ادیب صبیح طبع شاعر سونی ان کا کیا حال ہو کہ اسکا عاصہ  
 کر سکا اور سن کر یہ لفظ کی مہاسے کو کوئی حق حاصل اسات کو نہ ملے ہی لیے اسکا سے بھی ماضی حال ہمسایا کی  
 وراثی ہو سکا کسی شکر کو کچھ ہی قدرت ہوئی اور ضروری ان کا کچھ نہ کچھ نہ لانا تاکہ جسک نہ لایا تو رسول اصلی اللہ علیہ وسلم کا محضر  
 اور سکا محضر بخوبی ظاہر ہو گیا حالانکہ عرب اہل فصاحت و بلاغت تہو قرآن بال انہیں کہ جس کلام سے آیات ہاں انکوارات  
 کی ٹری حصہ و طبع ہی کہ وہ اور قرآن کو کچھ ماورن زوی کو مال کر دین گار یا خود اس شدت حرص کے کسی ایک سے ہی کہ  
 معاوضہ کیا بلکہ گرفتار شتی احوال قتل نفوس پر رضی ہو گئے سوچت لکھا طہر ہو گیا بواب حق رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم میں کیا کتاب فی راہ حیرت بات صحیحہ شہری ہواں مسک ترک عبادت ہے جسے نور قرآن نے موع سے سلو دی ہی ہے  
 ایام موت میں اور عبادت کے اس کا کسی ایک کفر سے ہی معاوضہ اقعہ ہوا ف و فو کہ نہیں لکھی اور ایدہ میں کہ کما قال  
 تعالیٰ رَأٰی الْاَنفَاسُ طَوْنًا کَاَنُوْا الْحُجَّۃَ حَطَّۃً وَاَلِیَّ اَلْکَلْمَ مَا عَعَدُوْنَ رَدُّوْا اِلَیَّ صَحَّۃً اَنَّهُمْ کَلَمَ  
 فَاِذَا دُفِنَ کُلُّکُمْ کَلِمَۃً اِلَیْہِ تَمَادُّدٌ وَّ دُفِنَ کُلُّکُمْ فِیْ حُجَّۃٍ لِّدُوْنِ تہر سوراد اس جگہ تہر میں حکم رکاوہ جتہر ہے یا لکھ  
 کا تہر مراد جس میں آگ جلد لگاتی ہے یا تہر تم کے تہر مراد میں کیہ ہو اس آگ کی قوت طاہر ہے کہ وہ ہادی کو جتہر کی  
 یہ تہر سے سورہ مؤثر کی آیت نے موع کا کہا ہے کہ اس آگ کو ہر ریس سلگا یا تہات وہ لال ہوئی ہر ریس طلمات  
 سعید ہوئی ہر ریس سلگیا ت کہین جاکر سیاہ ہوئی اب یہ کیالی تہری ہو سکی اپٹا میں جتنی ادوات ہر ریس  
 الکیہ فی سلگیاں الوہرہ کا لفظ موع ہے کہ یہ آگ جسکو لوگ سلگا ہے ہر ایک جز ہے ستر جزوار جنہم سو صحا  
 نے کہا اور رسول خدا ہی ایک جزہ و کافی ہے ورمایا بلکہ تہر جزوار و سپر گری میں بڑے ہو میں دہا سالاک و احسن  
 و التتخا ف اس کہ ہے کہ یہ آگ یا تہر آگ کے لیدہ میں کٹے مسکرون کے نیات ہوا کہ و فزع مع ایچہ آلات و  
 اوزار کو اس گہری موجود ہے رات ہی ہے کہ قیامت کے دن پیدا کیا دیگی اس مقدمین بہت حدیثیں ہی آئی  
 ہر جزو حاکمۃ لکھتہ و لکھتہ ایچہ ایستادہ سارا دھتھا با جیسے حدیث ابن مسعود کہ ہوا کیا آواز سنئی ہر جزو  
 رسول خدا کی ہے فرمایا ایک تہر ہے جسکو نارہنم سے نیچو ڈالائے ستر ریس کہ وہ نیچو جا رہا تھا اسکی تہر میں ہونچا  
 یہ حدیث مسلم میں ہے ہی طرح ذکر آثار کا حدیث مبارک کہ حدیث معراج و غیر میں متوازن لکھتے ہو جسکو اس عقیدہ کو احلا  
 یہ جسے ہر میں لوطی قاضی ہی ہیطون گویہ میں یہ میرا اذکی غلطی ہے یہ عقیدہ خلاف ظاہر قرآن حدیث ہی کیونکہ کتاب  
 و سنت دونوں میں حدیث ماضی کا آیا ہے اسے ثبات ہوا کہ ہم آج موجود و طیار ہر درہ خدا کی خبر میں کذب لازم

یہ حدیث صحیحہ ہے  
 اس کا مطلب یہ ہے  
 کہ جس کو آگ جلد لگاتی ہے  
 وہ اس کی تمام حالتیں  
 اس کے ساتھ لے کر  
 جہنم میں لے جاتا ہے  
 اور اس کی تمام حالتیں  
 جہنم میں لے جاتی ہیں  
 یہ حدیث صحیحہ ہے  
 اس کا مطلب یہ ہے  
 کہ جس کو آگ جلد لگاتی ہے  
 وہ اس کی تمام حالتیں  
 اس کے ساتھ لے کر  
 جہنم میں لے جاتا ہے  
 اور اس کی تمام حالتیں  
 جہنم میں لے جاتی ہیں









[illegible]

سید محمد علی











وہی جھیلی ہو چکا در قرآن میں آیا ہے لکھا کہ یہ جھیلی مانی بن کر مانی انکی صاف تھر رہے پھر ایک تھر کی پشت  
 ہے فرستہ ایک تھر تھر رہے وہ تھر مواجین اسی پھر کا ذکر لقمان نے کیا یہ تھر آسمان میں ہو در میں میں جھیلی نے  
 حرکت کی زمین پہلے لگی اندر نے اوپر سناڑ رکھ دیے وہ تم گئی رہیں ارب لرہ اندر ستوہ فرد کوست  
 برداشت سحر کوہ - یہاڑوں کو اس مالکار میں رہے ہے مطلب اس آیت کا حکم کہ فی الکائنات فاسی ان نمیکد  
 پھر آسمان پہاڑ اور لوگوں کا قوت اور رحمت و عجز و دود میں پیدا کیو منگل ہو کر وہی مطلب اس آیت کا حکم کہ  
 لکھو فی الذل حکن الکائنات فی الذل کمین الہکد و ہوان مانی کی سانس سے اٹھا اسکو آسمان ٹھیرایا یہ آسمان  
 ایک بحث تھا یہاں اس کے شات آسمان کے یہ کام دود میں ہو اجماعت جمعہ کو اوس دن کو جمعہ اسی یو کہا حاتم ہے کہ  
 آسمان زمین کی بدایش اسدن میں جمع کی گئی تھی ہر آسمان میں امر کا وحی کرایا ہے کہ اوس میں فرستے نا خود ریا  
 مانی پہاڑ رپ پنا یا اور وہ معلوم ہیں ہر ہر آسمان کو تار و تار دین و دکر تخطا لون کو محفوظ رکھا حرکت سناڑ  
 سے فراغت ہوئی اور اس ربط تھا یہی مطلب اس آیت کا حکم کہ فی الکائنات فاسی ان نمیکد  
 علی العرش وقال کانت نقا ففصلنا کائنات الما کحل تسکتی عی عبدالہ بن سلام کا قول یہ کہ اس  
 نے اندر اخلق کی انوار سے کی انوار کو ساری زمین بنائیں قوت و پہاڑ کو منگل مدہ کو دن بنایا آسمان کو جمعہ  
 جمعہ کے دن پیدا کیا پچھلی گہری کو دن جمعہ کے اس کام سے فارغ ہوا اس گہری میں آدم کو نستانی پر پیدا کیا اسی  
 گہری میں قیامت ہی قائم ہوگی تھادے کہا ایک آسمان دوسرا آسمان کے اوپر ہے ایک زمین دوسری زمین کے  
 نیچے ہے ف اس کثر کہتے ہیں اس آیت میں دلیل ہو اس بات کہ حلقہ زمین کی آسمان کو پہلے ہو ہی بات آتہ  
 سورہ سجدہ کی یہی نکلتی ہے کہ پہلے دکر خلق ارض کا کیا ہے پھر آسمان کی طرف جائے اسوان و لو آیتوں کو دلات  
 ہے اس عار میں ہیں جاتا کہ علماء زمین کے کیسے اس بات میں نزاع کیا ہو مگر قتادہ نے یہ عزم کیا ہے کہ آسمان  
 پہلے زمین کو پیدا ہوا ہے و طری نے زمین کو خلق کیا صحیح بخاری میں آیا ہے کہ یہی سوال کیسے بنو عبید بن عباس  
 کیا تھا اسکو جواب میں کہا کہ پہلا مار میں کا بعد خلق آسمان کے ہوا تھا جیسے طرز میں پیدا کی ہر آسمان بنا با تھر  
 کو پہلا یہی جواب علماء قدیم و جدید و فقہ سنی و شیعہ سنی دیا ہو جسے اس تقریر کو سورہ و المناجات میں سحر کیا ہے حال  
 یہ کہ حویریں اندر زمین کے اندر نے رکھی ہیں اور سب کو قوت و فضل میں بعد خلق آسمان کے لایا ہے لفسر  
 زمین پہلے آسمان کی ہے صیون بات جہادات سیاہ و غیرہ مع خفلات لوح و صفت لون و شکل و غیرہ ہی  
 طرح گردن کر آسمانوں کا ہے مع اپنے ثوابت سیات کو چکر مارتا اطلاق کا ہے مع اون چیزوں کے

۱  
 ۲  
 ۳  
 ۴  
 ۵  
 ۶  
 ۷  
 ۸  
 ۹  
 ۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰





واما کما حوالہ کیا ہے حصہ کو اس واسطے کہ نیکو امس بھیجا اوسے انکو مار ڈال کر کے دریاؤں کے مددوں کی  
 طرف لے لیا ہمارے کس طرف نگاہ تھوڑے آدم کو مار کر اس جگہ لایا اس لیے کہ کو حلیہ فرمایا اس حرکت میں جو حال  
 اس پر رہا یہ تھے بہت باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے ملکہ میحکہ انکو طرف حمار کو سوسے نکال دیا مگر جگہ ہم  
 کو انکار کیا نہ ہوا ہے کہ رشع کی مجال اس کو ہمارے مراد تقدیر سے مار ڈیرا ہے اس بات ایک جماعت صحیحہ  
 نے ہی کہی ہے جہاں سے کہا نسخ سے مراد عظیم سے تقدیر سے مراد کبیر ہے حال کے کہ تقدیریں بطور ہے حد کی اس  
 کہ کہ طلب پر اکہم ہری اور نہ کر گئے نہ کنی اس بات کو بچنے ناسد ہو ان حریر سے کہ تقدیریں کہتے ہیں عظیم  
 و تقویہ کو یعنی ثرای کر یا کہ ہما اسی لفظ سے غلط ہے شوش و دوس سے ہم نہ جو مکمل وری کہتے ہیں اس  
 حیرت جو کہ اہل حیرت کی طرف لفظ ہیں ہم تجھے اس میل کیل سے کہ اہل کفر تیری طرف لست کرے مر  
 سرور ہر کہتے ہیں صحیح سلم میں اود سے آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کیا اصل کلام ہے فرمایا  
 وہ کلام ہے جسے اللہ نے سر تقدیر کے لئے جینا ہے سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ یہی نقلی ہے عبد الرحمن بن قریب سے روایت  
 کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب حراج میں عبادات علانیہ شیخ سنی سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ  
 و تَعَالَى و طوی و عمر سے کہا اس آیت سے بد نکال کہ مقرر کر ماحلیہ کا و اسطو فیصلہ خلق قطع اس سے مطلق  
 اتناست حدود و حرج عن العواضل و غیر امور مہمہ کے کہ جس کے حوالے ام کے قائم ہیں ہو سکتوں سوہ حیرت سے  
 تعمیر حیرت کے نام نہ ہو تو وہ جیمو ہی وہم ہوتی ہے یہ آمانت یا تو اس سے مل سکتی ہے سطح کو کر ماہ  
 ماہ اسے یا حلیہ کرے جس طرح الو کرے عمر کو حلیہ ٹھہرا دیا تھا یا ایک جماعت صلی کے شجرہ ریزہ سے  
 جس طرح عمر نے کیا یا اہل حل و عقد کے اجتماع سے کسی شخص کی بعیت نہ کسی ایک شخص کی بعیت کہ یہ  
 اسکا الہام ہو کہ جمہور کے کہ جس پر امام الحرمین نے کہا ہے کہ مسئلہ اجماعی ہے و اسد اعلم یا اس طرح کہ ایک  
 آدمی اگر کوئی کو اسی طاعت پر مقرر کر لے کہ اس صورت میں ہی اس کی اطاعت واجب رہا لیکن اسے اس سقا و  
 خطن میدان ہو اس پر خامی نے نص کی کہ عقد امامت پر گواہی کا ہوا کسی کے نزدیک ضرط منہن ہے کسی مرد ایک  
 شرط ہو کہ وہ کافی ہیں یہ بات وہ کہ امام مرد ادا اللہ مائل سلمان عادل مجتہد نصیر سلیم الاعضاء ہوا سقا  
 مرضی اپنے یہی صحیح ہر نامتی ہوا ماحطاسی مضموم ہو یا فطر میں ہے اس سے معلوم ہو کہ اگر یہ کہ کفر صحیح طار ہو کہ اگر  
 کفر و یک ہی اللہ کی طاعت کوئی نہ مانا بل وجود ہو خود مغرول ہو ہے جن تلافی امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ  
 نے خلافت معاویہ کو دیدی تھی آپ مغرول ہو مگر تھے لکن وہ عمل لست کر کہتا اس پر انکی طرح آدمی ہو دوا ماموں کا











روایت کیا ہے سدی کی تفسیر میں اسراہیلیات بہت ہیں کیا محب ہو کہ بعضی بات درج ہو کہ امام صالحی ہو یا صحابہ نے  
 بعض اگلی کتابوں میں ہونا کم سے مستدرک میں اساد سدی کو عبیدہ لاکر شرط بخاری ریتا یا سے ہر اس کہیں لے کہا ہو  
 عوص یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حبیب ملک کو حکم سجدہ آدم کا دیا تو ابلیس ہی اس خطاب میں داخل ہوا اگرچہ اگلی ذات کا نہ  
 تھا مگر اس کے سے کام کر کے اوں میں متا حلتا ہو گیا تھا اسی لیے مخالفت امریزوم شہر اسکا سیاں لے سکھ رہا دینا  
 جہاں یہ درمایا ہے **کَانَ الْحَيُّ فَهَسَّقَ عَنْ أَكْرَدَ تِلْكَ** اس عاصی کہا ہے ابلیس عصیت کے پہلے مشتوں میں تھا عاریل  
 نام رکھتا تھا سکاں میں ہو تھا ست ملائکہ سے زیادہ عداوت کرتا تھے زیادہ علم رکھا اسی گھنڈ پر اس کے تکر کیا پہلی  
 نوم کا نام جن تھا دوسرا عطیہ کہ پہلے نام سکا عاریل تھا اسراف ملائکہ میں تھا حاریر کہتا تھا ہر ابلیس ہو گیا  
 قیسرا عطیہ کہ کہ برین و آسمان دیا کا سلطان تھا دو جگہ کی ساست کرتا تھا حب عاصی ہو اللہ سرخ کر کے  
 سلطان جیم کر دیا جس نے کہا ہو کہ ابلیس ہرگز ایک دم بھی محمد ملائکہ کے نہ تھا ملائکہ حطرح اصل یوحنا اس آدم علیہ السلام  
 میں سیطرح ملعون اصل یوحنا جس ہے **ف** ابو العالیہ نے کہا کا فرین جو مراد اس جگہ عاصین میں سے ہی ہے  
 کہا ہے اُن کا فروں میں سے ہے جو نورید ابین سکھ میں بھیجے ہو گئے فرطی نے کہا اللہ ابلیس کو کفر و صلاات  
 ہی پر پیدا کیا تھا گو کام فرشتوں کا سا کرتا تھا ہر اس کو اس کی اصل پر سیر و یاری گاں میں **الْكَفِيرُ** و **وَمَا يَفِ**  
 فائدہ نے کہا یہ سجدہ کر ملائکہ کا اللہ کی طاعت آدم کو سجدہ تھا اللہ سے آدم کا یہ اکر ام کیا کہ ملائکہ سے انکو سجدہ  
 کر آیا کسی کھا سجدہ تحیت اکر ام و سلام تھا حطرح یوسف علیہ السلام کو رادان بولٹکے سجدہ کیا تھا کمال  
**وَقَدْ جَاءَ الْكَافِرُ** سجدہ اگلی استوں میں شروع تھا ہمارے ملت میں منسوخ ہو گیا معاد کہتے ہیں میں ملک  
 شام میں گیا تھا وہ  
 مات ہو فرمایا میں اگر کسی بفرستہ  
 کیونکہ شہر کا حق او سیرت ثا ہے رازی  
 حطرح درمایا ہے **أَفِضِ الصَّلَاةَ لَكَ لَوْ أَنَّ السَّمَكِينَ لَكُنْ** لکھتے ہیں اطر ہے طاہر تر ہی ہے کہ قول اول ولی کہ یہ سجدہ  
 آدم ہی کو تھا او کو اکر ام و سلام و احترام و سلام کے لئے اسکو **اے** میں اسکو حکم کی طاعت تھی قبلہ ٹیلے میں  
 کیا صرف طاہر تر ہے یا سجدہ جو صریح کو راد لیبیش اچھا و صبح پیا نی کو زمین پر کیا چوبلی نکلتی ہو آری بران و لو  
 قل کو ضعیف ٹیلے اگلی بات کو قوی کہا ہو یہی ٹیلیک سے حدت صحیح بخاری مقدمہ نہ معیت ہی اسی کی توفیق و صرح  
 ہو **وَاللَّهُ لَكُم مَّا تَكْتُمُونَ** و ہر اسی لڑ کہا ہر سجدہ آدم خاص ملائکہ رص تھے یا ستمو اکی ہی سے و قول میں اعلیٰ

۲  
 جس کی عمر ہو گیا  
 یا ابو سجاد علم  
 ۳۰ اس سجدہ  
 اسکا لے سجدہ  
 ۴۰ لڑکا کو  
 ۵۰ اس سجدہ کے بعد







کی خلقت بلا حلاف اسی میں پر ہوئی تھی اس قسم سے منع الکا آسمان مرد کر بہن کیا اگر رفع ہوتا تو اس نعمت عظمیٰ کو  
 ذکر و سر کیا جاتا اور اگر رحمت دار الحلقہ موتی تو الملیں اس میں نہ جانا کیسے کہا بیست ممکن ہے اولہ عقدہ تعاویض  
 میں اس لیے کیسیات یقین کرنا توقف کرنا واجب ہو اور اسودے ہی یہاں کہی سے عاوط اس القیم کے کیا حادی  
 الامواح میں یقین کے دلائل کو مدون تصحیح قول راجح کے یصل تام ذکر کیا ہے اس تکسہ میں کلمات کو  
 ہمیں اسود رسول سے صراحت نہیں تا یا ہم کو اس میں حوص کرنا کچھ ضرور نہیں ہے ف اس کسیر کہتے ہیں سابق آیت  
 پر جاہا ہے کہ حوا آدم کے حمت میں جانے سے سلو پیدا ہوئی ہیں محمد بن اسحق نے اسی بات کی تصریح کی ہے مگر حوالہ  
 قوریت وغیرہ اہل علم کے اس عساس نے کہا حوا آدم پر جواب الی گئی لو ایک سلی او کے مابین حاف کی لکڑا اس  
 جگہ گوشت سے حوڑ دیا گیا آدم بدستور سوتل رہے جاگے نہیں ہیبتک انکی اس سلی سے بی بی حوا امام پیدا ہو کر پری  
 انکے رحمت ہو گئیں تاکہ آدم کو اسے صیغ آرام ہا تہ آسے حوڑ اور حوا رحمت ہو جاگے مید ہو چکے حوا کو  
 ایسے سولو کے یاس میٹھا دیا گیا لکھی قدحی فرحی یعنی یہ میرا ہی سا گوشت یوست جس پر میرا حوڑ ہے یہ ازل  
 ان کا دل نہیں گیا یہ اسکا سیاہ آدم سے کر دیا کہ نام دو رحمت میں رہو مگر اس رحمت کو یاس نہ ہنگا کیسے کہا کہ  
 پیدا این حوا کی بعد دخول حنت کو ہوئی تھی ابن عباس نے اس مسعود اور ایک جماعت کا یہی قول ہے حوا کا نام حوا اس  
 لیے ہوا کہ سچی جی سے پیدا ہو میں یعنی تم حیو ف یا رساد اسد مال کا کہ اس رحمت کو اس جانا بطور امتحان و  
 آزمائش کے تھا ابن عباس نے کہا رحمت مگور کا تھا یہی قول ہے ایک جماعت صحابہ قماعین متعنا عین کا یہود کا یہ  
 رعم ہے کہ وہ رحمت گمیر میں کا تھا ایک وہ بیت میں ابن عباس کو یہی یوں ہی ہے وہ دوسری روایت میں مسئلہ کہا ہے یہی  
 قول ہے اول الحلقہ رحمت کو یاس آدم نے توہ کی تھی وہ رتیون کا رحمت تھا مگر اس کیون کا دار رحمت میں رحمت  
 شاتہا جیسے گاؤ کا سر کر کہی زیادہ رعم تہد سے زیادہ شمر یہ تھا تو مالک نے کہا کجور کا رحمت ہما عجا بدلے کہا کجور  
 کا رحمت تھا کیسے از کا رحمت تا یا کیسے کہا عالم کا رحمت تھا کیسے کہا کاور کا رحمت تھا کیسے کہا ارج کیسے  
 کہا رحمت کی جس سے تھا اور لیا لپے نے کہا کوئی اس رحمت کو کہا تا اسکو رحمت ہوتا بہشت جگہ حدت کی بہن ہو یہی  
 اسی لیے آدم و نان سے رکالے گئے و تب بن سب نے کہا یہ رحمت تا خدا رہا میں پہل لگتا فرستے اسکو کہ یہ  
 سہید ہے کہ لیے کہاتے اسکو آدم حوا کو اس رحمت سے روک دیا کہ تم اسکو مارتے رہا حوا کہا نے کا کیا کر ہے اس جہ  
 نے کہا ہنگا ت یہ کہ اسکا ایک طمس رحمت ہو عینہ ان دونوں کو منع کر دیا تھا ہ سار سے انجا رحمت ہو ہم نہیں  
 جاتے کہ وہ کو سا رحمت معین تھا کیونکہ اسکو قرآن میں کوئی دلیل تعین نخر رد کر نہیں کی ہے نہ مت صحیح

میں آئی ہے کوئی کسی درخت کو تھلا رہا ہے کوئی کسی چار کو تھلا رہا ہے یا یا علم ہو کہ اگر اس کا مالسا او عالم کو کچھ نہیں  
 رہا تا تو حامل کو کچھ نہیں دے دے علم رازی سے ہی اسی ابہام کو ترجیح دی ہے ابن کسر سے ہی کی کو رہا کہا؟  
 شوکانی ہی اسی طرف گئے ہیں عرض کہ کچھ ہی کون نہ ہو شیطان اور دونوں مہاں نبی کی کو حجت سے عیب  
 درخت کو گادیا لغز تن دی جس لہجہ لہاس لہجہ گھر لہجہ ررق لہجہ حین آرام میں تہو اس لکال، مار کسا، اللہ  
 فرمایا اس تم میں میں ایک وقت تک یعنی تاسوت یا تادیام قیامت رہو تمہارا اقرار ررق اصل ہی بن و آن کہ  
 لے قصہ ساریت الیس کا کہ کیو مکر حمت میں حاکم و سوسہ ڈالا تفسیر سورہ اسراف میں ذکر کیا ہے سلیہ کہ وہاں قصہ آدم کا  
 معصل تر آیا ہے مگر احار مد کو راسر کیل میں رلائق تصدیق میں رستحق نگریف الی بن کو رہو ماکہ تہو  
 کہ اللہ آدم کو ایک لہا آدمی بنایا تہا سیر بہت ل تہو جیسے کچھ کہ درخت بہت ہونے اور من رحمت کو چکھا حصر  
 سے اللہ منع کیا تہا تو بدین سے کیو کر گئے ستر لڑ آئے لگا حبت میں و ڈٹے تھے تھے ایک درخت میں بل  
 کھر او لکھ کو ماس سے چھڑا لے لکھ حرم چکار کہ لہا آدم کیا تو مجھ سے ہاگتا ہے کہا ہیہ کہ ر لکھ تہا ہوں اسکو  
 ابن الی حاتم نے سوہت کیا ہے آن عباس کہ تہو بن آدم حمت میں عصر و معرب تک سحیح ہے کہا ایک ساعت دن  
 میں یہ ساعت ہا ساریک عتین دن کے ایام دیا سے تہی رتبع بن انس نے کہا آدم لوین یا دسویں ساعت میں  
 حنت و لکھے او لکھ سرب ایک تلح تہا حنت کو درخت کا سدی لے کہا حلیہ سے فرمایا یہاں و لکھ تو آدم مہدیہ  
 اترے او لکھ ساتھ سحر اسود اور کچھ حنت کو یہ تہو وہ تہو بدین ہیہ لکھ لے اس کے یہاں سے خوشبو کو درخت پیدا  
 ہوئے عطر مہد و تان کی اصل ہی حنت کو پنے میں آدم ان تیوں کہ لطور یادگار ہایت حست و فسوس کے ساتھ تہو  
 سہرا ٹھکی حنت سے لیتے آئے تہو آن عباس سے کہا آدم دحسا نام رین ریا و ترے رین دریاں کہ و لکھ  
 کے ہے جس لصری لے کہا آدم مہدین خواجہ بین الیس و میسان میں جوزین لصرہ و چند میل کے فاصلہ  
 رہے ساپ اصہبہاں میں اوگر آن عمر نے کہا آدم صغار چوامرہ رینارل ہوئے تہو تہو بن لکھ لے کہا آدم رانوریا  
 کو کچھ سگرگوں اوگر الیس انگلیوں میں انگلیان ڈالے ہوئے آسمان کی طرف و کیتا ہوا او ترایہا ثار صحا میں  
 حدیث مرفوع میں کوئی حکم نہ عین تہو آدم کی بہین آئی اتنا صحیح ہے کہ مہدین اوگر لکھ نام تہو حریہ قصہ یا کاکو  
 کامر و عا ربہین ہوا ہیں اسکا کافی ہے کہ جہاں اللہ عا و مان اور مارا جگہ معلوم ہوئی تو کیا معلوم ہوئی تو  
 کیا تو موسیٰ کہ لہا اسکو حمت کم کو زمین ریا و تار مار چہر کی صحت سکھا دی کیہ لیل حمت کو لطور تہو اور راد ماہ ستار  
 کر دیو تہا سول پس اسکا کچھ فتنی مات ہو کہ ریکر تہا تہو وہ بہین لکھ لے ہو تو مہر یہ مرفوعا کہ تہو میں بہترین صبر

[illegible]

تاریک اسی حال  
نوا را گرد خود جمع  
مگوید عمر و مری  
دوم در دل نامزد









وَصَاحِبِ السَّكَاكِتِ قَرَّبَ عَنْكَ سَيِّدُكُمْ وَلَا دُخْلَ كَسْرُ مَسْتَكِبَةٍ بِمَرْحَبِهَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
 کہا ہے عہدہ وہاں حوثیت میں لایا گیا تھا کہ ہم عقربہ ایک ہی عظیم بنی اسماعیل سے اوٹھا دیتے ہمارے عوام اسکی  
 اطاعت کریں گے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جسے انکی سروری کی اسکا سرگناہ شہر کا اسکو شہریت  
 حاد لگا دوسرا حاد لگا اسکی تصدیق قرآن پاک میں یوں ہے اَلَّذِينَ اَلَّوْا اَللّٰهَ اَلْكَیٰفَ مِنْ قَوْلِهِمْ يَوْمَ نُنْصِرُ  
 اِلٰی قَوْلِهِ اَوَّلِيْكَ نُوْنُكَ اَحْرَقْهُمْ مَّزِيْكَ يَوْمَ اَصْرَوْا عَلٰی سِنِّكَ كَمَا اَسْكٰی مَصْدَقِ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا  
 اَعُوْا لِلّٰهِ وَاٰمِنُوْا رَسُوْلُهُ نُوْنُكُمْ يَمْلِكُكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهِ سَرَّحْتِمْ مِّنْ رَّحْمَتِيْ مِّنْ جَنِّ لَوْ كُنْتُمْ كُنْتُمْ  
 میں ایک کہتا ہے یہی ہے جو پہلے عیسیٰ علیہ السلام پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا ہے راز شہر میں حکمت  
 سے سارات ایمان عیدہم السلام کے ماتحت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہہ رہے ہیں بعض سارات فتح لیا  
 میں یہی ذکر کیے گئے ہیں اَوَّلِ الْعَالِيَةِ لَمْ يَكُنْ اَعْدَاءُ يَوْمَ اَلْعَادَةِ يَوْمَ اَلْعَادَةِ يَوْمَ اَلْعَادَةِ يَوْمَ اَلْعَادَةِ  
 عہد ہوا کہ میں ہم سے راضی ہو لگا حکومت میں حکم دے گا ابن العاص کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اسکی نعمت  
 کفار پر یہی ہوتی ہے اتنی کہتے ہیں کہ وہ عہد یہ تھا وَلَقَدْ اٰتٰىكَ اللّٰهُ وَبِئَاتِيْكَ اَلَّذِيْنَ اَدْنُوْا اَلْكَیٰفَ لَكَ اَلْكَیٰفَ  
 لِلنَّاسِ كَيْفَ كَيْفَ يَوْمَ اَلْعَادَةِ اَمَّا اَلْكَیٰفَ يَوْمَ اَلْعَادَةِ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ  
 رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ كَسَا كَسَا اَلَّذِيْنَ يَفْقُوْنَ رُوْنُكَ اَلَّذِيْنَ اَدْنُوْا اَلْكَیٰفَ اَلَّذِيْنَ اَدْنُوْا اَلْكَیٰفَ  
 يَتَّبِعُوْنَ اَلرَّسُوْلَ السَّيِّئَةِ اَلَّذِيْنَ اَدْنُوْا اَلْكَیٰفَ اَلَّذِيْنَ اَدْنُوْا اَلْكَیٰفَ اَلَّذِيْنَ اَدْنُوْا اَلْكَیٰفَ اَلَّذِيْنَ اَدْنُوْا اَلْكَیٰفَ  
 ساتھ سو کہیں کہ وہ عہد یہ تھا وَادَّ اَحَدُ اللّٰهِ فَيُنْشِئُ اَلَّذِيْنَ اَدْنُوْا اَلْكَیٰفَ اَلَّذِيْنَ اَدْنُوْا اَلْكَیٰفَ اَلَّذِيْنَ اَدْنُوْا اَلْكَیٰفَ  
 رَسُوْلُ مَصْدَقِ الْاَنَّهُ قَالَ قَالِ لَعَلَّيْ وَادَّ اَحَدُ اللّٰهِ فَيُنْشِئُ اَلَّذِيْنَ اَدْنُوْا اَلْكَیٰفَ اَلَّذِيْنَ اَدْنُوْا اَلْكَیٰفَ اَلَّذِيْنَ اَدْنُوْا اَلْكَیٰفَ  
 لَمَّا كُنْ يَمْدِيْ مَدِيْنَةَ الْمَدِيْنَةِ وَكَثَرَتْ اَرْسُوْلِيْ ثَانِي مِّنْ يَمْدِيْ اَسْمَا اَحْمَدُ لَمْ يَمْدِيْ مَدِيْنَةَ الْمَدِيْنَةِ  
 حوان آئینوں سے سمجھ جاتے ہیں واللہ اعلم ف جو کہا کہ میری ذمہ داری اسکا مصلحت ہوا کہ اگر تم عہد توڑو گے تو  
 تم کو ہلا دے گا ان عباس نے کہا یعنی جو بات تمہارے آقا و احاد و رازاں ہو ہے تبھی سو سو دھیرہ ہی بلا  
 تم پر نازل کرے لگا پہلے تعین ہی تھی پھر یہ تعین تھی غرض کہ ہر طرح سے رخصت رہتے انکو طرف اختیار حق اتباع  
 رسول ر حق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلایا قرآن پاک کو رواج ہے نصیحت پذیر ہونا اور مر خدا کا بجا لانا احبار  
 کہتا ہے اسکی تصدیق کرنا سمجھا یا گیا کہ اپنی اسی کہوتی ہے جو خدا چاہے ہی لیے یہ کہا ہے کہ تم پہلے کام نہ ہو  
 ان عباس نے کہا یعنی تم کو علم ہے حاورون کو نہیں ہے ہر کس لیے سب پہلے تم ہی مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شتہ ہوا لاکھ اون کے سبوت کی جس کے ٹرہ جگہ آج جریے کہا ہے مراد قرآن ہی ہے یہاں منکر قرآن کام ہو سکتا  
 کثیر ہے کہا وہ دو قول صحیح ہیں اس لیے کہ ماسم تلامذہ میں جو قرآن کا انکار کرے گا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا ہی منکر ہو گا جو حضرت کا منکر ہو گا وہ قرآن کا ہی انکار کرے گا مراد اول کا یہ ہے بنی اسرائیل میں کیونکہ ان  
 سے پہلے اور بہت کفار قریش وغیرہ عرب انکار کر چکے تھے طلاق ہو کہ قوم بنی اسرائیل میں سے پہلے منکر تم بنو  
 اسلیو کہ قرآن میں سے پہلے یہی یہود مدینہ محاط ہو گئے انکار سے یہاں لازم آوے گی کہ انکی جس میں  
 سے پہلے وہی کا وہ منکر نہیں ہے و حصر مصری لکھا ہے توڑا مول سارت گساری دنیا سے یعنی تم لعوس  
 ایمان و تصدیق رسول کے ان تہذبات فانی فیل کہ اذنیار کر دستہ دیے کہا ہے یعنی تہذیبی لالچ پر اسد کے نام  
 کو نہ چھو یا وہی لالچ مول ہو اوالعالبہ نے کہا تعلیم علم پر احرار نہ دیکھو تہا ہی پہلی کتاب میں کیا لکھا ہے اگر انہم  
 تو علم سکھا سفت میں طرح برے اس سفت میں سیکھا ہے کسی کہ ہے طلب ہے کہ ہم عرص بیان و ایشاح و ستر  
 علم کے کتمان اس کر دو ہو کار دو اس لیے کہ تہا ہی است دنیا میں دستور قائم رہے کیونکہ یہ دنیا قلیل حقیر  
 ہے عقریب اکل ہو وادے کی حدیث ابیرہ میں فرود آ یا ہے جس سے سیکھا کوئی ایسا علم جس سے ذات الہی تضر  
 ہوتی ہے یہ سیکھا انکو مگر اس لیے کہ کچھ سامان دنیا کا تہہ آئے تو وہ شخص دن قیامت کو سخت کی خوشبو  
 باو یگا قرآنہ اذہ و ذہاد معلوم ہوا کہ علم دین پر بکرو دیا لکنا ناہم میں جانا ہے ابن کثیر نے لکھا علیم کرنا علیا اگر احرار  
 پر فقر کر لیا ہے تو حار مبین ہے ہاں بیت المال سے بقدر کفالت حال و عیال کے لے سکتا ہے نہ اگر ان سے  
 کچھ نہیں ملتا ہے اور بیت تعلیم کے کما کی بھی نہیں کر سکتا ہے تو یہ شخص شل لے سکے ہے کہ حلی کچھ احرار فقر ہو  
 ہے سو جب فقر نہ ہوئی تو انہیں کیا لکنا ہو ماضی و احمد و جہد و علما کے لوایم ذکر پر زوری لے سکتا ہے جیسا کہ صحیح  
 بخاری میں مذیل قصہ شخص باکریدہ یون آیا ہے کہ رسول مدلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّ اَحْقٰ مَا اَتَّخَذْتُ  
 عَلٰیہِ اَحْرًا اَتَّخَذْتُ اللہ پر قصہ زن مظلوم میں آیا ہے رَوَّحْتُکُمْ اَمَّا مَعَّکُمْ مِنَ الْقُلُوبِ اَتَّہٰی لکن پہلی احرار معوز  
 قریب کے قریب معوز علیم کے دوسری احرار معوز مہر کے ہی نہ معوز علیم کے ہی ابو حدیث عبادہ بن صامت میں  
 آیا ہے کہ ایک شخص نے انکو معوز تعلیم قرآن کے ایک نوجو میں دی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
 اگر تو لگ کی کسان چنے گلو میں لکنا چاہتا ہے تو اسکو قبول کر دواہ اوداد ابن شیرے لکھا چو اب دیا ہو کہ  
 تعلیم اسکر لے لے تھی یہ معوز قریب کے تھے لیکن حاضر نہوا اگر بہا ہی ہو احرار تمہیلی جاتی تو درست ہوتا یہ کہ حدیث  
 نزدیک اکثر علما کے ہی طلعت لکائی گئی ہے و فائدہ کہ تقویٰ کہتے ہیں تقویٰ یہ کہ اسکی اطاعت مابین محبت الہی

کمالائے اللہ کی مصیبت بحرف عقاب خفا ترک کر کے اس کی سبب میں کونجھی سے ڈرتے بچتے رہو و عیبت و حق کے  
 صحیحائے خلاف حق کے ظاہر کرنے محال ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمالائے پر و بالا کیسوا الحق بالکامل و مکتوما  
 الحق و اس کے بعد مکتومون ۵ و افعوا الصلوة و انوا الزکوة و اس کے حق مع الکریمین ۵ مت ملا و صحیح میں عطا  
 اور یہ جیسا و صح کو حاکم کٹھری کرو نماز دیکر و رکوع جہکدو صاحب جہکدو و ان کے ف اللہ آیت میں یہود کو و حنین  
 سے منع کیا انھار حق کا حکم دیا ان عباس کے کہا یہی حق کر اطل سحیح کو دروغ سے غلاؤ ان کا لپٹے اتار کر یا وہ  
 کیا ہے کہ است محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جبر و ابی کمالا و قوادہ لے کھائی یہودیت و نصاریت کو اسلام میں  
 دھل کر و حالانکہ تم جانے ہو کہ اللہ کا دین بھی اسلام یہودیت و نصاریت و آئندہ کجرات و سہین ہوا آج باہر  
 نے کہا سحیح کا چھپایا جا جائے کہ تہا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تورت اخیل میں لکھا ہوا یا رسول کو یہی پوچھا  
 لیا مگر مانا جان و جبکہ انکار کر گئے حق بات کو چھپا ڈالا یا یہ طلب ہے کہ تم حقیقت کو چھپاتے ہو حالانکہ تم کو معلوم  
 ہے کہ اس جسیانے میں کس قدر نقصان عظیم ہے اور ان لوگوں کا جو تمہارا اس اضلال و اطل میں پسندیدگی کیونکہ  
 یہ پینسا انکو جہم کی سیر کرانگا ف اس آیت سے یہ نکلا کہ جس کی حق بات معلوم ہو اور غلط کرنا اس حق کا  
 جب جو چھپانا اسکا حرام ہے ہمیں سید ہے ساری خلق کو متحد یہ ہے ایسے کام سے سوئے خطاب اگر یہ صورت میں  
 حاصل ہے مگر منہ پر قائم معلوم ہوا کہ ہر ایک شخص جو پلانا حق کا اطل سے چھپانا حق کا کسی جو فرض ہے جس سلطان کے  
 کتا میں علم حدیث کی بڑی بیاسی ہیں اور اس کو حکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی امر میں امور دین دنیا میں معلوم  
 ہو چکا ہے مگر وقت سوال کے وہ اس حق کو چھپانا نہ ہے یا کسی نماز شلح کی بات ہو ملا کر راہ صواب کے گمراہ کرتا ہے  
 اس آیت میں دھل ہے لفظ و انکم مکتومون سے یہ ثابت ہوا کہ کفر یہود کفر عبادتہا کفر جبل سواس کفر کان دہشت غلیظ  
 اسکی منزہت محبت جو طرح انکا تقلید کا اتعاست کے انکار عناد ہے و انکار اصل آیت سے یہ نہیں نکلتا  
 کہ ہمراہ جبل کے لبس لکھان جائز ہوتا ہے کیونکہ حامل پر یہ بات و جب ہو کہ وہ کسی جنمیر میں خصوصاً امر دین میں بوجھ  
 بوجھ بنقدی نکرے اس لیے کہ نظم کرنا تصدیق کر احکام دین میں کام اور شخص کا ہے جو علم میں ہوتا ہم پر  
 کیا ہو کہ ان جہال و قلعہ بن کمان کیسائل شرع میں کاکحل کاکحل و انکا اللہ ف فتح البیان میں اس مقام  
 رو کیا ہے اور ان تکلمین مفسرین پر جنہوں کے آیات و بیانات قرآنی کے مناسبات ماسی میان کی ہیں پہلے تقاضی نے  
 یہ کام کیا ہوتا ہوا و ان کے تفسیر رحمانی تفسیر غریبی میں ہی یہی غوغا ہے اس کے کلام پاک کو اس تکلف سے کیا غلا  
 کر عمل آیات کا ہمیشہ موافق حالات متنوعہ و حادثات مختلفہ کے رہا ہو اگرچہ مناسبت ماسی کا جس طرح کرنا کہ کنند و گاہ

برآوردن یا دوستی نمودن یا تہن مسکوتی ہے پس اس نامہ **ف** استغفار ہے کہا اور اس آیت میں حکم کیا ہے ہر اہل کتاب  
کو نماز پڑھنے کا ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس بات کا کہ تم بال کی رکوع حصہ نہ ہی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر  
کیا کہ ہمراہ اس امت اسلام کے رہو انہیں میں کے ایک تم ہی ہو جاؤ ان جماعت کے کھامراؤ رکوع سے اس جگہ طاعت  
وہاں سے ہے دوسرا لفظ یہ کہ مراد مقدار رکوع ہے دوسرا زیادہ تر قول ظاہر تر ہے اس لیے کہ ذکر رکوع ہمارا  
کے آیا ہے اگرچہ پہلے سعی ہی لکھ بھیج ہو سکتے ہیں اسے رکوع خود ایک طاعت جیسا کہ یہی لیتے ہیں  
کہا ہے کہ مراد رکوع سے فرضیہ وجہ ہے کیونکہ اعمال کے رکوع و بی نما کے کہ مع ہیں یہ آیت میں ہے  
کہ مراد صدقہ فطر ہے مگر یہ جو بہتر ہے فتح الکیاں میں ہے کہ مراد نماز سے اس جگہ ہمارے چنگا نہ ہے  
مع حملہ دو درکان کے بھی حال رکوع کا ہے **ف** رکوع کہتے ہیں کہ جو رکوع سے سر جاکرے رکوع کا  
رکوع ساتھ ہمارا رکوع کا ذکر اس جگہ اس لیے کیا کہ یہودی نماز میں رکوع ہمارا اہل جاہلیت پر رکوع کہنا ہی تھا  
رکوع سترعی کہنا و ہماری حالت میں حدیثوں میں اس کا ذکر آیا ہے کہ گرون و کر کوٹھا کہ کہتوں کو کلف و تسبیح  
بیکر یا طہیناں تمام ذکر سترہ کرے **ف** اس آیت یہ نکلا کہ نماز جماعت کے ٹہنا جیسا ہے جماعت نزدیک اصل اہل  
علم کے وجہ ہے کہ ہر چیز نزدیک است مذکور ہے نہ وجہ ہی قول حق ہے کیونکہ ایک جماعت صحابہ ہر مرد و عورت  
صحیح میں آیا ہے کہ ہمارا جماعت کی ہمارا رکوع میں ایسا میں درجہ رکوع ہے معلوم ہوا کہ اگر کسی عذر سے یا عذر نماز  
دس ہمارا ہے تو یہی ہو گئی جماعت اگر فرض ہوتی تو ہمارا ہے سے عرض ادا ہو تا بخاری میں مرد و عورت آیا  
ہے کہ جو حصہ امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے وہ اس شخص سے بہتر ہے جو اکیلا نماز پڑھتا ہے پوری سخت اس  
مسئلے کی شرح سننے میں ہے فطری نے اس آیت کو بھی مسائل جماعت و امامت کو اچھی طرح لکھے ہیں تاکہ فرقہ  
الناس یا اللہ و تفسیر انفسک و انکما تملکون الکتاب طاک کہ تملکون کیا حکم کرنے ہو تم لوگوں کو نیک  
کا کام ہو لے ہو آپ کو تم پڑھتے ہو کتاب ہر کیا ہیں لوجہ ہے خطاب ہر اہل کتاب کو کہ جو تم اور ان کو کہتے  
ہو وہ کام وہ نہیں کرتے کیا تم نہیں سمجھتے ہو کہ کیا رکوع ہر روز انیس سو چار گنا کہہیں کہ وہ نے کہا نماز اہل  
لوگوں کو تاکہ ان کی اطاعت کرو یک کام کرنا کہ در خود خلاف اور ان شاء کے کہے اور پھر ان کو یہ عار دل کا  
ان میں سے کہا منافق لوگ لوگوں کو کہتے ہو کہ تم روزہ رکھو نماز پڑھو یہ کام کرنے سے جو کوئی دوسرے کو حکم دیتا ہے  
اس کو جیسا کہ سے حلد اور یہاں آتا ہے کہ کام کو بجا لائے وہ ہی مثل ہوگی کہ جو دوسرے صحت دیگان اصیحت ان جیسا  
سے کہا ہے طاعت کو اہل کتاب تم لوگوں کو کہے منع کرنے ہو بلکہ کہ تمہاری پابندی اور عہد تو یہی ہو مگر جو تم

[illegible]

۲  
از نیپ سپ صاحب  
بہار کھجور کھجور  
خاکم کھجور  
میں دھان بون  
پی سورا باجور  
تھم کے دولت  
بابا کھجور کھجور  
بھجور کھجور  
اسی طرح کھجور  
میں ۱۳





ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سریرہ گدے سے دھٹ کو لٹکے ہوئے تھے دیکھا گیا تیرے پیٹ میں درد کیا ہوا تھا  
 اڑھ مارٹھ میک مار سنا ہوا دوا میں جو اس احساس کہ سوزین خیر ملی کہ اوک بھائی انتم مر گئے اناللہ کہ کمرہ  
 سے علیحدہ ہو کر اڑٹ ہٹا کر ناز ٹیپھے لگے بیرواری کے پاس حاکم آیت تھی **وَاسْتَعِذُوا بِالصَّكْرِ وَالصَّلَوِّ** ہو  
 میں اس حریے مدیت کیا ہے اس حرج نے کہا یہ دو چیزیں معونت میں اللہ کی رحمت میں صدقین مدح صخر  
 صارین میں بہت آئی ہیں مگر عام میں نہ خاص تاہم اس آیت کو کسیدر سیوٹی سے دیکھو دوسو میں ذکر کیا ہے  
 اسطرح اللہ قرآن تشریف میں صاحبان صخر کی رعص صخر میں ذکر فرمائی ہے **بیت** صخرت طلاح دل ہمار  
 نودوق ہوس کہ کم داری و سیار ضرورت مد میں ہتاسون کہ صخر کی حرار میں اگر کوئی ادا آیت و حدیث نہ  
 مونی مگر یہی ملک آیت **وَمَا تَوْفِی الصَّادِقِ** انھوں نے یہ جسا **ل** نودو صخر اختیار کرے صخر کے دین نیامین کما  
 تہی حدیث صہیب میں مروعا آیا ہے کہ انبیاء وقت گہرٹ کر ناز کر کرتے ہے دوا احد فاس حبیب **ف**  
 مراد فاس تعین کر دیکھ جس کے موس میں کسی نے کہا حالف میں کسی نے کہا مسلمین میں کسی نے کہا صدقین  
 و عدد و عید میں کسینے کہا مسکین میں کیسے کہا متدلیس میں کسی نے کہا مسو صہیب میں تعیان توری کہ تیر  
 میں سے اہل حق سے پوجا خضوع کیا حیرت کہا اے توری لوگوں کا امام نا حاتہا ہے اور خضوع کو میں فاسا بھیجا  
 کہ خضوع کھ رہیں ہے کہ مڑا کہاٹے مڑا جھوٹا پیسے مڑنگوں سے ملکہ حوس یہ یہ کہ شریف و کسیدہ وحی میں یکسان  
 سمجھے جو کام اللہ نے تجھ پر فرض کیا ہے تو اس کو امداد عاری و توری خاکساری عوی رہتے ان کثیر کہتے ہیں ہر  
 کہ یہ کہ خضیہ آیت سیاق اندامی اسرائیل میں آئی جب لکن کینہ خاص کر وہی لوگ مقصود نہیں ہیں بلکہ اس کے  
 اور غیر کے لیے ہوا ہے اس آیت میں یہ لکھا کہ یہ ناز مارہ صہیب یا یہ مامات اسی پر آسان ہوتی ہے حوقیا ست کا  
 صخر ہے خدا کے ملے کا ایسے حضور ہوئے کا تعین کہتا ہے جس کو معاد کا یقین آگیا اوسے طاع کا کمالا مانگا  
 کا ہڈا ناسہل ہو گیا جسکا ایمان صحیف ہوا وہ پھر کمالا طاع کا ترک کرنا ہوں کا بہت مشکل ہو جاتا ہے لاحول  
 لا قوۃ الا باللہ اذن میں اس جگہ مطابق محاورہ **عزّ الشّار علی الذّکّ** یقین ہے محابہ نے کہا اذن میں جہان  
 کہیں لفظ ظن کا آیا ہے معنی اوس کو علم میں یہی بات ایک جماع سلف از کسی ہر حدیث بخاری میں آیا ہے کہ مازن  
 قیاس کہ ایک شکر سے کہہ گا **اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ مُلَکٌ قَدِیْقٌ قَدِیْقٌ لَکَ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَلِیْکُمْ اَسْأَلُ** گما لیسیتی اس حکم  
 یہی ظن معنی یقین ہوا گیا ہے اس آیت میں ربیع اول بارہ اول کا ختم ہوا و اللہ احمد و مسند  
**یٰ اَیُّہَا الرَّسُوْلُ اَدْکُوْا وَیُحْمَیْ اِنِّیْ اَعْمَلْتُ عَلَیْکُمْ وَ اِنِّیْ نَصَلْتُکُمْ عَلَی الْعِلْمِیْنَ** اہو اولاد یحوی کی باکرہ

۴  
 ارشاد پاک  
 یہ کہ سرکار  
 علیہ السلام  
 ہوا اور کائنات  
 ہے ان کی زبان  
 سننے

انسان میرا جو بیٹہ تم پر کیا ہے یہ تو تم کو بڑا کیا جہاں تک لوگوں سے صرف عمر بن خطاب اس کی کوڑ پڑے کہ تہو وہ قوم تو  
 گندہ کی اراؤم کو لے ہو یعنی اعتبار عدم لفظ کا ہے مخصوص ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اذن نعمتون کو یاد دلایا ہے  
 جبہ وکے آثار و صفات کو نہیں اور جو بزرگی انکو اُس زمانے کے لوگوں پر دی تھی جیسے رسولوں کا انہیں میں سے بھیجا  
 انہیں کا انہیں یہ آثار کا قال تعالیٰ وَلَقَدْ اخْتَرْنَاكُمْ عَلَى الْغَلْبِ عَلَی الْعَالَمِیْنَ وقال تعالیٰ وَاِذَا قَالَ مُوسٰی  
 لِقَوْمِهِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ كَمَا اَنْجَلَكُمْ مِنْ مِصْرَ وَجَعَلَكُمْ مُلُوكًا وَاَنْتُمْ تَقْلُدُ حُكْمَ اٰمِلِیْنَ اَبُو الْعَالِیَةِ  
 نے کہا تو فیضیل یہ تھی کہ انکو بادشاہی و پیغمبری دی و سوقت میں جو شخص عالم تھا اس پر کتابیں تیار  
 ہر زمانے میں ایک عالم تھا ہے ابن کثیر نے کہا اسی بات چل کر آیت کا مد جس سے اس لیے کہ یہ بہت اُن سے فضل  
 ہے بدلیل اس آیت کہ یہ کہ کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَارُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَذُووْا  
 بِاللّٰهِ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْاَلْکَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّكُمْ اہل سنن نے معاویہ قشیری سے فرود عار ویت کیا ہے تم لو پر  
 کر دے تہرمت کو تم اُن میں بہتر و بزرگتر ہو امیر برآس بابین اور پی پی حدیثین آئی ہیں کسی نے کہا مراد ایک طرح  
 کی تفصیل ہے سب لوگوں پر نہ مطلقا مگر اس میں نظر ہے کسی نے کہا نہیں بلکہ ساری امتوں پر فضیلت دی گئی تھی  
 اس لیے کہ اکثر انبیاء اسی امت میں ہو گئے لیکن اس میں ہی نظر ہے کیونکہ لفظ عالمین کا عام ہے سارا گلے پچھلے انبیاء  
 کو شامل ہو گا لاکہ برہم خلیل علیہ السلام اُن سے پہلے تھے اور وہ ساری انبیاء سے فضل میں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم اُن سے پیچھے تھے اور وہ ساری خلق سے اول آدم تا ابن دم فضل میں بلکہ سید اولاد آدم میں بنیاد و آخرت میں  
 فتح البیان کا لفظ یہ ہے کہ مراد عالمین سے اس زمانے کے لوگ ہیں پس یہ لفظ شامل ماضی و مستقبل نہ ہوگا اور  
 نہ تفصیل اگرچہ حق میں آبا کے ہو لیکن اس کے ایک طرح مختص بنا کر وہی حاصل ہوتا ہے کثافت میں کہا کہ مراد عالمین سے  
 ایک بڑا گروہ ہے جس طرح فرمایا ہے بَادِئُهَا اِلَھَا اَلْاَلَمِیْنَ لفظ عالم بولتے ہیں مراد کثرت ہوتی ہے اتنی مکرر آزی نے  
 اس کو ضعیف بنایا ہے شوکانی نے اس ضعف کو قبول نہیں کیا بلکہ کثافت کی تائید فرمائی ہے یہی بات ٹھیک ہے و  
 اَلْقَوِیْمَا لَا تَخْزِیْ کُلَّ نَفْسٍ مِّنْ نَّاسٍ وَّ لَا یُغْنِیْ عَنْہَا شِفَاعَةُ وَّ لَا یُخَفِّضُ مِنْہَا عَدَلٌ وَّ لَا کُلُّہُمْ یُنْصَرُّوْنَ  
 بجز اوسن کو کہ کام نہ آوے کوئی شخص کسی کے ایک نہ نہ قبول ہوا و اس کی طرف سے سفارش نہ لین اوس کو بدلے میں  
 کچھ نہ اذن کو دے وہی بچے بنی ہر لیل کہتے تھے کہ ہم کیسے ہی گناہ کریں پھرے نہ جاؤ گے ہمارے باپ یا دوسری نہیں ہو  
 چوڑ الین کے مراد اوسن بن و نیامت کا دن ہر دن کوئی کسی کے کچھ کام نہ آوے گا کا قال تعالیٰ وَاِذَا تَنَزَّلَ  
 وَاِنْ رَءَوْهُ رُوُّوا وَاِنْ سَمِعُوْهُ سَمِعُوا وَاِنْ رَءَوْهُ رُوُّوا وَاِنْ سَمِعُوْهُ سَمِعُوا وَاِنْ رَءَوْهُ رُوُّوا وَاِنْ سَمِعُوْهُ سَمِعُوا

اس آیت میں عالمین کا لفظ عام ہے سب لوگوں پر  
 اور جو بزرگی انکو اُس زمانے کے لوگوں پر دی تھی  
 جیسے رسولوں کا انہیں میں سے بھیجا  
 انہیں کا انہیں یہ آثار کا قال تعالیٰ  
 وَلَقَدْ اخْتَرْنَاكُمْ عَلَى الْغَلْبِ عَلَی الْعَالَمِیْنَ  
 وقال تعالیٰ وَاِذَا قَالَ مُوسٰی لِقَوْمِهِ  
 اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ كَمَا اَنْجَلَكُمْ  
 مِنْ مِصْرَ وَجَعَلَكُمْ مُلُوكًا وَاَنْتُمْ تَقْلُدُ  
 حُكْمَ اٰمِلِیْنَ اَبُو الْعَالِیَةِ نے کہا تو فیضیل  
 یہ تھی کہ انکو بادشاہی و پیغمبری دی و  
 سوقت میں جو شخص عالم تھا اس پر کتابیں  
 تیار ہر زمانے میں ایک عالم تھا ہے ابن کثیر  
 نے کہا اسی بات چل کر آیت کا مد جس سے اس  
 لیے کہ یہ بہت اُن سے فضل ہے بدلیل اس آیت  
 کہ یہ کہ کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ  
 تَارُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ  
 وَذُووْا بِاللّٰهِ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْاَلْکَابِ  
 لَكَانَ خَيْرًا لَّكُمْ اہل سنن نے معاویہ قشیری  
 سے فرود عار ویت کیا ہے تم لو پر کر دے  
 تہرمت کو تم اُن میں بہتر و بزرگتر ہو امیر  
 برآس بابین اور پی پی حدیثین آئی ہیں کسی  
 نے کہا مراد ایک طرح کی تفصیل ہے سب  
 لوگوں پر نہ مطلقا مگر اس میں نظر ہے کسی  
 نے کہا نہیں بلکہ ساری امتوں پر فضیلت دی  
 گئی تھی اس لیے کہ اکثر انبیاء اسی امت میں  
 ہو گئے لیکن اس میں ہی نظر ہے کیونکہ لفظ  
 عالمین کا عام ہے سارا گلے پچھلے انبیاء کو  
 شامل ہو گا لاکہ برہم خلیل علیہ السلام اُن  
 سے پہلے تھے اور وہ ساری انبیاء سے فضل  
 میں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم اُن سے پیچھے تھے اور وہ ساری خلق  
 سے اول آدم تا ابن دم فضل میں بلکہ سید  
 اولاد آدم میں بنیاد و آخرت میں فتح البیان  
 کا لفظ یہ ہے کہ مراد عالمین سے اس زمانے  
 کے لوگ ہیں پس یہ لفظ شامل ماضی و مستقبل  
 نہ ہوگا اور نہ تفصیل اگرچہ حق میں آبا کے  
 ہو لیکن اس کے ایک طرح مختص بنا کر وہی  
 حاصل ہوتا ہے کثافت میں کہا کہ مراد عالمین  
 سے ایک بڑا گروہ ہے جس طرح فرمایا ہے  
 بَادِئُهَا اِلَھَا اَلْاَلَمِیْنَ لفظ عالم بولتے  
 ہیں مراد کثرت ہوتی ہے اتنی مکرر آزی نے  
 اس کو ضعیف بنایا ہے شوکانی نے اس ضعف  
 کو قبول نہیں کیا بلکہ کثافت کی تائید فرمائی  
 ہے یہی بات ٹھیک ہے و اَلْقَوِیْمَا لَا تَخْزِیْ  
 کُلَّ نَفْسٍ مِّنْ نَّاسٍ وَّ لَا یُغْنِیْ عَنْہَا شِفَاعَةُ  
 وَّ لَا یُخَفِّضُ مِنْہَا عَدَلٌ وَّ لَا کُلُّہُمْ یُنْصَرُّوْنَ



حمار عادل کا ہو گا جس کے سامنے بیغیون کی کچھ چلے رہے ہوں گے کیسے مدی کی سرافیل اس کی بیک کی خزاوند  
 اس سے دیگا یہ آیت مل اور آیت کر ہے کہ وَفِیْهِمْ اَنْفُسٌ مِّنْکُمْ لَکُمْ اَلَا تَعْلَمُوْنَ اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ  
 کتاب ہون یا مسرکین جادہ خراب انکو لئے اوسدن کوئی طریقہ رہائی کا عذاب خدا سے نہیں ہے وہ دن کچھ دنیا گسادیں  
 ہے کہ وہاں بیت لیس کہائے کہ لائے خوش آمد آمد می سعادت سے کام چل کچھ یہاں سے، در کین یا دوست یا  
 اس کا کام آدین یا باپ اور کچھ ایں وَادِیْکُمْ لَکُمْ مِّنْ اِلٰہِ فِرْعَوْنَ لَکُمْ مِّنْکُمْ سُوْدُ الْعَدَاۤءِ یَدِیْکُمْ حُجُوْبُ اَسْاۤءَکُمْ  
 وَکَیْفَ تَعْلَمُوْنَ لَیْسَ اَکْثَرُ مَا فِیْ ذٰلِکُمْ مِّلَکٌ مِّنْ شَیْءٍ عَظِیْمٌ حَسْبُ جَبُوْرًا یٰۤاٰیہِمْ ثُمَّ کَوْفِرُوْنَ لَکُمْ سُوْدُ دُتُوْر  
 تھے نکوڑی تکلیف دہ کرتے تھے تہاڑی بیٹھے تھی رکھتے تھے تہاڑی عورتیں ہمیں مدد ہوئی تہاڑی سب کی  
 بڑی یہ جھوڑا نا انکا موسیٰ علیہ السلام کی طویل سے ہوا بن کثیر نے کھا فرعون لعد اس کے خواب دیکھا تھا اور  
 گیارہ نواب یہ تھا کہ ایک آگ بیت المقدس لکلی سے بلاد مصر میں قط کے گھروں میں گھس گھس بنی اسرائیل کے  
 گھر گھر گئے ہیں مضمون اسکا تھا کہ رمال ملک لانتہہ یہ ایک شخص اسرائیل کے ہو گا کسی نے کہا فرعون یہ بھی یہ  
 مات کہی گئی تھی کہ بنی اسرائیل ایک شخص کے منظر میں جس کے ماتہہ پر انکو دولت اور رفعت حاصل ہوگی ت فرعون  
 نے یہ حکم دیا کہ اون میں جڑ کا پیدا ہوا سو کو قتل کر ڈالو لڑکیوں کو جیوڑو و بیہری اسرائیل کو سخت محنت کر کا موں  
 میں بکڑا ریل جڑ میں لینا شروع کیا ف اس کثیر کہتے ہیں فرعون نام ہے ہر کا فرادشاہ مصر کا قوم مخالف  
 وغیرہم سے جس طرح کہ قیسر نام ہے ہر کا فرادشاہ ریم و شام کا کسری نام ہے ہر کا فرادشاہ مصر کا تھا نام ہے  
 ہر کا فرادشاہ میں کا تاشی نام ہے ہر ادشاہ جبکہ کا بلبلیم نام ہے ہر ادشاہ ہند کا انتہہ لکن کتب تاریخ  
 میں ابطال نام ملک یونان کا تاشی ہے حیدر لاف ہر ادشاہ ہند کا ٹھیرا یا ہے خاقان لقب ہے ہر ادشاہ چین  
 کا ہر ایں کثیر نے کہا کہتے ہیں نام اوس فرعون کا جو زمانہ موسیٰ علیہ السلام میں تھا ولید بن صعصعہ ریان ہے  
 کسی نے کہا صعصعہ بن یان وہ اولاد عمیق بن اود بن ارم بن سام بن نوح سے تھا اوسکی کنیت ابوہرثی اسل  
 میں فارسی ہوا اہل اصطفیٰ سے پہر کہا کچھ ہی ہوا اسکی اولاد یعنی ٹپے انتہی فتح البیان میں آتا اور زیادہ کیا ہے  
 کہ نام فرعون کا قتل اہل کتاب میں قابوس تھا چارہ جس سے زیادہ یا موسیٰ علیہ السلام کی عمر کیسے بیس سال کی ہوئی  
 مسعودی کہا عربی میں فرعون کی کچھ بیٹھنیں ہیں جو ہری کھا فرعون کہتے ہیں ہر کرش جبار شکیر بکار کو۔  
 و استعمال لفظ ہا کا ظہور و ثر و درو میں آتا ہے یہاں اگر حیر مراد ہے تو وہ خیر یہ تھی کہ آئندہ انکو آباد ہلاک ہو خدا  
 فرعون کا خا دی ابوہرثی بن جریہ اس میں اس و مجاہد نے ترجمہ ہا کا اس جگہ لغت عظیمہ کیا ہے اور اگر مراد خیر ہے تو

۹  
 اسکا اسم  
 کہ ہے وہا  
 ہے یہ جگہ  
 کہ اسکا  
 میں کہ











جب فرعون عقی ہو چکا اور یہی اسرائیل خلاص ہو کر چلیے جنگل میں اُسکے خیمہ ڈیرے بہت گہرے تو سارے یوں ار رہتا وہ سب  
 کا کیا اناج یہ بیو بخل و ست و سلوی اور تناس ایک حیرتی بیٹی دہنے کو سو دے رات کو اُس میں سے لٹک کر گئے گرد  
 و پیر پر رہتے صحلو آدمی انہی موت کو راسخیں لانا سلوی ایکٹ اور نام ہے تمام کو لٹک کر گئے گرد ہر اردوں حال و جمع  
 ہوتے اندر پیل ٹپے پکڑ لاتے کیا کر کے کہاتے دروں تک پہنچا کہا یا کیے ف اس عمارت کہا یا ر دیا ہ تھا صیا  
 ہوتا ہے ملک اس زیادہ ٹہنڈا دیا کر ہ تھا ایسے ہی ار میں اسد تعالیٰ میں اس کے آد لگا کر تھوں دیکر اسی ص کے ار  
 میں آگے تھے یہ بادل کے ساتھ تھیے جنگل میں رہتا تھا اس کتہ میں رکھیں کو تھانے کہا وہ ایک طرح کا گود ہ تھا عکس  
 لے کہا اُس ہی مگر گاڑی سدی لے کہا یہ اُن دس دسٹ تحصیل پڑتی قنادہ لے کہا اکی جگہ میں گتی حطرح سر  
 گرما ہے دودھ سے زیادہ سفید تھمد و زیادہ شیریں تھی طلوع و غر سے سورج نکلے مک رسا کتی جو حصا لٹن کی  
 قوت سے زیادہ لیتا تو حرات ہ جاتی تر جع من اس لے کہا من لکٹا پنی تھا تھند کی طرح اوسکومانی میں ملا کر بیٹے تھب  
 من سے کہا من تلپ رملی تھی ایسے چپانی سعی لے کہا یہ تھا رات تھند ستہ راں حصہ ہوس کا ہی قول ہے زید بن سلم  
 کا ہی اس کتہ کہتے ہیں عمارتیں معسوں کی طرح من ایک دو کمر لگ سگ ہیں معطی بات ہو گے کسب و اسکو  
 طعام کہا ہے کسب و مانی ٹہنڈا ہے غلام یہ ہے کہ من سے جنگل مانے آیرست رکھی طعام ہو یا تھرا د خیرے سخت  
 و سخت بنتی تھی جو من ات تھوڑے او سکوتہا کہا اُو طعام ہے مانی میں ملا تو سر اسے کسی اور حرسے جوڑ تو اور کچھ  
 سوھا و دکن آیت تشریف سوہ لکھہ مراد ہیں اس دلیل ہو کہ بحاری میں سفید من یہ سے مراد عا آیا ہے کہ کیا وہ ست  
 اہلکامانی آنکھ کے لیے صفا ہے حدیث کو نام احمد ہے ہی روات کیا ہے ملک سو ا بودا و دکر سال اہل من اوسکے راوی  
 میں زیدی نے حسن صحیح کہا ہے حدیث کسی طریق و نزدیک شیخین و غیر ہا کے آئی ہے اس کتہ بہت سوط  
 احادیث کو ابی نعیم میں دکر کیے ہیں یہ کہا ہے کہ ان جاس کتہ میں کہ سلوی ایک مردہ ہے ساء سنائی کے ہی بات اس  
 مسعود اور ایک جماعت صحابہ نے بھی کہی ہے عکس لے کہا ہے وہ ایک چڑیا بھی جیسے حست کی چڑیا کھنکے سری  
 قنادہ لے کہا وہ پردہ سرخی مل تھا ماد و سکو لاتی تھی دس سے لے کہا سلوی ایک بٹا پردہ ہوتا ہے مک کو تو  
 کے او سکوا ایک سچرے دو کمر سیدھا کک لیے پکڑ کتہ ہے وہ ایک میل کے امار میں ایک پردہ ملد میں پر گرتا تھا  
 تھا سدی نے کہا جب بنی اسرائیل جنگل میں گئے تھے علیہ السلام کو کہا بیان طعام کہا اس کے س سلوی او مارا  
 کہ مانی اس ہو تھیر عیسا مارا ہر شے جاری ہو گئے کہا سایہ کہاں ہو بادل آیا وہ سایہ کرتا تھا کہا اس کہاں  
 کپڑا مل مل چھوٹے رہتا نہ پانا موانہ مشتاف فنج السیان میں ہو کہ وہ بادل اوسکے ساتھ جنگل میں رہتا تھا

انک ستموں کو کا تھا وہ رات کو جب عید ہو تا چکنا چنگل حکومتیہ کہتے ہیں در سان شام و مصر کے تھا تو کو کر کا لبا  
 حوڑا وہاں عالمیں میں تک حیران بر بیان ہو چکے تھے کی راہ میں مصر میں کہتے ہیں یہ سزا سپہوی کہ شہر حارین  
 میں جاے سے اکار کیا تھا کہا تو اور تیرا راکار لڑوا لکے بعد اچھا لاکہ تھی مسکی تہ میں تہا ہو کر مگئے گروہ مخصر  
 حو میں میں سر کا یہ تھا ہارون ہی میں سر سال بہر بعد او کے موسی علیہ السلام ہے ہی انتقال فرمایا ف التہ اس  
 و سلوے کو حلال لہدیہ تہیرا پورایا کہا و مگر جمع کرنے سے منع فرمایا تھا معلوم ہوا کہ جو چیز سے وہاں کے لائن  
 وہ ہٹا لاکہ ہیں ہو جاتا ہے اسکو بلا ادن میزیاں کے اس جیس میں کوئی انصر بینوتا ہے انہوں نے یہ ظلم نہا  
 کیا تھا کہ عورق بے شقت و محنت کو دنیا میں بچیاں کو عقبے میں انکر مٹا تھا اسکو لیکر جمع کرنا شروع کیا جو حد  
 مقرر کر دی تھی اوس کے اگے ٹرہ گئے مستحق عذاب کے سب عسکریاں کیا نعمت کا شکر بخانہ لائے و اذ علما اذ علما  
 ہلہ العریۃ فکلوا منہا حیث سبتم رعدا و اذ علوا لکات صحتا و فو کو لوطیہ نعیر لکم خطمکم  
 و سیدید الخسین ۰ فکل الذر کلتمو اقولہ عیر الذی قبل لہم فاسر لکعل الذین  
 کلتمو خیرا میں السماء عما کا فو ایسقول ۰ جب کہا جئے دحل ہوا اس شخص میں کہاتے ہیں اس میں جہان حو  
 مخلوط ہو کر دحل ہو در واکر میں جدہ کر کے کہو گنہ اور سے خوشیں ہم تم کو تہا ہی تقصیر میں اور زیادہ ہی نیک  
 یکی والوں کو سر دحل لیے اہلانون نے مات سو اوس کے حو کہدی تھی ہیرا وانا ہے لے اہلانون یہ خدا  
 اتناں کو ایک بے حکمی یہ ف جنگ میں اسی تقصیر ہے تہ سورہ ماندہ میں اسکایاں ہو ہیرا ایک کہا سے بہک گئے  
 تہ ایک سہ میں ہو جایا اور حکم دیا کہ دروازے میں جدہ کر کے حاو خط کہو یسے گاہ اترے انہوں نے ٹہٹے سے  
 مد لے خط کے خط کہایسے گیہوں جدہ کے لے جو ٹر کے بل سر کے لگے بہر تہ میں حاکر انیر طاعوں ٹرایسے پور  
 کی و اما آئی دو بیر میں قریب شتر نزار آدمی کے مر گئے ف ابن کنیرے کہا اس آیت میں ملا مت انیر و جب ہم  
 موسی علیہ السلام کے مصر کے نکلے تھے انکو حکم ہوا تھا کہ تم اس من قدس میں حاو وہ تہا کر مابا سر ایل کی میرات ہو  
 وٹاں حو کفار عالیق ہتے ہیں انکو ٹر ٹر کر لکا لہ وہ اکی جنگ سے بہت پیشا گئے بہت ماری ہیرا لکے انکو ایک  
 جنگ میں بھیکدیا یہ سلیکت لطر عقوقت کہ تھا سطح کہ سورہ ماندہ میں مذکور ہے اسی ایسے صحیح قول ہی ہے  
 کہ وہ شخصیت المقدس تہا خود اندر تہا نے موسی علیہ السلام کو اکی حکایت کی ہو نفوم اذ علوا لکاحص المقدسۃ  
 التي کنت اللہ لکم ولا تروا الا انک لکم سیر کہہ لکھ ہر یکا قریبا یرین تھا ہی قول اس عاصم عبدالرحمان  
 من نیر کا ہی ہو لگا ابن کنیر کو تو میں کہ یات سعید ہو سلیہ کہہ مارا دہ بیت المقدس لکے تھے بشہر لکرتو ہیرا کن اس نے

سیدید الخسین  
 کلتمو خیرا میں السماء عما کا فو ایسقول  
 حو کہدی تھی ہیرا وانا ہے لے اہلانون یہ خدا  
 اتناں کو ایک بے حکمی یہ ف جنگ میں اسی تقصیر ہے تہ سورہ ماندہ میں اسکایاں ہو ہیرا ایک کہا سے بہک گئے  
 تہ ایک سہ میں ہو جایا اور حکم دیا کہ دروازے میں جدہ کر کے حاو خط کہو یسے گاہ اترے انہوں نے ٹہٹے سے  
 مد لے خط کے خط کہایسے گیہوں جدہ کے لے جو ٹر کے بل سر کے لگے بہر تہ میں حاکر انیر طاعوں ٹرایسے پور  
 کی و اما آئی دو بیر میں قریب شتر نزار آدمی کے مر گئے ف ابن کنیرے کہا اس آیت میں ملا مت انیر و جب ہم  
 موسی علیہ السلام کے مصر کے نکلے تھے انکو حکم ہوا تھا کہ تم اس من قدس میں حاو وہ تہا کر مابا سر ایل کی میرات ہو  
 وٹاں حو کفار عالیق ہتے ہیں انکو ٹر ٹر کر لکا لہ وہ اکی جنگ سے بہت پیشا گئے بہت ماری ہیرا لکے انکو ایک  
 جنگ میں بھیکدیا یہ سلیکت لطر عقوقت کہ تھا سطح کہ سورہ ماندہ میں مذکور ہے اسی ایسے صحیح قول ہی ہے  
 کہ وہ شخصیت المقدس تہا خود اندر تہا نے موسی علیہ السلام کو اکی حکایت کی ہو نفوم اذ علوا لکاحص المقدسۃ  
 التي کنت اللہ لکم ولا تروا الا انک لکم سیر کہہ لکھ ہر یکا قریبا یرین تھا ہی قول اس عاصم عبدالرحمان  
 من نیر کا ہی ہو لگا ابن کنیر کو تو میں کہ یات سعید ہو سلیہ کہہ مارا دہ بیت المقدس لکے تھے بشہر لکرتو ہیرا کن اس نے

کہا ہے ارجا و ایک تہ ہے میں بہت بین رد ایک بہ المقدس کہ اس کثیر لے کہا کہ اس زیادہ بعد قول ہے کہ مراد  
شہر مکر سے مصر ہے اہل کورادی نے ذکر کیا ہے صحیح ہی ہے کہ مراد بیت المقدس ہے کیونکہ حکم الیس برس بعد وہ سہرا  
یوشع بن نون علیہ السلام کے تیسویں لکھ اور اس کے انکو فتح دی آو سدن تیس ہر جمعے کو تہوڑی دیر کے لیے سورج  
روک دیا گیا تھا ہاسک کے فتح حاصل ہوئی تو اس وقت انکو یہ حکم ملا کہ تم دروازہ ٹھہرے سے بھر کر تے ہوئے اندر ٹھہر کے  
حادثہ سے مدد ملے گا اور یہ شکر حد کے حصول فتح و نصرت و طغیہ مذکور رہا اور اس بات پر کہ اللہ سے انکا تحفظ انکو دلا دیا  
حکمل سے کات بختی کہتے ہیں اس قرینہ میں بقیہ قوم عادی جبکہ عاقلہ لیتے ہیں کسی نے کہا کوئی قرینہ ملکات ہا تھا  
قاضی صیادی محمد و عسیرین کا قول وہی قول اول ہے آں عباس نے کہا مراد محمد سے اس جگہ رکوع ہے جیسے  
ماں صغیر سے رکوع کرتے ہوئے اندر جاو حیرت بصری لے کہا یہی محمد مراد ہے کہ مرین پر رہا جاو مگر اری لے اہل  
صغیر بھاگے تیسویں کہا مراد محمد سے اس جگہ جن جن ہے کیونکہ سے حقیقہ حد کے نہیں تھے میں اس  
عباس نے کہا یہ دروازہ قلعہ تھا کہینے کہا مراد باب کوئی جہت قلعہ کی تھی کیسے کہا وہ جگہ اس تک لفظ  
ماں جہت معروف ہے کہینے کہا مراد ماں جہت جہت موسیٰ و بنی اسرائیل مانڈ پڑتے تھے جس نے یہ کہا ہے کہ مراد  
ٹھہرا رکھا ہے وہ کہتا ہے مطلب تھا کہ حسن دروازے سے جاو اندر جاو کیونکہ اس ٹھہر کے سات دروازے تھے  
وہ لوگ محمد کے عزم مراد پر کواٹھا گئے ہو گئے خلاف حکم کے کیا ابن عباس نے کہا حد کے معنی میں کہ یہ امر  
حق ہے دوسرا لفظ یون کہ مجھے مغفرت و استغفار کے ہے مگر نہ نے کہا مراد یہ ہے کہ لا اِلهَ اِلاَّ اللہ کہ کوئی  
کہا یہ معنی میں کہ اپنے گناہ کا اقرار کر دینا کہ جو میں حال یہ ہوا کہ انکو یہ حکم تھا کہ وقت فتح کے اہل عادی خاکی  
کا کرین قول و عمل دونوں سے انہی مقصود کا اقرار کر گئے مغفرت چاہیں اس کی نعمت کا شکر کالائین کہو کہ اللہ  
ایسے کام کرنا محبوب ہوتا ہے طرح فرمایا ہے اذ اکھا وکھرو اللہ و اللہ و ایت الناس یاکھلوق فی  
دین اللہ اقول اھا کال فسمی محمد بنک و استخیرہ ط ا لہ کان کوا کا ہر سہ کی تعمیر میں بعض صحابہ  
یہ کہا ہے کہ مراد کثرت ذکر و استغفار ہے وقت فتح و نصرت کے مگر ابن عباس یوں کہا ہے کہ اس میں خسری ہو دعائیں کی  
مصر سے اس نے نہ ہی ہی مقرر کہا لکن اندر تو قول میں کچھ مقامات نہیں ہے پہلی کہ یہ حکم ذکر و استغفار کا  
دیا تھا ہرادی کے ساتھ جس انتقال ہی بیان کر دی غایت شریف منوی تیری کہ جس فتح ہوئی تو بہت مختصر کرتے دن  
فتح ملک کے جب تیر علیا سے دجل ٹھہر ہوئے تو اصح ہے بہرہاد کہ آٹھ رکعتیں پڑھیں کسی نے کہا ما جاہلت کی کسیو کہا  
ماز فتح کی اسی لہو امیر المومنین کو سبب ہو کہ جب کسی ٹھہر فتح کرے تو وقت اول داخل ٹھہر کے آٹھ رکعت پڑھے جس طرح سعد بن

یوشع بن نون علیہ السلام نے  
تیسویں لکھ اور اس کے  
انکو فتح دی آو سدن  
تیس ہر جمعے کو تہوڑی  
دیر کے لیے سورج  
روک دیا گیا تھا  
ہاسک کے فتح حاصل  
ہوئی تو اس وقت  
انکو یہ حکم ملا  
کہ تم دروازہ  
ٹھہرے سے بھر کر  
تے ہوئے اندر  
ٹھہر کے

دفعہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



کو رما کر خانی ہے رد ما جبر ہے کسی جگہ قحط نہ رہے کسی جگہ لر لہ آتا ہے کہ جس جہ صبح سو نہا ہے کسی جگہ یہ سلاط  
 و طومان ماسی لآتا ہے کسی جگہ طاعون تھا ہے کہ تو میں اس حربین جو سی اسرائیل سادتا تھا ایک ساعت من ستر  
 ہزار نفر مر گئے تھے رد ما اوس کے سوا تھی جو ادھر رہے میں مانل ہو چکی تھی سو وہ اعراف میں کا کو یقیناً بکلی و مایا  
 سے معلوم ہوا کہ وہ جامع ہر نصف تھی و اذ انکشفی موسیٰ لفرعون فقلنا اصبرک نعصا لک الحجر ط ما یفعلک سہ  
 اذنا عسیرہ عیسا ط فلعلمکم کل اناس فکسر حصہ ط کوا و اذ سجدوا میں رزقی اللہ ولا تعصوا فی الارض  
 مقسودین ۱۰ حسبانی مالگا موسیٰ کے واسطے اسی قوم کے تو کہا میں مارا سنی لاٹھی سے شہر کو سر ہر کل اوس کے مارا تو  
 سحاں لیا ہر قوم کے انکا ہاٹ کہا و سو روری اسد کی رہ سو ملک میں سادو جینے ف اوی جنگل میں جہاں حیلان  
 ریاں ٹسے سرے تھے بانی رہ ملا تو ایک تیر سے مارے تھو نکلے وہ لوگ مارے قوم تھے کسی میں لوگ زیادہ کسی میں کم ہر قوم  
 کے موافق ایک سے تھو اوسکو بچاں لیا جس نہ کو ج کر مارو وہ تھیر سہا ہٹا لیتے تھے عام تو انور کہہ دیتے کہتے  
 میں یہ ایک تم تھیر تہا گر در گر کیسے کہا سار سار آدمی کو تہا بار سار سار گاو کے یا جنت کا تہر تہا دس گرا سار ارق  
 موسیٰ علیہ السلام کے اوس کے دو تھے تھے حور ات کو اند پیری میں چمکتے تھے شعل کا کام دیتے وہ تہر گیسے ناگادیر لاڈا  
 حاما تہا کیسے کہا وہ پھر سمر اہ آدم علیہ السلام کو آیا تہا شعیب علیہ السلام کو ور تھے میں ملا تہا اہوون کے ہمراہ و سا کو  
 موسیٰ علیہ السلام کو دما تہا یا وہ پھر تہا حو موسیٰ کے کٹرے لیکر ساگا تہا حصر علیہ السلام کے اوس کہا کہ تم اوس ہر  
 کو اٹھا لو اوس میں اسد مال کی قدرت ہے تمہارو لیے محمرہ ہے ان عباس کے کہا وہ تہر جو کہو تہا ہر عراب و بین تیں  
 حستے بہتے یہ ایک لفظ ہے حدیث الفتون کا حکو سانی و ظہرے رویت کیا ہے ان کثیر کہتے ہر حق قصہ سار و سہ  
 اعراف و اتسی بات ہر کہہ ملی ہے تہا علی السلیب و ان جمہیر عات کی ہر جہاں خطاب کی ہے و ان ما تحسنت  
 تہا سے پہلا سادو ہیاں فالتحدت کہا ہر بیسی بچلا سادو ان دونو سیاق میں دس حصہ و علیہ کی ہے حکا ذکر گستا  
 میں کیا ہے نکل مصلحت یہ یکدیگر ہے ہر حال اس آیت شریع میں انکو اسات سہی سے کیا تہا کہ میں میں سادو کر تو  
 نہ پھر پہلے انکو ظالم مانت کہا ہا اگو یا مسد ہی ہر پرا جو لوگ مسد نہیں ہیں اوس کے لیے وعدہ جس احریت کا کیا ہے  
 بَلْ لَّكَ الْاُخْرٰى حَتّٰى تَخْلُصَ الْاَلْبٰیۡنَ لَا یَزِیۡدُکَ فِی الْاَلۡحٰۡۢصِ وَلَا سَادًا وَاَلْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیۡنَ حَسَنُ نَّحۡصِ  
 من ظلم و ساد و جمہ ہر جو کہہ ہر گسی اسرائیل ہے نہ کا انجام ہی اسید کی سا ہنگا اللہم صطاف عیسا حصر  
 یہ نہ کو مارا تہا و رحمت اس کا تہا سمر اہ آدم علیہ السلام کے جہت آیا تہا دس گرا کالسا تہا سار طول موسیٰ علیہ السلام کو نہ کا  
 نام علق تہا یا سہ مارے تو میں جبکہ لیے وہ مارے نہ ہو نکلے تہہ جہم لا کہا تھی سب انکا پڑا مارے کو میں ہوتا تہا بہ

دھوکا دیا کہ اس کا  
 ہر ایک میں ہر ایک  
 شہر ہر ایک میں ہر ایک  
 فکرت لدا لدا سار  
 ہر ایک کے ہر ایک کا





اور کمالا ائمہ عظام کا اس سرکہ حکم امر کا نہ مانتے تھے اور صل کرنے منوں کا حق پہلو کہ لے حکم تھے ہر ہر ہر تھے  
**ف** اب کثیر لے کہا وہ حواری محتاجی انکو تر عا قدما گئے کا ہر گئی ہی جس لے انکو یا یا دل بخار کیا حذر  
 ہی لیل و محال تھے اب عمار لے کہا وہ اصحاب تنالاب ہن لے جے جری ہی انکی ذلت و سکت و جس و فادہ لے  
 کہا وہ دلیل ہو کر لے نہ ہر جری دینے میں امر نے انکو نوار کر دیا ہے انکو کو قوت مانی نری مسلمانوں کے ماہ لے  
 مال ہو جس مال سے انکو یا یا تو وہ محسوس کرے گیارہ قے سدی و عمر لے کہا مراد سکھ لے فادہ کسی ہے  
 عطیہ اومی لے کہا حراج ہے صحاح لے کہا حریہ ہو سو کالی کہتے ہن چھر حرا امر کا لودی پرستانون میں ہر ہر  
 ہر ہی ہر سے رادہ دلیل و حار و خلیج و فقیر کوئی ورقہ نہیں ہے کسی انکو کچھ شک و جمعیت نہ ملی ہمیشہ ہر زمانے  
 میں جہاں کہیں کہ غلاموں کی طرح رہی اتفاقا اگر انہیں کوئی مال نہ رہی تو لے ہے تو وہ محتاجی فقیری ظاہر کرتا ہر  
 تاکہ اوکس مال میں کسی کو طمع ہو حواہ یوں کہ اوپر چڑھ کر بڑے پایوں کہ اطو ظلم اور کمال جہیں لے پوسے عرصہ  
 سار و اہل مل میں اور اسے شکر بڑے کوئی دلیل ہے ہر حص مال کو یا س کے سب فقرار و گدا ہن اگر اسودہ حال کیوں  
 نہ ہوں **ف** صحاح و حیر لے کہا خدہ کمال لے کا یہ طلت ہے کہ انکو حصے کے متحق ٹہر چکے ہن مالان چھگی لے  
 ہن ہر حرا انکی اس بات پر ہوئی کہ انہوں نے اسباب حق کو نکیر کیا اسکی آیتوں کا انکار کیا امیا علیہم السلام کو  
 مع اوکے اتعاج کے حوالہ نزع تھے حار و حیر کیا یہاں تک انکو مار مار ڈالا اسے ٹہر کر اد کیا کہ ہر گادیش میں کیا  
 ہے کہ کہتے ہیں بحق تحقیق مردم کہیے آپ کو ٹرا ٹھہرا نا اور دیکو خوار سمجھنا حق مانوں کا نہ ماننا ہی یوحی بنی ہر ہر  
 سے یہ کام ہوئے تو اسے تنگ لے اوپر اساعدا و تاسا دنیا و آخرت میں لے اس رخ حواری لے اعتباری کا ہر دیا آہن  
 سعود کہتے ہیں بنی اسرائیل ایک ایک ملک میں اول وقت میں تین سو اسیا کو قتل کرتے تھے ہر تیسے ہر کو ساگ  
 ہر ہر کا نازار لگاتے لیں دین پھر کہج کہتے شعیا در کر یا و شکیے کہ اوہیں لے قتل کیا تھا حدیث ابن سعود دین  
 مرد و عا لے کہ کہ ربا وہ سخت تر عذاب میں دس قیامت کے وہ حص ہر گادیش کسی ہی لے قتل کیا ہے یا اوکس لے  
 کسی شی کو حاکم کا ربا ہے یا شیخ و صلالت تھا یہیے الم و عت یا سورت مایہ والا لہاء احمد عسکیاں کثیر ہن محل نہای  
 کو اعتدال کہتے ہن حد سے اگر ٹہر جانے کو اس قسم میں یہ دو وصف ہے **اِنَّ الدِّينَ اَمْنٌ وَاَلَدِّينَ هَادٍ وَاَلَدِّينَ**  
**وَالْعَالَمِينَ** **مَنْ اَمِنَ بِاللّٰهِ وَاَلَدِّينَ اَلَا حِرٌّ وَّعَلَّ صَلَاتُكَ مَكْتُومٌ اَحْرَهُمْ عِيْدُكَ رَاقِمٌ مَّحٌ وَاَلَا حِرٌّ هَلَاكِي وَاَلَا**  
**هَمٌّ يَحْذَرُ** **وَاَلَا مَاتِيْنَ بِرَكْعَتَيْنِ سَلَامٌ** **هَمٌّ** اور جو لوگ ہر دینی نصراں ہوئے اور صابین ہو کر یقین لایا ہر ہر کام  
 نیک لے انکو ہر انکی نزدیکی انکو کے پاس ہر انکو تو ہر ہر وہ عم کہا وہیں یعنی کسی فرقہ خاص نہ سو قوت نہیں ہے ملک

































کہا اللہ کی آمد کر لی حوا کے لیے یہ ہیں اس پریدے کھانا کر کے کہتے ہیں کہ ہم اہل کتاب میں حالاً مکہ میں ہیں  
 یہی ماس سے صبر اہل اسے وقاس اس کو سنی کہتے ہیں حالاً مکہ تارک مسرت عامل دعوت میں ابن حریسے کہا شد  
 لصدوا قول ابن عباس کا ہے کہ وہ توریت کو کچھ سمجھتے ہیں مکن کدرت ورناتے مراد تھی سے اس جگہ یہی پیدا کرنا  
 کہ کچھ کیسے کہا مراد تھی سے دعوت یہ بھی کہوڑیہا اہل سے کچھ کام رکھنا فحسلی حوالی کا ذکر فرمایا ہے سو یہودی  
 قسم یہودی ہے سوال پڑھنا ان کیسے کہا یہ وہ لوگ ہیں حطوف مکر و کذب بدلے ہو اور جھوٹ بولتے تھے لوگوں کا  
 مال و ہوا کو دیکر کہتے تھے وہیل کے معنی میں ہلاک دوا کے کیسے کہا جہم کا ایک جگہ ہے مادر روح کا زو اب حدیث ابی  
 سعید جری میں مروی آیا ہے دلیل ایک اوی ہے جہم میں کا و آدمی نہیں اس کے اوٹکی میں یہی ہو چکا ہے  
 تاکہ کوگر تادہستہ صلا و لگا دوا فائز ان حاکم زمری نے ہی سکوروایت کیا ہے عرب کہا ہو مگر ابن کثیر نے  
 سدر مدی کو مسکرایا ہے ابن عباس کے کہا و ایل مسرت عذاب کو کہے میں حلیل بنی حمد نے کہا نہت ستر کو باہر  
 یہی سیوٹ کہا حوا ہلاکت میں پڑا اور سکودیل کہتے ہیں صمعی نے کہا و ایل کہہ کر کسی نے کہا حارن ہوا ابن عباس کے کہا  
 مراد اون کے علماء یہود ہیں اور شکرین تسی نے کہا کچھ یہودی کتاب لکھ کر عرک تہذرت کرے کچھ یہود  
 کتاب صرکی ہے تھوڑا سا مصلح کرتے ابن عباس کے کہا اے مسلمانوں ہم اہل کتاب کو کیا بوجیا کرتے ہو یہ کتاب  
 اللہ ایسے ہی براداری ہو جسک سرین دیتی ہو تو مارہ ہے لڑہی ہمیں ہوئی اللہ کم کو سنا دیا ہے کہ اہل کتاب  
 لے اللہ کی کتاب کو مد لٹا لادہ ایسے ماہر ہو اور کتاب لکھ کر اللہ کی کتاب ٹھہرا کر تھوڑے دہوں پر سیدیتے ہیں  
 علم حوتہارے یاس آیا ہے کیا نکو اون کے سوال سے مسعہ ہیں کرنا و اللہ ہم انکو ہمیں بیچتے کہ وہ کہی ہی تم  
 سے کوئی مات تمہاری کتاب کی و جیس اسکو بخاری نے روایت کیا ہے حسن کے کہا مراد تھوڑے مصلح ساری دنیا  
 ہے اور کچھ انکو کچھ اپنے ماہر و لکھا ہے وہ سرکپٹ نہتاں فقرار ہے اور کچھ کہا کہ کیا ہے وہ سب حرم  
 ہے فقہارانی نے کہا کچھ لکھ کر لفظ و ایل اسلیے ہے کہ وہ کتابت و کتب گاہ حد گاہ میں ہر گاہ ریوہل ہو و مجموع  
 پرف سید و ایل سلف کو کچھ آثار نقل کیے ہیں اس بات پر کہ اس آیت میں دلیل ہے کہ اب بیچ مصاحف و حال  
 یہ دلالت اوس میں ہیں ہے یہ ایک جماعت سلف حوالہ لکرا بہت ہی فعل کیا ہے و قالوا انک مشا التار  
 و انما ماعدود و عطف علی اللہ عہد امل کچھ لکھا اللہ عہد انفقو لکھو علی سلا لکھو  
 کہتے ہیں کہ لوگ لکھ کر گنتی کے تو کہہ کیا لے جیکے جو تم انک بیان قرار دالہ ظلال نہ لکھا اسلام اتوار  
 یا جوڑتے ہوا مد رجہ معلوم ہیں کہتے ف ابن عباس کہا یہود کہتے تھے دنیا سات ہزار برس ہے













کورد ہر وقت اوستا پر ہستی ہے یثا تہا سید بہا کہ سی اسرائیل کہو کا محمد مگر اوہ ہونے اور جس کی سید کا لفت  
 بعض حکم تو رب کو سزا دوسرے کو سزا دے گئے کما قال اعلی احسن عن عیسی علیہ السلام ولا یحل لکم تعص  
 اللہ و خذوہم حاکمکم و حجتکم ما تہتیزون و تہتیزون کا کثیر عرصہ معاملہ سی اسرائیل کا ساتھ دنیا کے بہت راتہا ایک  
 گروہ کو اگر سٹھلے تو درگزر کردہ وکیل کرے مراد اسلیج تھا کہ وہ اسلاف انکی رسم و ہوا کے ار کرتے حکام نور  
 کو اپنے لارم ٹھہرائے تھو تصرف کمال ت تو ریت میں کیا تھا اوس روکتے تھے سوہ مات اُس نہایت متناق ہی کہندا  
 نوت مثل بعض ملکیہ نص کی آئی حوصلت یہودی کی اس زمانہ آخر میں درمیان اس امت اسلام کے ہی سہیل گئی ہو  
 کو کوئی اہل بدعت و رک سے کہتا ہے کہ تم قرآن وحدیث رطو ادسکی جاں داتر دے دین ہو جاتے ہیں مارڈالے  
 کی فکر کرتے ہیں جو کوئی انکے صفات کو سائل طرح میں طلبہ کر دیتا ہے اوسکی مکرر کرتے ہیں عرصہ و مارا رسول خدا  
 صلے اللہ علیہ وسلم کا ام سرسہ دراع راع یہودی کی چال پر چلو گئے پیچ ہو اقلیدیں نہ اپنے وہ کام کر دیا بیات  
 ایک جماعت صحابہ اربعین نے کہا ہو کہ مراد روح القدس سے سو اس جگہ جسٹل علیہ السلام میں مدلیل قولہ تعالیٰ برکی  
 یہ الروح اکامین علی قلبک لیکن تہر المسدین حدیث عالمین میں روایک کجاری کے تعلیقاً آیا ہے کہ جن  
 میں حسان من تات کرو یا یہ ہے انھما یند حسان یروح القدس بعض روایات میں رلطاسی کو حسان سے  
 کہا انھما اودھیحہ حیدر بنی معک فیص روح القدس ارمانہ مد فرما ید و دیگر ان ہم کسد اکیج  
 سیسی میکر دہ تہر ہر جسے کہا کچھ یہودی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سو جاسم روح کا حال تا و فرمایا ہم کو تم  
 ہے اسکی اور اللہ کی ایام کی ہی اسرائیل میں تم جیتے ہو کہ روح جسٹل میں کہا ناں صحیح اس جہان میں ابن مسعود سے  
 مرفوعا یوں آیا ہے کہ ان روح القدس نفث فی روحہ انہ لئ موت لکن کفی شکوئل ردھما ما تقوا اللہ فا  
 احموا او الطلک اب جبرے کہا راجح ہی قول ہے اسکو سوا ادبی احوال میں مثلا اس عباس کے کہا روح القدس وہ عظم  
 ہے کہ جس کے ذریعہ سو عیسیٰ مرفو کو زندہ کر دیتے کہتے کہا روح محافظ ہو ملانکہ یربع بن اس نے کہا قدس مراد تبارک  
 تھا ہے عابد و جن کہا قدس امیر ایک ہو اوسکی روح جسٹل بن عہد شہر جسٹل بن عتیق ہر ساعت ہر خستہ دل  
 جن طرات شیعوم مدسٹکی کہا قدس یعنی برکت ہو اس عباس کے کہا بیسے طہر ہے کہ سہو کہا روح انجیل جو سطح فرات  
 ہی روح ہو کما قال تعالیٰ و کذلک اوحینا الیک روحنا من بعدنا لکن صحیحہ ہی قول اول ہے اس لیے کہ ادا تک مذک  
 روح القدس مراد فکر انجیل وغیرہ کا کیا ہو پس اگر روح سو مراد انجیل کی تو کلام اس میں تکرار بیغائدہ لازم آوے گی خوشی  
 نے کہا قدس صفت روح کی ہر جہے روح مقدسہ گویا کہ خود نص مطہرہ عیسیٰ علیہ السلام مراد ہو مگر کبلی مات وہی ہو اور یہ کہی

اسی طرح اسکا لفظ  
 حکم یعنی صفت  
 صفت ہی کہتا ہے  
 میں نہیں ہاں  
 کہتا ہے کہ اس  
 سزا دوسرے کو  
 مارے اور مارا  
 کہ اسکا لفظ  
 سزا دوسرے کو  
 دینا ہوا ہے  
 اور اس طرح  
 ہر طرف ملے  
 ایسے ہی کہ  
 صفت کی میں  
 کہ روح ہاں ہو





[illegible][illegible]







کہ اگر میں سو گھوڑی رسوائی کے گناہ نہ آویگا اس لیے طول حیات کو دوست کہتا ہے وہی ہودی میں جو دشمن حرمیل  
 علیہ السلام جو طرح اندس کو سید کا مرنے کو طول عمر کے لیے معین ہے اسی طرح وہ طول عمر کو بھی عداوت میں ہے  
 کہتا ہے **مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلْجَنَّةِ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَاللَّهُ مُضِلٌّ لِمَا كَيْدُهُ وَهَدَّاهُ**  
**وَلَمْ يَكُنْ لِي لِقَاءُ يَوْمَئِذٍ مَرَكَا** **عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَةً وَجَاهِلِينَ وَمِنْكُمْ كَلَامُ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ**  
**لِّلْكَافِرِينَ** کو کہہ کر کوئی ہو کہ دشمن حرمیل کا سوا اوس کو امارا ہے یہ کلام تیر کوں پر اس کے حکم سے صحابا ہے اوس کا ام کو  
 جو اوس کے آگے سے راہ دکھاتا ہے جو سب سے ایمان والوں کو جو کوئی ہو کہ دشمن اس کا اور اس کے دشمنوں اور رسولوں  
 کا اور حرمیل اور یگانہ ل کا تو اسے دشمن ہے اس کا در و کاف ہو گا کہ یہ کلام حرمیل لانا ہے اور وہ ہمارا دشمن ہے کہی یا  
 ہمارے دشمنوں کو ہمہ عالم کے کیا کوئی اور مرتبہ لانا تو ہم ملتے اور اس کے فرمایا کہ مرتے ہو چکے لائے ہیں وہ حکم نہیں کرتے  
 جو کوئی انکا دشمن ہو گا میت اسے اس کا دشمن ہے اسے جو رہے کہا اہل نصیر کا "عاق ہر اس ناب ریکہ یا آیت جو میں ہو دینی  
 اسرائیل کے اور یہ ہے وہ حرمیل کو دشمن رکھنا لے کیا دوست خیال کرتے تھے اس میں اختلاف ہے کہ یہ آیات اُسوں کے  
 کس طرح کہی گئیں کہ اوس کے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے امر سوت میں سنا طرہ ہوا تھا اور سپر بھگتوں میں آئی  
 اور روایات اس مناظر کے لکھے ہیں جو نصیر اس کتب میں بردایت امام احمد و ترمذی وغیرہ یاد کردہ ہیں مگر یہ ہے کہ اس میں  
 اسراف معبود میں اہل نبی اسے ہی طرح اور سلف سے ہی کہا ہے نصیر نے کہا ایل کے معنی عدو میں باقی کلمات  
 کے معنی اس کے لیے کہ لفظ ایل کا کسی جگہ نہیں ملتا جیسے **عَدُوًّا لِلَّهِ عَدُوًّا لِلَّهِ عَدُوًّا لِلَّهِ عَدُوًّا لِلَّهِ عَدُوًّا لِلَّهِ عَدُوًّا لِلَّهِ**  
 وغیرہ کہ ان سب میں اس لفظ پر وجود ہے صاف الیہ مل گیا ہے کلام عیوب بن مصاف الیہ پہلے آتا ہے مصاف  
 پہلے تو رہا ہے سو اس طرح وہ امام میں حصول میں رکھا ایل اسرائیل نصیر نے کہا کہ یہ بھگتوں اور سنا طرے پر ہوئی جو عمر بن الخطاب  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور یہود سے مقدم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا تھا اس مناظر کے کہ اس کیسے اسی تفسیر میں لکھا ہے  
**فَآيَةُ شَرِّهِ كَمَا مَلَّتْ** کہ حرمیل علیہ السلام روح اس میں اس کے طریقے ذکر حکیم لیکر آئے یا ایک سول میں اس کے  
 منجملہ رسل ملائکہ کے مرتبے میں جس نے اس کے کسی ایک سول کو دشمن ٹھہرا اما اوس کو یا سکر رسول کو دشمنی سدا کی  
 صراط کہ ایک سول پر ایمان لائے یہ سب سولوں پر ایمان لانا لازم آتا ہے اور ایک سول کے انکار سے سب سولوں کو  
 انکار کرنا پڑتا ہے کہ **مَا لَمْ يَكُنْ لِي لِقَاءُ يَوْمَئِذٍ مَرَكَا** **عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَةً وَجَاهِلِينَ وَمِنْكُمْ كَلَامُ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ**  
**لِّلْكَافِرِينَ** کو کہہ کر کوئی ہو کہ دشمن حرمیل کا سوا اوس کو امارا ہے یہ کلام تیر کوں پر اس کے حکم سے صحابا ہے اوس کا ام کو  
 جو اوس کے آگے سے راہ دکھاتا ہے جو سب سے ایمان والوں کو جو کوئی ہو کہ دشمن اس کا اور اس کے دشمنوں اور رسولوں

عمر بن الخطاب  
 اور اس کے اصحاب  
 و صحابہ  
 کہ یہ آیات اُسوں کے  
 کس طرح کہی گئیں  
 کہ اوس کے اور رسول  
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے امر سوت میں  
 سنا طرہ ہوا تھا  
 اور سپر بھگتوں میں  
 آئی  
 اور روایات اس  
 مناظر کے لکھے  
 ہیں جو نصیر اس  
 کتب میں بردایت  
 امام احمد و ترمذی  
 وغیرہ یاد کردہ  
 ہیں مگر یہ ہے  
 کہ اس میں  
 اسراف معبود  
 میں اہل نبی  
 اسے ہی طرح  
 اور سلف سے  
 ہی کہا ہے  
 نصیر نے  
 کہا ایل کے  
 معنی عدو  
 میں باقی  
 کلمات  
 کے معنی  
 اس کے  
 لیے کہ  
 لفظ ایل  
 کا کسی  
 جگہ  
 نہیں  
 ملتا  
 جیسے  
 عَدُوًّا  
 لِلَّهِ  
 عَدُوًّا  
 لِلَّهِ  
 عَدُوًّا  
 لِلَّهِ  
 عَدُوًّا  
 لِلَّهِ  
 عَدُوًّا  
 لِلَّهِ  
 عَدُوًّا  
 لِلَّهِ













اسدلال کیا ہو کہ وہ مال و فراں ترغیب میں مکر ہے مال و فراں ہی ہے نہ بابل و دیار مد علی رضی اللہ عنہ ہی قبول ہے مگر ہوا اقد  
مرد و مال کو ملعون کہا ہو وہاں ہمارے عرصہ کا وقت اگلیا بہار ٹری علی علیہ دھڑی معلوم ہوا کہ اس طرح دیار نمود میں کے روئے ہوئے  
حال سے منع کیا ہے اس طرح ارض بابل میں نماز ڈیر ہے کہ وہ فرمایا ہے صحابہ سیرت کہتے ہیں مال و فراں عراق کو ہر  
نعمہ اوستا کھر محط چھو کر اودیاوس پڑتے ہیں سرور ہے یہ تو مال کا طول ہوا ہر صومال سے و سطر ارض تک  
حاجت و مقادیر خط استوا میں تین درجہ ہے فتح البیان میں لکھا ہے مال نام ہے ایک مین کا مال ایک شکر کا  
سوا و عراق میں یار مین کو کہ کا یہ قول اس سے وہ کہ ہے کہ جملہ باد مذہب یا باد مد یا یصیب یا معرب یا کل  
کا نام مال اس لیے ہوا کہ اوس جگہ تلبیل الہی ہوا تھا حلق کی رمانوں میں لہر قوڑ گیا تھا ف اہل علم سے  
اس بات کو استدلال کیا ہے اشارہ کہ سیکھنا سحر کا کھر ہے حریب عبد المین آیا ہے جو کوئی آیا یا کسی کا ہن یا  
ساحر کے نہ سحر کہا اوسکو اسکی بات میں تو کھر کیا اوس سے ساتھ وراں کے دواہ الدار اسناد صحیحہ حاکم سے  
کہا ہے کہ اوسکی سند صحیح ہے ف حاد و سیکھ کر بیان لی بی مین حدائی ڈالتے حالانکہ یہ شتہ جملہ طوط کا  
ہے سو یہ کام شیطاں کا ہوتا ہے سلم میں ابورہیہ مرفوعاً آیا ہے شیطان انا تحت پاؤں رب کہ بکرا یا اس کہ بیعتا ہو  
یہ وہی و سطر اچھوٹا بنی آدم کے سور کے زیادہ قریب مجربین اور سب طوائف انگیری مین مردیک اوس کے وہ شخص ہوتا  
ہے جو اگر یہ بات کہتا ہے کہ میرے اوسکو نہ جوڑا بہا تاک کہ اُسکو اوسکی لی بی سے جدا کراد یا شیطان اوسکو یاں ملا کر  
کلے لگانا ہے کہتا ہے وہ بہت اچھا ہے الحدیث میں کہتا ہے کہ سب قہر قی کا در میان میں بی بی کے وہ حیار  
ہو ناگو میان لی کو طرف ایک دوسرے کے مات یہ صورتی یا جملعی یا جو جملے کے آتے ہیں یا وہ سر عقد یا کسی اور سببی  
سے سیاموتا ہے فتح البیان میں کہتا ہے کہ لہر قی کو طرف ساحر و سحر کہتے ہیں کہ کوسببیت کا تاثیر یا بیو ل  
ہے اسات کہ سحر کا ہر دلوں میں جس و بعض حصہ و وقت و قرن نفع کے ساتھ ہوتا ہے ایک گروہ نے کہا ساحر کو  
فظا ہی لہر قی پر قدرت ہوتی ہے اس لیے کہ اللہ اسامی فرمایا ہے اگر زیادہ قدرت ہوتی تو انجس فلہم سحر میں ذکر  
فرماؤ دوسرے گروہ نے کہا انہیں اس سے زیادہ قدرت ہوتی ہو یہاں فظا اغلب تاثیر کا ذکر کیا ہے یہ کہہا کہ سحر کے سبب  
میں ہوا اس کے کہ ساحر کا نقصان ہو کوئی فائدہ وہی نہیں ہوا السحر و کہتے ہیں جس چیز کی آفات سے اس ہوا اس کے  
کما بہرے جس پر سیکھنا علم مفسد کا کہ احام کو گمراہ کر دیتا ہے ف یہ بات کہ ساحر کسی کہے اوں خدا کھر زمین  
بہچا سکتا اس کا مطلب ہی اصری فریون کہا ہے کہ حسیہ لہر قی ہے سحر کو مسلط کر دے حسیہ لہر قی ہے مسلط کر دے  
کیا مقدور ہے کہ بے اوں جملے کے وہ کسی کا کہ کر سکیں بیفیان فری نے کہا ایسے کہ سحر کے محمد بن اسحاق نے









نفسہا بصمہ ہوں حصہ دیکر جسے نکسکا کھا لفتح ہوں ڈرٹ ہے اسکو معنے تاجیک ہے میں ان عباس کے کہا ملکہ ترک و تہلیل  
 کہ میں مجاہد نے کہا اسکی یہ معنی ہیں کہ ہم اسکو خط میں تہات کہتے حکم من بدل دیتے ہیں جسے بصمہ ہوں ڈرٹ ہے اسے  
 اس لفظ کو نسیاں لیا ہے جس نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعض قرآن ربیت ہے ہر اسکو ہوا لگاتے ان عباس  
 نے کہا رات کو جی اور تہی دن کو فراموش ہو جاتی اور سر اسکی یہ آیت ناموسی ف یہ بات کہ جس آیت کو ہم مسح کرتے ہیں  
 اوس کے بہتر ماہر اوسکی راد و سری آیت لائے ہیں اسکا مطلب ہے کہ وہ دوسری آیت لفع عاقل قل میں یا ایک لفع تر  
 اوس دو دفعہ کو زیادہ ہوتی ہے یا مثل اوسکے زیادہ بات ماسح مسح میں اطر کرے میں حاصل ہوتی ہے کیونکہ کہی  
 ماسح احت تھا ہے تو لفع اوسکا عاقل میں زیادہ ہوتا ہے کہی قتل ہوتا ہے تو اوسکا اعل میں زیادہ ہوتا ہے  
 کہی دونوں یکساں ہوتے ہیں تو لفع میں ماسح نہیں تے میں ماسح کا یہ کہنا کہ قرآن ست تواتر ہے و مسح ہمیں ہوتا ہو  
 مدلیل ہی آیت کو صحیح ہمیں ہے ملکہ حق یہ ہے کہ کتاب کا ست ہو مسح ہوا ماسح ہے اس استاد سے کہ اللہ تعالیٰ  
 ہر چیز پر قادر ہے بلکہ اسکی تسبیح ہی محملہ مقدمات ابھی کو ہے انکار کر ماسح انکار کر ماقدرت کا ہے اس میں دلیل  
 حمار تسبیح رد و سر اساد میں کہ آسمان میں میں اوس کی سلطنت ہے کہ کرب ہو دی جو مسک تسبیح میں ف سارے  
 اہل اسلام سلفاً و خلفاً استمارت متفق ہیں کہ تسبیح نام و حائر ہے عقلاً واقع ہے معاً کسی ایک شخص سے ہی  
 اس میں خلاف ہمیں کیا ہے مان بیودنا ہود مسک تسبیح کے میں ہو تو ریت انہی حجت ہے کیونکہ ہوا ماسح کا اسکی بات  
 ہے حسب روح علیہ السلام تسبیح سے ماسح ہر لکے تھے تو انہی اوس سے کہا تھا کہ میں نے ہر دائرہ تیرے لیے اور تیری دیت  
 کے لیے حد امفر کیا ہے سوا حاکم کو تو اوسکے کہا ماسح ہودسی اسرائیل ربیت ہو حیوانات حرام کر دیے تھے  
 یہی توریث ہی سے ثابت ہے کہ آدم میں کا یہ بیانی سے کر دیتے تھے ہر اسلے اوسکو موسیٰ علیہ السلام و عیسیٰ  
 حرام کر دیا یہی توریث میں ہے کہ اسے اسیم علیہ السلام کو پہلے حکم دیا کہ تم اپنے بیٹے کو بیچ کر دینا کہ نہ کرو اسی  
 طرح موسیٰ علیہ السلام نے ہی اسرائیل کو یہ حکم دیا تھا کہ جس ہونک کچھڑا دھا ہے اگنوں کر دوسر کہا اے تلوار اٹھا اور  
 اس طرح سمیر کے دس کام کر حرام کیا تھا حالانکہ اگلون را دن ہو حرام نہ تھا اس طرح کے احکام توریث موجود ہیں  
 موجود ہیں قرآن عظیم سے ساری اگلی ترغیثوں بمالی کتابوں کو ہے توریث کمال و عیسیٰ ماسح کر دیا تسبیح آیت کا یہ  
 مطلب ہے کہ تعد اوسکی حرارت یا حکم یاد ہو کا حکم ہو چکا ف بعض علماء کہتے ہیں کہ یا سوایت مسخ میں نکس  
 نہ دیکر محقق کے ماسح اتوں کو زیادہ مسح ہمیں میں ہی قول شاہ ولی اللہ محدب دہلوی کا فور الکتب میں ہے کہ ان  
 پاک میں ہی اس طرح ہے ہی حدیث سواں حوری نے کہا ہے کہ انکس حدیثیں مسح میں اس قسم لے کہا ہیں ملکہ

















اگر چہ اسے سدا قول انصار کیا ہے اس دلیل سے کہ قرآن نے دینی کلمہ میں کوئی اسمی ہنس کی رسم لے کر سب سے مقدس  
 میں کو جس کی ہی ان کے تیرے کسا ظاہر قول ثانی ہے اس دلیل سے کہ حقیقت اس کے لیے یہود کو مار سیتا مقدس ہو روکا تھا  
 اس وقت یہ اصناف کا دین یہود سے زیادہ وقار موصول تھا یہی لوگ اقرنہ یہود کا ذکر بقوت موصول رہتا تھا  
 لیے کہ قبل اسے رساں داؤد و عیسیٰ علیہ السلام ملعون ہو چکی تھی اسکے سوا احب سے مدت یہود و نصاریٰ سے رحمت  
 بانی کو طرف دم شکرین کے قصہ و مای جنہوں کو رسول خدا و صحابہ صفا کو کئے سے نکال دیا تھا مار مسی الحرام ہو روک دیا  
 تھا یہی ریات کہ قرآن نے کوئی اسمی یا دینی کلمہ میں ہنس کی سوا اس زیادہ اور کیا حلالی ہوگی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 سلم صحابہ کو نکال دیا یا یہ متوں کو لیکر عالت پیٹھے ایسے ترک و امداد کو روح دیا کیا قال قلے وَمَا هُمْ إِلَّا  
 نَعْدَاكُمْ اللَّهُ وَهُمْ يُضِلُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَهُ إِنْ أُولِيَاءُهُ إِلَّا الْمُتَفَقُّونَ وَلَكِنَّ الْكُفْرَ  
 هُمْ لَا يَعْلَمُونَ وَقَالَ تَعَالَى مَا كَانُوا لِيُمْرِكُنَ أَنَّكُمْ إِذْ مَسَّحِدَ اللَّهِ سَاهِدِينَ عَلَ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ بِالْكَفْرِ أُولِيَاءُ  
 حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الْمَارِ هُمْ خَالِدُونَ أَمَّا يَوْمَهُمْ مَسَّحِدَ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ يَأْتِيهِمُ وَاللَّهُ وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْآخِرُونَ وَالْأَوَّلُونَ  
 الصَّلَاةُ وَآفِ الْكُوفَةُ وَلَمْ يَجَسَّ إِلَّا اللَّهُ فَحَسَى أُولِيَاءُ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُجْتَنِبِينَ وَقَالَ تَعَالَى هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا  
 وَصَلَّاهُمْ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْحَدَثِ مَعْلُوفًا أَنْ تَلْعَجَ مِنْكُمْ لِكُلِّ رِجَالٍ مُؤْمِنُونَ وَلَسَاءَ مُؤْمِنًا  
 لَمْ يَعْلَمُوا هَذَا أَنْ يُبَدِّلَهُمْ مَقِصَدَهُمْ مِنْكُمْ فَمَعْرِفَةً لَكُمْ لِيُحْلِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ لَسَاءَ لَمْ يَكُونُوا  
 كَعَدَسٍ أَلَدِينَ كَقَرَفٍ مِنْكُمْ عَدَا نَا أَلْمَأُ حَرَّتْ بِهِ لُكُلُ وَهَسْ وَنَا لَمْ يَكُنْ لَكُمْ رَحْمَتُهُمْ مِنْ نَارِي كَوْنِي تَحْتَهُ نَسْ  
 سے رکھا اور کیا یا دینی کلمہ کی ہوگی عمارت کچھ نہ مر رہی ہے اگرچہ اسکی جی صورت طیار کر رہی ہے اسکی میرا سگی کہیں  
 نفس و نگار سادیں ملکہ اسکی عمارت و آبادی ہی ہے کہ اوس میں آمد کا ذکر ہر طرح غریب قائم کجاوے حرکت کھر سکتا  
 ترکے کے ماک و صاف رفت مطلب اس حمل کا کہ داخل ہونے میں محروم کر ڈرتے ہوئے ہے بہت تکوا و مسلمانوں  
 قدرت حاصل ہو تو تم اس ظالموں کو آئے دو مگر بطور صلح یا باحد جریہ اسی لیے حکم روئے صلح اللہ علیہ وسلم نے ملکہ  
 فتح کیا دو سال آئیدہ میں یوں رسد حکم دیا کہ میدان ہی میں یہ باب پکار دو کہ بعد اس سال کے کوئی شکر حج کو نہ آئے  
 نہ یہ اس گھر کا ظراف کرے اور کو لیے کوئی مدت نہیں ملے گی ہے وہ اپنی مدت پوری کرے بقدر حق و عمل ہے ہر بات  
 رِیَاضُ الدِّينِ أَمْوَالُ الْمَسْكِينِ كَوْنٌ يَحْسَرُ فَلَا تَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عِلْمِهِمْ بِهَذَا أَحْصِ كَمَا مَلَكَ مَطْلَبُ  
 ہے کہ وہ آویں مسجد میں مگر بہت اودہ کا فیتہ ہو کہ کہیں یومنین انکو بکڑے لمن جی جائے اسکو کہ وہ مسجد پر غالب ہوں  
 اور کہیں کہ وہ محل مسجد سے منع کریں یعنی حق وہ جب تو یوں ہو اگر گناہ و غیرہ کا ظلم و ستم نہ ہو کسی نے کہا

۱۴۹  
 اس میں کوئی اسمی ہنس کی رسم لے کر سب سے مقدس میں کو جس کی ہی ان کے تیرے کسا ظاہر قول ثانی ہے اس دلیل سے کہ حقیقت اس کے لیے یہود کو مار سیتا مقدس ہو روکا تھا اس وقت یہ اصناف کا دین یہود سے زیادہ وقار موصول تھا یہی لوگ اقرنہ یہود کا ذکر بقوت موصول رہتا تھا لیے کہ قبل اسے رساں داؤد و عیسیٰ علیہ السلام ملعون ہو چکی تھی اسکے سوا احب سے مدت یہود و نصاریٰ سے رحمت بانی کو طرف دم شکرین کے قصہ و مای جنہوں کو رسول خدا و صحابہ صفا کو کئے سے نکال دیا تھا مار مسی الحرام ہو روک دیا تھا یہی ریات کہ قرآن نے کوئی اسمی یا دینی کلمہ میں ہنس کی سوا اس زیادہ اور کیا حلالی ہوگی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم صحابہ کو نکال دیا یا یہ متوں کو لیکر عالت پیٹھے ایسے ترک و امداد کو روح دیا کیا قال قلے وَمَا هُمْ إِلَّا نَعْدَاكُمْ اللَّهُ وَهُمْ يُضِلُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَهُ إِنْ أُولِيَاءُهُ إِلَّا الْمُتَفَقُّونَ وَلَكِنَّ الْكُفْرَ هُمْ لَا يَعْلَمُونَ وَقَالَ تَعَالَى مَا كَانُوا لِيُمْرِكُنَ أَنَّكُمْ إِذْ مَسَّحِدَ اللَّهِ سَاهِدِينَ عَلَ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ بِالْكَفْرِ أُولِيَاءُ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الْمَارِ هُمْ خَالِدُونَ أَمَّا يَوْمَهُمْ مَسَّحِدَ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ يَأْتِيهِمُ وَاللَّهُ وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْآخِرُونَ وَالْأَوَّلُونَ الصَّلَاةُ وَآفِ الْكُوفَةُ وَلَمْ يَجَسَّ إِلَّا اللَّهُ فَحَسَى أُولِيَاءُ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُجْتَنِبِينَ وَقَالَ تَعَالَى هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَلَّاهُمْ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْحَدَثِ مَعْلُوفًا أَنْ تَلْعَجَ مِنْكُمْ لِكُلِّ رِجَالٍ مُؤْمِنُونَ وَلَسَاءَ مُؤْمِنًا لَمْ يَعْلَمُوا هَذَا أَنْ يُبَدِّلَهُمْ مَقِصَدَهُمْ مِنْكُمْ فَمَعْرِفَةً لَكُمْ لِيُحْلِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ لَسَاءَ لَمْ يَكُونُوا كَعَدَسٍ أَلَدِينَ كَقَرَفٍ مِنْكُمْ عَدَا نَا أَلْمَأُ حَرَّتْ بِهِ لُكُلُ وَهَسْ وَنَا لَمْ يَكُنْ لَكُمْ رَحْمَتُهُمْ مِنْ نَارِي كَوْنِي تَحْتَهُ نَسْ سے رکھا اور کیا یا دینی کلمہ کی ہوگی عمارت کچھ نہ مر رہی ہے اگرچہ اسکی جی صورت طیار کر رہی ہے اسکی میرا سگی کہیں نفس و نگار سادیں ملکہ اسکی عمارت و آبادی ہی ہے کہ اوس میں آمد کا ذکر ہر طرح غریب قائم کجاوے حرکت کھر سکتا ترکے کے ماک و صاف رفت مطلب اس حمل کا کہ داخل ہونے میں محروم کر ڈرتے ہوئے ہے بہت تکوا و مسلمانوں قدرت حاصل ہو تو تم اس ظالموں کو آئے دو مگر بطور صلح یا باحد جریہ اسی لیے حکم روئے صلح اللہ علیہ وسلم نے ملکہ فتح کیا دو سال آئیدہ میں یوں رسد حکم دیا کہ میدان ہی میں یہ باب پکار دو کہ بعد اس سال کے کوئی شکر حج کو نہ آئے نہ یہ اس گھر کا ظراف کرے اور کو لیے کوئی مدت نہیں ملے گی ہے وہ اپنی مدت پوری کرے بقدر حق و عمل ہے ہر بات رِیَاضُ الدِّينِ أَمْوَالُ الْمَسْكِينِ كَوْنٌ يَحْسَرُ فَلَا تَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عِلْمِهِمْ بِهَذَا أَحْصِ كَمَا مَلَكَ مَطْلَبُ ہے کہ وہ آویں مسجد میں مگر بہت اودہ کا فیتہ ہو کہ کہیں یومنین انکو بکڑے لمن جی جائے اسکو کہ وہ مسجد پر غالب ہوں اور کہیں کہ وہ محل مسجد سے منع کریں یعنی حق وہ جب تو یوں ہو اگر گناہ و غیرہ کا ظلم و ستم نہ ہو کسی نے کہا







ٹری ہی قبول امام اوصیہ کا ہے مگر مالک لکھا جس کے خلاف کہتے ہیں ابو یوسفؒ ابو سعیدؒ طبریؒ نے یہ اختیار کیا ہے کہ  
اصل سواری پر بصر من ٹری ہے نہ بصر میں ہی قبول اس بن مالک سے مروی ہے یہی مختار طبریؒ ہے بعض نے کہا رول  
اس آیت کا حق میں ایک نعم کے ہوتا تھا حکو قبلہ معلوم نہ ہوا ہر کسی ایک طرف مارتے ہی اللہ نے اگر آگاہ کر دیا کہ  
نہ تہاری مار ہو گئی جو جسے لحد تخری کے ٹری ہی کو طرف قبلہ کے ہوئی عقیدہ اللہ کے کہا ہم ایک اندھیری رات میں  
سپر اہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے لوگوں نے تہ جمع کر کے مسجد بنا کر مارتے ہی صحیح کو معلوم نہ کیا کہ وہ ہر تہ  
نہ تھا حضرتؐ کے کہا آج کی رات مجھے مارتے ہی قبلہ کی طرف ٹری ہی اور یہ آیت اور تری اسکو اس کیسے اسی مسجد  
سے لکھا ہر اسکی مسجد میں جمعہ میں مارتے ہی ملک بنگالہ حدیث میں ہی مالعاطو طرق مختلفہ آئی ہیں اس کیسے  
کہا گاؤں میں صعب ہو مگر بعض نقوی بعض ہیں یہی رات کو ہمارا طرف قبلہ کے ہیں تری ہے اسکی قصا  
کرے یا نہیں ہوا دوس من دو قول میں اور یہ روایات دلائل میں عدم حصا کے کسی کہ یہ آیت حق میں نجاسی کو اور  
ہے جس حضرتؐ نے حرم نجاسی دیکر مارتے ہی بنا جایا لوگوں نے کہا وہ قبلہ کی طر ہیں ٹری تھا تھا او سر یہ  
آیت اور تری فتادہ کہہ گا وہ طرف بیت المقدس کے ٹری تھا تھا اسکو مارتے ہی بنیو تھا تھا قرطی نے کہا حضرتؐ  
اور سپر مارتے ہی اس سے معلوم ہوا کہ عاب یہ بنا ر ٹری تھا درست ہے کہ یہاں مارتے ہی سا ہر حضرتؐ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے استہ میں کہتا ہوں جس خصوصیت کی کوئی دلیل لائق قبول کے موجود نہیں ہے جس میں کہ تو  
ہر عاب ٹری ہوتا ہوں ہر بات ٹری ہے حدیث ابو ہریرہؓ میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیر  
مغرب و مغرب قبلہ ہے اہل مدینہ اہل شام اہل عراق کا دواہ اس میں دوسرا کہ لے کہا حضرتؐ کو اٹھا ہے ایک  
مساحت ہر اسکو تری نے ہی احصار رویت کیا ہے جس صحیح کہا ہے تہ کہ لکھی صحار سے ہی آیا ہے کہ دوسرا  
مشرق و مغرب قبلہ ہے ابن عمرؓ نے کہا حضرتؐ کو عرب کو وہی طرف مشرق کو یا میں طرف کر لیا کہ قبلہ دیریاں میں  
ہو گا اسکو دارقطنی و ہستی نے ہی رویت کیا ہے اتھے مدینے کے لوگ جنوب کی طرف مارتے ہی مارتے ہی  
ہیں ہند کے لوگ مغرب کی طرف مارتے ہی ہیں بلکہ کے لوگ مسجد الحرام میں ہر چار طرف مارتے ہیں ان حریے  
ایک یہ قول ہی نقل کیا ہے کہ یہ آیت حق میں دھاکے اور تری ہے مجاہد نے کہا صاحب بدایت اذعونی استخج  
لکھ اور تری تو لوگوں نے کہا ہم کہ ہر مارتے ہی یہ آیت مارتے ہی مارتے ہی مارتے ہی مارتے ہی مارتے ہی مارتے ہی  
دعا ہر طرف درست ہو گا و قبلہ ہر مارتے ہی اصل مارتے ہی مارتے ہی مارتے ہی مارتے ہی مارتے ہی مارتے ہی  
مکتے جو بات اہل طاقت ہر مارتے ہی اسکی تکلیف مارتے ہی مارتے ہی مارتے ہی مارتے ہی مارتے ہی مارتے ہی

۴  
مکتے جو بات اہل طاقت ہر مارتے ہی اسکی تکلیف مارتے ہی مارتے ہی مارتے ہی مارتے ہی مارتے ہی مارتے ہی



صحیحین مروجاً آیا ہے اللہ سو زیادہ سماعت لیا کوئی صابر پہنچ تو اس کے لیے اور ادا ٹھہرے ہیں اللہ کو رفق  
 و سدرستی دیا ہو یہ اولاد ٹھہرے والی ہو دو وصار ہو ہیں ہو دے غریب کو اللہ کا ٹٹیا کہا نصا ہی سے کچھ اللہ اللہ اللہ  
 ٹٹیا لیا کھا عرس سے ملا لکھ کو سات اللہ کہا ف اہل عباس کے کہا قات و کسے بین ہماری عکسہ لے کہا قات  
 وہ ہو جو اقرار اسی ندگی کا کرے سعید میں عسر کے کہا قات و کسے ہیں خلاص برع میں اس لے کہا قات کہ ہیں  
 عالم کو دس قیامت کے سد ہی لکھا یے عظیم سرور حشر تھا ہ لے کہا تا اللہ ریجے حکم ہد ہساں ہو تو ہو گیا کہا کہ حمار  
 ہو تو ہو گیا دو سر قول محابہ کا یہ ہو کہ طاعت کا فرکی یہ ہو کہ انکسا یہ سجدہ کرتا ہو روحمی میں ماحوس ہو اس حشر  
 اسی قول کو چتا کر گیا ہے اسکے در سار ہی قول آجائے ہیں کیونکہ سوب و طاعت و استقامت الی اللہ تعالیٰ و دردی  
 ہوئی ہو کہا حال حال و <sup>لطف</sup> مستعد من فی التلوین من فی الاصل طوعاً و کرها و طلال لھم بالاعد و و الاصل اللہ  
 الی سعید صدی بین مروجاً آیا ہے قرآن کے حرج و مین کر منوب کا ہے راد اُس ہی طاعت سے دعا الی حال  
 کے مثل الم حشر لے ہی اہت کیا ہو لکن ہد صیغ ہے لائق اعتد ارہیں کیا عجب ہے کہ کلام کسی صحابی یا تابعی عجز  
 کا ہو پس تم کے سنا نید عا سیر میں بہت آتی میں ان میں اکثر نکارت ہوتی ہو او سیر و سو کا کہا ماہ جاہی کیونکہ سب معیض  
 ہے ف مدیر وہ ہو جو بے مثال سائق کے سا و ہو لے نی نئی نئی کی لے کوئی اگلا مودہ ہو محابہ و سد ہی لے  
 کہا ہی سے مقتضا و لغت ہیں ہی لیے تو لوی ایجاد و احداث کو مدعت کہی ہیں حطیح صحیحہ مسلم میں یا ہو ان کئی  
 محمد قد عہ اس کثر کہتے ہیں مدعت و طرحیر ہوتی ہو ایک مدعت سرعہ حسیہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم  
 ما علی محمدنا و ما علی بنی عہ و کل ید عہ صلا کہ دوسری مدعا جو یہ حسیہ قول عمر بن خطاب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم  
 میں تراویح کے نعمت المدعا ہد ہ عمر لے سکواں نماز رجم کر کے سترہ کتا تھا او سیر ہو کہ کہہ نا ہے ہر تقریر ان کثر  
 سے یہ ناکلی کہ ہر مدعت سرعی گرا ہی ہوتی ہو طرہ سہ سیدہ کے تقسیم ہیں ہد لکھم تو طرہ سرعی و دعوی کے ہو  
 ہیں ہر سو ہی بات حق و صواب ہا سلیے کہ حدیث مروج میں کہیں ہی نا یا تقسیم مدعت کا ہیں جتنا یک لکھ ہو جلد  
 اواد کو مثال ہے قیامت تک جس علماء و فقہاء از و مدعب کو بائیں با کم میں عذیر تقسیم کیا ہو وہ سری کئی مدعی قیاس ہے  
 سو یہ مدعت ہیں ہر اہل تقسیم کی مثال میں اہل جیرین ہی ذکر کردی ہیں جو سری ہی سے خارج از مدعت ہیں سرعی  
 بہت ہو کتنی آہ لہری جیسے کتات علم وغیرہ کہ ثروت اسکا خود کتا دست ہو جو چکا ہو علاوہ اسکے جو حامل کیا  
 حسیہ سیدہ کو وہ بھی یہاں کہتے ہیں کہ اواد و ملک بہت حسیہ و بہت ہوئی ہے تلا اشتہا کر اما طاق آداس دست  
 کے ماط و مدیرہ خانقاہ کے بانو سے بہت ہے مثال لعل علی قاری حسیہ سیر عبد الحق و ہدی سرج و وزیرہ نکودہ

اللہ کو کچھ دیا ہے اللہ سو زیادہ سماعت لیا کوئی صابر پہنچ تو اس کے لیے اور ادا ٹھہرے ہیں اللہ کو رفق و سدرستی دیا ہو یہ اولاد ٹھہرے والی ہو دو وصار ہو ہیں ہو دے غریب کو اللہ کا ٹٹیا کہا نصا ہی سے کچھ اللہ اللہ اللہ ٹٹیا لیا کھا عرس سے ملا لکھ کو سات اللہ کہا ف اہل عباس کے کہا قات و کسے بین ہماری عکسہ لے کہا قات وہ ہو جو اقرار اسی ندگی کا کرے سعید میں عسر کے کہا قات و کسے ہیں خلاص برع میں اس لے کہا قات کہ ہیں عالم کو دس قیامت کے سد ہی لکھا یے عظیم سرور حشر تھا ہ لے کہا تا اللہ ریجے حکم ہد ہساں ہو تو ہو گیا کہا کہ حمار ہو تو ہو گیا دو سر قول محابہ کا یہ ہو کہ طاعت کا فرکی یہ ہو کہ انکسا یہ سجدہ کرتا ہو روحمی میں ماحوس ہو اس حشر اسی قول کو چتا کر گیا ہے اسکے در سار ہی قول آجائے ہیں کیونکہ سوب و طاعت و استقامت الی اللہ تعالیٰ و دردی ہوئی ہو کہا حال حال و لطف مستعد من فی التلوین من فی الاصل طوعاً و کرها و طلال لھم بالاعد و و الاصل اللہ الی سعید صدی بین مروجاً آیا ہے قرآن کے حرج و مین کر منوب کا ہے راد اُس ہی طاعت سے دعا الی حال کے مثل الم حشر لے ہی اہت کیا ہو لکن ہد صیغ ہے لائق اعتد ارہیں کیا عجب ہے کہ کلام کسی صحابی یا تابعی عجز کا ہو پس تم کے سنا نید عا سیر میں بہت آتی میں ان میں اکثر نکارت ہوتی ہو او سیر و سو کا کہا ماہ جاہی کیونکہ سب معیض ہے ف مدیر وہ ہو جو بے مثال سائق کے سا و ہو لے نی نئی نئی کی لے کوئی اگلا مودہ ہو محابہ و سد ہی لے کہا ہی سے مقتضا و لغت ہیں ہی لیے تو لوی ایجاد و احداث کو مدعت کہی ہیں حطیح صحیحہ مسلم میں یا ہو ان کئی محمد قد عہ اس کثر کہتے ہیں مدعت و طرحیر ہوتی ہو ایک مدعت سرعہ حسیہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ما علی محمدنا و ما علی بنی عہ و کل ید عہ صلا کہ دوسری مدعا جو یہ حسیہ قول عمر بن خطاب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں تراویح کے نعمت المدعا ہد ہ عمر لے سکواں نماز رجم کر کے سترہ کتا تھا او سیر ہو کہ کہہ نا ہے ہر تقریر ان کثر سے یہ ناکلی کہ ہر مدعت سرعی گرا ہی ہوتی ہو طرہ سہ سیدہ کے تقسیم ہیں ہد لکھم تو طرہ سرعی و دعوی کے ہو ہیں ہر سو ہی بات حق و صواب ہا سلیے کہ حدیث مروج میں کہیں ہی نا یا تقسیم مدعت کا ہیں جتنا یک لکھ ہو جلد اواد کو مثال ہے قیامت تک جس علماء و فقہاء از و مدعب کو بائیں با کم میں عذیر تقسیم کیا ہو وہ سری کئی مدعی قیاس ہے سو یہ مدعت ہیں ہر اہل تقسیم کی مثال میں اہل جیرین ہی ذکر کردی ہیں جو سری ہی سے خارج از مدعت ہیں سرعی بہت ہو کتنی آہ لہری جیسے کتات علم وغیرہ کہ ثروت اسکا خود کتا دست ہو جو چکا ہو علاوہ اسکے جو حامل کیا حسیہ سیدہ کو وہ بھی یہاں کہتے ہیں کہ اواد و ملک بہت حسیہ و بہت ہوئی ہے تلا اشتہا کر اما طاق آداس دست کے ماط و مدیرہ خانقاہ کے بانو سے بہت ہے مثال لعل علی قاری حسیہ سیر عبد الحق و ہدی سرج و وزیرہ نکودہ







میں رہات دکر کی ہے کہ اندر لکھائے ان باب کو ردہ کو دیا تھا وہ جاس کے آئے اور یہی کہ گھیرا یا تیرا یا یا تیرا  
 جواب دیا ہے اس کہیں کہیں جو حدیث حیات ابویں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مروی ہو وہ کسی  
 کما میں کہ تب سے نہیں ہوئے عمر صحاح ستہ میں اسکی اساد ضعف ہے استہان کتیرے سچ کہا کہ یہ حدیث ملکہ اور جو  
 جیتیں اس باب میں آئی ہیں جسے سیوطی وغیرہ نے مسک کیا ہو ساسی طرح یرے اصل یا مسکریا تا دیا موصوف  
 اس میں شک ہے کہ جو عدم بیان ابویں ہی سے کوئی مسعت ہی دہس ایک سالت میں نہیں لگی یہ ہر تقدیر و  
 عوغار و غیرہ اسات بیان ابویں کے لکھتوں ہو اس حریرے جو قول قرطبی کو اس سادہ بر دیا تھا کہ حضرت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شک کے نام ابویں میں محال ہے اس لیے اگلی ہی وزارت ہٹا ہے سو ہکا مذہب  
 کتیرے کیا اور یہ کہا تھا کہ یہ بات وقت اسعار و سطل ابویں کے ہو یہاں سے کہ اسکا حال معلوم ہو چکا معلوم ہو تو  
 ان دونوں سے شر کیا اور یہ حدیثی کہ وہ اصل اس سے میں طرح صحیح میں آیا ہے اسکو اور بہت شافہ بطا میں اس حریر کا  
 کہا کہ چارم میں ہے اسے اس تحریر میں معلوم ہو کہ مختار اس کتیر کا یہی ہے کہ ابون کھر میرے ہیں حیات میں یا بعد  
 کے بیان ہیں کئی عقیدہ مطابق حدیث مسلم کے سب میں کا ہو مخالف اسکا مخالف حدیث صحیح ہے ملکہ ہمارے  
 رد مال تو یہ بات بہتر ہے کہ ایسے سال میں سرے جو حوض ہی کر احلاف مقصود تر ہے جو حق ہو سکو تو قرآن  
 یہ کہہ سنا یا ہو ملک آمدہ مذہب لکھا ما کسنت لکم ما کسنتکم ولا کسنتکم ولا کسنتکم عدا کا نوا لعلو  
 سو ہو کسی عا دے پر جو رہنا چاہیو والا یعنی سے بھی میں اسلام کی حوالی ہے سچا حوض و عور کر میں تصیم وقت و  
 تا ہی بیان ہر ف عطارن سار نکلے عمر سے ملکر یہ کہا کہ تا و صفت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تورت  
 میں کیا ہو کہا واللہ موصوف میں تورت میں ابویں صحت کے ساتھ جو قرآن میں آئی ہے یا تھا التی یا انا لست  
 مشا ودا و متسرا و بد برا و لا اذہمین قلت عندی و رسولی سمیتک المتوکل کا فطرا لا علیط ولا  
 حکا جری کاموا و لا یدک فم یاستیذہ السیدۃ و لکن یعفو و یعمر و لکن تفسدہ حتی یقیم  
 یہ الخ لک احواء بان تعولوا الا لہ الا اللہ فیمتہ بہ اعینا عینا و ادا ما صما و فلو ما علفا و اہ  
 احد و اند ما حرجہ اللہادی میرے نمی ہے یہی ہو کہ گواہ سا کر حوشی دینے والا ڈر سنا میلا یا ان پڑوں  
 کی تو میرے سہ و سول ہے یہی تیرا نام تو کل کھا ہر مزاج ہو نہ صحت ان بازاروں میں جلانا تیرا نہ مدی کو مدی سے  
 دور کر کے ملکہ حاف تراوی و خمدی وفات دیگا اسکو اللہ یہاں تک سیدنا کر دے اسکو سستے ٹھہری ملت کو ہوں کہ  
 وہ کلمہ کیسے ہیں کلمہ نہ دے ہاں لکھوں ہرے کا لون بند لون کو کہوں گیا احمدیت کو ابن مردویہ نے

۲  
 یہاں تک کہ حدیث  
 اسکا حال معلوم ہو تو  
 ان دونوں سے شر کیا اور یہ حدیثی کہ وہ اصل اس سے میں طرح صحیح میں آیا ہے اسکو اور بہت شافہ بطا میں اس حریر کا  
 کہا کہ چارم میں ہے اسے اس تحریر میں معلوم ہو کہ مختار اس کتیر کا یہی ہے کہ ابون کھر میرے ہیں حیات میں یا بعد  
 کے بیان ہیں کئی عقیدہ مطابق حدیث مسلم کے سب میں کا ہو مخالف اسکا مخالف حدیث صحیح ہے ملکہ ہمارے  
 رد مال تو یہ بات بہتر ہے کہ ایسے سال میں سرے جو حوض ہی کر احلاف مقصود تر ہے جو حق ہو سکو تو قرآن  
 یہ کہہ سنا یا ہو ملک آمدہ مذہب لکھا ما کسنت لکم ما کسنتکم ولا کسنتکم ولا کسنتکم عدا کا نوا لعلو  
 سو ہو کسی عا دے پر جو رہنا چاہیو والا یعنی سے بھی میں اسلام کی حوالی ہے سچا حوض و عور کر میں تصیم وقت و  
 تا ہی بیان ہر ف عطارن سار نکلے عمر سے ملکر یہ کہا کہ تا و صفت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تورت  
 میں کیا ہو کہا واللہ موصوف میں تورت میں ابویں صحت کے ساتھ جو قرآن میں آئی ہے یا تھا التی یا انا لست  
 مشا ودا و متسرا و بد برا و لا اذہمین قلت عندی و رسولی سمیتک المتوکل کا فطرا لا علیط ولا  
 حکا جری کاموا و لا یدک فم یاستیذہ السیدۃ و لکن یعفو و یعمر و لکن تفسدہ حتی یقیم  
 یہ الخ لک احواء بان تعولوا الا لہ الا اللہ فیمتہ بہ اعینا عینا و ادا ما صما و فلو ما علفا و اہ  
 احد و اند ما حرجہ اللہادی میرے نمی ہے یہی ہو کہ گواہ سا کر حوشی دینے والا ڈر سنا میلا یا ان پڑوں  
 کی تو میرے سہ و سول ہے یہی تیرا نام تو کل کھا ہر مزاج ہو نہ صحت ان بازاروں میں جلانا تیرا نہ مدی کو مدی سے  
 دور کر کے ملکہ حاف تراوی و خمدی وفات دیگا اسکو اللہ یہاں تک سیدنا کر دے اسکو سستے ٹھہری ملت کو ہوں کہ  
 وہ کلمہ کیسے ہیں کلمہ نہ دے ہاں لکھوں ہرے کا لون بند لون کو کہوں گیا احمدیت کو ابن مردویہ نے

بھی ہدایت کیا ہے مگر اس اور یادہ کیا کہ عطا فرمایا کہ یہ سب کتب سارے ملاو سے ہی سوال کیا کسی حرف میں  
 اختلاف ہوا اگر کتب ایسی نعت میں ہوں کہا اعدا صومعی و ادا صومعی رنوا ما حرموا و کن رخصی  
 عَنْكَ اَيُّهُوَ وَلَا تَصْرِيحًا حَتَّى تَسْمَعُ مِنْهُمْ قُلْ اِنْ هُنَا اِلٰهٌ هُوَ الْهَدْيُ وَ اَيُّهُ اسْتَعْت  
 اَهُوَ اَهُمْ نَعْدُ اِلَّا مَنى حَالَهُ مِنْ اِلْهَامِ مَالِكٍ مِنَ اللّٰهِ مِنْ قِلَابٍ وَلَا تَصِيْرَةُ الْاَدْبِي اِنَّهُمْ اَلَكَيْفَ  
 يَكُونُوْنَ حَقٌّ قِلَابَتُهُ اَوَّلِيَّتِكَ نُوْصُوْنَ بِهٖ طَوْصَنَ يَكْفُرُوْهُ قَالُوْا لَيْسَ هُمْ اَلْخَيْرُوْنَ ۝ ۶۰ ہر گز نہ  
 ہو گزرتے ہو دار رضا ترک نام نہ ہو تو ان کے دین کا تو کہہ جو راہ اللہ دکھا وہی ہے کہ کسی تو حیلہ انکو سید پر بند  
 علم کے جو کھلو ہو یا تو یہ کوئی نہیں اندک نہ سمجھتے کہ مولانا مددگار جو کتب سے ہی جو کتاب ہا و سکو پر سہ  
 ہیں جو حق ہے نیز ہر کا وہاں پتہ نہیں لائے ہیں اور جو کوئی سکھ ہو گا اس سے سوا انہیں کو نقصان ہے یہ وہی  
 کچھ لوگ کم نام صاف بھی تو کہ ایسی کتاب کو پڑھتے تو سمجھ کر اس قرآن پر ایمان لائے ایک کے عالم تہ عہد  
 من سلام اس کے ساتھ اور بھی کئی مسلمان ہوئے وہی ابن جریر نے کہا اللہ صلی علیہ وسلم نے اس کے ساتھ  
 آکر وسلم یہ دونہ رونق کسی تم سے بھی دعوتی نہ ہو گے سو تم انکی صفا مسدی و موافقت کو چھوڑ کر اس کے بلامین  
 طرف اس کو نہ کے حوالہ سے پہنچا ہر اسکی بنیاد مسدی طلب کر جو راہ اللہ نے مکھو دکھا دی ہو وہی اس سے تفسیر صحیح  
 شامل ہے قتادہ نے کہا یہ ایک خصوصیت ہے حوالہ سے ایسے رسول اور ان کے اصحاب کو سکھائی ہو کہ تم اہل صلاۃ  
 یوں انکھ کر وہی صافہ کے کہا جھکو یہ حدیث یہو بھی ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہمیشہ ایک  
 گروہ میری امت کا حق پر لڑے گا اور غالب رہے گا جو کوئی اس کے خلاف ہو گا وہ کچھ نقصان و سکو نہ ہو سچا  
 سکھ کا یہاں تک اللہ کا حکم آوی اس کی تیر کہے ہیں یہ حدیث بخاری میں آئی ہے اس عمر سے بہت فاسل سادہ اس  
 تو نے اہل کتاب کا اتباع کیا تو یہ کوئی تیر حافی ماضی ہیں ہر ایک نثری تہدیدا اور وعید شدید ہے امت کو اس بات پر کہ  
 کہیں وہ اتباع طریق ہو و نصار کا ذکر یہ کیا سکے کہ قرآن و سنت کو معلوم کر چکے ہیں یہ خطاب گو رسول اکرم پر لگتا  
 امت کو ہو فتح الدیال میں کہا ہو کہ اس آیت میں ایسی سخت وعید ہے کہ جس سے دل کشتے ہیں جی بٹھیر جاتی ہیں اہل علم  
 جو حال محتہا تھا الہی قائم نہ سیان شرائع میں اوپر اس آیت سے یہ بات وجہ کر دی ہو کہ وہ اہل بدعت و متمسکین  
 نے اس بات کو ساتھ جھٹکا کہ عمل کتاب و سنت اور حقا کر یہو اللہ جو محض کفر قرآن و حدیث پر ہر کس طرح کی بدعت  
 نہ کریں اس لیے کہ یہ لوگ اگرچہ ظاہر میں طہارت قبول کرتے ہیں خلاق نرم سے پیش آتے ہیں لیکن انکو سو کے اتباع  
 مدعا و رد حوالہ صلاۃ کو کوئی بات یہ نہ نہیں آتی جس طرح کوئی شخص عالم کتاب سنت ہو کر اور انکی عبت

دفعہ  
 ۱۵۸













نہ کوئی حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوئی ہے نہ کسی اور طریق سے تعین کلمات کا معلوم ہو سکتا ہے  
 اب فقط اتنی ہی بات رہی کہ یہ تو وہ او سکے قابل ہوں جو اللہ کے لہائی جاعالت للناس مآثرا ہو سکے بیان  
 کلمات کا شیعہ ابن ابی اسکوٹ اختیار کریں اس پر چھوڑیں اور جو کچھ ابن عباس وغیرہ صحابہ و تابعین سے بمقتضی تفسیر  
 کلمات مروی ہوا دل تو وہ اقوال صحابہ میں ان کی حجت کیا سیطرح تابعین کے پہر اگر یہی ان لیا جاد ہو سکے اس میں  
 اجتہاد کا دخل نہیں ہو بلکہ وہ حکم فرع میں ہیں تو یہی تعین میں اتنا بڑا اختلاف ہے جو عمل کرنے سے بعض پر  
 منع کرتا ہے پہر کس بات پر عمل کرے کس پر نہ کرے بلکہ خود ایک صحابی جو جلیل بن عباس شیعہ ابن ابی اسکوٹ ہیں ایات  
 مختلفہ میں ان پر کفر کر عمل ہو سکتا ہے یہاں یہ بات ہی معلوم ہوئی کہ جو کوئی طرف محوم سکے گیا ہو اور اس  
 سے یہ بات کہی ہے کہ کلمات جمیع کلمات مذکورات میں اس کا قول ضعیف ہے اسلئے کہ اس قول سے یہ بات لازم  
 آتی ہے کہ قرآن پاک کی تفسیر ضعیف متناقض قول سے کی گئی جو الکت قیام حجت کے نہیں ہے پہر اس میں بھی شک  
 ہے کہ وہ زائیش نبوت سے پہلے ہی یا چھپے جسے کہا ہو کہ پہلے تھی اسکی دلیل یہ ہو کہ او کو بعد امام بنایا یہ بتلا  
 سبب است ثمری سبب پر مقدم ہوتا ہے جس کو کہا بعد نبوت کے قطعی اسکی حجت یہ ہو کہ تکلیف بدون  
 وحی الہی کے محوم نہیں ہو سکتی ہو تکلیف بعد نبوت کی ہو اگر تہی ہو کسی نے یہ کہا کہ اگر مراد بتلا ہو کوئی قمر  
 و شمس تو نبوت کو پہلی تھی اور اگر مشرعبت ہو تو بعد نبوت کی تھی میں کہتا ہوں کہ اس غرض کی یہی کچھ حاجت ہے نیز  
 ہوتا ہے سمجھنا کیا کافی ہے کہ اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو آواز دیا جب کہی آدایا ہوا جس کی امین آدایا ہو وہ اس  
 آواز میں بڑبڑاتا تھا ثابت قدم پہر مضبوط علی اللہ نے او کو ساری جہان کا پیشوا کیا بعد ان کے جو غیبی آوا  
 ز وہ انہیں کی نسل میں تھا وہ امور تھا ساتھ انکی اتباع کے ابراہیم علیہ السلام وہ شخص ہیں جنکو اگر چھپے لوگ  
 دنیا پر کہتے ہیں یہود و نصاریٰ مقرر ہیں او کو افضل کے انکی طرف یا انکی اولاد کی طرف منسوب ہونیکو اپنا شرف سمجھتے  
 ہیں وہ دوسرے نسل بات کا فخر کرتے ہیں کہ ہم انکی اولاد ہیں حرم کے ہنود و الخاند کہ یہ کے خادم ہیں جب امام آیا تو ہم  
 ابراہیم علیہ السلام سے وہ منقول کیے جن سے مشرکین ان کی بابت قبول کرنا محرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کرنا دین اسلام  
 کا انقاد ہونا و اس طرح کے واجب کیا ہے اسلئے کہ جو بائیں اللہ نے ابراہیم علیہ السلام پر وجب کی تھیں وہ خصائص میں  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہیں اس میں قیام حجت کے یہود و نصاریٰ و مشرکین عرب پر بابت وجوب انقیاد و رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے کو اوپر ایمان انکی تصدیق کرین **ف** اللہ نے جب ابراہیم علیہ السلام کو امام عالی مقام کیا تو انہوں نے  
 اللہ سے سوال کیا کہ میرے بعد جو امام ہوں وہ میری ہی اولاد سے ہوں اللہ نے یہ دعا انکی قبول کی مگر یہی نہ





[illegible]

۱۔ اے احمد  
تم کہتے اور سنتا ہے  
میں دھو نہیں ہے  
منتر حکم سردار یعنی  
رکھنا ماریں  
کہہ جی تو گر تپان  
سلی اللاتیاں  
دودھ دریا سیل  
اب کوریاں ۱۲  
۲۔ احمد  
نیرا ادب کی کیا  
عوم جلد ہی ہو  
کہہ چوسکی نہ  
۱۳ سو قرار

بالذکر میں نے دعا اپنی نکر و عمناء۔ وہ شخص ہیں جنکی لئے سو قرائے اسکا ہمارا بیٹھے ہیں جو وقت کی اسی  
 یکے کی صحابی نے ادب و ارکانہ کیا یہ مقام عدم سے متعلق دیوار کعبہ تھا اسکی جگہ معروف ہے متصل با حجر ہود  
 و ہنری حاس اس شخص کے جو درار سے سودا ہل ہو کر سامنے کو جائے ابراہیم علیہ السلام جب کعبہ مایکے تو اسکو  
 یاس دیوار کے جس جگہ با حتم ہوئی وہاں کعبہ چھوڑ دیا تھا لہذا یہ حکم ہوا کہ بعد طواف کراں کعبہ کا ریٹ ہو اور یہی  
 ساس ہی تھا کہ مقام اسی جگہ پر جو یہاں سا کعبہ بنتی ہوئی ہے مگر عمر بن الخطاب کی جگہ بدل دی گئی تھی اس پر  
 لغت لکھتا ہے ابراہیم علیہ السلام کثرت مسج سے حائرا و اسکی یاس کا ریٹ ہے کا حکم دیا گیا ہو کسی طرف تھا  
 اور لہ سے کیوں نہ ہو لیکن تحصیل کار کی یہی جگہ مقام کے فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصل صحابہ سے استفادہ  
 اگلی گئی ہے حکم سے تفصیل کا یہیں ناگیا کجاری کے شروع قصہ مقام میں ایک تطویل ابن عباس سے کہی ہے  
 تردی کی حدیث میں آیا ہے کہ کن مقام دو یا قوب ہیں حدیث کا اندر لے لے اسنے اور کو شادیا حار کہتے ہیں و ڈر  
 کہ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین تو طین پہر راجیلے چار تو طین میں طواف سے خارج ہو کر تو مقام ابراہیم  
 پہنچے اگر دو رکعتیں پڑھیں پہر آیت الکرسی پڑھیں ان حریری روایت میں آتا اور آیا ہے کہ مقام کو در میان ایو اور جا  
 کعبہ کے کر کے دو رکعت پڑھیں اس کثیر کہتے ہیں یہ ایک کثرا ہو اس حدیث طویل کا جو صحیح مسلم میں حدیث حاتم بن اسلم  
 سے آئی ہے ہماری میں مؤرخ میرا سے مروی ہو کر اس عمر لے کہا ابراہیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ طواف کیا سات با  
 پہر نماز پڑھی جو مقام کے دو رکعت سب حدیثیں لیل میں ہیں سات کی کہ مراد مقام سے وہی تہر ہو خیر ابراہیم علیہ السلام  
 کثیر سے ہو کر کعبہ ساتی تھے حنا یا راجی ہو گئی انھیں علیہ السلام تہر کو اوٹھا لائے تاکہ او میر کثیر سے ہو کر نہ سے  
 یہ تہر اوٹھا کر دیوس حدیث طرف کی دیوار میں ملتی تو دوسرے رخ کی ساتی تہر طرف حاتا او سپر کثیر سے ہو  
 یہاں تک چار دن دیوار میں کعبہ کی گئیں یہ قصد ابن عباس سے مردان کاری کو مقصد آیا ہے لغت میں قدم میں طاف  
 کچھ سالوں کا مسلمانوں کی بھی پاپا میں مالک نے کہا یہی مقام کو دیکھا او میں انگلیاں اور طوی کا لغت تھا لوگوں کے  
 ہاتھوں سے مسکروں کے ان نقوش کو کبہ و یا قنادہ کہہ اسکا حکم ہمارا بیٹھے کا ہو مسکر کر کیا جو تکلف اگلی اتوں نے کیا ہوا  
 وہی تکلف اس لئے ترا حسی ایڑی اصل کا اوردیکھا ہوا اوسو ہے کہا لکن اس است کو مسج لے سکورا کر ڈالا  
 اس عیب نے کہا ہوا ایک لہجہ بول عمر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب آیا تھا وہ مقام کو ہوا لنگیا عمر سے پہر دوبارہ اسکو لاکر کیا  
 سعیاں کہتے ہیں میں یہیں علوم کہ دریاں اس تہر اور دریاں کعبہ کے بول سے پہر کقدرت گذری ہو یہی عدم  
 ہے کہ حد کعبہ سے چکا ہوا تھا یا نہیں مگر ایک ثابت میں محاذ سوریوں آیا ہے کہ سکی جگہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم





ان اللہ کفر واد تصدق وحق مہدی اللہ والمسیحی الخاوی الذی جعلہ لا سر سوار العاکفہ اذ  
 و من ثمرہ فیہ رالہا د یطعم نبدہ من عذرا الیم بیہ دگر کہ کہ کہ سب سے نایا گیا ہو میان روالہ کے عباد کی جان  
 طواف نماز سے سورہ حج میں تیوں کس نماز کے لفظ کے میں قیام کو سجود کا یہ ایک دیکھتے ہیں کہ یہ  
 ہو چکا تھا اس آیت میں ذکر المائیس عالعین کا کیا کو سجود کا ذکر و نایا قیام کو تھیوٹ یا اس لئے کہ یہ بات معلوم  
 ہو چکا کہ وہ سجود بعد قیام ہی کے ہوا ہے اس شیعہ میں یہود و نہادی یہ یہ ہست جس گمراہ حج نہیں کرتے کیونکہ  
 اس میں بدل نہیں جلیح علیہ السلام کی معیت کا تھا کہ ہے میں اور جو غائب تھے میں کہ انہوں نے یہ گمراہی طواف کے  
 ایہ حج و عمرے میں نیا ما ہے عسکاف کے یہ یو تیار کیا ہے حالانکہ اہل کتاب کچھ یہی اس کاموں میں  
 ہیں کہ تھے تو کہ سطح یہ مقتدی جلیح علیہ السلام نہیں سکتے ہیں حالانکہ حرکام اللہ لے او کو لیے شروع کیے تھے وہ  
 اُن سے (۱۱) ہیں ہوئے موسیٰ بن عمران عید و انبیا علیہم السلام نے اس گمراہ کا حج کیا تھا سطح ہی معصوم کے حردی ہے  
 و نبطیرا حدکی اسی آیت تشریح کی گئی ہے اس آیت کو فی سبوح اود اللہ ان ترقہ وین ذکر منہ اشمہ  
 شیعہ کے کھینچا اعدو واکلام الہی سے سلمہ و سوہت حدیثوں میں حکم تطہیر و تطہیر حد کا اوسکا لو کا  
 اذی و نجاست نوا سٹا یا ہر اسی لیے یہ فرمایا ہوا اقدما و ستر المسکین لک ان کثیر کہتے ہیں یہ اس مقام  
 میں ایک سال علیہ و لکھا ہوا و لکھ و المس و ان میں اختلاف ہے کہ سب سے پہلے کسے کو گسے سالیام  
 محمد باقر کے کہا ملا کہ ملے قس قس میں عرات ہر عطا و سعید بن السی کے کہا آدم نے شکو یا کھیا ہارون سے نیا  
 حرا طور سنا طور زیا جبل لبنان حودی یہ روایت ہے غریب ہے آن عباس و کس حصار و قتادہ و غیر ہم نے کہا  
 سب سے پہلے نبی علیہ السلام نے بنایا ان کثیر کہتے ہیں کہ غالب کا اس قس کے آحد میں ان کی تھی کہ لسی ہی ہر  
 کہ لائق تصدیق ہیں لائق تکذیب نہ انہر کچھ عتقاداں اگر کوئی حدیث اس میں صحت کو بیوچو نو ستر لکھو نہ  
 ہے و حار بن حمد اللہ و عتقاد کہتے ہیں اس میں ہے سیتا کہ حرارم و ما بن کیا میں دو لو سنگستان  
 کو لو کہ کیا اوسکا شکا و سعید کیا حاوی و نوان کا و حرات خاوار کا نا حاوی سکوا بن حریر و نسائی و سلم نے روایت کیا  
 یہ صحت کی حدیث صحابہ کوئی طریق پر آیا ہو حضرت جلیح علیہ السلام سے ثابت ہوا ہو کہ ایسے فرمایا اللہ عز و جل  
 کے کو حدیث کہ یہ کیا انما لوں و در میں کو سو یہ قیمت تک کے لیے حرام ہے لکھو حارم اہل میں سے حدیث انی ہر  
 نفی قاعدہ ہے کیا ہوں کہ نے حدیث مضبوط تھی کہ لکھو حارم اس میں اور سہت سی حدیث آتی ہیں ان میں  
 کچھ نہیں ہیں ہر سب سے کیا ہوا ہر علیہ السلام نے لوگوں کو یہ ان پر نچا دی کہ اہل سے اس کو حرام کیا اور

یہ بھیہ سے حرم اس تھا تو دست تحریم کی اراہیم علیہ السلام کے لئے طہار ہے یعنی طہر کرنے والی اس حکم الہی کے وہیں اسی حرم کو ان عطیہ دان کثیرے اختیار کیا ہے اس حریر کہتے ہیں یہ پہلے ہی سے حرام تھا لکن اس کے حکم تعدد کا حلق کو نہیں دیا ہوا تھا کہ اراہیم علیہ السلام نے سوال کیا تانے سکوحرام کیا حکم تعدد کا کیا جمع صحیحی ہے حدیث ابو ہریرہ میں مروغاً آیا ہے کہ اراہیم علیہ السلام کے سدیر اور جلیل تھے اور میں اس کا سدہ اور رسول ہوں اور اے کو کو حرام کیا جو میسے میو کو در میاں دو دو ہاڑ کے حرام کیا ہوا کا حرام و شکار حرام ہے یہاں لڑائی کے یہی متنبہا او ہٹا تا چاہیے یہاں کا کوئی دجرت کا نا حادے مگر اسطرح جاریہ تشر کے سکوحرام حریر سے ایسی سدیر رہت کیا ہو اس کثیرے اس طریق کو عرب ٹھیک کر یہ لکھا ہو کہ یہ حدیث کتہ میں ہیں بلکن اصل اسکی صحیح میں اسطرح ہے ابو ہریرہ سے آئی ہے کہ لوگ پہلا نہیں دیکھتے یا اس سولہ اصلہ علیہ السلام کے لائے اب اسکو لیکر و اتے السدر کتہ دیکھارے پہل ہمارے ہمارے صناع و مدعیسے میسری رسیں اور اسکا شیک اراہیم تیری سدیر و جلیل دسی تہمیں بھی تیرا سدہ دسی ہوں اوہوں نے تھسے دعا و اسطرح کر کے کی میں تھہ سے دعا و اسطرح مدیسے کر تا ہوں دسی ہی دعا اور نسل اس کے ہمراہ اسکے بعد دو حید اس سے یکہر سی بہت حد و سال پھر کو ملا کر وہ میل دتیر دو سطر لفظ یہ ہو کہ رکت ہمراہ رکت کے بہر جو بہت چھوٹا کچا حاضر ہوتا اسکو مہرمت و اتانے یہ لفظ مسلم کا ہوا دم میں صحیح کا لفظ یہ ہو کہ ایسے وایا اراہیم کے کو حرام کیا میں مایں ہر دو ہاڑ مدیہ کو حرام کرتا ہوں رواہ ابن جریر و مسلم صحیحین میں اس سے مروغاً آیا ہے اسکا سدیر میں حرام کرتا ہوں جو کچھ در میاں دو دو ہاڑ مدیسے کر تا ہوں حسیہ اراہیم نے کے کو حرام کیا اے السدر کتہ دیو کے مد و صناع میں اور السدر کتہ دیو کے لکیاں اسیر و میسری میں بخاری نے کہا مراد اہل مدیہ ہیں دو سطر لفظ اس کا یہ ہو کہ اسے تندر کتہ دیو میں کو دو حید اسکی جوئے کو دی ہوا السید عبد اللہ بن عمر مرفوعاً کہتے ہیں کہ اراہیم نے کے کو حرام کیا اسکے سیدہ عاکی میسے مدیر کو و سیا ہی حرام کیا صحیح اراہیم نے کو کو میسے دعا کی ہو و اسطرح مد و صناع مدیر کے حسیہ دعا کی تھی اراہیم نے و اسطرح کے کو رواہ العادئ مسلم کا لفظ یہ ہو کہ اراہیم نے حرام کیا بلکہ کو اسطرح کے الوں کے میں حرام کیا مدیر کو حسیہ اراہیم نے کو کو حرام کیا ہا میسے دعا کی ہے مدیسے کے سیر میسری میں و حید اسکی حوا اراہیم نے و اسطرح کے کر کی تھی ابو سعید کا لفظ یہ ہے اے السدر اراہیم نے کو کو حرام کیا اسکو حرام نہیں یا میں مدیسے کو حرام کرتا ہوں در میاں دو دو ہاڑ کے کوئی حوں ہاڑ حاد و ہتہیا را و ہٹا یا حاد و دجرت کر یے ہاڑ سے جاوین مگر و اسطرح جاری کر اے السدر کتہ دیکھا ہے ہمارے ہمارے میسری بخاری سپہن ہا سے السدر ایک رکت کو ساتھ وہ رکتیں دی رواہ مسلم ایک رکت کے



۱۔ کہ جس نے کسی کو کھانا یا پانی دیا تو اس کے لئے ۱۰ سال کی عمر کا اجر ہے۔  
 ۲۔ کہ جس نے کسی کو کھانا یا پانی دیا تو اس کے لئے ۱۰ سال کی عمر کا اجر ہے۔  
 ۳۔ کہ جس نے کسی کو کھانا یا پانی دیا تو اس کے لئے ۱۰ سال کی عمر کا اجر ہے۔  
 ۴۔ کہ جس نے کسی کو کھانا یا پانی دیا تو اس کے لئے ۱۰ سال کی عمر کا اجر ہے۔  
 ۵۔ کہ جس نے کسی کو کھانا یا پانی دیا تو اس کے لئے ۱۰ سال کی عمر کا اجر ہے۔  
 ۶۔ کہ جس نے کسی کو کھانا یا پانی دیا تو اس کے لئے ۱۰ سال کی عمر کا اجر ہے۔  
 ۷۔ کہ جس نے کسی کو کھانا یا پانی دیا تو اس کے لئے ۱۰ سال کی عمر کا اجر ہے۔  
 ۸۔ کہ جس نے کسی کو کھانا یا پانی دیا تو اس کے لئے ۱۰ سال کی عمر کا اجر ہے۔  
 ۹۔ کہ جس نے کسی کو کھانا یا پانی دیا تو اس کے لئے ۱۰ سال کی عمر کا اجر ہے۔  
 ۱۰۔ کہ جس نے کسی کو کھانا یا پانی دیا تو اس کے لئے ۱۰ سال کی عمر کا اجر ہے۔

[illegible]







او کو کچھ سانس معلوم ہوئی کہا تمہارے پاس کئی آیات کہاں ایک بڑا ایسی صورت کا آیتا او سے تمہارا حال  
 ہے یوحنا سے کہنا یہاں پہنچے گذر اوقات کا دریافت کیا ہے یہ بات کہی کہ ہم شتی بلی سی سختی میں ہیں کہا  
 تم کوئی دھبہ کر گئے کہاں تم کو سلام کہ گئے اور یہ بات کہ تم ایسے درواری کی جو کھٹ کو بدل دے کہا وہ سیر  
 مایہ ہو چکے ہو حکم دے لگو کہ میں تم کو حد کر دوں سو تو ایسے گمراہ لوں کے پاس جا رہوں مے اسکو طلاق دے دو  
 دوسری عورت سے حیدر خرم کے نکاح کیا اور ہم علیہ السلام حیدر خرم سے تو خود صاحب مالیت سے جانا  
 حیدر کے پاس سے پھر او کو یہ یاد او کی عورت کی پاس کر او کا حال پوچھا کہا ہمارے لیے کچھ لے گئے ہیں کہا تم  
 کیسے پہنچا دی گداں کو مگر کس شکل پر ہوئی ہے کہا ہم حیدر و سعت ہیں اسکی شامیں کی کہا تمہا کہا کیا  
 کہا گوشت کہا مایہ کیا سے کہا مایہ و مالا سے اللہ کرکے گوشت دیا ہی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 سے فرمایا او سداں کوئی علیہ دے لیں تمہا وہ اوسے کے لیے دعا کرتے کہا کوئی شخص اس دو نویر ویر میرے کہ میں  
 کھایت نہیں کرتا مگر موفق ہو سکے ہیں میں یہاں رہا ہوں علیہ السلام لے فرما صاحب تیرا واحد آہ ہو اُس سے میرا  
 سلام کہا اور یہ کہا کہ تم ایسے گہری جو کھٹ دائم رکھو جس سے علیہ السلام آئے کہا تمہا یہ پاس کوئی شخص  
 آیتا تمہا کہاں ایک بڑا اچھی شکل کا آٹا اُس عورت سے او کی تدا و صفت کی کہا تمہارا حال ہو جو حیاتا تمہا یہ سے  
 کہا کہ تمہاری وقت کے طرح مسرتی ہو تمہا اچھی طرح کہا ہم سے کچھ کہ گئے ہیں کہاں یہ کہا ہو کہ میں سام  
 کہوں تم اپنے گہری جو کھٹ تات کہو کہا وہ میرے مایہ ہو اور تو میرے گہری جو کھٹ ہو یہ حکم دیئے میں کہ ہو کو ایسے  
 پاس ہو دوں یہاں رہا ہوں علیہ السلام حیدر خرم سے ایک لکھنا ماہ آئے یہ آئے ہو دکھا کہ اسمعیل علیہ السلام شہر  
 ہو کر تیرا رہا ہو جو حیدر خرم سے پاس لے کر کے ہما دس کچھ حیات کو دکھا کہہ رہے ہو گئے ہو حکم مایہ پیڑ سے بین  
 مایہ سے کرتا ہو وہ کما بعضہ دفعہ عظم تمام کے مش آؤ دمایا اسمعیل اللہ نے چھو لیکام کا حکم دیا ہے کہا حکم آت  
 کو دیا ہو وہ آت کریں فرما تو میری مدد کرے گا کہاں دمایا اللہ نے مجھ پر یہ حکم دیا ہے کہ میں اچھا کہ ایک گہرا ہو  
 ایک بچہ شلہ کی طرح اتار دیا سو ف دونوں صاحبوں کے سدا گہری اویجی کی اسمعیل علیہ السلام منہ لاتے راہ علیہ  
 اسلام گہرا تاتے جس مایہ اویجی ہو چکی تو اس تیر کو لاکر رکھا اور ہم علیہ السلام اوسیر کٹر سے ذکر کرتے اسمعیل علیہ السلام  
 بیترا دھا اور ہا کر دیتے عالم دونوں زنگ کہتے دس اھٹل حیاتا آت است السہم نیع الحکیم عرصہ کہہ کر دس  
 سال میں سیرت دعا کہتے ہوا سیرت کو عبد الرزاق سے معلوم ان الی عالم داس حربے مختصر اور اپ کیا ہو اس مرد  
 ہی اس کو دے ہیں پھر ان کثیر لے سیرت کو بخاری شریف کو بطریق دیگر روایت کر کے یہ کہا ہے کہ بخاری لے

لکھنا سیرت کو بخاری شریف کو بطریق دیگر روایت کر کے یہ کہا ہے کہ بخاری لے



اوسکو حایا اس اسحاق نے کہا کعبہ عہد موسیٰ میں اٹھا رہا تھا اوسکو قحطی پہنچا تے پیر حایہ یہاں لگی سیٹھ سے سیٹھ ح  
 جحاح میں یوسف نے یہاں یا پھر بہادر قریش اول غمار سان ریرین بعد سدہ ساٹھ کے اور ولایت ریرین معاویہ  
 میں حکمران ریر کا محاصرہ کیا تھا جل گئے اسوقت ان الریر نے ریں تاکت توڑ کر قواعد ریریم علیہ السلام ریریا  
 حکرکہ اجل کعبہ کیا دودرہ اسے ترفی و عرت کے حاکمین سے بلوئے کہو حطرح ای حال عائشہ صدقہ  
 سے ساٹھا ویسا ہی سا دیا حرکت و ریر سے کعبہ بھی ای صورت پرنا حب جحاح لے اوسکو قتل کسا تو یہ کہے  
 کو حکم عدل ملک بن رزان ہی قلی وضع کر دیا اس قصہ کو مسلم انسائی لے ذکر کیا ہے اس کی ریر کہتے ہیں  
 یہ قحطی کہ جو کام میں ریر لے کسا تھا اسکو توڑا رکھتے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو دوست کہتے  
 وکن اس ڈر سے کہ لوگ تارہ اسلام میں کعبہ سے قریب الجھیں کہیں ان کے انکار ریر کرن ہووے کھا تھا گائیہ  
 سبت عبد الملک بھی یہی ہی ایسے حبات اسکو تات ہو گئی کہ متیک عائشہ رم لے سحر یہ کور رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو تو یہ کہا دودت آئی ترک و ماخنی لے اسی حال پر چھوڑ دیا اچھا تھا  
 رواۃ مسلم پیر اس کثیر ریر کا کہ حدیث یہ کور عائشہ سے بطریق صحیحہ مستندہ تارستہ دلیل ہے اس بات کی کہ حو کام  
 اس الریر لے کیا تھا وہ جو کس نہیک و اچھا تھا اگر کعبہ اسی شکل پر چھوڑ دیا جاتا تو بہت بہتر ہو مالکن جس صورہ  
 حال قائم ہو گئی تو اب ریریک حص علماء کے دلا اوسکا کورہ ہے کہتے ہیں محمدی یا ماروں تیدو امام مالک  
 سے پوچھا تھا کہ ہم کہے کو کر اسطابق محل ابن ریر ساؤں کہا اسی الریر یوسیم کعبہ اللہ کو یا متا ہو کا کہیں تما سا  
 کہو کہ جو کوئی چاہو سو ڈاکر سا یا کرے اوس ریرت لے اسکا سا موقوف کھا اس حکایت کے عیاض لودی لکھو  
 کیا ہو سو گھر والد علم السیطرح آحر بان مک سہا یہاں تک کہ دوسو کھی نیدی الامتسی اسکو ڈاکر سا حطرح کہ  
 صحیحین ابوہریرہ مروغا آیا ہو پھر کاکھتہ دوالسویقین میں الحسنة اور یہ احرام حرم یا حرج حاجج  
 ہوگا اس دلیل سے کہ کھاری میں ابو سعید حدری سے مروغا آیا ہے کہ بعد اوسکے خروج کے گھر کا حج و عمرہ ہوگا  
 اہتو میں کہتا ہوں کہ قسطلانی میں ذکر کیا ہے کہ کعبہ میں مار سا یا گیا ہو اکیلا ریرتوں لے نایا دوسری مار  
 نے ریر ریرشت لایہ شئی بہر کا تھا طواں میں گ گیا جو قحطی مار ریریم علیہ السلام یا بنوین بار عمالقد لے چھٹی مار  
 حہم لے ہل لکی کام حارب بن مصاص تھا ساتوین مار قصے رحو یا بچوان وادار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم کا تھا آٹھویں مار قریش نے یوس مار اس ریر نے اوائل سنہ ۱۷ میں سوبن ررحام لے تہو سلیمان محل  
 کہا ہو سکے بعد بعض لوگ لے سنہ ۱۷ میں مایا ہو رازی لے کہا یہ دلیل ہے اس بات یہ کہ سا مسکھ و ریر



لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْكَافِرُونَ کہ ہمارا دھنہا اومیں ایک ہے اللہ ہیں میں کا یڑ ہے ویر تیری تہیں اور کھاد کے  
 او کو کھات اور کئی باتیں اور سو کھار ا کو تو سے صل بر دست حکمت الاف اندیک ہے اس آیت تر لیب میں  
 رہی بہنی عار اسیم علیہ السلام کی اہل حرم کے لیو ذکر فرمائی وہ رعایہ تھی کہ میری دریت ہو ایک عمل نہیں  
 پہنچے یہ دعا او کی موافق تقدیر میں تھی کہ میری وہ تقدیر یسین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھی و اس طرح سچے کے  
 طرف میںوں کے ملکہ و ساری و احمس و ساری حلق کے حق اس سے صلیح کہ حدیث عوام میں اس میں آیت ہے کہ  
 حدیث اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا ہے میں ردیک اللہ کے عالم اسپیں تھا اور آدم سپور مٹی کے ٹیل ہی تھیں تنکو  
 سرور اہل کام کا تا وں میں اے ماہوں نے یا ابرہیم کی منشارت ہوں عیسیٰ علیہ السلام کی خواب ہوں اپنی ماں کا ہی  
 طرح سے تعمیر میں کی میں دیکھتا کرتی نہیں مہوا احمد مراد یہ ہو کہ سے پہلے حسی رسولی اصل اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگوں  
 میں متہو کیا اور آج کے ذکر کر لیا وہ ابرہیم علیہ السلام میں یہ دہوم دہم آیکے ذکر تر لیب کی لوگوں میں لگا ماری  
 ہا کہ مہم اسیا سے ہی اہل عیسیٰ علیہ السلام نے ہی قوم میں کبڑے ہو کر آیکے نام سار کا یہ خطہ پڑا ابی رسول اللہ  
 الْبَیِّنَاتِ وَالْآيَاتِ نَدَى حِرَ الْمَوْذِيهِ وَمُسْتَارِ مُؤَلِيهِ نَابِي مِنْ اَعْدَى اَلْمَلِكِ اَحْمَدُ اُھى یسے حدیث مذکور  
 میں یہ فرمایا مع ابرہیم منشارت عیسیٰ ہوں رہی جواب لگی ماں کی سوا و سکی یہ صورت کے کہ وہ جواب ہوں سے رماہ  
 محل میں نہ تھی اوسکا ذکر اسی قوم سے کیا تھا اوسوں کو سب میں شہرت استاع ہو گئی تھی ایک تہید انکی  
 نعت کی قائم ہوئی تخصیص ملک تمام کی اسلیے ہو کہ تمام میں انکی موت و دیں کا استقرار ہوگا اسی لیو تمام خمر  
 رماں میں سلام و اہل سلام کی سڈی ٹہیر گرا وین فر عیسیٰ علیہ السلام بھی وقت میں سارہ سعد شرقی سے  
 مارل ہوئے صحیح میں موعا آیا ہو بہتہ ایک اس امت کا عالم ہوگا حق بر حوکوی اوسکا مدد و گاہوگا  
 وہ کچھ نقصان و سکو ہو نیا ر سکے گا کہ کوئی اور مخالف یہاں تک کہ اللہ کا حکم آوے اور وہ گروہ اہل  
 پر ہو بخاری کے کہا یہ گروہ تمام میں ہوگا اتنے میں کہتا ہوں اسکا مصلحت ہمیں ہے کہ تمام میں وہ گروہ  
 ہو کر گچا کسی دوسری جگہ ہوگا ملک تمام مطہ غالب ہے اور قطار رص میں ہی ایسے لوگ ہو سیکے ہیں اور  
 ہمیشہ ہوتے ہی ہیں احمدیت میں ایک منشارت یہ بھی ہے کہ اسلام تا قیام قیامت دیا میں ماتی ہوگا  
 یہ ہوگا کہ کوئی محال ہے دشمن مدحواہ اوسکو رو زمین سکھا دیو کو عورت کی ساتھ کیوں ہو بہین لکھ س  
 مگر عورت بھی ہوگی ایکٹ ایک گروہ کسی جگہ نام یا کسی اور جگہ بہتہ ایک طرح کا علہ نام ہوگا واللہ الحمد لفظ گروہ  
 احمدیت میں عام ہے اس معلوم ہو کہ یہ فرقہ حق بر بہتہ غالب ہوگا یہ مثال ہے اہل علم و اہل ملک تو کو

میں سے کچھ نقصان و سکو ہو نیا ر سکے گا کہ کوئی اور مخالف یہاں تک کہ اللہ کا حکم آوے اور وہ گروہ اہل پر ہو بخاری کے کہا یہ گروہ تمام میں ہوگا اتنے میں کہتا ہوں اسکا مصلحت ہمیں ہے کہ تمام میں وہ گروہ ہو کر گچا کسی دوسری جگہ ہوگا ملک تمام مطہ غالب ہے اور قطار رص میں ہی ایسے لوگ ہو سیکے ہیں اور ہمیشہ ہوتے ہی ہیں احمدیت میں ایک منشارت یہ بھی ہے کہ اسلام تا قیام قیامت دیا میں ماتی ہوگا یہ ہوگا کہ کوئی محال ہے دشمن مدحواہ اوسکو رو زمین سکھا دیو کو عورت کی ساتھ کیوں ہو بہین لکھ س مگر عورت بھی ہوگی ایکٹ ایک گروہ کسی جگہ نام یا کسی اور جگہ بہتہ ایک طرح کا علہ نام ہوگا واللہ الحمد لفظ گروہ احمدیت میں عام ہے اس معلوم ہو کہ یہ فرقہ حق بر بہتہ غالب ہوگا یہ مثال ہے اہل علم و اہل ملک تو کو

جیسا کہ ہمیں سب سے پہلے معلوم ہوا کہ اس مسئلہ میں وہ بہت اہل علم و کرام قیاس پر غالب رہے ہیں جو لوگ  
 رؤساء دیندار ہیں وہ مسلمان محراب شریعہ پر کھڑے ہیں انہوں نے کہا کہ اگر اس پر اہم علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سماعت ہوں تو اسے کہہ دیا گیا کہ یہ کلامی دعا قبول ہو رسول کو رد و حرمان سے نہیں ہو گا یہی قول  
 سنی فقہانہ کا بھی کلام ہے اور اہل اہل سنت و جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قول ہے جس فقہانہ  
 مقابل میں اس نے لوگوں کو غیر ہم کا کسی نے کہا بلکہ اگر حجت سے ہم ہیں تو اس کے تیرے کہاں تو اہل میں کچھ یہاں  
 نہیں ہو کسی نے کہا مرد و حجت مصل ہے درمیان حق و باطل کے اس قیاس نے کہا مرد اس سے علم عمل ہے کسی  
 حکیم نہیں ہوتا ہے جبکہ وہ لوگوں کا جامع ہواں ورید ہے کہا حوائج کہ تمنا ہو بصیحت کر کسی کمر کی طرف نکلاؤ  
 کسی غیر امر سے نہ کوئی حجت سے نہیں کہتا ہوں یہ سارا درست مطہر میں موجود و اہل میں جسے قرآن حدیث  
 کو بخیر آدمی ٹھیکہ صاحب فہم و علم و عمل ہوا و اہل یا کہ میں جہاں کہیں لفظ حکیم کا آیا ہے مرد اس سے یہی ہست ہے  
 قرآن عریف علی الناس کی حدیث ہے ہست کہ اہل قرآن یا مردہ کرتی ہے نہیں کے مولیٰ ہیں دو چیزیں ہیں ایک کہ اہل  
 دوسرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا متواتر ہست ہی شکل ہے قیاس کسی حجت یا طور کے ذائق علم ہے نہ قابل  
 عمل ہے جس علم اس نے کہا مرد یا کہ اسے سوار لے کر اللہ کی طاعت و خلاص ہے تھیں ان سخن نے کہا آیت کے  
 یہ ہے کہ سکھاتا ہو اور کو حیرت کہ وہ کریں اور شکر کہ اس سے ہمیں اور ضرورت ہے اور کو اس بات کی انکسار  
 رہی ہو گا اگر وہ اسکی طاعت کریں گے انکی مافوقی سے دور ہیں گے عزیز اور کو کہتے ہیں جسکو کوئی چیز  
 عاجز نہ کرے وہ ہر چیز پر تو ما ہو حکیم وہ ہر جسکے قول و فعل جو کس میں ہوتا کو ایسے علم و عدل و انکی ملکہ میں  
 رکھے کسی نے کہا عیر کہتے ہیں غالب کو حکیم کہتے ہیں عالم کو معلوم ہو کہ حکیم وہ ہے جو عالم است مطہر و  
 کلام عیر ہے نہ وہ خود اہل علموں یوں ہر حجت لڑی تمت الاول کو ملتی ہے ہر صاحب کلام و قیاس کو دیکھ

یَرْجِعُ عَنْ قَوْلِهِمْ اِنَّهُمْ سَفِهَاءٌ لِّنَفْسِهِمْ وَلَقَدْ مَاتَ طَعْنُهُ فِي الدُّنْيَا وَاَيُّهَا الَّذِي لَا حَرَمَ لَكَ الصُّلْحَيْنِ ۝  
 اَيُّهَا الَّذِي لَا حَرَمَ لَكَ اَسْلَمَ قُلُوبُ الْعَالَمِينَ ۝ وَوَضَعِي يَدَايَ اِذَا هُمْ سَبَّوْهُ وَنَقَوْهُ سُبْحَانَكَ اَيُّهَا  
 اَصْلَحُ لَكَ الدِّينَ فَلَا تَمُوتْ اِلَّا وَكُنْتَ مُسْلِمًا ۝ كَوْنُكَ نَبِيًّا اَبْرَاهِيمَ كَمَا جَوَّزْتَهُ يَوْمَ اَيُّهَا الَّذِي  
 خَاصُّ كَلَامِ نَبِيِّنَا وَرَدُّهُ حَيْثُ يَكُنْ بِحَسْبِ مَا كُنْتَ تُسْكِنُ لَكَ حَكْمُ رَدِّ يَدَيْهِ لَمَّا جَاءَ حَبَانُكَ حَسْبُ  
 كَيْفَ يَكُنْ اَيُّهَا الَّذِي لَا حَرَمَ لَكَ اَيُّهَا الَّذِي لَا حَرَمَ لَكَ اَيُّهَا الَّذِي لَا حَرَمَ لَكَ اَيُّهَا الَّذِي لَا حَرَمَ لَكَ  
 يَرْفَعُ اَيُّهَا الَّذِي لَا حَرَمَ لَكَ اَيُّهَا الَّذِي لَا حَرَمَ لَكَ اَيُّهَا الَّذِي لَا حَرَمَ لَكَ اَيُّهَا الَّذِي لَا حَرَمَ لَكَ





















بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين أجمعين  
والمؤمنين من آل بيته العترة الطاهرة المعصومة  
التي هي خير الأئمة وأفضلهم وأعزهم وأجملهم وأبرارهم وأقربهم إلى الله تعالى  
وأحبهم إلى خلقه وأصدقهم بالحق وأوفىهم بالعهد وأكملهم بالحكمة  
وأشجعهم بالشجاعة وأكفاهم بحسن تدبيرهم وأحسنهم في كل شيء  
وأعزهم عند الله وأحقرهم عند الناس وأكرمهم عند الملوك وأذلهم عند الكفرة  
وأشد لهم بأساً وأخوفهم عذاباً وأمرهم بالمعروف ونهيهم عن المنكر  
وأولئك هم المفلحون

لَا عَلَى الْإِنْسَانِ هَدَى اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ أُمَّةً إِنْ أَلَّفَ اللَّهُ بِالنَّاسِ لِكُفُوفٍ أَكْثَرٍ مِنْ سِتْرٍ قَوْلُكَ  
 کہ ہے رہیں گئے مسلمان آفتے سے جو حیہ تہر تو کہہ اندکی ہے مشرق میں بھجھارے حکم کو جا ہے سید ہی اہ اس طرح  
 ہے مکومت معتدل کہ ہو گم گواہ گو گویر اور رسول ہو گم گواہ اور ہیں ٹہیر یا ہے ملے حسیہ تو تھا مگر ہی واسطہ کہ معلوم  
 کریں ہم کوں یہہ انگ کا اولٹے یاں یاب بہاری ہوئی مگر اویر حکم گواہ دی اللہ سے اور سیاہیں اللہ کہ صلح  
 کرے تمہا ایقن لانا اللہ الت لیگویر شفعہ کہتا ہے وہاں **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کے سے یہ  
 آہ تو سوار ہں مکت طرف ست المقدس کے ٹہی یہ حکم آیا کہنے کی طرف ٹہی ہو ہوا یہ نصیحت کے مسلمان کے کہہ  
 سے لگو تہ اللہ کہ وہ ملے بہا سب میو کا اوسکا چھوٹا ماسی کا نشان ہں ہے اس کیرے کہ ہمارا دیو دیو کوں  
 سے اچھکہہ کس عرب میں یہ قول ہے حاج کا یا علما نے یہودیہ قول ہے مجاہد کا ماسا نقش یہ قول ہے سندی کا  
 مگر آیتاں سب کو تال ہے بحاری نے رائے دایت کیا کہ مار ٹہی رسولی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طر  
 بیت المقدس کے سولہ ماستہ جیسے مگر انکو یہ حوشی تھی کہ ملے طرف کے کر جو حیا یہ سے پہلے جو مار طرف کے  
 کے ٹہی عصر کی مار تہی آپ کے ہمراہ ایک قوم نے طعی ٹہی اومیں کا انکائی مسیحد والویر گدرا وہ لوگ  
 رکوع میں تہر او سے کہا میں اللہ کو گواہ کرما ہوں کہ جیسے ہمراہ سی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مار طرف کے ٹہی  
 ہے وہ سب لوگ طرف کے گئے لوگ جو قلاء بر محل کی طرف گئے تہر ہے ہا کوں میں کہہ سکے ہر طرف ٹہی اسی کہ اللہ  
 تمہاری کارمادہ کر گکا بحاری اس طرف کے ساتھ سفر دہیں سلم لے سکوا و طرف حیر ویت کیا ہا اس متحد میں سب  
 حدیث آئی ہں حاصل ہے کہ رسولی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مامور تہے کہ صحرہ بیت المقدس کو سورہ کریں سکے  
 دریاں دو دور کس کے مار یہ تہے ماسے کہہ تہا مہ طرف صحرا کے نہا حث سے میں آئے یہاں جم ہونا ان دو  
 امر کا مشکل ٹہا اللہ کے حکم دیا کہ موہہ طرف ست المقدس ہی کے کرویر مول ہں عمارت جمہور کا یہ اختلاف ہوا  
 کہ یاہ ورائ میں آیا اور طر حیر میں و قول میں قریبی لے عکرمہ لوالہ العالیہ جس بصری سے نعل کیا ہو کہ توجہ طرف سب  
 المقدس کے اجتہاد دیوی ہوئی مصلحت کہ کچھ اور بدس جیسے نکات توجہ اندر کے یہی میں اس طرف ٹہی لیکن رسولی صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم سب عا عاری کرتے تہا اس بات کو لیتے کہ وہ طرف کھو کے ہو کیونکہ قبلہ ہے سلمہ ہم علیہ السلام کا  
 اللہ نے انکی عا قول دانی حکم دیا کہ موہہ طرف ست مقدس کے کریں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطہ ٹہا  
 لوگوں کو یاہ معلوم کرائی پہلی مار جو طر ٹہی عصر کی مار قریبی طر اور صحیح کے گدرا کیا سائی نے ابو حیدر  
 عیسیٰ مویون دایت کیا ہے کہ وہ مار طر کی ہی کہا سے پہلے میں اور میرے صحت کے مار طرف کھو کے ٹہی

بہت سی عسیر کا ہی یہی قول ہے کہ جس کم تحمل قلم کار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ترانوات دور کثرت طہرہ  
 جیسے تہذیبیہ حکم محمدی سلمہ میں آیا اسلئے اسکا نام محمد اہل بیت علیہ السلام میں آیا ہے کہ جس نہ منہ سلولی  
 تو وہ مار طہرہ میں تھے لوگ اُنہی قس پر گئے مرد عورتوں کی جگہ عورتوں کی جگہ کھڑی ہو گئیں اسکو جس علم  
 رکھ کر کیا ہو رہا تھا قیاساں لو کہ یہ جس کل کی مار صمہ کٹ ہو چکی حطیح صحیح میں اس عمر سے آیا ہو کہ لوگ قیاس مار  
 صمہ پڑے ہے یہ کہ اتنے میں ایک ہے والو نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن اور قرآن ہے انکو حکم شتکار  
 کہہ کر آیا ہے وہ لوگ دیکھتے ہو گئے انکے ساتھ کام کی طرف تھے کہ ہوم کر فنا کی طرف سے پہنچ کر لیا ہیں دلیل ہے ہات پر کہ  
 حکم نامہ کا لارہم ہیں آپ ہے مگر بعد علم کے گورول والامع نامہ کا مقدم ہو کیونکہ کئے لوں کو یہ حکم ہوا کہ وہ مار  
 عصر معرے عشا کو یہ عادیہ کر س دو مارہ ٹرین والد علم حطیس یا یہ یہ ہوئی نو بعض لوگوں کو جو اہل عاقر  
 ور کھرتے تھے یہ شک و یقین پیدا ہوا حیط و حطیس پڑ گئے کہے لگاں مسلمانوں کو کیا ہوا ہے کہ یہی ادھر مار  
 پڑتے ہیں کہ یہی ادھر اللہ نے اوجھا حواب یا و تار کہ مشرق مغرب ساسہ ہی کی ہو جیسے اسی کا امر و حکم تصرف  
 سنگبہ جلد ہے تم حد ہر سوہ کرو گے ادھر ہی اللہ ہے نیکی کچھ اسی بات راہکی میں ہے کہ سہہ یوب یچم کی طرف کرو  
 نیکی تو یہ ہے اللہ یقین لاؤ جیسے اسکا حکم مانو جس طرف اللہ نے ہمارا سہہ یہ یہ ہم ادھر یہ گئے اگر ہر دم  
 ہمارا سہہ کی بار کئی طرف یہ ہے تو ہم اس کے بندہ عادم علام ہیں اس کے تصرف حکم میں ہیں حد ہر وہ کہ گیا  
 اسی طرف توجہ ہو گئے اللہ کو ایسے عذر و رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکی است پر شری عنایت ہو اور کو  
 قتلہ ابراہیم حلیل الرحمن کا تیا کھنے کی طرف حسی سا اللہ حدہ شریک لے کو نام باک یہ ہوئی تھی اور وہ ساری نثر  
 کے کہون کے تصرف ہے سہہ یہ یہ دیا یہ وہ کہ ہے حکو ابراہیم حلیل حلیل نے ساءیا جو اسی لیے اللہ نے یہ فرمایا کہ  
 اللہ جو جانتا ہے سید ہی اہر چلاتا ہے حدیث عائشہ میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حق میں ان  
 کتاب کے دیا یہ وہ کسی چیز پر اوجا حسہ ہیں کرتے جتنا حسہ ہم یہ یوم مجہ اور قتلہ اور آیین حلف نام کہیں یہ کرتے ہیں  
 اللہ کے ہکوان حیر و ن کی طرف دیکھائی انکو ان تون سے گمراہ کر دیا وہ آخند عرف اس امت کو جو امت  
 معتدل ٹھہرایا اسکا مطلب ہوا کہ ہم نے ٹھو طرف قیلہ ابراہیم کے یہ دیا اس صلے کو تمہاری بے پسد کیا تاکہ  
 تم تمہیں نام ہو دن قیامت کے اور امتوں پر گواہی دو کیونکہ س تمہاری فصل کے معترف ہیں وسط کو سے  
 اسکا کہہ خیار و احد کے ہیں محاورے میں یون کہا جاتا ہے کہ قریش اسطرب میں سب و ابرین جو قوم  
 و خاندان میں رہے بہتر و افضل و اشراف علی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے قوم میں وسط ہے











ہیں؟ تا مالکیہ سے اس آیت کی تفسیر لال کیا ہو کہ ہماری ہمارے من طرف امام کے دیکھنے سے حد کی حکمت کیجئے ہی رہے ہے منی  
واحد و اوصاف کا مالکیہ کہے ہیں اگر حائے سعد کو دیکھے گا تو ایک طرح کا اسیا کرے گا یا رنگا ہر سانی ہے کمال پیام کو  
نصائل عام سے یوں کہا ہو کہ حال پیام میں طرف سے کے دیکھے فاضل سے کہہا ہیں بلکہ موضع سعد ویرا طر کہے  
یہی دل سے جمہور جماعت کا اسلیب کہ اس موضع حشوع اچھی طرح کتاب ہے اس مقدمہ میں اک حدیث بھی آئی ہے  
حشوع کرے تو موضع میں کوئی کیجئے ح سعد کرے تو موضع میں کوئی دیکھے حشوع کرے تو حاکم کا رط کہے  
یہ اللہ سے و ما یہ بیوہ، ہمارے سورہ کہہ ہو کیا انکار کرتے ہیں ست اللہ میں سے پھر حائے رسک لگا ہیں بلکہ  
یہ حشوع معلوم ہو کہ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے ہی کی طرف ہو کہ کہ حاکم دنگا اسلیب کہ انہوں کے ایسے ایسے  
یہ کہوں میں ساری احسن صفت ہو کہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہر اسلام کی جیسا اس امت موجود کے  
وہ حال کیجئے سورہ تربیع کا لہ عظیم کا اور ہو لے اسم کا اس میں کیا ہو بلکہ حشوع و عدا سے چھایا اسوا  
لہ لے اکوئی بکلی ہی کہ اللہ تبارک سے عمل سے عامل ہیں ہر شکوہ اس تبارک حشوع و عدا کی صورت ہی لگا و

اللہ نے انجیل میں کوئی حکم مشرق کے قبلہ مقرر کرنے کا نہیں دیا ہے، خود اس بات کو مقررین کے قبیلہ مسیح کا وہی قبلہ بنی اسرائیل کا تھا یعنی کھجورہ بیت المقدس ان کے بڑے بڑوں نے یہ قبلہ تجویز کیا تھا سونصاریہ یہودیوں کا تھا اس بات پر اتفاق ہوا کہ اللہ نے پہلے اپنے رسول کو حکم استقبال بیت المقدس کا نہیں دیا نہ قبلہ ان کے لیے شروع کیا اس کا اوپر سلمان بھی گواہ ہیں تو رسیت میں کسی جگہ حکم استقبال صخرے کا نہیں ہے تاہم کہ کبر نماز پڑھتے تھے جب تک صخرہ پر کھڑے تھے بعد رفع تاہوت کے صخرے کو قبلہ نہیں لیا تھا انتہی پہ اللہ نے عالم کو جس جہت زیادہ تر قائم ہوتی ہے نسبت غیر عالم کے اس بات سے ڈرایا ہے کہ جس حق کو وہ جان چکا ہے اس کی مخالفت نہ کرے اسی طرح رسول امت میں یہ کہا کہ اگر ایسا کرو گے تو تم ظالم ٹھہر گے نعم البلیان ابجگہ ہمت اچھی تقریر و دال دعوت و ہو پورگی ہے حدیث میں آیا ہے کہ علم تین چیزیں ہیں ایک ایت محکم یعنی قرآن دوسری سنت قائمہ یعنی حدیث تیسری فیض عادلہ یعنی احکام الہیہ پہ فرمایا کہ جو کچھ دیکھو اسے سوار ہے بفضل ہر یعنی زائد معلوم ہوا کہ تقلید مذہب ائمہ علم سے باہر ہے جو شخص قائل فاعل تقلید ہے وہ متبع ہوا حال ہے سو تقلید جعبہ علم کے ہوگی تو تھلہ منجملہ ظالمین کے ہو جاوے گا الذین

اتَّبَعُوا الْكُتُبَ لَا يَعْرِفُونَ أَتَاءَهُمْ وَاتَّخَذُوا مِنْهُمْ كُتُبًا مِّنَ الْحَقِّ وَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ الْحَقُّ مَرَّةً وَكَذَلِكَ تَكُونُ مِنَ الْمُنْذَرِينَ ۝ جنکو دی ہوئے کتاب پہچانتے ہیں یہاں جیسے پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو ایک وقت اونہیں کا چھپانا ہے حق کو جانکر حق وہ ہے جو تیر رکھے سونہ ہو تو شکالنے والوں میں اس وقت عرب وسط صحت کی کیش بل بوتے تھے بطرح حدیث میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے جس کے ساتھ ایک بچہ چھوٹا تھا فرمایا کیا یہ تیر میٹا ہے اوسو کہا ہاں آپ گواہ ہیں فرمایا یہ کچھ تجربہ پلوتو مسخفی نہیں ہے قرطبی نے عمر سے نقل کیا کہ انہوں نے عبد اللہ بن سلام سے کہا تم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا ہی پہچانتے ہو جیسے وہ بیٹے کو کہا ہاں بلکہ اس سے زیادہ ہاں کا ہیں میں کہ میں اپنی اخت لیکر دو ترائیو او کو پہچان لیا میں نہیں جانتا کہ ان کی کون میں یا یہ مراد ہے کہ بطرح آدمی اپنے بیٹے کو اور ان کے بیٹوں پہچان لیتا ہے کی طرح کا شاہنشین کرتا اس طرح ان کتاب نعت و صفت نبوی کو بلا شک و شبہ بخوبی پہچانتے ہیں گراہو جس تحقق و اتقان علی کے اپنی بہت ہر می حق کو جو ان کی کتابوں میں ہو لوگوں سے چھپا نہیں اس پر اللہ نے اپنے رسول کو تسلی دی کہ یہ لوگ جان پہچان کر تھان حق کرتے ہیں پڑے کیا کر میں تم کی طرح کا شک کرتے ہی ہے جو تم

متہارک کے آیا ہے کہ کو سکھایا بتایا ہے وَاَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ اِنَّمَا تُكُونُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ جَمِيعَةً ۝ اِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ کہ سیکھو باطی ف سے بدرجہہ موہ نہ کرنا ہے سو تم سبقت چاہو نیکوین میں جس جگہ تم ہو اللہ مکمل کر دے گا اور وہ سب اللہ ہر چیز کر سکتا ہے یعنی یہ ضد کہ ہمارا قبلہ بترا تھا اعرش ہے بہتری اسی کو جو نیکوین میں زیادہ ہو ہر اس











لو اس کی آمد سے آدمی کسی قوی دل پہنچ کر کہتا ہے کہ صبر نہیں چھوڑتا نہ صبر سب صلاح دل بنایا تو وہ صبر ہوتا  
 کہ کم دای سیار ضرورت + اس کے بعد اندیا کے نصیحت جہاد و مابہر کی ماں و مائی بیاب سے یہ تارہ کیا تم  
 جہاد میں محنت اٹھاؤ و مصو علی اختیار کرو و تہدنگ آپ ج میں مدد میں رقیے میں صلح کہ حدیث صحیح مسلم  
 آیا ہے کہ سہدوں کی حال سرخروں کے یونٹین ہریرہ سے صحت میں جہاد چاہیے ہیں جرتے پرتے ہیں  
 پرتام کوں مدد یوں کے اندھو عرت کے سچو ٹنگتی میں اگر سیر کرتے ہیں تیری رت سے اوکھ جھاک کہ پوچھا تم  
 کیا جانتے ہو کہا اے نبی کیا جانیگے جو تو نے کہو دیا ہے وہ کسی ایک مخلوق کو نہیں یا اللہ تعالیٰ سہر ہی پوچھ گیا جس  
 وہ دیکھینگے کہے جواب دے ہیں متا تو کہیں گے ہکو پھر و بیابین ہم تیری اہ میں اڑیں دو بارہ مار کاویں  
 مات تھکات کا تواں بکھا کہیں گے اندھو اوگیا میسے کھد رکھا ہو کہ وہ یہ دیا کو رجح نہ کرینگے کہ سب ملک  
 مرفوعا کہتے ہیں حال ہوس کی ایک یر مدہ ہے جو سرور رحمت میں جہاد کرتے ہیں کہ اللہ کو طرف ہکے مدد  
 امت کے سیر کے دوا احمد یہ حالت شامل جہاد موسیٰ ہے اگرچہ قرآن پاک میں حاصل کر تھک کا بعض اکی تشریف  
 و تکریم و تعظیم کے کیا ہوتے آیت نامہ میں تہذیب و مد کے اوتری ہی یہ جویدہ آدمی تہذیب محاذ کھڑا تھا نصاف  
 حار میں انکے مام بھی لکھ دیے ہیں لوگ ہتھو لگے کہ ملاں مر گیا اوس سے دیا کا حدیں گیا اوسیر آیت اتری کسی  
 کہا لکھا کرتے تھے کہ لوگ مام ہی حال ظلم سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حواس دی کے لیکو کہتے ہیں سیر  
 کچھ بھی فائدہ نہیں اوسیر آیت ازل ہوئی اللہ عز و بایا کہ یہ تہذیب ایک صالح عام ہے جو لوگ اللہ کی راہ میں مار گئے ہیں  
 وہ مریح و قبر میں تم سے زیادہ مار و محنت میں سحر کر رہے ہیں صحت کی سیر بہتر سے بہتر نرق ہو تہذیب و حار  
 سے کیا تہذیب فتح الدیال میں لکھا ہے کہ اس آیت میں دلیل ہے اساتیر کہ عداقت کا واسطہ عصا کے قواں قہ کا  
 واسطہ طبع کے ناست ہو اس مقدمین بہت ہی صحیح حدیث میں ہن درہ تواں معصوی کہ پوچھی ہیں صلح کی ایک  
 آیت تشریف ہے **وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِشِرْكٍَ هُمْ صِدِّيقُونَ** **وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِشِرْكٍَ هُمْ صِدِّيقُونَ**  
**يَسْتَوُونَ فِي الْحَبْلِ وَالْحَبْلِ وَالْحَبْلِ وَالْحَبْلِ وَالْحَبْلِ وَالْحَبْلِ وَالْحَبْلِ وَالْحَبْلِ وَالْحَبْلِ وَالْحَبْلِ وَالْحَبْلِ وَالْحَبْلِ وَالْحَبْلِ**  
**كَانُوا لَا يَتْلُوهُ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ صِدِّيقُونَ** **وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِشِرْكٍَ هُمْ صِدِّيقُونَ** **وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِشِرْكٍَ هُمْ صِدِّيقُونَ**  
 ملکہ کھد ایک ڈر اور ہر کہے اور نقصان سے مالوں اور جانوں اور پیوں کے حوتی ساصر کر سوا لوں کو تہذیب  
 او کو کچھ صحت کہیں ہم اللہ کا مال ہیں ہکو اسی کی طرف پھر جا رہے ہیں لوگ اس میں پریشا ماستین پور کی اور  
 معمرانی اور وہی ہیں راہ اس آیت صریح میں اللہ کے یہ صری ہے کہ ہم کسی ایسے حصہ مدد کا









جسکو مقوی حصہ ہیں سحار ہی مسلمین کو بھر چکے ہیں آیا ہے کہ اگر وہ ہمیں کتاب میں بتا دیتے ہوں کسی بھی کوئی شخص  
 میان کرتا ایک سو پچاس تیر دوسری لوح احد اللہ عینان الدن اولوا الکف کتبہ اللہ لسانہ کا لکھو وہ  
 الا تیر ہی یہ اب کہ اظہار علوم میں کیا درص کھا ہو یا درص میں ہمیں خلاصہ ہے یہ کہ جب کو حصہ رطابہ کر دیا  
 جسکے ناس ہر کوئی پہنچ سکتا ہو تو اب وہ مکتوم رہے کسی کے کہا حال عالم سے جو حصہ نہ اظہار اور دیگر حصہ دلا اظہار اس آیت  
 میں دلیل ہو جو حق قول اول احد راس ہے کہ اگر اسکی بات کا ماسا و حق نہیں اتواہ سیریاں کرنا ہی و حق ہونا قدر  
 ثبات وہ ہے سے ہی معلوم ہوا کہ غیر مبات وہ کہ جیسا یا حار ہے یہ بھی تمامت ہوا کہ کا درینہ بیوت کے حب کرنا  
 منع ہیں سے مراد کا تیر سے ایسا کہ حار یہ دو دریاں انصار ہیں کسی کے کہا ملکہ ہر کا تم حق نازک سیاں احسن اکی  
 سو کافی رح لئے تحیم دی ہو اسلیے کہ حار و مکتوم لفظ کا ہے یہ خصوصیت رکھتا ہے اس عار کہ تیر میں ہم ہر گز نہ ملے  
 احد علیہ السلام کے ایک تیر یہ دریا کا فرکی دونوں انھوں کے پیچ میں ایک ایسا سر لگاتے ہیں جسکو ہر حار و مکتوم  
 ایسے میں جس کے ساتھ ہر سر والا حار اور اسکو لغت کرتا ہے پطالت ہے اس آیت کا لے مراد اعلیٰ سے دواں و حق  
 دواں اسانی حار و اس ماحدہ تھا کہ کہا جسکے سالی ہوتی ہو تو ہمارا کہتے ہیں یہ قحط سست عاصیاں ہی آدم کے ہوا  
 ہے احد عصاۃ مئی آدم کو لغت کر لو العالیۃ قتادہ درم کے کہا لعل ملائکہ و موموں میں حدیث میں آیا ہے  
 عالم کے یوہر سے حضرت حاجتی ہے ہمارا کہ مچیل بھی دیا میں اس آیت میں یہ آیا ہے کہ کا تم حکم کو اندر مرتے سے آتی  
 لغت کرتے ہیں یوہر مصیم، اچھی خواہ یہ لغت ران قال سے ہوا یا راں حال سے ہر ایک اس حکم سے تائیں مچیل  
 مسیحین کے متعلق کہ لیا کہا ہم او کی تو قتل کہ لیتے ہیں اس تیر کے کہا اس آیت میں اصل ہو بہا تیر کہ کوئی طرف عت  
 یا کھر کے ملتا ہو دعیہ ہوتا ہو حقیقہ کہ لیا کو تو اندر بھی اسکی تو قتل و راو گیا اگلی ہتوں میں اس تم کے لوگوں گئی  
 تو قتل ہیں ہوتی ہی یہ بات حاصل تھا اسی طرح حققت ہر حار کے ہر جسکو ہی احد مئی التو لائی ہیں و لکھ  
 ہر اندر تھا یہ دریا کا کوئی کھر یہ بات تک ہمارا کہ ہر کو موت لگئی تو وہ بھی لغت ہے اندر ملائکہ و سار آدمی اس  
 لغت کرتے ہیں یہ قیامت تک انہی دائرہ لغت میں لگتا رہا رہا رہا یہ کیا ہر جسم کی سیر کر گیا ہر عباد کم تو دم ہر  
 و مرتے بعد اللہ مردک او لعالیۃ قتادہ نے کہا کہ لوگوں قیامت کے کہ اگر لکھ لے و سیر لغت کر گیا ہر ملائکہ  
 ہر لوگ پہلے ہی خلق مسئلہ کا در لغت کو حاضر ہے اسکی کا ملائکہ نہیں ہے عمرس حطال اور پچیلہ اندر قنوب و غیرہ  
 میں لکھا یہ لغت کرتے ہوتا ہا و میں سوا یک علمت علما کا یہ در ہے کہ او سیر لغت کرین اسلیے کہ حال خلنے کا  
 معلوم ہیں ہے آیت سے اس دعا پر اشلال لکھا ہے اس لیے کہ ہمیں لغت میر معین برائی ہو کر لعل اللہ علیہ السلام

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔



ماوس کما ماد لک کہ حدہ کا حکم ہو دیاں خاکر سے جہاں کا حکم ہو ناں سے سو جو کوئی حصہ کی یا یہ امر میں بھی  
ان امر سے دور کر گچا اور اپنی فکر کو لڑا دیجی اوسکا وہیں تصور سے حقیقت امر کو کر کی مکی کر گیا اوسید صیدق ہات  
کی کو کوئی اسکا صلح حکیم جو حب ہو کی آسمانوں کو نصیبہ جمع اس لیے کر گیا کہ ہر تسمان دوسری صلح ہو خلاف  
رہیں کہ مادی میں ایک ہی طرح کی ہے یعنی مٹی کی آسمان میں یہ مودہ ہے کہے سوں کے کسی علاقے کے سچا علم  
کہ اسے ہے علم سورج کا ہاں اس میں ہے کوئی نیلہ رہ ہو کوئی مانتے ہے اس سب لطاف کا کائنات کا ابھر کر ملک  
علیہ علیہ ملک ہاں ہر رات دن کے دن میں ہیں جہت تسمان بہ ہوتے کا کچھ کچھ گہر ٹہر کیا دتیں میں سالی ہو کہ  
وہ کتیف نیست ہر ہیا ڈوریا جھل ٹلے آری معدن بہ ہر قمرات سحر و عیہ مسامح کرتی ہے آں دل چلایا یہ کہ  
ایک جانا ہے دوسرے کے پیچھا آتا ہے اک دم کی دیکھیں ہوتی درہ درہ رزق ہیں یز نا لا الشمس تسعی لعمان ندیک  
الشمس ولا آمل سالی المہارے و کل یے حالکے تسعی نہ دیکھیں ہر ٹا ہوا ہو نورات گہ جاتی ہے کسی ات مری  
ہو جاتی ہے جسٹ جاتا ہوا ہم کے معاوضہ ہوا رہتا ہو کما قال علی یوسف اکیل فی المہارے و اجمی اللہ ہاں و البیاض و البیاض  
سے کہ لکھوں میں یادہ کہ ماوس سے کیا ات میں کچھ ٹھانا یا آن لکھتے کہارات دن حطرح راں میں مصلح ہیں بھی طرح  
سکان میں بھی مختلف ہو ہیں جسکے رد مک میں کر دی ہوا اسکے رد مک جس عتہ کو معین کر گئے نو وہ ماعے کسی  
حد تک میں ہو کی کسی علم ہر کسی علم ہر کسی جگہ ہر کسی عتہ ای طرح لیے حاؤ کل یہ بات سے کہ ہم عتہ تہ ہیں  
مصلح کا ہوں میں کہ اگر عتہ اختلاف ملا کا عرض میں کریں گے تو جس ہر کا عرض تھاں میں یادہ ہو گا و ناں مری کے  
و ن رے خاکر کے جھوٹے ہو گئے سو یا حوالہ عتہ رات چوک کے مصلح خلاف طبع عرض ملا کے ایک ہر عتہ ہیں ہر  
راں کا کیلے کیلے کیا ہو کہ طبع پہلے ہے نور مجھے کما حال علی و انا لہم الذل لکھ مہ اللہ ما صیجہ ترسی قول ہے  
تسانی قدرت کی بات میں یہ کہ دن کہانے کلائے چلے ہرے سدرست کرے ہر عتہ کے اوٹھانے ہرے ماسے  
سوارے کے لہو ہے رات سوئے راحت لینے میں اسے آرام ماسے کر لیے ہو عتہ کہ او کے خلاف میں مصالح عباد میں  
سوچ دو سے سوچ سکے تک ہی ات ہو سوچ سکے سوچ دو ہو تک دن ہو حودت دریاں طبع فخر کے سوچ  
سکے تاکہ ستر کے دریاں ات دن کے اسیلے کہ کس دم کچھ بات کا ادب ہر کچھ دن کا احوال مانی رہتا ہے لکن یہ بات  
ماصدا مطلق اہل عتہ کے آگے عرف معراج کے سے حررت کیلہ کا کھلا دیکھو تاروں کا محوم کر کے میدا دیکھو  
ہے دن کو صیدیت کو دیتا کہ سیاہ گرد و دھواں در رنگ ملا دیکھو ماؤ کے چلے میں یہ مودہ ہے کہ وہ پانی کے  
اوپر مارا کہنے لوگوں کو سوار کیے ہوئے چل ہی ہے پانی کی میں ہیں مشیتی ہوا کے رو رو جھلتی بہرتی آتی





[illegible]

ایک سٹ کے علاقے اور کس کے ساتھ کیڑے لڑاکا تھے یہ کہو دو سر ہار رند کی موت تو ہم انگ مٹ حادیں اور سے جیسے الگ  
 ہو گئے ہم سے اس طرح کہنا ہے اندر کو کام دیکے اسوس دلائے کو اور او کو کھل ہیں آگ سے ف حلو لوگ  
 جوتے ہیں سارا اندر کے وہ اس دور جو جسے والوں کو جواب دینگے اوکی اسد رطب سے ٹوٹ حاوے گی اسوس کی اوٹ  
 اُس وقت کچھ فائدہ اسوس کہنے کا نہیں ہوگا اس آیت میں صرف اس حوالہ سے استنباط ہوتا ہے کہ اسوس کا سرخ ہوا آدا جمع ہے  
 کی مدت ہے میں تیل و طبع کو مطلق ہے کہ مشترک صالکی راہ اور وں کو شمر کر جو جسے میں جیسے محبت او کو اندر سے  
 حاسیہ تہی وہ محسوس عیالہ سے کرے ہیں حالانکہ اسد کا کوئی شریک نہ صد و تہ نہیں ہے صحیح میں اس سوس سے  
 آیت سے کہو کہا ای رسول اسد سے آگاہ کیا ہے و ما یہ سے کہ را کر کرے تو اسد سے کسی کو اور اندر سے کہو کہا ما  
 ایمان والوں کو جو محبت اسد کی سے راہ سے نواسی سوس سے وہ اندر کے عارف قدر تاس و موج ہیں کسی سے  
 کو او سکے ساتھ شریک ہیں کرتے اکیلے ایک اندر کو پوتے ہیں وی یہ و سار کہتے ہیں سارے کاموں میں اسی  
 کی طرف التماس ہیں انکو ایسا ہر سار مافع رصار سمجھتے ہیں کسی مخلوق کا کچھ ہی ہتار و عاملہ حلق کے ہیں کرتے  
 پھر اندر سے مشترک طالبوں کو یہ عیالہ کہ اگر وہ عدالت کو دیکھ لیں تو او کو یہ بات معلوم ہو جاوے کہ سارا رور  
 اللہ ہی کو ہے نہ کسی اور کو اسے ایک لائق شریک کا حکم جاری ہے ساری کاسات کے سلطان کی قبور و معلوم  
 ہے اس کا عدالت ہر کمال لعالے مومنین کا بعد از عبادتہ احد و لا یوق دما قہ احد یسے اگر اس  
 طالبوں شریکوں کو معلوم ہو جاوے کہ وہاں کیا ملا ان کے سے براوے کی کس و سکر باطل طبع تسبیح میں بطفیل اشیر کر  
 و کفر و طبع کے متلا ہو گئے تو وہ اس گمراہی سے جس سے ہوئے ہیں باہر ہیں یہ یہ صریح کہ ایسے منوں سے آیت  
 مو جاوے گی متوجہ نہیں سے سر کریں گے متلا اس ملا کہ کو دوسرے رعب میں پوتے ہیں ہاں یہ یہ ہیں گے  
 مَنَّا اَلَا اَلَيْكَ مَا كَانُوا اَيَا مَا يَعْبُدُونَ بہرین گداتس کرے گئے سُبْحَانَكَ اَنْتَ وَكُنَّا مِنْ دُونِهِمْ قُلْ كَانُوا لِقَدْرٍ  
 اَلْحَنَ اَكْرَهُمْ بَعْضُ مَوْفُؤُونَ اَسْطَحْ اَدَا لہ بھی اسے سر ہر ہو کر اوکی پوجا مٹ سی ہی علیحدگی ظاہر کرے گی کمال تھا  
 وَمَنْ اَصْلُ مِثْنٍ تَدْعُهُمْ دُونَ اللَّهِ مَنْ لَا سَمِيْعٌ لَكَ اِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دَعْوَانِهِمْ عَاظِلُونَ وَاِذْ اَحْتَسَرَ  
 النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ اَعْدَاءُ وَكَانُوا لِجَادِئِهِمْ كَاهِنِينَ وَقَالَ تَعَالٰی وَالتَّحْدِ وَاَمِنْ دُونِ اللَّهِ اِلٰهَةً لِّئَلَّا يَكُوْنُوْا لَكُمْ عِزًّا  
 كَلَّا سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ حِزًّا اَلَا رَءِیْتُمْ عَلٰی سُلٰمِیْ عِزًّا اَلَا رَءِیْتُمْ عَلٰی سُلٰمِیْ عِزًّا اَلَا رَءِیْتُمْ عَلٰی سُلٰمِیْ عِزًّا  
 اَوْ تَاْمَنُوْا فَاَنْتُمْ لَهَا قَوْمٌ لَّا يَكْفُرُوْنَ بِالْحَقِّ اَلَمْ يَكْفُرُوْا بِالْحَقِّ اَلَمْ يَكْفُرُوْا بِالْحَقِّ اَلَمْ يَكْفُرُوْا بِالْحَقِّ اَلَمْ يَكْفُرُوْا بِالْحَقِّ اَلَمْ يَكْفُرُوْا بِالْحَقِّ  
 اَلَمْ يَكْفُرُوْا بِالْحَقِّ اَلَمْ يَكْفُرُوْا بِالْحَقِّ اَلَمْ يَكْفُرُوْا بِالْحَقِّ اَلَمْ يَكْفُرُوْا بِالْحَقِّ اَلَمْ يَكْفُرُوْا بِالْحَقِّ اَلَمْ يَكْفُرُوْا بِالْحَقِّ





حسب یہاں ہو چکی کہ سوا اللہ کے کوئی اللہ نہیں ہے حال متعلق ہی و غیرت رکھ لے ہے تو اب یہ میان آیا  
 کہ رُوساری حلق کا بھی ہی ایک اندر ہو آنگہ یہ احسان حنا کہ ہمیں اوکے ہو کچھ رس میں ہے مسلح کر دیا  
 ہنر طیکہ ہماری طرف سے حلال طیت ہو طیت ہو کے یہ معنی ہیں کہ میں عقل کہ کسید طح کا نقصان دے ہنر طیان  
 کے طرائق و مسائل کی سروری کرے سو مع کیا جیسے حاملیت الود کو بجا نہ ہو ہر صائل حرام کے ہکا دیتا  
 عیاض بن حجاز نوٹا کہتے ہیں اللہ و اللہ ہے حوالہ یا میسایہ مد و کو وہ انکو حلال سے میوایہ مد و کو حریف سایا  
 جیسے موجود سطانوں کے اگر او کو دیں سے چکا دیا جو یہ حلال کیا نہا اسکو اوپر حرام کر دیا اللہ رت رواہ مسلم اس  
 حاکم کی یہ ہیں آیت ناسیہ لیا اصل اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہی گئی سعد بن ابی وقاص نے کہا اے رسول اللہ و عاکر وہ  
 وہ کھلو تھانہ الدعات کر دی دیا مالے سعدیک اور حلال کر ایسے کہا کے کہ میری عاقول ہو گئی قسم ہے اللہ کی دلتا ہے  
 آدمی ایک تھہ حرام یہی میں جائس اب اسکی دعا منسل ہیں ہونی جس سے گا گوشت حرام درود سے اگا ہے اس کے  
 لائق ہی دوسرے رواہ ابن جرود یہ وف آیت جو میں نصف حرام و عارضہ وی لحم و غیر ہم کے اوتری نہیں  
 نے حرمت انعام کو ایسے اور حرام کر لیا و طری لے کہا متہوای ہے مصیادی کے یہاں آیت اس نوم میں اتری ہے جنہوں  
 اچھے کہا لے اچھو کٹرے کہ ہی حانونیر حرام نہیں لیا تبارخی لے کہا یہ قول مرجوح ہے کہ جس شوکانی رحم لے دیا کہ اعتنا  
 عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سب کا تصریح قرآن میں ہے عرب کو لوگوں نے دس راہیم علیہ اسلام کو کئی طرح کجا رہا  
 اول غیر اللہ کو جو جسے لگو انکی سیار میں حانونیر کر لے لگو کہ وہ مردار ہوتا ہے اور کہہ ہے موسیٰ بن سنانی حیرین جرم  
 ہنر طیان حکامیان سورہ مائدہ انعام میں آیا ہے گوشت جو کہ حلال سمجھا ان تا تویر اللہ کو اللہ حرام دنا ہو اتبہ حلال  
 کو حلال اسلیے کہ تو بن کہ جطر کا عقدہ حل ہو گیا طیت ہے جو مردار ہو اس آیت میں دلیل ہے اس بات پر کہ جو حیرین  
 زمین میں موجود ہیں ان کو فی بعض ناظرا ہو کی حرمت میں نہیں آتی ہے اصل امین ملت ہے یہاں تک کہ کوئی دلیل معنی  
 تحريم کی آوی اس کو زیادہ دلالت میں اس عابریہ آیت ہو و اللہ دی حلق کہ کہ قاری الا درین جہت عاف و قاف  
 و تندی لے کہا حوالہ کی معصیت سے و خطوات شیطان ہو عکری لے کہا ان خطوات ہو رعایت شیطان ہو چا ہر  
 نے کہا شیطان کے قدم میں یا حطائین انکی انو محار لے کہا امر و مدبرین معاصی میں تعمی لے کہا ایک آدمی نے  
 یہ مد رکھی کہ ایسے بیٹے کو حلال اس فرق لے و کو صوبے دیا کہ ایک کرا دم کر دے اور یہ کہا تیری مد خطوات  
 شیطان میں سے ہوں سو دیکھنے میں ضعیف و ملح لائے تہو وہ اسکو کہا لے لگو ایک آدمی انکے جہتیا ہو س  
 کہا اسکو بھی دواہ سنے کہا میں نہیں لیتا یو چھا کیا رورہ دار ہے کہا میں یو چھا یہ کیا سب کہا میں مرجوح کر ایسے

یہاں بھی  
 لکھا ہے  
 کہ



جیسے پہلی پہلی دلیلیں محتسب اوکلی بیرونی کریں سوا وہوں نے وہ تو یہ کیا تقلید کہ طر و حکم ہے استہدایہ ہر وہ مسعود  
 حصی در ہے ہر ایک میں سوا ہر وہ کہ تقلید اہل ترک سے آئی ہر طرح قول اس عہد سے ہی یا گیا کہ اصل  
 یہود سے نکلی ہے عرصہ کہ حواہ تقلید ستر اہل مرک ماسود ہو یا مدرب یہود ماسود ہیں ات ترہیف میں اسکی  
 مدرب تعلیم کے حاصل کا استحصا ہے اسطرح کی در سری آیت ہر واد اہل لہم تعالوا الی ما کنزل اللہ و الی  
 التورہ مالوا احسننا ما و حدنا علیکم الاناء مالوا الیہیہ ہم ہوا ہی کو حلال حرم سمجھیں گے حسیہ سے یہو آثار و احدا  
 کو یا یا ہے حوالہ در رسول کہتے ہیں انکی بیرونی سے ہو گی یہی مقولہ ہے تعلیم مدرب کا کہ جو ہمارے لئے علماء  
 کرتے مصطلح و فتاویٰ آراء میں لکھ گئے ہیں ہم شکوہ ہیں گے حوالہ آن حدیث میں آیا ہے اوسیر ہر کہ حدیث کے  
 فتح الدیال میں لکھا ہوا اس آیت میں دلیل ہے فتح تعلید و مسم تعلید یہ ہر ہر ایسے ایک عمدہ تقریر سچک  
 مات و تقلید کے نسل کی ہے یہ کہ ہوا توری سے یوں کہا ہے کہ لا ماس آیت کا مدبر کے استماع حطوات سسطا  
 سے اسی تفسیر کی ہے کہ در میان متاع و سوا و سلطان در در میان متاع و تقلید کے کچھ فرق میں سے آیت ایک ثنی  
 نوی دلیل ہے بہت یہ کہ طر و ہند لال کر ما و جب کہ کچھ حاط میں بعد دلیل کے دی یا کوئی غیر کہے لیسر عہد مدبر کر و  
 کتاب بیچ حاصل کرے میں آیت کے تقلید میں لکھی ہیں اس مات میں کتاب الطلیہ سالہ قول بعد فتاویٰ علماء  
 المتوقین غیر مولعا لہ دیں کامی دانی ثانی صافی ہے صیادی کا لفظ یہی آیت مکرر کرتے ہو کہ یہ آیت دلیل  
 ہے نہ تقلید پر اس شخص کے لیے حوط و جہاد دیر جا رہے آیت یہ مضیاد کی کچھ شکا ہیں سیکے ہر شخص  
 قدرت و جہاد کی ہیں کہتا ہے میں کہتا ہو کیا ادا حکم تقلید کے نہ جاب یہی حال کہ تقلید کرنا اہل اسلام کا  
 و حکام کی حالت میں بھی حواہ وہ سلمان عالم ہو یا حابل در ہے ہیں عالم کی کو کیا تا مہ آئی ہو کہ وہ علم حاصل  
 کر کے حابل میں ملکا اعودہ ماہان اکون میں الحاحلین اور جو حابل ہے سکو اسکا کافی ہے کہ عالم کتاب و ست  
 سے ہر سکہ و حکم کا حال یوں دریافت کر لیا کرے کہ تا و ہ مقدر میں اندر رسول کا کیا ارشاد و امر ہے یہی مجموعہ  
 آیت ترہیف کے ماسئلوا اہل الدین کہ انکم لا تعلمون و کر نام ہے و ان کا اہل و کر سولہ کتاب اندر مدین عالم  
 کتاب کو ہی ہوتا ہے جو علوم سب مطہر و پر عہد کہتا ہے یہی شخص سنے کے احاطہ خصوص قرآن و حدیث ہو یا کلیات و  
 عمیات کتاب سے قیاس تک دے سکتا ہو نہ محتاج فقہائے ہرہ آرو مد قیاس بقول مصطفیٰ را رر را دیگراں  
 شہو یا نام گردوار عیار عاتق او متعلی الدین کفر و انکسل الی ی یعق و یلا یتم اذ عاء و یدنا و صم  
 مکرم غمی و ہم لا یعقلون ۵ سال سکروں کی حسیہ مثال ایک شخص کی کہ جلتا ہو ایک سے کو جو حسی ہیں مگر کارا و جلا

۲۱۴  
 اہل کتاب کو کچھ معلوم  
 سچک ہر وہ آثار و احدا  
 کی بیرونی سے ہو گی  
 حوالہ آن حدیث میں  
 آیا ہے اوسیر ہر کہ  
 حدیث کے فتح الدیال  
 میں لکھا ہوا اس آیت  
 میں دلیل ہے فتح  
 تعلید و مسم تعلید  
 یہ ہر ہر ایسے ایک  
 عمدہ تقریر سچک  
 مات و تقلید کے  
 نسل کی ہے یہ کہ  
 ہوا توری سے یوں  
 کہا ہے کہ لا ماس  
 آیت کا مدبر کے  
 استماع حطوات  
 سسطا سے اسی  
 تفسیر کی ہے کہ  
 در میان متاع و  
 سلطان در در  
 میان متاع و  
 تقلید کے کچھ  
 فرق میں سے  
 آیت ایک ثنی  
 نوی دلیل ہے  
 بہت یہ کہ طر و  
 ہند لال کر ما و  
 جب کہ کچھ حاط  
 میں بعد دلیل  
 کے دی یا کوئی  
 غیر کہے لیسر  
 عہد مدبر کر و  
 کتاب بیچ حاصل  
 کرے میں آیت  
 کے تقلید میں  
 لکھی ہیں اس  
 مات میں کتاب  
 الطلیہ سالہ  
 قول بعد فتاویٰ  
 علماء المتوقین  
 غیر مولعا  
 لہ دیں کامی  
 دانی ثانی  
 صافی ہے  
 صیادی کا  
 لفظ یہی  
 آیت مکرر  
 کرتے ہو کہ  
 یہ آیت  
 دلیل ہے  
 نہ تقلید  
 پر اس  
 شخص کے  
 لیے حوط و  
 جہاد دیر  
 جا رہے  
 آیت یہ  
 مضیاد کی  
 کچھ شکا  
 ہیں سیکے  
 ہر شخص  
 قدرت و  
 جہاد کی  
 ہیں کہتا  
 ہے میں  
 کہتا ہو  
 کیا ادا  
 حکم  
 تقلید  
 کے نہ  
 جاب یہی  
 حال کہ  
 تقلید  
 کرنا  
 اہل  
 اسلام  
 کا و  
 حکام  
 کی  
 حالت  
 میں  
 بھی  
 حواہ  
 وہ  
 سلمان  
 عالم  
 ہو  
 یا  
 حابل  
 در  
 ہے  
 ہیں  
 عالم  
 کی  
 کو  
 کیا  
 تا  
 مہ  
 آئی  
 ہو  
 کہ  
 وہ  
 علم  
 حاصل  
 کر  
 کے  
 حابل  
 میں  
 ملکا  
 اعودہ  
 ماہان  
 اکون  
 میں  
 الحاحلین  
 اور  
 جو  
 حابل  
 ہے  
 سکو  
 اسکا  
 کافی  
 ہے  
 کہ  
 عالم  
 کتاب  
 و  
 ست  
 سے  
 ہر  
 سکہ  
 و  
 حکم  
 کا  
 حال  
 یوں  
 دریافت  
 کر  
 لیا  
 کرے  
 کہ  
 تا  
 و  
 ہ  
 مقدر  
 میں  
 اندر  
 رسول  
 کا  
 کیا  
 ارشاد  
 و  
 امر  
 ہے  
 یہی  
 مجموعہ  
 آیت  
 ترہیف  
 کے  
 ماسئلوا  
 اہل  
 الدین  
 کہ  
 انکم  
 لا  
 تعلمون  
 و  
 کر  
 نام  
 ہے  
 و  
 ان  
 کا  
 اہل  
 و  
 کر  
 سولہ  
 کتاب  
 اندر  
 مدین  
 عالم  
 کتاب  
 کو  
 ہی  
 ہوتا  
 ہے  
 جو  
 علوم  
 سب  
 مطہر  
 و  
 پر  
 عہد  
 کہتا  
 ہے  
 یہی  
 شخص  
 سنے  
 کے  
 احاطہ  
 خصوص  
 قرآن  
 و  
 حدیث  
 ہو  
 یا  
 کلیات  
 و  
 عمیات  
 کتاب  
 سے  
 قیاس  
 تک  
 دے  
 سکتا  
 ہو  
 نہ  
 محتاج  
 فقہائے  
 ہرہ  
 آرو  
 مد  
 قیاس  
 بقول  
 مصطفیٰ  
 را  
 رر  
 را  
 دیگراں  
 شہو  
 یا  
 نام  
 گردوار  
 عیار  
 عاتق  
 او  
 متعلی  
 الدین  
 کفر  
 و  
 انکسل  
 الی  
 ی  
 یعق  
 و  
 یلا  
 یتم  
 اذ  
 عاء  
 و  
 یدنا  
 و  
 صم  
 مکرم  
 غمی  
 و  
 ہم  
 لا  
 یعقلون  
 ۵  
 سال  
 سکروں  
 کی  
 حسیہ  
 مثال  
 ایک  
 شخص  
 کی  
 کہ  
 جلتا  
 ہو  
 ایک  
 سے  
 کو  
 جو  
 حسی  
 ہیں  
 مگر  
 کارا  
 و  
 جلا







حاور دوح کرتے ہیں ہر سہ ماہ کو مکہ اور مدینہ میں اس کا حکم ہے کہ حوا اور اس کے لئے دوح کیا جاوے اور اسکو  
کہ کہاؤ اوکے دشتوں کا سہل کہاؤ، تے مطلقہ ٹہیرا کہ حوا اور کسی نہ یا یہاں کے لیے یا حلاف طرہہ اسلام طوسی  
حرفن میں دوح کیا گیا ہے اور کہا ہوا حرام، اہمال کے معنی لغت میں سد کرنا اور کا ہے جس حوا اور کر طوسی عورت یا ہم  
کا نام پکارا گیا وہ حوا اور اسکی طرف مسوت اور اسکی مار و نہر کے لئے رکھا گیا اور حرام ہو چکا حواہ وقت دوح کو  
اور میرام اور صہم یا طاعت کا لیا جاوے یا سد ہی کے نام حلال کیا جاوے، وہ کسی طرح حلال نہیں ہوتا مگر سہل  
حلف سوا اہمال کے معنی میں اعطی کر کا کر کیا ہے ہوسلیو کہ جائیت و اس حوالہ کو نام یہ میرا لہ کے مقرر کرتے ہیں  
وقت دوح کے ہی راوی غیر کام لیتے تھے، اس کا نام اذکر کام رو کیا و یا حیرت حوا کا نام لیا حوا سے وہ سہل سوڑ  
حوا ہوا کے حرام ہے اہل لغت کے سان رول برجال کر کے لفظ دوح کو اعتبار کر لیا معنی لغوی رخیاں دکھا چکا  
لغت مقدم ہوتی ہے قرآن پاک کی ماعت کہ نو دیکھو کہ رول آیت کا مقدمہ دوح جاہلیت ہوا مگر وحی میں وہ لفظ لو لایا  
حوا دوح و رفع صوت و دو کو شام ہے تاکہ یہ ہو کہ اگر کسی بندہ نیاز غیر اللہ کے حوا اور دوح کو وقت نام اس کا لئے دین تو  
اسکو حلال ٹیک جہ کہ حامل سلمان و تھان کر حوا دین ملک جیتا دیا کہ اصل اعتبار سچ کہ نہایت کا ہے جب نہایت صا  
نذر دیا نہ کی دوسرے میرا لہ کے ہوئی تو اب وقت دوح حوا اس کا نام لیا حوا یا غیر اس کا بار ہے اس کا نام لیے یہ کہ یہ  
حوا حلال نہیں ہوا جاتا ہے ملک یہ آیت بہایت در حوا ہم ہے دوح حوا دین و غیر مذکور غیر اس سب کو شامل ہے اسلئے  
کہ حرف ما کا عربی زبان میں صیغہ علم العام کا ہوتا ہے معلوم ہوا کہ جس کسی حیر بر جانہ ہو یا اور کچھ جس غیر اس کا نام ہوگا  
تو وہ حرام ہو جاوے گی کہانے کی ہے تو کہاؤ اس کا بیسے کی ہے تو سننا اور اس کا کسی اور استعمال کی ہے تو استعمال اس کا  
حرام ہوگا کیونکہ اعتبار عموم لفظ کا ہے خصوصیت سب کا مگر جس کسی چیز کو دلیل خاص کر دیا ہو کہ یا اور مائے  
فتح البیان میں کہا ہے کہ دوح جو معتقدین اموات تصور پر کیا کرتے ہیں یہ و مآ اھل یہ لکھا اللہ میں داخل ہے ہن  
میں اور حوا دین کے لیے دوح ہو تاکہ کچھ فرق ہیں ہے نظام نے فقیر فیما نوری میں لکھا ہے کہ علما کہہاں کا کر  
کسی سلمان کوئی دوحیہ نہ کیا قصود اسکا اس طرح سے لغت کے غیر اس ہے تو وہ ذابچ مرتد ہو گا وہ دوحیہ اسکا  
مرتد کا دوحیہ ہے اتنی صاحب دھن لے کہا ہے کہ جب سلمان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دوح کیا تو وہ کا مرتد ہو گیا  
انتہی شوکانی علیہ الرحمۃ نے کہا دوحیہ سید سل صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نزدیک اہل علم کے کہ ہے تو اور  
اموات کو لیے کہ نہ درست ہو سکتا ہے اتنی خطا و کجول حسن و سہی کے نزدیک یہ بھاری کا نام سچ ماہر  
ہے دلیل و حکم اللہ اودن و لکنا کتاب جملہ مگر تاکہ مناصی اور ضیاء اسکو حلال نہیں کہتے ہیں اسکی









لوگ یہ یاد رکھو صدقہ دیا اور کس پر حدیث تشریف میں آیا ہے صدقہ کرنا سب کس پر ایک صدقہ ہے رحم والوں پر صدقہ ہی جو  
 صدقہ ہی ہے اولیٰ ترتیب سے دینا کیلئے کر کے لیے ہی تیر رستہ دار میں یعنی اول جو حق امدہ درویش قرآن پاک میں  
 کسی جگہ یہ حکم آیا ہے کہ قرأت والوں کو حسان کر دے مسم وہ ہے جسکے لیے کوئی کمائی والا ہو اس کے ماب و دادا کر کے  
 ہوں وہ خود ضعیف و ناتوان و کمزور و نالایع ہو کیا نہ سنا ہو علی مرتضیٰ نے مروعا کہا ہے کہ ہمیں ہے نبی عبدلہ و ع کے  
 رواہ حداد اوراق مساکین وہ میں جسکے ماس کہا ہے سب سے کو نقد کھات نہیں کیا انکو اودا دے جس سے انکا کام  
 کل جائز و حاشا میں سمجھیں میں اور ہر کہ مروعا آیا ہے وہ ہمیں سکین ہیں ہے جو کلی کر کے میں متراہتا ہے ایک  
 وہ کچھ یا انک دے اے اسکو میرے دینے میں سکین وہ ہے جو اودا نہا میں یا تاکہ اسودہ ہو کوئی اسکو چاہا سکتا ہے کہ  
 کہ صدقہ اسکو دے یا اسکیل سے وہ مسافر واد ہے جس کے پاس حج نہ رہا اسکو اودا دیوے کہ وہ اپنے تضر کو یہ وہ حاکم  
 اسی طرح وہ جس کی طاعت کے لیے سفر کرنا چاہتا ہے اسکو بقدر آئے چاہیکے عطا کرے ہمیں جہاں ہی اصل ہے  
 ان جہاں کے کہا ان السبل وہ ہماں ہے ماس سلمانوں کے اگر اودا نہا ہے ہی قول ہے انکا موت تالین کا نام لیں  
 وہ لوگ ہیں جو مانگتے ہیں تم میں اور کو روکۃ صدقات کو کچھ دیدے حدیث حسین بن علی علیہما السلام میں مروعا آیا ہے  
 سائل کا حق ہے اگر وہ آٹھ روئے رخصت کرے تو اسے دے اے احمد واد احمدیت کو اگر چہ بعض محدثین نے سخت ضعیف  
 کہا ہے مگر نے اصل میں ہے جو ابن کثیر نے اسکو نقل کیا مگر کو یہ کلام دیکھا اگر دن چیلے کا یہ طے ہے کہ کاس میں کو  
 وہ جسکو محدود و اگر کتات کا ہمیں یہ سورہ رات میں ان انواع پر یہ آیت صدقات کلام مسطور و ایگا اشار  
 امدہ کا حکم ہے یہی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کیا کیا مال میں اور یہی حق ہے سوار کو کہے کے آیت یہی رواد  
 اس آیت کے حکم کے واسطے مرد و بیواں ملکہ و اولاد کے اقامت مصلوہ کا یہ دعا ہے کہ مار کے کاموں کو یوں اور اوقات  
 معصہ رکوع و حد کے طاعت جنوع صدق سے مطابق و جہر صی تشریح ادا کیا روکۃ سے یہ راد ہے کہ حق اسے مال  
 میں جس جہاں یہ بعد گدے ایک سال کو فرض کیا ہے وہ نکال لایا یہ کہ جان کو سے اطلاق کمینہ حصال سے یا کہ صاف  
 کہ کہ قولہ تعالیٰ تَدَّ اَقْلَمُ مَدَّ اَقْلَمُ حَکَمٌ دَسَّ حَکَمٌ سَیِّدُ عَلَی السَّلام و ع کا کہا تھا هَلْ لَكَ مِنَ الْاَنْفِ مَدَدٌ  
 وَ اَهْدِيكَ اِلَى الْاَنْفِ فَقَضَى و قوله تعالیٰ وَ دَوَّلَ لَاسْمِکَ الْاَلِیُّ لَا مَوْتُ لَکَ الْوَدَّ اَوْ کَوَدَ یَمْسِی ماس کثیرے مگر میں اگرچہ  
 صحاح و صحیح و نہ میں کن اگلے معماس جگہ زیادہ چسپان میں اسلیو میر یہ کہا ہے کہ یا مراد روکۃ مال کی جہاں ہی  
 قول ہے سعید حسد و مقاتل بن حیاں کا ان اقسام کا دینا اور ان لوگوں کو دینا بطور تقطوع و رد و صلہ ہوتا ہے مطلق  
 حدیث ناظر بہت میں میں گد چکا کر ان فی المالِ اَحْکَمُ اَوْ اَرْکُوۃ و فائے عہد کا ذکر اور جگہ ہی قرآن پاک میں

و اگر کوئی روکۃ  
 میں سوار اور اولاد  
 میں جسکے ماس  
 سبب آیا ہے  
 نیز چاہتا ہے کہ  
 اسکو دے  
 مگر اگر کوئی  
 اسکو دے  
 اور اگر کوئی  
 روکۃ ۱۶





قرط و بصرہ میں اور یہی ہر صیغہ جاہلیت میں قرط سے تھک چکی تھی لہذا کسی قرطی کو مار ڈالنا تو ادا کر کے عوص مارا  
 جاتا مگر سودق کچھ دیکر کچھ حاجت کوئی قرطی کسی لصری کو مارنا تو ادا کر کے عوص مارا جاتا اگر وہ بیعتا تو دوسو دین کچھ  
 کے قتل سے بہت قرط سے دوجید امدد عالی نے مکہ یا کہ قصاص میں براری کہو لستہ ہی طریقہ جاہلیت کا چکل اکثر  
 حکم جاری ہو تو عیدیں جسیرے کہا اسلام کے لیے پہلے دو قتل اور جاہلیت میں ماسم ٹرے تھے اور کواکس میں مار کوٹ  
 ہوئی کوئی مار کوئی جسی ہو ایسا نکالے غلام و عورتیں ماری گئیں بعض نے بعض کے مدلا لیا تھا کہ اسے میں مسلمان  
 ہو گئے ایک قبیلہ و دیگر قبیلہ ریال سامان میں دست دراری کرتا اور پشیم کہا تھی کہ جب اولکا آندا عوص ہمارے  
 غلام کے مارا جاوے گا تو تک ہم وہی رہو گے اور یہی آیت اور تری کہ آندا کے عوص آندا غلام کے عوص غلام  
 عورت کے عوص عورت یہ آیت **إِنَّ الْفَسَّ وَالْفَسَّ بِالْفَسِّ** اس آیت کو منسوخ کر دیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لکھا کہ اس آیت  
 میں کہا کہ وہ مرد کو عوص عورت کے نہیں مارتے تو ملکہ مرد کو عوص مرد کے عورت کو عوص عورت کے قتل کرتے تو امدد  
 ہے یہ آیت پہنچی **إِنَّ الْفَسَّ وَالْفَسَّ بِالْفَسِّ** بالعیس آندا دوں کو قصاص عیس برار کر دیا حواء مرد و عورتیں اسی  
 طرح علاسوں کو مارا گیا یہی پہلے قتل ہے کہ آیت بابت مسیح ہے بقولہ **إِنَّ الْفَسَّ بِالْفَسِّ** مسلمہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ  
 علیہ کا مذہب یہ ہے کہ صاحب عوص غلام کے مارا جاوے گا اس لیے کہ آیت مائدہ عام ہے یہی مذہب تری و اس الی لیلی و  
 داؤد و علی و ابن سعود و سعد السب سے ہم نفسی و قتادہ و حکم کا ساری و علی بن الدین کہتے ہیں سید عوص عبد  
 کے قتل کیا جاوے گا کیونکہ حدیث حسن جو عمر سے آئی ہے وہ عام ہے **مَنْ قَتَلَ عَدُوًّا فَكُلَّاهُ وَمَنْ حَدَّحَ**  
**عَدُوًّا فَحَدَّحْنَاهُ وَمَنْ حَصَّنَا فَحَصَّنَاهُ** محمد بن کتبہ میں جو عوص غلام کے مارا جاوے گا کیونکہ غلام ایک سامان ہے اگر خطا  
 سے قتل ہو گیا تو اس میں دیت و جب ہمیں آئی جو وہب آتی ہے وہ یہی اسکی قیمت ہے اور جب اسکا عود اطراف میں  
 نہیں لیا جاتا تو جان بن بطریق اسے نہ لیا جاوے گا اس طرح قتل جہود کا یہ ہے کہ مسلمان عوص کا فرقے مقتول  
 ہو گا کیونکہ بخاری شریف میں علی مرتضیٰ سے مروی آیا ہے **لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ لِنُكَاحِهِ** اسکی حدیث یا تاویل مخالف اسکو  
 صحیح نہ ہوگی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اس طرح کہیں کہ مسلمان عوص کا فرقہ مارا جاوے گا اس لیے کہ آیت مائدہ عام ہے  
 مانا کہ عام ہے لکن اس حدیث صحیح سے اس عوص کی تخصیص ہو سکتی ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ حدیث صحیح پہل چوڑ دیا جاوے  
 حالانکہ امام صاحب کو یہ حدیث نہیں پہنچی رد نہ ہو گزرو خلاف اسکے کہتے مسلمہ حسن و عطانی نے کہا ہے جو عوص  
 عورت کے مارا جاوے گا دلیل اسی آیت کو محمد بن نے اسکے خلاف کہا ہے دلیل آیت مائدہ کے مدبیل قویہ اصل  
 اسد علیہ السلام **لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ لِنُكَاحِهِ** اگر غور کرنے اپنی جہود کو مار ڈالنا تو خاص اس ثابت ہو گا

وہی مذہب تری و اس الی لیلی و  
 داؤد و علی و ابن سعود و سعد السب سے ہم نفسی و  
 قتادہ و حکم کا ساری و علی بن الدین کہتے ہیں  
 سید عوص عبد کے قتل کیا جاوے گا کیونکہ حدیث حسن جو عمر سے آئی ہے وہ عام ہے

ہیں کیا جاوے گا **ف** دست ائمہ اربعہ ہو کر ایک جماعت عرصہ ایک شخص کے قتل کی جاوے گی ایک ہزار کی  
 کو سات شخص مل کر کیا تھا حضرت امیر نے کہا اگر سارے اہل معمار اس کے مارے رُجکتے ہاتھ اوڑھتے ہیں  
 سب کو قتل کرنا ان کے عہد میں کوئی صحابی مخالف ان کا اس سلسلے میں معلوم ہوا اگر یا حکم سرکار جماع کے یہ آدمی  
 سے ایک ہفت میں یوں آیا ہے کہ قتل جماعت لعوس شخص احمد کا ایک شخص کسوس ایک کھان ماری جاوے گی اس سلسلہ  
 سے اسکی حکایت معاد اس سرور عبداللہ کے مراد از ہری اس سلسلہ میں صیب بن ابی قحافہ کے یہ کہا ہے  
 کہ جمع ہی سے اور جس کیسے قتل جماعت کا رو کر کہا ہے ان کو اس کوئی حجت نہیں ہے اور جس اس سرور سے نہ لانا  
 ہوا تو اختلاف صحابہ کائنات جو فکر پھیرے گا اتنے قصاص کہتے ہیں براری و کساں کرنے کو قتل و دہشت و حجت  
 میں ہر دیکھنا کہ سامی کے قاتل کو بیس طرح لی حشر سے قتل کرنا خاصہ جس سے اس کے قتل کیا ہے الوصیہ احمد  
 ردیک ایک روایت میں فقط ملوار سے مارنا چاہیے کسی اور چیز سے ہی مدب دوی سے **ف** اس سلسلہ کہا  
 عفو کرنا رد کرنا یہ ہے عہد میں احمد اسحق م کے دیت لیا ہی قول ہے ایک جماعت تابعین کا دینے والا اور یہ دیت  
 ادا کرے اس عمار کا لفظ یہ ہے کہ مطلقاً اس کا ہاتھ دیا جاوے یعنی عفو کو مست بھیجی ہی قول ایک گروہ تابعین  
 کا ہے انہم اربعہ کہتے ہیں دلی دم کو یہ بات نہیں ہو سکتی کہ دیت رحل معاف کرے مگر قاتل کی رضامندی المعلوم  
 کہتے ہیں کہ یہ عفو ہے کہ یہ قاتل ہی ہو ایک گروہ سلف کا یہ مدب کہ عورت کو معاف کرنا نہیں سچا ہے مگر  
 لے کہا ہو چکا ہے یہ امر کہ وہ ایک شخص سے قتل عہد میں لیا دیت کا سحر کر دیا یہ تھا بے لیت تحفیت و رحمت ہے درہ  
 اگلی امتوں پر قتل یا عفو دہ تھا اس عمار کہتے ہیں امیر نے ہی اسرائیل پر قصاص مقتولین کا و ص کیا تھا اس  
 میں عفو نہ تھا اس امت رماں عفو یعنی قبول دیت قتل عہد میں آسانی کر دی قتادہ نے کہا امیر نے اس امت پر  
 رحم کیا انکو دیت کا مال کہلا یا جو اے پہلے تھے کسی کو حلال نہ تھا تو ریت والوں میں قصاص معفو تھا اول میں اس  
 یعنی دیت تھی اسل والوں میں برامعاف کرنا تھا انکی انکو حکم ہوا تھا اس امت کے لئے قصاص عفو ارش مست مقرر  
 کر دیا ہی قول ایک جماعت تابعین کا ہے یہ ہے کہ جس سے عدلیہ اور قبول کرے دیت کو قتل کیا وہ سختی عذاب سخت  
 کا ہو گا یہی قول ہے ابن عباس و عطاء و عکر مد جس ربيع و عیم کا حدیث مرفوعہ میں آیا ہے عمار گیا ماری ہوا  
 اسکو میں امر کا اختیار ہے قصاص کے معاف کرے یا دیت لے اگر کوئی چاہی مات کرنا چاہے اور اسکو دو ٹوٹا تہ بکڑ  
 لوعنی وہ جو تھا کام اسکو کرے نہ دیر جس نے زیادتی کی ادا اسکے وہ ہینہ کو مار جسم میں گیا دلہ احد جس کا لفظ  
 سمرہ کو یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں معاف نہیں کرتا اور آدمی کو جس نے قتل کیا بعد دیت لیس

یعنی اس میں اسکی دیت قبول ہو کر دل گناہوں کو دیکھ کر اسے قتل ہی دو لگا ف قصاص کے مقرر ہونے میں ٹری حکمت  
 وہ حکمت یہ کہ اگر عاقلین کہتی ہیں قاتل کو قصاص یہ بات معلوم رہیگی کہ وہ مارا جاوے گا تو ضرور ہی وہ اس کام سے حتی  
 الامکان باز آوے گا حب مارا یا تو عاقلین جی گنہیں اگلی کتابوں میں لکھا ہے اَلْعُقْلُ اَنْفُ الْعُقْلِ لِیَقْتُلَ بِحَقِّ قَتْلِ کَرَمِ  
 قتل کا روح جو دور ہوتا ہے عمارت قرآن مجید میں بہت صحاح طاعت احتضار کے ساتھ آئی ہے وکلمہ فی  
 الصبح <sup>اور کلمہ</sup> اَوَّعَالِہُ کہہا کہ قصاص کو حیاتِ نبیہ یا نبیہ آؤمی قتل کرنا چاہتے ہیں اس سے کہ وہ بھی قتل  
 کیے جاویں گے رکھتے ہیں یہی قول ہے ایک جماعت سے ملنے کا اہل عقل کو اس لیے مخاطب فرمایا کہ اس حکمت کا  
 سمجھا بغیر عقل کے نہیں ہو سکتا ہے عقل ہی محارم نامہ سے باز رکھتی ہے تقویٰ ایک اسلحہ ہے جو فعل طاعات  
 ترک سکرت کا جامع ہے کُتِبَ عَلَیْکُمْ اِذَا قَرَأْتُمْ کِتَابَ اللّٰہِ اَنْ تَرْکُوْا حُرٰجَہُ <sup>وَالْاَوْصِیَۃُ لِلْوَالِدِیْنَ وَالْاَقْرَبِیْنَ</sup>  
 بِالْعُرْفِ عَلٰی الْمُسْلِمِیْنَ ثُمَّ لَکَ نَعْدَ مَا سَمِعَہُ نَامِعًا اَتَمَّہُ عَلَی الدِّیْنِ سَبْدًا لَّوْنَهُ طَرَانِ اللّٰہِ  
 سَمِیْعٌ عَلَیْہُمْ ثُمَّ خَافَ مِنْ شُرَکَیْہِمْ اَوْ اُنْصَاہُ صَاحِبُہُمْ لَکَیْہُمْ مَا لَکَ اَلِہُمْ عَلَیْہِ طَرَانِ اللّٰہِ عَمُّوْرٌ اَحْمِیْمٌ  
 حکم ہر طرح حاضر ہو سکے کہ ہم میں موت اگر کچھ مال چھوڑے کہ دلوں سے ماساب کو اور مالے والوں کو دستور سے  
 صورت ہے پر پڑگا روں کو پھر کوئی اسکو بدلے لے دے اسکو کہ جس حکا تو اسکا گناہ نہیں یہ ہے جہوں کے بدلے اسکا  
 اسے ہر سنا جاتا ہے کوئی ڈر اولوالے والے کی طرف داری سے یا گناہ سے پہلوں میں صلح کرادی تو اسے سیر  
 ہمیں اللہ اللہ بخشنے والا ہے مہربان **ف** کفر کی رسم میں مرد کے وارث سوا اولاد کے کوئی نہ تھے اولاد میں  
 ہی فقط بیٹا سوا مرنے والے اولاد ہی ارث کی یہی نگرہ روے کو ضرور ہے کہ مان مایا تے والوں کو موافق انکی  
 حاجت کے ایسے رد و روے دلوں کو پیرا کر دے کہ مر رہا تھا مگر دیے والوں نے نہ تو مردے پر کچھ گناہ ہیں گناہگار  
 و بھی میں ہر کسی نے دیکھا کہ مرد بے اصابی سے دلوں کی ہے اولاد کو بہت تھوڑا سچا تو اسکو سمجھا کر صلح کرادی  
 اساند لگنا ہمیں ہے پہلے اسنے کئے یہی حکم دیا تھا ہر سورہہ لسان وارتوں کے حصے آپ ہی نہیں دے دیے  
 اس مرد کا دلوں کو اس وقت **و** اس کی کہیں میں یہ آیت متعلق ہے اس بات پر کہ والدین و امیرین کے لیے وصیت  
 کرنا چاہیے جو بابت قتل اتنے سے آوارت کو اجماع العوالم ہے روجب ہی جب اسنے ورائے تو اسے یہ حکم  
 سنوے جو گناہ ساریت مقدہ اسنے طرف سے مرد ہو گئے اوں کو میرات والے دھونا بغیر وصیت کئے سکتے ہیں  
 موصی کا جہاں اٹھنا اسکا ضرور اسی لیے حدیث عمروں جارچہ میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 خطبے میں فرمایا اللہ نے ہر حق والے کو اسکا حق دیدیا اب وارث کو کچھ حاجت وصیت کر لی نہیں ہے لہذا







حکم کہ تعبیر کر دیا اور میں کہ ٹرٹا یا یا کہٹا نا کو یہ گاہ او میں پر ہے جہو کج بسکو مدلا و وصیت کر دیا اور اس تبدیل  
 میں ہیا حانا وصیت کا طریق اور لے دل ہے اس عساس و عیو کے کہا میت کا اسرا مد پر واقع ہوا گاہ کا تعق  
 مد میں سو رٹا مد جاتا ہے کہ میت و وصیت کی ہے جسے اور وصیت کر دلا ہے اسکی جسری اور سے معلوم ہے  
 اس عساس اور العالہ و محابہ و صحاک و سب و سدی کہتے ہیں مراد و تحف کے خطاب ہے یہ لفظ ہر قسم کی خطا کو شامل ہے  
 جیسے کسی رات کو دوسرے یا بوسیدہ یا دہ کر دینا سلاویوں کہا کہ ملاں جیر و رحمت کر دینا یا بیکر نواسے کہ اسرا و تار  
 دسا با اور وسائل اس طرح کے کہ جانا یہ خطا بدو عن عمل کے ہو طبعیت قوت و سعت کی راہ غنہ تصر کے المقصد  
 آری حالت میں جی کو یہی ہوتا ہے کہ اصلاح قصیدہ کے عمل رتے وصیت کو توجہ تشرعی رس کہے مافی حومات نگلی  
 وصیت کے اقرب و تب پہو اس کو عمل میں لاوے ماکہ مقصود معنی و دوحہ تشرعی و دون حال میں اس طرح کی صلہ  
 و توفیق و حل بدل میں ہے اتن عساس سے مراد کہا ہے کہ وصیت میں محکمہ کر کے ہے دواہ اس میں دویہ  
 اس کہتے کہتے ہیں مگر اس کے مع میں نظر ہے جب بہت حدیث جو اس باب میں آئی ہے وہ یہ کہ او ہر کہ کہا ہے کہ رسول  
 صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی ستر سر کلام اہل حیر کا سا کرتا ہے ح وصیت کرتا ہے تو اس میں ح و عیو  
 ر جاتا ہے اور کا خانہ بدو عن عمل رہتا ہے اسکو دوحہ میں جاتا ہے کوئی آدمی ستر سر کلام اہل شر کا سا کرتا ہے  
 میر وصیت میں انصاف کرتا ہے دل حمت رہتا ہے او ہر کہ کہا تھا حاجی جاب ہے تو تم یہ آیت پڑھو **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقْوَاهُ**  
**لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ** اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ **وَالْعَصْرُ** علی حسن جان سلمہ اللہ تعالیٰ نے رسالہ  
 تخریج الوصایا بہت خوبصورت کیا ہے **ف** فتح الیایاں میں لکھا ہے کہ ان آیتوں میں وعید ہے و بطور او شخص  
 کے جو وصیت مطابق حق کو جس میں کسی طرح کا تحف و صر نہ ہو ہے بگاڑ ڈالو قرطبی نے کہا اگر ایسی وصیت کی جو ح  
 حائر ہیں جیسے شراب مسور یا کسی اور وصیت کی تو اسکا بدل دیا حائر ہے جاری کر حائر ہیں حطرح نہائی سے  
 زیادہ دیا حائر نہیں ہے حالہ او جو دلتے ہر دے والو ماووصی ہو گئے ہوں ایسی وصیت کا انکار کیا کہ تہیت  
 حقوق ہاشم و میر و اسکو ملد لا ستلا گواہی نوٹ مذکر ہی یا مدلدی یا غیر وصی سمجھا ایک تمکال ہے وہ کہ کلام السلام  
 حسین و کر وصیت کا و بطور الدین اقر میں کرتا مسج ہشیر اور مضمون تبدیل وصیت تا آحرآیت پر در رڈ ات نہ  
 ہیر علد آمدی صورت میں صیرت محکمہ کی آیت مسجور کہ سطح علد ہر سیگی سیدماں حل نے کہا ہر کہ یہ مات لائق تامل کے  
 ہے جو میں دیکھا کہ نسخے اس نکال آگاہی ہی ہوا تھے مکن ہا نکال اس شخص کے قول پر لازم آتا ہے جو عامل نسخہ وصیت  
 مذکور ہر حالانکہ او پکڑ چکا ہے کہ ایک جماعت آیت مذکور کو محکم تاقی و ح حکم ہشیر اوات کچھ جگہ تامل کی جو تہ تہیک کی ہدائی

فص السباں کل قول قوی ہی تھا کہ آیت نہ کو مسوح ہے محکم اس صورت میں کوئی امر اس بات سے مانع نہیں ہو سکتا ہے  
 کہ نصف آیت مسوح و نصف آیت محکم جس طرح بعض آیات حکم مسوح ہیں متلاوہ یا بالعلکس اس علم ناچکا  
 اِنَّ اَمْرًا لَّكَ عَلَیْكَ الصَّامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الدِّیْنِ مِرْقَ لَکُمُ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ اَنَامَا مُعَدَّ اِذَا  
 مَرَّکُمْ اَنْ مِیْکُمْ مَرِضًا وَاَعْلَی سَفَرًا یَعْلَمُ اَنَامَا اَحْوَدًا عَلَی الدِّیْنِ نَظِیْقُوْهُ وَاِذَا طَعَامُ مَسَیْرٍ  
 کَسَ لَطَوَعُ حَیْرًا اَنْوَ حَیْرًا لَّطَوَّ اَنْ نَصُوْمُوا حَیْرًا لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اِیْمَانُ ۝ اَلْوَحْمُ سَوَامُ رُوْ  
 کالسیہ حکم ہوا تھا اسے اگلوں پر سایہ پر ہر گار ہو جائیگی روزی سے ملتے آگاہی رکھو گا تو ہر گاہ وہ سکھ کر کہی  
 دس میں گنتی کے ہر جو کوئی تم میں بیمار ہو یا سفر میں لو گنتی جائیسیہ اور دسوں ہر جو حکو طاعت ہو اور لا چاہیے ایک فقر  
 کا کہا ماہر جو کوئی سوچ کر کے نکلی تو اس کے لیے بہتر ہے اور روزہ کہو تو تمہارا ہنگامہ اگر تم سمجھ رہے ہو تو اول ہی  
 حکم اذرا تھا کہ بیمار و سافر جا میں تو ہر قصا کر من حکو طاعت ہر سے بے عدد ہیں وہ یا میں کہ ہر قصا کر من تو ہر  
 ہر کے کے بدلے ایک فقیر کو کہلا دین اور تو ہی ہر ہے کہ روزہ ہی رکھیں ہر اس کے بعد جو آیت اور ہی اوس میں  
 بیمار و سافر کو جو باقی قصا کی کہ سیکو ہر کذابی موصح قرآن ف اس آیت شریف میں اس کے موصون کو  
 حکم دیلے کہ اگر کہہ کر کوئی کہے میں جمع کرے سے حالص اس کی یہ کہ رکھا و اس میں مائی دوا کر  
 ہے حی کی اصلاح اور یہ احلاق بد دیلے یہ روزہ کچھ نہیں راو کہہ اوص میں ہر ہے ملکہ جو تین ہر سے ہر ہر  
 اسی ہی مرض تھا کہ اس باب کلام میں دلی ہر وی کر چاہیے لکھا اس کے ادا کرے من ہم انکی اسبت زیادہ تن  
 وکوشش کہو کما مال خط لے لکل حاکم ایتکُم سیرہ و مہلحہ اولو ساء اللہ لکُم اُمۃ وَاَحَدٌ وَاَحَدٌ وَاَحَدٌ وَاَحَدٌ  
 یَعْلَمُ اَنَامَا کَمَا کُتِبَ عَلَی الدِّیْنِ مِرْقَ لَکُمُ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ اَنَامَا مُعَدَّ اِذَا  
 مَرَّکُمْ اَنْ مِیْکُمْ مَرِضًا وَاَعْلَی سَفَرًا یَعْلَمُ اَنَامَا اَحْوَدًا عَلَی الدِّیْنِ نَظِیْقُوْهُ وَاِذَا طَعَامُ مَسَیْرٍ  
 کَسَ لَطَوَعُ حَیْرًا اَنْوَ حَیْرًا لَّطَوَّ اَنْ نَصُوْمُوا حَیْرًا لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اِیْمَانُ ۝ اَلْوَحْمُ سَوَامُ رُوْ  
 کالسیہ حکم ہوا تھا اسے اگلوں پر سایہ پر ہر گار ہو جائیگی روزی سے ملتے آگاہی رکھو گا تو ہر گاہ وہ سکھ کر کہی  
 دس میں گنتی کے ہر جو کوئی تم میں بیمار ہو یا سفر میں لو گنتی جائیسیہ اور دسوں ہر جو حکو طاعت ہو اور لا چاہیے ایک فقر  
 کا کہا ماہر جو کوئی سوچ کر کے نکلی تو اس کے لیے بہتر ہے اور روزہ کہو تو تمہارا ہنگامہ اگر تم سمجھ رہے ہو تو اول ہی  
 حکم اذرا تھا کہ بیمار و سافر جا میں تو ہر قصا کر من حکو طاعت ہر سے بے عدد ہیں وہ یا میں کہ ہر قصا کر من تو ہر  
 ہر کے کے بدلے ایک فقیر کو کہلا دین اور تو ہی ہر ہے کہ روزہ ہی رکھیں ہر اس کے بعد جو آیت اور ہی اوس میں  
 بیمار و سافر کو جو باقی قصا کی کہ سیکو ہر کذابی موصح قرآن ف اس آیت شریف میں اس کے موصون کو  
 حکم دیلے کہ اگر کہہ کر کوئی کہے میں جمع کرے سے حالص اس کی یہ کہ رکھا و اس میں مائی دوا کر  
 ہے حی کی اصلاح اور یہ احلاق بد دیلے یہ روزہ کچھ نہیں راو کہہ اوص میں ہر ہے ملکہ جو تین ہر سے ہر ہر  
 اسی ہی مرض تھا کہ اس باب کلام میں دلی ہر وی کر چاہیے لکھا اس کے ادا کرے من ہم انکی اسبت زیادہ تن  
 وکوشش کہو کما مال خط لے لکل حاکم ایتکُم سیرہ و مہلحہ اولو ساء اللہ لکُم اُمۃ وَاَحَدٌ وَاَحَدٌ وَاَحَدٌ وَاَحَدٌ  
 یَعْلَمُ اَنَامَا کَمَا کُتِبَ عَلَی الدِّیْنِ مِرْقَ لَکُمُ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ اَنَامَا مُعَدَّ اِذَا  
 مَرَّکُمْ اَنْ مِیْکُمْ مَرِضًا وَاَعْلَی سَفَرًا یَعْلَمُ اَنَامَا اَحْوَدًا عَلَی الدِّیْنِ نَظِیْقُوْهُ وَاِذَا طَعَامُ مَسَیْرٍ  
 کَسَ لَطَوَعُ حَیْرًا اَنْوَ حَیْرًا لَّطَوَّ اَنْ نَصُوْمُوا حَیْرًا لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اِیْمَانُ ۝ اَلْوَحْمُ سَوَامُ رُوْ  
 کالسیہ حکم ہوا تھا اسے اگلوں پر سایہ پر ہر گار ہو جائیگی روزی سے ملتے آگاہی رکھو گا تو ہر گاہ وہ سکھ کر کہی  
 دس میں گنتی کے ہر جو کوئی تم میں بیمار ہو یا سفر میں لو گنتی جائیسیہ اور دسوں ہر جو حکو طاعت ہو اور لا چاہیے ایک فقر  
 کا کہا ماہر جو کوئی سوچ کر کے نکلی تو اس کے لیے بہتر ہے اور روزہ کہو تو تمہارا ہنگامہ اگر تم سمجھ رہے ہو تو اول ہی  
 حکم اذرا تھا کہ بیمار و سافر جا میں تو ہر قصا کر من حکو طاعت ہر سے بے عدد ہیں وہ یا میں کہ ہر قصا کر من تو ہر



اس سحر میں سحر کی رویت کیا ہے و معادہ ہما اندامین جو کوئی جانتا رہے کہ تادم رکھتا تو ہر اور ایک سحر  
 کہ کہلا دیا بخاری سے سلمہ بن الکوہ سے اتنا اور راہ رویت کہا ہے کہ میرا ہے معاد و تری اوس اس حکم کو سحر کہوا  
 ان سحر کا ہی یہی قول ہے کہ یہ آیت مسوح ہے اس طرح عبد اللہ ہی کہا ہے کہ آیت فمن تبع عدی منکم اللہ تعالیٰ  
 اسکی بات ہے ان بخاری میں اس عمار کے ایک ہے کہ یہ آیت مسوح میرے ہے ملک ٹوڑے و عورت کے ہے سلمہ  
 رکھنے کی طاقت نہیں ہے وہ ہر دن ایک سکین کو کہہ ماکلا دین یہ رویت اس سحر کی طریق سوا ہے اس ابی  
 لیلے کہتے ہیں میں اس عطاکے گیا رخصت میں اور وہ کہا ہے مجھے کہا اب اس عمار کہتے ہیں یہ آیت اور ہے  
 پہلی آیت کو مسوح کہو یا گمیر مالی اگر حاسے تو ہر دور ایک سکین کو کہلا دیا تو ایسا طار کرے اس کہتے ہے کہ ۱۲۰  
 سوا کہ مسوح حق میں صحیح مقیم کے مات ہر روز وہ کہنا اوسیر اسے بقدر تعالیٰ فمن تبع عدی منکم اللہ تعالیٰ  
 مالی نوڑا حور وہ ہیں کہہ سکتا وہ طار کرے اوس پر قضا نہیں سلیے کہ اوس کو ایسا وقت کہاں آویگا کہ وہ ہر وقت  
 صکار کے وہ تو رور و رور کر رہتا جا تا ہے یہی یہاں کہ حاکم سے خطا کیا تو ہر روز ایک سکین کہہلا سیر  
 اگر مقدر رکھتا ہے و جسے یا نہیں رہن علماء کے و قول میں قول صحیح سیر اکثر اہل علم میں ہی ۔ کہہ رہا  
 عرص ہر دن کے و جسے اس طرح ابن عمار و میر سلف کے طریقوں کو کہتے ہیں کہ یہ سحر کے ساتھ لفظ سے تمدن و سحر  
 اس حود کا ہے اسی کو بخاری نے ہی اختیار کیا ہے لفظ بخاری کا یہ ہے کہ مسوح کہ طاقت مدوم رکھتا ہونہ  
 کہنا ماکلا دے اس صبی اللہ سے ہے یہ سحر گئے ایک یا دو سال تک ہر دن ایک سکین کو گوشت ہوئی کہلائی اور  
 ٹوٹا کہ کیا یہ بات جس بخاری میں اسکو حافظ ابو یعلیٰ موصی نے منہ کہتے ہیں اوس بن ابی حمزہ کے کہا صلیف ہوا  
 رہا کہ سحر سے ایک ٹرا طماوی فرید کا طیار کر کے تیس سکین کو ملا کر کہلا دیا یہ رویت انس کے کسی خط پر ہے اسی سے اسی  
 آدم میں حامل و مسوح کو ہی رکھا ہے کہ گنگوا سی حال میں بچے کی جان کا ڈر ہو تو اطار کریں مدیر دین صکار کہ میں بعض  
 کا یہ قول ہے کہ فقط مدیر میں قضا نہ کہیں بعض نے کہا بلکہ قضا ملا مدیر و جسے کیسے کہا ترا طماوی نہ مدیر یہ صا  
 و رہا ایک عبادت قدیم ہے جو آدم کو لیکر اسدم تک یکساں فرض رہی اللہ کسی امت کو فرضیت صلیف  
 مالی یہ حور لہ مات بہن کہ کہ سحر میں ہی مدیر و من کیا ہونان یہ اور بات ہے کہ قدر وقت صوم میں اختلاف ہو اہل  
 کہتا رہا ہی مصان کا روزہ فرض تھا مگر وہ سحر مدلل الا و اصل اس حطلہ مرفوعا کہتے ہیں کہ صاری یہ صوم مصان مگر  
 ہما اتفاقاً انکا ما دساہ سار ہوا ہوں کہہا اگر اسکو سحر دیکھا تو دم دس کر زیادہ رکھیں گے پھر سحر شخص ما دساہ  
 ہوا اوس نے گوشت کہا یا سونہ نہ کہنے لگا اوس نے کہا اگر مجھ کو شفا ہوگی تو سات روز اور کہو لگا یہ پیر تیسرا بادشاہ







جمہور کا کہ یہ امر تحریر کے لیے ہے نہ رسول و حو کے اس لیے کہ حدیث میں آیا ہے کہ صحابہ ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 رمضان میں نکلتے کوئی صائم نہ ہوتا کوئی معطر ایک دو گنہ عیب نہ لگاتا اگر افطار واجب ہوتا تو ضرور  
 ہی صوم کا انکار کیا جاتا مگر جو فعل حضرت کی اسی حالت میں صائم ہونا تھا ہوا اللہ روا کہتے ہیں کلمہ ہم ہمراہ رسول  
 خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماہ رمضان میں گرمی بہت سخت تھی لوگ مار مار کر می کے ہاتھ سر رکھتے تھے جس کوئی درود  
 دار رہتا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عبداللہ بن رواحہ حدیث صحیحہ میں مسئلہ انک گروہ نے جس میں شافعی  
 ہی ہیں یہ کہا ہے کہ صوم سفر میں اصل ہے افطار سوا اس لیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفر میں درود رکھا  
 سے دو گنہ گروہ نے کہا مگر افطار اصل ہے صوم ہی اور ہونے صحت کا وہ کیا اس لیے کہ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت  
 سے حال صوم کا سفر میں وجہ تھا تو فرمایا جسے افطار کیا اچھا کیا جس نے روکھا اسے کچھ گناہ نہیں ہے وہ ستر حدیث  
 میں یوں فرمایا ہے کہ تم اللہ کی رحمت کو بیکرد و حسلی احارت مکروری ہو تیسرے گروہ نے کہا دو دن صوم میں رہا میں اس  
 لیے کہ حدیث علت میں آیا ہے کہ حجرہ سلمیٰ نے کہا اور رسول خدا من بہت دو رکعت رکھتا میں پہلا سفر میں ہی رکھوں فرمایا  
 جاسے رکھ چاہے نہ رکھے یہ حدیث صحیحہ میں جو تیسرے گروہ نے کہا اگر درود مشکل ہو تو افطار فصل ہے دلیل حد  
 حاکم کہ حضرت نے ایک مرد کو دیکھا کہ اس پر حیرت کی لکائی ہے اور حیا نہ کیا ہے کہا درود دار ہو دیکھا کی میں نے رکھنا  
 کا سفر میں اسکو تھیں روکھتے کیا ہے اس کو تھیں میں ہاں اگر سخت ہو وہ نہ سیکھ کر کو نہ روکھے ہوا سپر  
 افطار کرنا متعین درود رکھنا حرام ہوگا کیونکہ مساحد و غیرہ میں ان عمر و حار و غیرہ سے آیا ہے من لیس فی فضل  
 اللہ کان عتق منہ من اکل من حیوان غنہ فیہ جسے اس کی حصص کو منظور کیا اس پر راہ بیاض عفات گناہ  
 ہے میت اگر طبع خواہد رہن سلطان دس جاکر مرق قناعت اعدا رہن مسئلہ قصار روز کی لگاتار رکھی  
 نا ایک ایک سمس دونوں میں ایک یہ کہ لگاتار رکھے کیونکہ قصا حکایت ہے دوسرا قول ہے کہ چاہے معرق کرے  
 چاہے متاع جمہور ہلکے حلف سبط کے میں سلین ہی ہیات رات میں کیونکہ رمضان میں لگاتار رکھنا  
 ضرورت ادا تھا کہ ہینا پورا ہو جاوے رمضان ہر مالو اب فقط صوم مراد رکھیا گئی اور یہ کہ اس لیے اللہ تعالیٰ  
 نے فرمایا فیکم من انکم آخر یہ فرمایا کہ مراد آسانی ہو نہ تنوعاری الوقت وہ ایک اعرالی ہو راوی ہیں کہ اس کے رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو سافر ملتے تھے ان کو دیکھ کر کہہ دے ان کو دیکھ کر کہہ دے دوام احمد اور وہ کہہ ممتنع تھے  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتر میں آئے سر سحر بالی ٹیکتا تھا و صوبیا عمل سے مار پیڑ ہی لوگوں کو جیسا شروع  
 کیا کہ اس کام اور مکالم میں ہمیں کچھ جرح ہے نہ فرمایا ان دنوں اللہ فی کثرتا اسکو احمد واس مردویہ نے



دواہ اس احوال پر حیران ہو کر دیکھ لے گا جس سے ہے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہمارا رب کہا  
 ہے دوسرا کہہ آیت انکاری خطا ہے کہا حب آیت اوتری وقال ذکرہ اذ صوّی استخف کلمہ کو گول کہا اگر ہمیں  
 ساعت دیا معلوم ہو تو دعا کریں اور سہ آیت نام مارل ہوئی اس عاس کے کیا ہو ورنہ کہتے اسے محمد ہمارا رب  
 کیونکہ ہماری عاسیگاہم توہم رکھتے ہو کہ ہمارا دعا اور آسمان کے سحر میں نایور میں کلام صلیہ ہے ہر آسمان کا مٹا یا ہی  
 اسامی ہے اور سہ آیت آئی ان کو موسیٰ اسعری نے کہا ہم ساتھ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 ایک لڑائی میں کسی ایسی بھی جگہ راہ ترے ٹرتے رہے مگر لکار کر کہہ رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے  
 ماس ناگروا یا ای کو گوتہا ہوا اسی حالوں کو تم کسی بہرے یا عائب کو نہیں دیکھتے ہو تم تو سب دالے دیکھو دالے  
 کو دیکھ رہے ہو حکومت دیکھ رہے ہو وہ تمہاری اس عاری کی گردن ہو ہی زیادہ تم سے قریب ہے اور خداوند  
 قیاس میں جھکوا کہ حراہ حراہ کے حراہوں سے کہہا دون لا حول ولا قوہ الا باللہ سبحانہ سبحانہ سبحانہ سبحانہ سبحانہ سبحانہ  
 داخل آس کا لفظ مروج یہ ہے اور دعا کرتا ہے میں ہوں اس گناہ اپنے بندے کے میں ہوں ساتھ اس کو کہہ چھو  
 لکار رہا ہے دواہ احمد انور ہر یہ فرمنا کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں ہوں ہوا ہوں اس کے کہہ چھو مجھ کو یاد کرتا  
 ہے دونوں ہونہ اس کے میری ذکر سے ملتے ہیں دواہ احمد اس کے کہہ کہتا ہے تل اس آیت کو کہ لا حول ولا قوہ الا باللہ صبح اللہ  
 اللہ والذین یحبونہ وہ لہ تعالیٰ راضی معہ کما سمعہ قاری بیضاوی ہر موسیٰ دواہ دون علیہما السلام  
 کو تراد یہ ہے اور دعا کرتا ہے کو راد وہیں کہنا کوئی تے جھک سنے دعا سے ہار کر کہتی ہے ملکہ وہ مع اللہ ہے  
 پس اس میں تعریف اس بات پر کہ تم دعا کر دو ہم سب کے تمہاری دعا صانع ہر دعا کی طرح حدیث سلمان فارسی میں  
 مروج آیا ہے اور فرماتا ہے اس بات کو نہ دونوں تہا یہ اس کی طرف سیلا دیو جی کا سوال کر دہ انکو میرا وہیر  
 دواہ احمد اہل السنہ نے کہا یہ حدیث عربی امری نے اطراف میں ایک جناح ہکا دکر گیا ہے اور سعید کا  
 لفظ مروج یہ ہے کوئی سلمان ایسی عاہدین کہ اس میں کوئی گناہ ماقطع رحم ہو مگر اللہ سکوت میں جیروں میں ہوا کہ  
 حزیو بنا ہو یا جلیہ اسکی دعا قبول کر لیتا ہے یا آخرت کو لیے جمع کر کہتا ہے یا کوئی رائی مسل اس کے دور کر دیتا ہے  
 لوگوں نے کہا اب ہم آخرت سے دعا کر لیا کہ وہ دواہ احمد عہدہ میں صلیت کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا ہے ہمیں پکارنا اللہ کو یثرت زمین پر کوئی مسلمان کسی عا میں مگر دیتا ہو اللہ اسکو یاد رکھتا ہے کوئی بڑائی مثل  
 اوپر کہ جب کہ گناہ یا قطع رحم کی دعا نہیں کرتا دواہ احمد نے کہا یہ حدیث حسن صحیح عربی ہاں اب ہر یہ ہر  
 مروج رہا کہتے ہیں کہ قبول ہوتی ہے دعا ہر ایک کی تم سب کے ساتھ کہ جلدی ہو میں کہہ کو کہہ میں دعا کی میری عاقبت

سہوئی ہر نہنگ کی بیٹھ رہے دعا کرنا چھوڑ دیا کہ اللہ کا عطر فروغ یہ کہ زندہ ہمیت خیریت رہتا ہر جنگ کی علدی مگر بلوحدیت  
 بعد احمد ابن عمرو نے مروعا کہا ہر کہ دل یاد کہہ والے میں بعد اصال حصے دل سے زیادہ یاد رکھتا ہے سو تم حبیب سے  
 مانگہ لو احابت کا یقین رکھنا راگو اسلیے کہ قول نہیں کرتا اسد کا غافل دل سے رواہ احمد ابن ابی مع کتبہ میں اور  
 عائشہ بیٹھ تھے عائشہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس آیت کو جو احابث نے دیکھا اذ احابث فرمایا اور یہ  
 سلیہ پر عائشہ کا حشر مل علیہ السلام اور کہا کہ اسد کو سلام کہا ہے یہ سیرانیک بندہ بھی نیت پاک دل سے کہتا ہے کہ اس  
 میں کہتا ہوں اسکیسے اسکا کام کر دیا ہوں رواہ ابوہریرہ یہ حدیث عریضہ ہفت اسد پاک نے اس آیت کو دوسریاں  
 احکام صلیام سلمہ فرمایا کہ وقت کو کر رہے ماہ صلاہ کیلئے روز کا سہر فطار کے دعا میں کہ جس کی زبان یہیہ صلاہ کہ  
 حدیث اس عمرو میں مروعا آیا ہے کہ دعا صائم کی وقت فطار کے قول ہوتی ہے ابن عمر و فطار کہتے تو اہل عیال  
 کو بلا کر دعا کیا کہے رواہ ابوہریرہ و الطائسی دوسرا فطار کا رو کیا اس ماحہ کے یہ کہ دعا صائم کی وقت فطار  
 کے مرد و دہین ہوتی اس عمرو وقت صلاہ کے یہ دعا کہ تے اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ رَحْمَتَکَ الْوَسْعَہَ کُلِّیَّہِ اَنْ تَعْبِرَہُ  
 اور یہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میں شخص میں جسکی دعا بھی یہی نہیں جاتی ایک یا عام عادل  
 دوسرا صائم جب تک کہ فطار کرے قیاس نظر م اسکی دعا کو اسد عادل کے اور پٹا لیتا ہے آسمان کو دروازے  
 کہولہ یہ جاتے ہیں فرما ہے مجھ کو قسم ہے اپنی عزت کی میں مرا کہ وہ اکامیری گو عبد ایک شت کہ سو رواہ احمد  
 اہل السنہ بیت ترسرا آہ مطلوبان کہ بہ کام دعا کردن احابث از در حق سرہ تقال می آید ہمیت

اچک کہ دو دو دل در و مد

اتش سوراں کہد راسید

سرحال حب زندہ اپنے رنگ کو بی جیرا مکتا ہے تو اسد تقاسلے اس رنگ سے قرب ہوتا ہے  
 کہید کہا اس آیت میں حال قرب بعد رنگ تھا کہیہ کہا احابث: عاصم بن لیل حبیث دَعَوَ الدّٰلِحَ لَمَسَ ظَہِرَہُ یُوْکِرُ سَہْلَہُ  
 دو فریہ امر سر ہوتا قطع نظر روایات سابقہ کہ کہیہ کہا یہ قرب احابث کہ کہیہ کہا قرب علم کہ کہیہ کہا قرب انعام کہ کہیہ  
 کہا یہ قرب عمارت کہ کہیہ کہا قرب احابث و اسلیہ کہ قرب حسی مکتا کہ کہیہ کہا قرب حسی مکتا کہ کہیہ کہا قرب حسی مکتا کہ کہیہ  
 ایک صحت کہ قرب حسی کہ کہیہ کہا اسان مانا چاہیے تاویل تطیل سے کہیہ علاقہ ہمیں ہے ایک صی آیت ما کو یہیہ میں کہ  
 میں قول کرتا ہوں عبادت دعا کو عی جی صلاہ حدیث میں آیا ہے کہ دعا عبادت کہ احرجہ ابوہریرہ و دوسریہ حدیث  
 اللّٰہ تعالیٰ سیر مگر ظاہر یہ کہ احابث کہ کہیہ کہا عی جی صلاہ حدیث میں آیا ہے کہ دعا عبادت کہ احرجہ ابوہریرہ و دوسریہ حدیث  
 کہ قول دعا سے یعنی عبادت تقبل ہوا اسکا اسلیہ کہ احابث اور جہ سے قول ہوا احابث کا عبادت کہ احرجہ ابوہریرہ و دوسریہ حدیث



حاصل ہوئی دواہ او اسحاق عمر اللہ وہ عادی یطوہ ای طرح عمر فاروق رضی اللہ عنہ سورت صاب میں باع و  
 ہو گیا تھا اسی پر آیت اتری قال ان سبکس ہ دونوں فقہ کوئی طرح سے مروی ہیں ایسا نہ سمجھو صحابہ و تابعین کہا  
 ہے کہ مروا جانے سے اللہ کے کہے کو ہے کہ طلب مال اور کسینو کہا لکہ مروا جماع ہے آج سبکس کہ مروا ولیلہ  
 ہے قتادہ نے کہا یعنی حضرت جو اللہ دی ہوا سکون کسی کہہ اور اس کے مساحت کو چاہو کیسی کہا مسدیاں لودیا  
 رکھو مگر طم قرآن کسی لکایت کو ہی اس مامون ہو سعید بن مسیب کہہ کوئی اور دلیل انہر قائم جو سہیل اس حریر نے ہم دیا  
 آیت کا ان باب ہر کے لہر اختیار کیا ہے جن مصری اسعوا العین مہلہ ٹیچا ہے بخاری ترف من سہل بن سعد  
 سے آیا ہے کہ حضرت آیت اتری اور لفظ من اللہ را آیا کو پورہ دار کو سکون سعید سیاہ ناگا یا دن میں ماند ہر سو سخت  
 وہ لفظ آتے تاک کہہ تا فرمیتے جب لفظ مذکور اترتا تو سمجھے کہ مروا سعید سیاہ سعدوں رات ہی یہی کام عدی بن حاتم نے  
 کیا تھا سمجھو حرکت کر کیا فرما ان و ساد ان اذا لفریض مروا سعیدی دکی سیاہی است کی ہر نہ دوتا کے سعید کا لہر  
 مروا ہر یون کہ عدی کے بچے تکیے کے کہو تھے اسی پر ہر مایا کہ تھا را و سادہ بہت جگہ اچڑا ہے دواہ اللہ  
 بعض روایات میں انک لفریض الفعا آیا ہے بعض میں انک لفریض العقل ان کثیر کہے ہیں بعض نے اسکے  
 معنی کہ میں کہ تم ملید لہر من ہو مگر یہ معنی ضعیف ہیں بلکہ مطلب ہر کہ تھا را و سادہ عربیں ٹہیرا تو تھا را  
 بیت چال ہی عربیں ہوگی لکن اس حریر وان الی حاتم کی روایت میں یون آیا ہے کہ عدی نے حال مذکور عرض کیا  
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر اسے معلوم ہوتا ہے کہ مروا دکی کم بھی ہے والد علم ہر جسٹ پاک سے  
 صبح تک کہاں مساح کر دتا تو یہ دلیل ہے اس بات پر کہ سحری کر رہتے جو اس لیے کہ یہ اکل حوت ٹہیرا حوت کا لیا سمجھو  
 ہوتا ہے سہیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ترغیب سحریا بت ہوئی ہے انس ر فو کا کہتے ہیں تم سحر کر دھو میں  
 رکت ہو دواہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں عربوں عاص سے مروغا آیا ہے کہ فضل دریاں ہمارے رو سے اور اہل کتاب کھرو  
 کے ہی کہاں سحر کلے اتو سعید کا لفظ شروع نزدیک نام احمد ہے یہ کہ سحر لقمہ رکت ہو تم او سکون جو ٹو کو کوئی ایک  
 کہوٹ یا ہی کیوں نہیں لے اللہ فرستے درود بھیجتے ہیں سحری کرنے الویر حدیثین عجیب سحر میں بہت آئی ہیں  
 بہانہ کے یا ہی کی کرتا ہر اکملین ہو جاو سحر کا تاخیر کرنا العجاہ مخربک تحسبہ صراط کہ صحیحین میں اس بن ملک  
 نے زید بن قتادہ روایت کیا ہے کہ سحری کی ہے ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ کھڑے ہو گئے کو انس سے  
 کہا سہل انون سحر میں کتا فاصلہ تھا کہا تقدیر کا آیت کے حدیث الی در میں مروغا آیا ہے کہ ہمیشہ رہیگ است  
 میری حیرت تک کہ عدی کر لگی اوطار میں دیر لگا لگی سحر میں دواہ احمد بہت حدیثوں میں آیا ہے کہ رسول اللہ





جنت میں جسکی وہ نہا دالے روزہ پورا کر کے چرج نہیں ہے یہی مذہب ہے، ائمہ اربعہ و جمہور علماء کا سلفاً و خلفاً کہنے کا حکم  
عائشہ و ام سلمہ میں نزدیک شیخی کے آیا ہے کہ صحیح کرتے ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جب ہر جماع سے تعبیر اسلام  
پہنہاتے روزہ رکھتی ام سلمہ کا لفظ یہ ہو کہ یہ لفظ ان کے تھے نہ قضا کرتے صحیح مسلم علی عائشہ سے آیا ہے کہ ایک آدمی نے کہا  
اے رسول خدا یا لیتنی ہے مجھ کو نماز اور میں جنب ہوں کیا روزہ رکھوں فرمایا یہی سیرا حال ہے میں تو روزہ رکھ لیتا  
ہوں اور اس نے کہا آپ ہماری طرح نہیں ہیں عائشہ آپ کے ساری انگلی پچھلے گناہ بخشتیے فرمایا ام سلمہ میں اسید کا ہون کہ  
میں تم سے زیادہ اسکے ڈرتا ہوں اور تم سے بڑے بکھر چکنے کی چیز کھاتا ہوں مگر حدیث ابی ہریرہ میں مرفوعاً یون  
آئی ہے کہ جب اذان صبح ہو گئی اور کوئی تم میں کا جنب ہے تو اس دن روزہ نہ رکھے رواہ احمد یہ حدیث جدید الاسناد ہے  
نثر طریقیں پر اور صحیحین و نسائی میں بھی آئی ہے لیکن بعض علماء نے اسکو معلول کیا ہے کہ یہ حدیث عام رفع کو اور  
بعض اسکی طوطی گوہرین ابو ہریرہ اور ایک جماعت تابعین کا یہی مذہب ہے بعض نے یون تفرقہ کیا ہے کہ اگر سو گیا  
اور صبح ہو گئی تو کہہ دینا فقہ نہیں ہے یعنی مزید یہ حدیث عائشہ و ام سلمہ کے اور جو یہ کام باختیار خود کیا تو پھر روزہ ندارد  
بدلیل اس حدیث ابی ہریرہ کے عروہ و طاؤس جس کا یہی قول ہے بعض نے کہا ہے کہ اگر روزہ فرض ہے تو تمام کر کے  
قضا کر کے اور جو نفل ہے تو کچھ ضرورتیں آ رہیں شخصی و جنس بھری نے یون ہی کہا ہے بعض نے کہا حدیث ابو ہریرہ  
حدیث عائشہ و ام سلمہ سے منسوخ ہو گئی لیکن تاریخہ کرم معلوم بھی نہیں ہے ابن حزم نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ نسخ حدیث  
مذکور کا آیت سے ہے لیکن یہی بعید ہے کیونکہ تاریخہ ندارد و بلکہ تاریخ سے خلاف نہا ہے بعض نے حدیث ابو ہریرہ  
کو نفعی کمال پر محمول کیا ہے پس جو حدیث عائشہ و ام سلمہ کے جو دلیل میں جواز پر روزہ ہوگا ابن کثیر نے کہا یہی  
مسائل قریب جمع اقوال ہے **ف** اس ارشاد کو کہ تمام کرو رو کر رات تک یہ لفظ کا اظہار نہ کرنا و یا کسی کے  
حکم شرعی پر جو صریح صحیحین میں عمر بن خطاب سے مرفوعاً آیا ہے کہ جب رات اور صبح اور جاو دن اور تو صائم اظہار  
کرے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے اسد کا فرمان ہے بڑا محبوب دن میں مجھ کو نہ بخش ہے جو جلدی ہو روزہ اظہار  
کرنا ہے رواہ احمد ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب و بشیر بن جصاص کی ابی لی نے چاہا تھا کہ دور ہو مگر اکبرین  
بشیر نے منع کیا اور یہ کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رسولیت گنتی فرمائی ہے یہ کہا کہ یہ کام نصاری  
کرتے ہیں تم اسطرح روزہ رکھو جس طرح تمکو اس نے حکم دیا ہے **لَمْ تَقُوْا الصِّيَامَ اِلَّا الْبُكُلِ** جب رات ہو تو روزہ کہوں  
دالو اسی لیے احادیث صحیحین وصال صوم سے منع کیا ہے وصال یہ ہو کہ رو کر پر روزہ رکھو چچ میں کچھ نہ کہا ہو  
حدیث ابی ہریرہ میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم وصال نہ کرو کہا آپ تو کہتے ہیں فرمایا میں تمہاری

اس حدیث کا کتب میں  
نہ ملتا ہے

طرح ہیں ہون میں ات سر کرتا ہوں مجھ کو میرا کسٹا بلاتا تاہو لوگ حصال ہوا دھڑ ہے حضرت اذکر ساتہ در ات دن حصال  
کیا سر جاو دیکھ لیا فرمایا اگر حامد دیر کرتا تو میں تمہارا ساتھ زیادہ حصال کرتا نہ مات طور چلی دھڑ کے گرامی رواہ احمد  
در حدیث صحیحین میں ہی آئی ہے نہ ہی ثابت ہوا ہے کہ حصال حاصل ہوا صلے اللہ علیہ وسلم یہاں آ کر حصال کی طاعت  
تھی ہر دینی ہی اس کی کہتے ہیں یہ عالم و تہذیب کا ذکر حضرت فرمایا ظاہر یہ ہے کہ معصومی تھا نہ احسنی نہ حسی کو ہر صا  
ٹہیر تر طرح کسی سر نہ کہا **لَا تَسْعَلُهَا كَدَالًا سَعَلَهَا بِعِزِّ السَّادَةِ لَوْ جَعَلَهَا كَسْرُ النَّادِمَانِ**  
حکویہ بات یاد ہو کہ وہ عرفی آفات سے وقت سحر تک نگار ہے تو یہ یہوکتا ہے کہ چونکہ حدیسی اسمی حدیسی میں آیا ہے کہ  
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے حصال اگر جو کوئی سال کرنا چاہے وہ سحر تک کی کہا آب جو کرتے ہیں فرمایا میں  
تمہاری سمیت ہوں ہون میں حرات بسر کرتا ہوں تو ایک مہم ایک سیاتی مجھ کو بلاتا تاہو دواہ السیاح اہم لکھ  
حافظ فرمایا کہ ہر ہے حصال آل محمد سے سحر سے سحر تک دواہ آل محمد علی مرتضیٰ کہتے ہیں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ  
وسلم مال کرتے تھے سحر سے سحر تک دواہ احمد اس سے غیر سلف حیدر و حصال کرتے تھے ہر طور یا صحت نفس  
کوتے تھے یہ طاعت عبادت یا سی حصال کو ہی ارشادی براہ نفقت سمجھتا تھا صرح حدیث عائشہ میں آیا ہے کہ یہ مع ارشاد  
حرمت تھا اس لیے ابن ربیع اور ان کو بیٹے عالم و غیر لوگ جو انکی جال بیتے اس کام کو کرتے انکو قوت تھی کہتے ہیں ابن ربیع  
انکا تا رسات در رہ رہ کہتے ہر ساتویں دن بچے حاصی دوی مصوط لڑتے انوال عالیہ کہا اللہ کرو زون کو مضر  
کیا ہے حرات آئی تو جب کامی چلے کہا کئے حکا می رہ چاہے وہ نہاے **ف** ابن عباس نے کھامع سائنت حات  
تخلف دین اوس شخص کے حق میں ہے جو حصال پیغمبر رضائ میں سجدے کا مدد متکلف ہوا ہے اللہ اس پر عمل کرنا  
عورتوں کا رات کو اور دن کو حرام کیا ہے متکلف کہ تخلف ہو چکے متکلف نے کہا سحر غیر سجدی جگہ ہی عکاف میں حاص  
ہیں یہی قول ہے مخاہد و فتاویٰ و عمیر جا کا ہی صوف ایک جماعت صحابہ تابعین گئی ہے پیغمبر علیا کا اتفاق ہے کہ جو  
شخص سجدہ پر متکلف ہو اور سحر عورتین حرام میں اگر کسی حاجت ضروری کے لیے گھر میں آیا ہے تو زیادہ حاجت ہو نہ  
ٹہیر مصافحہ یا اکل حبسے لیے آیا چکر کے حلد پہ کڑا ہو جو روکا دوسرے لے روکا لگے لگا نہ ہر بار برسی کر ویاں  
راہ علم و پختہ تعجب البیان میں لکھا ہے کہ عکاف شرع میں مام ہے ملازمت طلعت مخصوص کر شرط حدیث یہ ہے ہر احصاء  
ہے کہ عکاف واجب میں ہے اور ہم میں ہوتا مگر سجدہ میں آن سجدے موقوف کہا ہے کہ ہر ایچ عکاف مگر سجدہ نہ یا  
سجدہ حاجت میں دواہ سعد در صورتی صورت اگر عکاف کو موقوف اسکو سجدہ میں کافی ہے یعنی نزدیک تین  
الامول کے سوا امام مالک کے گھر کی مسجد بھی جگہ ہے حکمرگان امامہ میں عورتوں کو اسطے ملازٹ ہے کے علیحد



معلوم ہو جیسے کسی مال کی حصر کا کوئی گورہ دیا اس مال سے موت میں دیکر حاکم کو مہربان بنا کر کسی کا مال کہا جاوے  
 اس عمارت کے کہا آت اور جس شخص کو اس میں آتی ہے کہ کسی کا مال لیا ہے مگر کوئی گواہ نہیں شخص اس مال کا  
 انکار کر کے حاکم کے سامنے جھگڑتا ہے حالانکہ حاکم اسے کہ ادھر حق ثابت ہو وہ اس مال کو حرام طور پر کہا ہے ہی بات  
 ایک جماعت العین کی ہے یہ کہہا کہ تو جھگڑا تو جھگڑا ہے کہ تو ظالم ہے مجھ میں اس مسئلہ کو آیا ہے کہ سو خدا  
 صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کہو کہ میں شرمین میرے پاس کوئی حصہ لیا ہو یا بعض لوگ تمہاری بات حیرت  
 نص سے تیر میں میں اس کے موافق حکم دیدیتا ہوں سو اس کو بیٹے کوئی حق کسی مسلمان کا دلور آیا تو وہ ایک آگ کا  
 ٹکڑا ہے اس چاہے اس کو آگ کو آگ یا چوڑے میں اس آت کو یہ اور حدیث صحیح سے بات ہو کہ حکم حاکم کا کسی  
 کو عس الامر میں بدل نہیں کر دیتا ہے لویہ کوئی حیر حرام حقیقت میں حلال ہوگی کہ کوئی حلال حیر حرام ہو سکے گی بلکہ  
 فقط ظاہر کا الزام رہا حاکم کو اور ملک کا حلیہ کر گیا رہے گا اسی پر اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ تم کو معلوم ہے یعنی ظلم  
 اپنے دعوے کو تم باتیں بنا کر بات کیا جلتے ہو قادیان سے کہا ہے ای کو کو حکم قاضی کا کہ کسی حرام کو حلال کر سکتا  
 ہے نہ کسی باطل کو حق حکم ناصی جو دیکھتا ہے جسکی لوگ کو انہی تیر میں اس کے موافق حکم کرتا ہے قاضی بشر ہے اس  
 خطا ہی ہوتی ہے ہیکل بات ہی کہتا ہے سو جس کسی کو لیے کوئی حکم باطل دیا گیا تو وہ جھگڑا ابھی نہیں جکا قیامت  
 میں اس کو روکو جمع کر کے حقدار کا مفیدہ ناحی ملے ہو کہ لے گا یہ مفیدہ اس نیاؤ سے زیادہ درست وجہ ہوگا جو  
 مسئلہ کے لیے محض رو دیا میں کیا گیا تھا ف یہ آیت تشریف شامل ہر ساری بہت سارا مال کو کوئی حیر ہی اس  
 حکم عام سے ماہرین نکل سکتی مگر حیر کوئی دلیل شرع اٹھائی ہو کہ فلان مال کا لینا جائز ہے کہ اس وقت اعدا کا حق  
 ہوگا باطل سے اور اس مال کا گناہ اٹھتے ٹھیر لگا دگاہ سے گو صاحب مال کو خوش ہی کیوں نہ ہو یہی دونا تھیں  
 کا حکم قصدا ردی یا لینا رکوتہ کا حوالہ دہت کی ہے یا جس کی کا نصف شرع میں وجہ ہے حاصل یہ ٹھیرا کہ حسن مال کا  
 لینا ان کے شرع سے مباح نہیں کیا ہے وہ مال کو باطل ہے گو مال مال کا حی خوش ہو جیسے ہر نفی یعنی کسی کی  
 حرمی یا حلال کا نتیجہ سدا رہے عین کی باتیں بتا دیوالے کا مقیمت سڑک کی یا اجرت سرودی کی یا جو یا جوت یا جو  
 گواہی یا بات میں حیات ظلم جو صحت عاز نگری ورنہ زنی و چوری سے مال لیکر کہا جائے یہ کہ کہ وہ ادھر تو باطل  
 سے مال کہا تو آخر حاکم تک جو بی بات سا کہہ پوچھا حاکم حواہ مال میں حکم سے یا فوج میں جس وہ حکم کسی جو بی  
 گواہی یا جو بی قسم جاری ہوگا اس مال کا کہا کہ کسی طرح حلال نہیں ہو سکتا اسکا نام اکل باطل ہے اسی  
 طرح جب کسی حاکم نے ثروت لیکر کوئی حکم دیا وہ مال باطل سے لیا امام ابو حنیفہ نماں بن ثابت رضی اللہ عنہ









یہ ہادیہ اوسو لیا نہ روک کیا اللہ تعالیٰ یہ سب اس بے یار و مددگار کے ہاتھ سے ہو گیا احادیث میں اس کا نام بہت سے جہان میں  
حاکم کا حاکم کو گون کا قتل ہوا ہوتا ہے اسی کو اللہ تعالیٰ کے آگاہ کر دیا کہ اونکا کفر و سرک ساتھ جدا کرے روکنا اللہ کی راہ کو  
آہستہ آہستہ زیادہ سخت اور بڑا ہے قتل سے اول العالمہ و محابہ و سعیدین حیدر و عکرمہ من و فتادہ و ضحاک و سب سے کہا کہ  
سخت تر ہو قتل سے یعنی مراد قتل سے اس جگہ نہ کہ ہر مہر و مایا کہ یاس محمد اطرحم کہ نہ دیکھیں میں آیا ہے کہ حرام  
کیا اللہ اس شہر کو جہنم آسمان میں کو پیدا کیا سو یہ تھوڑا حرام ہے اللہ حرام کرے سے دیاست نکات حلال ہیں  
ہو اگر ایک ساعت میں کو اور وہ اس ساعت میری بن حرام ہے اللہ کی جہت سے روز قیامت نکات کا ماحول و جہت  
ہوگا کہ اوپر احادیث کا اس کا اگر کوئی حصہ نکات سوال اللہ سے تو تم کہہ دو کہ اللہ اون دیا تھا اپنے رسول کو  
تم کو اس میں دیا ہے اس کی تیر کہتے ہیں مراد لڑنا ہے انکا دن فتح کیے کہ او سکورو بخدا صلی اللہ علیہ وسلم  
لڑ کر لیا تھا کعبہ لوگ حرم کے نزدیک لڑ گئے کیسے کہا صلح سے فتح کیا تھا اس دلیل سے کہ آپ فرمایا تھا کہ  
بہر کر لیا و درارہ اپنا وہ اس میں ہے جو محل ہو اس حد یہ وہ اس میں ہے جو کہ اس کا لہجہ من اسو علیا کہ وہ اس میں  
ہے ہر اللہ تعالیٰ نے نکات سے نزدیک سے حرام کر کے روک دیا مگر اس صورت میں کہ اندا انہیں کیڑے ہو یہ گویا وہ  
کرنا ہے حملہ آور کا سطح کہ حضرت نے دن حد یہ کیسے ہیجے و جہت کیسے ہیجے لڑنے کی قتل چسکہ قریش و نصیف و حرم کیا  
تھا مگر اس وقت ہی اللہ قتل کر کے نکات کا قتل تعالیٰ و اللہ لایق لایق اندیکم حکم و لایق اندیکم حکم و لایق اندیکم حکم  
من بعد ان اطعمکم علیکم و قال و لو کہ احوال و لایق اندیکم حکم و لایق اندیکم حکم و لایق اندیکم حکم  
معرکہ لایق اندیکم حکم و لایق اندیکم حکم و لایق اندیکم حکم و لایق اندیکم حکم و لایق اندیکم حکم  
لو کہ حرم میں ہوں لو کہ حرم میں ہوں لو کہ حرم میں ہوں لو کہ حرم میں ہوں لو کہ حرم میں ہوں  
ہی کیون نہ کیا ہوا سلیہ کہ اللہ کے کوئی گناہ اما ٹراہیں کہ تو کہہ کر میسے ہی بخار جادو ہر مایا کہ کافروں  
اتنا لڑو کہ قتل سے ترک مافی نہ ہے ایک جماعت صحابہ و تابعین کا ہی قتل ہے کہ اس کا دین سن بنو نیر عاب ادبیا  
ہو کا و سطح صحیح میں اوسوی انہری سو آیا ہے کہ رو بخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روحا کوئی آدمی تجھ کو لیے کوئی  
حرم کے لیے کوئی لایا کہ لیے لڑا ہے اس میں ہو کو سا لڑا اللہ کی راہ میں ہر فرمایا جو اس لیے لڑے کہ اللہ بل لا ہو  
آدمی اللہ کی راہ میں یہی صحیح میں ہے ہر حکم حکم ہے کہ اس کو لڑنے کے پہا سائے دن کہ وہ سن لا اللہ اللہ قاتل جہنم  
وہ اس کو قاتل ہو کو تو اپنے حرم ایو مال جو سوا لیکے لڑے اس سے اولکسا اس اللہ سے ہر گروہ سرک و نکات اس میں ہے  
ماہرین تو ہر جو کوئی اسے معاس نہ رہے کہ لڑنا کوئی عالم و متقی ہو مراد عدوان اس جگہ معاف و مقاتلہ ہر قتل اس



ہے مگر حب کوئی راہ تعدی قتال کر مٹنے تو اسکا مدافعتی مقابلہ ہو جائے نہ ہو کافی رخ بہتر میں حق ہی ہو جس کے کہا کہ یہ  
 مسخ ہے اور اس کے جامع مکس ہے اظہر پر کہ جہان مسترک کو ماوگر حرم میں یعنی عام کو خاص رہا گیا وہ حدیث حسن میں  
 حلت ایک ساعت آئی ہے ہی کی مویہ ہے قائلین اسے کہتے ہیں رسولی اصلہ اللہ علیہ وسلم ابن خطل کو فعل کیا جا لاکہ  
 وہ کعبہ کے ریکو سے ٹکاتا تھا اسکا جہاز ہو کہ یہ قتل اسی ساعت حلت میں ہوا تھا اب یہی حکم ہے کہ سرکوں کو قتل کرنا جائز  
 اگر حرم میں ہو مگر ابتدا ہی اکی طرف ہو **مَوَالِئُكُمْ بِالْمَسْکِينِ الْحَرَامِ وَالْحَرَامَاتِ وَمَا لَكُمْ مِنْكُمْ عَلَيْهِمْ**  
**فَاعْبُدُوا عَلَيْهِمْ مِمَّا اسْتَعْلٰکُمْ عَلَيْهِمْ مِنَ الْعَوَالِیِّ وَالْحَرَامَاتِ** **اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ** حرمت کا مہینا معامل  
 حرمت کے مہینے کو اس کہنوں میں بدلے ہے ہر جس کے قہر زیادتی کی تم اسو سن زیادتی کر دھیسے اس کے زیادتی کی ڈولے بہو  
 اس کے حال رکھو کہ اللہ ساتھ ہو ہر پہ گاروں کے **ف** یعنی یا اگر کوئی کا مہر حرام کومائے اس مہینوں میں تم سے لڑو تو تم  
 ہی اس کے لڑو اور کوئے لوگ ہی مہینوں میں ظلم کرے رہے سالوں پر یہ مسلمان اس کے کون قصد کریں بلکہ مفسدین  
 میں ماہ ذیقعدہ ہنا عمرے کو حصر گھر کا ڈر لیکو دھو یہ آیت ہو مطلقہ اتری کہ مسلمان خطرہ کرتے تھے کہ اگر ماہ  
 حرام میں کاوڑے لگیں تو ہم کیا کریں انتہی **ف** اس عباس صحاک سدی فتاویٰ بقسم ربع عطا وغیرہ نے کہا ہے  
 کہ نہ سولہ اصلہ اللہ علیہ وسلم سال شتم ہجرت میں عمرے کو لے گئے تو ہتر کون لے سہرین آئے بیت اللہ میں جاے  
 سے آپ کو اور ساگر ہمارا ہوں کو ماہ ذیقعدہ میں روک دیا حالانکہ یہ مہینا حرام تھا اگر سال آئندہ صلح کر لی جانی اکل سال  
 مع سلین اجل ہو ہو و الحمد للہ اس قصے کا ذکر کیا اور یہ آیت اداری حارس عبداللہ کہتے ہیں حرمت تہہ حرام میں  
 نہ لے مگر حکم آپ کوئی اثر احب لے اور مہینا حرام کا آجاتا تو رک جاتے یہاں تک کہ گدھا و اسکا دام احمد سے  
 روایت صحیح لکھا ہے یہ بات یوں ہی کہ حصر حدیبیہ میں نہیں ہوئے ہے کہ ان سے میں بخیر آئی کھتھان مار لیکو اور کو  
 حصر کے بطور غیر روایات شرکین پہنچا تھا ہاں حصر نے بچے دھوکے ایک ہر ارجا رسوا حاکم قتال شکر کی پر بیت  
 لی تھی حصر علوم ہوا کہ عیسان نندہ میں توڑ لگے مگر صلح کر لیا یہ جو کہ ہوا ہو اسے طرحت قتال جہانوں جو دن جنین کو فاض  
 ہو کو طواف کا محاصرہ فرمایا اسو میں مہینا دو القعدہ کا آگیا اس محاصرہ میں منجیق باری ہوئی تھی چالیس دن تک محاصرہ  
 بھیجیں آپ کو اس کے ساتھ ہی محاصرہ رو جانے لگو حصر تدان ہو و فتح ہو لگو کی طرف سے جبرائیل سے عہد کیا جاتا ہے  
 حسین کی تقسیم ہوئی تھی یہ عمرہ ہزار نہ ہی ماہ ذیقعدہ میں آیا تھا سال شتم ہجرت **ف** اس آیت میں حکم عدل کا  
 فرمایا ہے یہاں تک کہ شکرین میں ہی کما قال تعالیٰ **وَإِنْ حَکَمْتُمْ فَعَلُوا مِثْلَ مَا حَقَّقْتُمْ** یہ سوال دھوکہ دینے  
 سیدہ مین لکھا ان میں اس کہتے ہیں یہ آیت مکرین اور ہی جو جہان جہاد تھا نہ کوئی خارجیہ آیت قتال سے جو یہ ہے

اور اگر اللہ تبارک و تعالیٰ  
 و اسکا فضل و کرم  
 کو شکست نہ پہنچے  
 اور اسکی  
 کا مددگار ہی ہو  
 ہو

میں اوتری اور کوسج کر دیا۔ حریاس قتل کار ذکر ہے کہ بہت ہی کہ نہیں بلکہ یہ آیت مدنی ہے بعد عمر و قصہ کے اوتری ہے اس قتل کو طرف محاذ کے مسوب کیا ہوا ہے کہ کثیر ہے کہا اللہ سا بہہ مفید کے لئے لہذا سید و دنیا و آخرت میں اتنی ساری اگلے کھٹے منس نے سواہ آیت استوا کے مافی آیت محبت و قرب احاطہ کو مایل کیا ہے سادہ الفاظ سادہ مقام کے اس بات میں اہل دین کے ایک ہی طیل پر یہ سلسلے کیا ہے کہ حوصلہ و فوق ذات ہموار سے سہا گیا ہے وہ ہے حال بر فائے آیات متشابهہ موافق حکم ہر جادوں کن تحقیق بالحدت کا یہ طریقہ ہے کہ وہ قرآن محبت معیر ہمارا ایمان لائے ہیں تاویل میں لہذا غیر ہماہیں کہ تھے کیفیت اس صیت قرآن عمیرہ مائی حوالہ مستوی علی العرش کہتے ہیں کہ وہی جانے کہ صیت کیسی ہے یہ یہ کیا ہواں سست سے صیت ہواں حکم سار یہ کہ اسد انی ذات یک سے سارہ عالم الگ الگ ہو عرض مستہما و مخلقات غایت کائنات ہواں ہواں اور سر کوئی مخلوق ہیں ہواں اسد اس عرض کے اوپر ہے حال جس کہ جو اسد مال سے فید علم و فیر کی لگادی ہے یہی مسئلہ احاطہ ہر شے میں دھان ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ احاطہ علمی ہے اسی حکم سے یہ ایل تاویل دھیرے ہی قرآن صیت کہ ساتھ ہی کوئی قیدہ ساستم لگادی ہے یہ سو یہ تصویر خلاف مقصد سر ہین ہے مگر وہ جس اسے و احاطہ ہر فتح البیان میں ہے کہ لہذا کائنات محارات شہر ح ام میں لڑنا صہ ہین ہی ہر آیت صیرج ہے اس بات میں کہ اوں ہواں صیدہ بین قتال واقع ہوا اور آتہا کہ کچھ ہویا سی اور کما طرچہا یہ اندازی و سنگاری ہی ہو کر رہ گئی کیسے کہ ہاں لالینا ابتدای اسلام میں تھا ہر اس آیت منہم جو ہو گیا کیسے کہ ہاں ہین بلکہ اب ہی است اسلامین باقی ہے کہ کوئی شخص کسی کے مال یا بدن یا آوری قیدی کروا دے وہی ہی طرح کا دلا لاسکتا ہے شامی و غیرہ اسی کے قائل ہیں وہ مشرق کہا اسد قصاص کے مقصد ہین حکام یہی حکم سوال کی ہے ہر اس کہ سو لہذا اصل اسد علیہ وسلم فرمایا ہے لودا کر امانت کو حیات مکر اسکی جس سے تیری حیات کی ہے احوالہ الدار طعی منہم اوصیہ و غیرہ ہی کہتے ہیں ہموار مالک و عطا اسد طرف گئی ہین کن قول اول ارجح ہے ان ہند راس کے قائل ہیں یہی مختار ہے ان عربی و قرطبی کا ملکہ داودی ذوا سکوا مالک سے ہی حکایت کیا ہے حضرت ابوسفیان لی لی ہواں و دایا تھا کہ لڑا و سکے مال ہو لہذا کہایت خود و اولاد و اولیاء کہ یہ حدیث صحیح ہی کی تیرہ ہے اس جو زیادہ صیرج و دھتر آیت ماب ہر فکرو اشعلی حکم لہذا لایہ چلے جاکر کیا یہ لایہ ہی کہتے ہیں کہ صفت صفا کھنی ہر حرمت ریری میں قصاص ہے بلکہ ہے مگر ان محاسن کے کہ ہے کہ آیت منسوج ہے اس آیت سو دس قتل مطلقا مقتد حکم لایہ ماسکھا نا یعنی مقتول کا ناصر سلطان ہے وہ عوص قتل کا قائل ہے لیلیگا اور جس سے خود ہی مدلالی اس سلطان کے نہ پوچھا نوہ عامی ہر اس کے عاملیت کا کام کیا اسد کا حکم ہانا سو ہکا حواب یہ کہ لہذا سلطان

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



معنا

سے اس حکم سلطانہ قتل ہو قال رسی ابو اسراف فی القتل سے منع کیا ہو اور اگر آیت اسی میں ہوں جان عباس  
 رسی ابو عباس نے فرمایا کہ بن تو یہ آیت فقط قتل کی محصص نہیں کی عموم آیات نہ کر رہے مانع اس لیے کہ اس آیت  
 میں فقط قتل تخصیص کی ہے اور آیات مذکورہ قتل و غیرہ میں یہ بات علت و عرکہ ہے تفسیر سے معلوم ہے  
 وَأَفْعُوا وَسَبِّحُوا لِلَّهِ مَا يَكُونُ لَكُمْ أَوْ لِغَيْرِكُمْ مِنْهُ وَأَخْبِرُوا عَنِ الْكُفْرِ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ حَجَّجْ کر دیا  
 کی راہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہلال میں ملکی کر دیا جاتا ہے بلکہ والوں کو یعنی جہاد و جہاد کے مٹھہ ہی میں تہا  
 ہلاک ہو جائے گا نے خلیفہ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت حق میں لعنہ کے اوتری ہے یہی قول ہے ایک جہاد و جہاد کے مٹھہ ہی میں تہا  
 کا اتحران کی کہا انکا آدمی سے مہاجرین کو تھوڑے عرصے میں صفت و ثمن پر حملہ کیا نصف ہوا کر گھر گیا ہمارے  
 ساتھ اوائس انصاری تھے لوگوں نے کہا دیکھو اوس کے لئے ہاتھ سوات کو ہلاکت میں ڈالا اوائس کی ہاں  
 آیت کو میں جوت سا ہوں یہ ہمارے حق میں اوتری ہے ہم حضرت کے پاس سے حضرت کے ساتھ لڑے جسے سلام سبیل  
 گیا مالک سے اس میں انصاری جمع ہو یہ ٹھہری کہ اب تو لڑائی جس سے اہل دارالامین کہ کچھ کہہ کر کام ہمارے میں  
 یہ آیت اوری ہو نہ کہ یہی ہے کہ اہل مال میں اتنا ست کر دیا جہاد و جہاد اسکو اہل سن و عدل و حمید و ان ابی جہاد  
 دان جہاد اس مردود و اوائس کے اوجہ و احکام کے روایت کیا ہے ربذی سے جس صحیح عرب کہا ہے حاکم نے  
 شرط تھیں رہتا ہے اوداد و طریق دیگر لفظ دیگر سے روایت کیا ہے ربذی سے عرب و ایک شخص نے جو صاحب  
 اگر بن شمس پر حملہ کروں اکیلا ہوں وہ مجھ کو مار ڈالے گا میں تو کما میں آپ ہلاکت میں پڑا کہا ہین اس کے لیے رسول  
 کہا میں فقط اہل فی سبیل اللہ کے کھلم کھلا دشمنی سے آیت اوتری میں لعنہ کے آدمی ہے حاکم نے اسکو شرط تھیں پر کیا  
 ہے ربذی سے اتنا اور زیادہ کیا تہلکہ یہ ہے کہ آدمی ہو گا وہ ہوا وہ تو بے دھڑکے مگر عربوں خاص سے ایک شخص کو  
 محصور و معق و اسی آیت کی بنیاد پر یہیر لیا کہ اوس کے تہا عدو و محاصرہ کیا اتنا وہ شخص اوست و بکا تھا مال ان  
 سانس کہتے ہیں کہ یہ آیت قتال میں ہین ہو ملک سے میں ہو کہ تہہ کو لعنہ فی سبیل اللہ سے روکا کہ تہلکہ میں پڑے  
 صحا کے کہا انصار حیرات صدقات کیا کرتے ہے ایک سال قحط پڑا اودھونے اسانا تہہ روک لیا اوس پر یہ آیت اوتری  
 جس نصری کہ کہا تہلکہ سے محل ہے عمان میں سیر نے کہا تہلکہ ہے کہ آدمی گناہ کرے ہر کہے کہ میری خوش ہو گیا  
 ہوئی قول عدیہ حسن بن سیر کا ہی ہے یعنی نامیدی کی بنیاد پر زیادہ گناہ کر کے ہلاک و حاد و آہن عباس  
 رسی اسعد نے کہا تہلکہ سے مراد اس کا عذاب ہو نہ میں اسلم نے کہا تہلکہ ہے کہ آدمی ہر کہے کہ میں اس سے مراد  
 فتح العیان میں کہا حق یہ کہ اعتبار عموم لفظ کا ہے خصوص سب کا جس بات یہ یہ صادق آدمی کہہ تہلکہ ہے

دیں یا دیامین وہ اس آیت میں غفل ہے ان جریر کا یہی یہی قول ہے اسی آیت میں وہ شخص ہی داخل ہو جو اکیلا لڑائی  
 میں ایک لشکر رحمت کے قدرت کا ٹوکی رہا کہتا ہو محمد بن کو اس کے نفع سے ملے و سرادہ خدا سے اس آیت  
 میں ہمارے جو وہ دہات و طاعات ہیں خصوصاً صرف کرنا اموال کا قتال اعداء و تقویت مسلمین میں کہ کھسکار کر کرنا ہلکا  
 ہے یہ احسان کا حکم کیا یہ اصل درجہ ہے مقامات طاعت کا و اَمَّا الْاَعْمٰرُ فَلَا تُحْصٰی فَمَا اَسَدُ سِیَسِ  
 مِنْ اَلْهَدٰی وَاَلَا تَحْصُوْنَ اَنَّا نَسْتَعْمِلُكُمْ لَعَلَّ الْهَدٰی یُحْجِلُ طَقْمُکُمْ اَنْ تَمُوتُوْا فَرَضًا اَوَّلٰی مِنْ اَسَدِ  
 فَوَلَدَیْہِمْ وَاَصْدَقُ اَنْ تَمُوتُوْا وَاَدَا اَمِیْنُکُمْ فَمَنْ مَتَّعَ بِالْعَصْرِ اِلَّا اَلْحَی فَمَا اَسَدُ سِیَسِ مِنْ اَلْهَدٰی  
 لَمْ یُجِزْ صَیَآءُ بَلَدٍ اَنَامَ وَاَلْحَی وَاَسَدُ سِیَسِ اِذَا رَحِمَ مَلَکَ عَسَرُہٗ کَامِلَہٗ مَدَالِکَ لَمِنْ لَمْ یُکُنْ اَهْلُہٗ حَاصِرَ  
 الْمُنَیْجِلِ اَلْحَی اَمَ طَوَّعُوا اللّٰہَ وَاَحْلٰوْا اَنَّ اللّٰہَ سَیْدُ الْعِیَآدِ پورا روح و عمر اللہ کے لیے یہ اگر تم روکو گئے تو  
 جو میرے قریبی بیجا اور حماست نہ دوسرے کی حسرت تک پہنچ رہے کہ قرانی ایسے ٹھکانے یہ یہ جو کوئی تم میں رہیں ہو یا کسی  
 و کہہ دیا اور اسکے سرنے تو بلا دیوے وری یا خیرات یا وح کرنا ہر جب تم کو خاطر جمع ہو تو جو کوئی فائدہ لےو و عمر و ملاکر  
 حج کے ساتھ تو جو میرے قریبی ہو یا بیو یا کسی ہر حکو میدانہ ہو تو تین روز کر کے حج کے دن میں اور سات روز کر کھو  
 جس تم پر کرنا وید دس سو پورے ماہ و سکونے جس کے گھر والے نہ ہوں تہے مسجد حرام ماس اور ڈرتے رہو اسے اور  
 حان کرکھو کہ اسے کا عذاب سخت ہے و سب ان حکم حج کے بیان کیے حج کا طریق یہ ہے کہ احرام باندھیں یہ عریے کوں  
 عرفات میں حاضر ہو یہ وہاں پہنچے تو رات رہی شہر الحرام میں یہ صبح بعد نماز میں ہو چکر کرکھیں گے اور حماست  
 کر کے احرام اتاری یہ کہ میں جا کر طواف کعبہ کرے یہ صفا و مروہ کے بیچ میں دوڑے یہ منامین آدمی میں دن کے  
 پہرہ و کسر پینیکے پہرے جا کر طواف حصت کرے اور چلا جاوے تو وہ کا طریق یہ ہے کہ احرام باندھیں جن دنوں چاہیں  
 طواف کعبہ کرے صفا و مروہ کو بیچ میں دوڑے یہ حماست کر کے احرام اتارے دوسرے میں قرانی صورت میں ہے مگر  
 کسی سے یہاں اللہ تعالیٰ نے تین سبب فرمائی ایک یہ کہ احرام کر کے حصص دیا گیا ہے چار حصص سے تو کسی کو نہ تہ  
 قرانی مسجد کے جس کے میں قرانی روح ہو وہ یہ احرام سے نکلے پہلے حماست نہ کرے تو دوسرا یہ کہ انار سے یا سہرے مالون  
 سے معلوم ہو کہ احرام میں حج حماست کرے تو اس کو بدلے یا قرانی سوخیانی یا تین روزی یا چھ یا محتاجون کو کہلاوے  
 تیسرا یہ کہ حج و عمرہ جدا اس کے ایک ہی سفر میں دونوں ادا کرے تو قرانی صورت ہے یہ قرانی میدانہ ہو تو دس  
 روزی تین حج کے دنوں میں اور سات چھ روزی قرانی کم سے کم ایک مری ایک تھکر اور ایک گائے یا اونٹ یا  
 شخص کو اور حج و عمرہ ملنے سے قرانی آدمی اس کے کہے مالون پر نہیں یہ فائدہ موضع قرآن کا ہے

باقی احکام مفصل بہ فصائل حج و عمرہ کے رسالہ اصلاح الخیرین منہجہ کی مین فٹ اسد بایک بعد احکام صیام کو ذکر کیا  
 کا کیا تھا اس میں حج کا فرمایا یکدم یا حج و عمرہ کو دیر اگر وظاہر سیاق یہ ہو کہ حسب افعال حج و عمرہ کے کو شروع کر دینے کو اگر  
 نور اگر سے ادھر سہرہ چھوڑ دے اس کی صورت ہی بیان کر دی کہ اگر تمام نہ کر سکو تو سرورین کو و علما کا اتفاق  
 ہے اس بات پر کہ حج و عمرہ شروع کرنے سے گلے نہ بھاتا ہے خواہ عمر بیکو و جب کہین یا تحب علیٰ رے لے کہا تمہارے  
 ہے کہ احرام گھر سے ماند بھر علیہ ہی قول ابن عباس سعید بن جبیر و طاؤس کا یہی ہے سعید بن قوری نے کہا امام یہ  
 کہ گھر سے احرام باندھے سو احوال و عمرہ کی کوئی ارادہ نہ ہو میقات سے اہلال کرے نہ ہو کہ تجارت ماکسی اور کام کے لئے  
 نکلا ہو بلکہ کے پاس ہو چکا کہ حج یا عمرہ کرنا چاہوں یا اگر کافی ہے کسی اور کرنا وہی ہو کہ اوسکی ارادے سے اٹھنے  
 نہ کسی اور کام کے لئے مٹھول لے کہا امام یہ کہ ارادہ و لوں کو میقات سے شروع کرے عمر صیام و عمرہ لے کہا امام یہ  
 کہ حج و عمرہ الگ الگ کے حج کے مہینوں علیحدہ عمرہ کا لا کر کیونکہ اسکا فرمایا ہے الحج اسہمہ فاعلموا انہما منہما  
 ان محمد لے کہا عمرہ کے مہینوں میں پورا نہیں ہوتا کسی کو چاہا پہلا ماہ محرم میں عمرہ کرے تو کیا ہے کہا ان اسکو  
 نور اجاہتے تھے سبط جمدادہ وہی آیا ہے مگر اس میں نظر ہے اسلیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مات ہوا ہی  
 کہ آپ جابر عمر کے کیے جابر و فی عقدہ میں تھے عمرہ حدیث یہ ہے چہ میں عمرہ قضائہ سات مس عمر احرامہ سنہ  
 اٹھ میں عمرہ عمرہ حج اس دونوں کا احرام ایک ساتھ نہ سنے میں ماہ ذیقعدہ ماند ہا اسکے سوا یہ کوئی عمرہ بعد ہجرت کے  
 نہیں کیا نکل ام حانی سے فرمایا کہ عمرہ کرنا رخصا میں برابر حج کے ہے ہر اہمیر اسلیے فرمایا تھا کہ ادھون سے  
 ارادہ حج کا سہرا اسکا کیا تھا نکلن سبب ملنے سوار ہی کے رہ گئیں یہ قصہ بخاری میں مفصل آیا ہے مگر سعید بن جبیر  
 کہتے ہیں کہ یہ اس کے حضرات میں سے تھا سدی کا یہ قول ہے کہ مراد اتمام سے ہے کہ حج و عمرہ قائم کر دے اس عاس کہتر  
 ہیں کہ اتمام یہ ہے کہ جس سے احرام حج یا عمرہ کا مانڈنا ہو اسکو مہات درست نہیں ہو کہ احرام کہو ڈالے حسب  
 کہ حج و عمرہ دیر اگر لے حج کا پورا مونا دن نحر کے یوں ہوتا ہے کہ حرمے کو نکلا مارے کمر کا طواف کرے صفارہ  
 میں دوڑ کر اس احرام انار ڈالے قدس قول انکایہ حج عود ہے عمرہ طواف بعد اسہ نے اس آیت کو یوں پڑھا ہے  
 اَعْمُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰہِ لَکُمُ الْبَرَکَاتُ فَمَنْ سَلَطَ عَلَیْہِ سَکْرًا اَوْ اَمًا فَمِنْ اَیْمَانِہِ اِذَا مَیَّسَ لَہِ لَفْظُ الْعُمْرَةِ کَوْنُ  
 پڑا ہے یعنی عمرہ و حجتین ہر بہت ہی صحت میں کسی طریق سے ایک باجاعت چھ ماہ تو مات ثابت ہوئی ہو کہ حرمے حج عمرہ وہ  
 کا احرام ایک ساتھ باندھنا صحیح نہیں آیا ہے کہ احرام کو مایا کہ کوئی مہی لایا ہو وہ دو دن کا اہلال کرے یہی صحیح میں ہے  
 کہ اصل ہما عمرہ میں روز قیامت تک اس سے معلوم ہو کہ اصل انعام حج منع ہے لکھنؤ قرآن کو کسب و افراد کو مفصل بتایا

صحیحین میں آیا ہے کہ ایک شخص نے جبرائیل میں حضرت پرچا کہ ایک شخص نے احرام عمرہ کا باندھا ہے وہ جب پہنچے ہوگا ہے  
 خوشبو لگا کر ہوئے ہوا پانچ شوش پر ہر وحی آئے سرہ ہٹا کر کہا سائل کہان ہو اوس شخص کا میں حاضر ہوں فرمایا جیسے کو اتار  
 وال خوشبو کو دھو ڈال پھر جو کام توجہ میں کرتا ہے وہی عمرے میں کہ فضائل حج و عمرہ میں بہت حدیثیں آئی ہیں یہ جگہ اسکو  
 لکھنے کی نہیں ہر اس مقدمہ میں ایک چیل حدیث علیحدہ لکھی گئی ہے طراز الخمرہ الصنح المحجہ میں ہی فضائل عمرہ حج بیان  
 ہو چکے ہیں **ف** است کا اتفاق ہے کہ مقدمہ و الما پرچ کرنا واجب ہے اور اس آیت سے بعض نے وجہ عمرہ کا بھی سمجھا ہے اس  
 طرح کہ حکم اتمام کا گویا امر ہے ایک جماعت صحابہ و تابعین کا یہی مذہب ہوا نفعی و احمد وغیرہا یہی اسے صرف لکھی ہیں مالک  
 و نفعی و صحابہ الراے کے نزدیک عمر سنت ہر نہ وجہ نام ابو حنیفہ کہ قول بوجوب بروی ہے ابن سعد و جابر یہی عمرہ کو سنت  
 کہتے تھے حدیث زید بن ثابت میں آیا ہے کہ حضرت فرمایا ہے حج و عمرہ دو فرض ہیں کچھ تیر نقصان نہیں جسکو چاہے پہلو شروع  
 کر اخصیجہ الدار قطنہ والی اکتھ کی حدیث میں مرفوعاً یوں آیا ہے کہ حج جبار ہے عمرہ قطع یعنی نفل ہے جابر کا لفظ  
 مرفوع یہ ہے کہ ایک آدمی نے کہا کیا عمرہ واجب فرمایا نہیں لیکن اگر تم عمرہ کرو تو تمہاری لیے بہتر ہوگا تنوکافی اسی کے قائل  
 ہیں کہ عمرہ سنت ہے نہ وجہ آیت و احادیث کا یہ جواب ہے کہ جب فضائل عمرہ شروع کر دینا تو اب پورا کرنا عمرے کا بلا خلاف واجب تھا  
 اس کے روایات مختلف جمع ہو جاتے ہیں **ف** ارکان حج کے پانچ ہیں ایک احرام دو سر کثیرا ہونا عرفے میں تیسرے طواف  
 چوتھے سعی پانچویں کربلا منڈانا یا کترانا ارکان عمرے کو جابر میں احرام طواف سعی حلق یا تقصیر حرم یا ارکان کر لیے  
 حج و عمرہ تمام ہو گیا رصاصہ سوال علم نے کہا ہے کہ یا آیت حصر سنہ چہ سال حدید میں اتری ہے جبکہ بشروانے حضرت کو  
 کیے جانے نہ دیا اور اللہ پوری سورہ فتح اوتاری اصحاب کو نصبت ہی کہ جو بدی وہ لا کھیں اوسکو فتح کر دیں یہ ستر  
 اون تھے صحابہ نے باتظار نسخ حلق نہ کیا نہ احرام کہولا آخر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لنگر اپنا سر نہ ایات اکثر  
 لوگ بھی سر نہ اکر احرام سے باہر نکل آئے بعض نے فقط بال کترائے اوس پر حضرت نے فرمایا رحم کرے اللہ سر نہ اٹانے  
 والو پر یہ لوگوں کے کہنے سننے پر تیسے بار مقصرین کو بھی دعای مذکورہ میں شامل کر لیا اوس ہی میں فی بدست  
 سات آدمی بشر کہتے سب ایک ہزار چار سو صحابی تھے یہ لوگ حدید میں حرم ہوئے باہر اترے تھے بعض نے کہا نہیں بلکہ گناہ  
 حرم پہنچے ابن عباس نے کہا حصر دشمن کا ہے اور جو کوئی بیمار ہو گیا یا کسی اور کو گھر دروین یا راہ بھول جائے میں نہیں پھنس  
 گیا تو اوس پر کوچنیں ہر کہو نہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَإِذَا أَمَدُّتُمْ لِبَاسِيْهِمْ حَصْرُ ثِيَابِهِمْ اَوْ سَرَقُلْ بِهٖ يَوْمَ كَذَبَتْ  
 بِرُءُوفِهِمْ اَنْفُسُهُمْ فَجَعَلْنَاهُمْ نَصْرًا لِّمَا كَانُوْا فِيْ شَكٍّ اَوْ سَرَقُلْ بِهٖ يَوْمَ كَذَبَتْ بِرُءُوفِهِمْ اَنْفُسُهُمْ فَجَعَلْنَاهُمْ نَصْرًا لِّمَا كَانُوْا فِيْ شَكٍّ اَوْ سَرَقُلْ بِهٖ  
 يَوْمَ كَذَبَتْ بِرُءُوفِهِمْ اَنْفُسُهُمْ فَجَعَلْنَاهُمْ نَصْرًا لِّمَا كَانُوْا فِيْ شَكٍّ اَوْ سَرَقُلْ بِهٖ يَوْمَ كَذَبَتْ بِرُءُوفِهِمْ اَنْفُسُهُمْ فَجَعَلْنَاهُمْ نَصْرًا لِّمَا كَانُوْا فِيْ شَكٍّ اَوْ سَرَقُلْ بِهٖ

اس حدیث کی تصدیق کی دو راہ احمد اس حدیث کو ابو داؤد وابن ماجہ نے بھی روایت کیا ہے ایک جماعت صحابہ تابعین کا بھی مذہب ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہتا ہے تو اسی نے کہا احصار ہر نودی چیز سے ہو سکتا ہے غرض کہ حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ محصورہ شخص سے جو کچھ سے بعد احرام باندھنے کی بیماری یا دشمن کو سب سے منع ہو گیا شافعیہ اہل مدینہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہتا ہے ابھی کہ تو اسی نے کہا اور رسول خدا میں حج کرنا چاہتا ہی ہوں مگر بیمار ہوں فرمایا تو حج کر یہ شرط کر لے کہ جگہ بیکر حلال ہوئے کی وہی ہو جہاں اسے مجھ کو روک دے اسکو مسلم نے بھی ابن عباس سے روایت کیا ہے بعض اہل علم نے کہا کہ یہ شرط صحیح ہے یہ حدیث کی دلیل سے امام شافعی نے کہا اگر یہ حدیث ثابت ہو جاوے تو میں بھی اس کا قائل ہوں یہ بھی وغیرہ حفاظ نے کہا کہ یہ حدیث ثابت ہو گئی دوسرے محدثین نے کہا کہ یہ حدیث کوئی محصورہ کو تو اسی جگہ جہاں محصور ہو گیا ہے احرام ادا کر ڈالو اگر مدی عمرہ لا یا ہو تو اسکو دیکھ کر وہ دوسرے کے بال منڈا ڈالے جس طرح حضرت وصحاح حضرت نے حدیبیہ میں کیا تھا ف علی مرتضیٰ نے کہا مراد یہی ہے اس جگہ بکری ہے ابن عباس سے کہا نہیں بلکہ اونٹ کا وہ بکری سب مدی ہیں ایک جماعت تابعین اور ائمہ اربعہ کا یہی مذہب ہے کہ مدی اس جگہ بکری کی جگہ حالتہ دابن عمر فقط اونٹ کا وہ مدی کہتے ہیں کچھ تابعی اس طرف ہی گئے ہیں ابن کثیر کہتے ہیں ظاہر یہ ہے کہ مسند گوگرد کا مدی فقہ حدیبیہ سے کہ وہاں جب احرام سے باہر نکلے تو بکری نہ تھی اونٹ کا وہ تھے صحیحین میں جاری ہے آیا یہ حکم دیا کہ حضرت نے کہ وہاں اونٹ کا وہاں غمیریک ہو جائیں سات آدمی ایک ایک گائے تیسیر کرنے کا مطلب ابن عباس سے یہ کہا کہ بقدر مقدور کام کرے یعنی اگر اسودہ ہو تو اونٹ حلال کرے ورنہ گاؤں ورنہ بکری وغیرہ کہا یہ بات ازانی اگر ای رہے ہو تو وہ قول صحابہ کا یہ ہے کہ اسے لٹکانے میں فرمایا ہے کہ جو قربانی میں آدھ روہ کرو اسلیے محصورہ کو بکری نہ بکری کا کافی ہو سکتا ہے مدی نام ہے اونٹ گاؤں بکری کا بھی قول ہے ترجمان قرآن ابن عباس کا صحیحین میں حالتہ سے آیا کہ ایک بار حضرت نے بکری بطور مدی بھیجی تھی کہ اعلیٰ مدی مدینہ سے اوصل بقبرہ ہے اونی شاة ہوتی حضرت سال حدیبیہ میں خلق داسن بکری خارج حرم کیا تھا یعنی سبب جہر کفار قریش کے تھا حال اس کے کہ حرم میں پہنچ جاوے سو جب تک وہی اپنے ٹھکانے سے جانے لگا اور حاجی نے تمام افعال حج وغیرہ فائز نہ ہو اگر قاریق یا زجاج نہ ہو اگر سفر ہے پہنچے ہے تب تک نہ منڈا کر جس طرح صحیحین میں حصہ سے آیا کہ انہوں نے حضرت کے کہا لوگوں کا کیا حال ہو کہ وہ عمر کو باہر لگے اور آپ اب تک حلال نہیں ہو میں فرمایا میں نے اپنے سر کو نہ لگایا ہے مدی کے قلاوہ لگایا ہے سو جب تک مدی کو کھرنہ کر لوں گا حلال نہ ہو لگائے احرام مگر لوں گا غرض کہ لکھ لکھو اے عطف اے تھو پیر نہ فان اے



چرچہ ابن جریر نے خیال کیا ہے فتح البیان کا بیان یوں ہو کہ خطا ساری امت کو ہے کیا محض کرب یا محض کربا کا عتبار  
 علم کی سیطرف گئی ہے ایک گروہ نے کہا بلکہ یہ خطاب محض کرب کو ہے کہ بت تک تمہاری قربانی تمہارے نہ لگے تب تک  
 تم احرام نہ لکلو پھر تمہارے میں اختلاف ہو مالک شافعی نے کہا مراد موضع حصہ ہے وہ علم اقتداء حضرت کو کہ حدیبیہ  
 میں محض سر لگے تھے ابو حنیفہ نے کہا حرم ہے بدلیل قولہ تعالیٰ ثُمَّ حَاجَّكَ الْكَعْبَةُ الْعَتِيقُ مگر اسکا جواب ہے کہ آیت  
 حق میں صاحب امن کو ہے جو بت تک پہنچ سکتا ہے حنفیہ نے حدیبیہ کا جواب دیا ہے کہ جانب اسفل حدیبیہ داخل حرم  
 ہے مگر یہ جواب مردود ہے اسلیو کہ جس جگہ وہاں بخر ہوئی وہ جگہ حرم میں نہ تھی ف کعب بن عجرہ نے کہا جمہود یا اس  
 حضرت کے لئے گئے میرے سر جو یمن سیر کو نہ پہنچ رہے تھے جڑتی تھیں فرمایا میں نہیں خیال کرتا تاکہ تیری تکلیف اس حد کو  
 پہنچو گی کیا تجھے کوئی بکری نہیں ملتی میں نے کہا نہیں فرمایا تین روز کر کہ یا چہ سکین کو کہلا ہر سکین کو آدھا  
 دی اور سر منڈا ڈال دوسرے آیت خاص سیر حق میں اور تری لیکن تم سب کو شامل ہو جو رواہ البخاری ہے حدیث کسی طرح  
 سے نزدیک امام احمد وغیرہ کے آئی ہے سب ایک ہی طلب ہے یہی مذہب ہے مجاہد عکرمہ عطاؤس حسن نخعی ضحاک  
 ابنہ ابو جعفر علماء کا کہ ایسا شخص مختار ہے چاہے روزہ رکھی چاہے صدقہ دی نصف صاع یعنی دو دینارین صاع کا  
 ایک فرق ہوتا ہے چاہے بکری ذبح کر کے فقرا کو بانٹ دے یا غرض کہ ان تینوں کام سے جو کر لگا وہ کافی ہو گا قرآن  
 پاک میں اس جگہ سہل سے سہل لفظ بولی ہے کہ فدیہ صیام ہو یا صدقہ یا نیک اور حضرت نے کعب بن عجرہ کو جو پہلے حکم دیا  
 نشاء کا دیا یہ صدقہ کا پھر روزہ کا وہ فضل سے فضل بات بتائی سو ہر ایک حکم بجائے خوبت خوب ہے و الحمد للہ  
 حکامیت ابراہیم نے سعید بن جبیر سے مطلب اس آیت کا پوچھا کہا طعام دے یا بکری مول لیکر دے کر اگر نہ ہو سکے  
 تو بکری کو دو ام مقرر کر کے اتنا کہانا صدقہ کرے ورنہ روزہ رکھی ہر دن آدھا صاع دے ابراہیم نے کہا میں نے علقمہ سے  
 یوں ہی سنا ہے جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے کہا یہ کون شخص تھا پڑ خوش طبع ہے میں نے کہا ابراہیم میں کہا ہے  
 ظریف آدمی میں ہمارے پاس لٹیا کرتے تھے جب میں نے اس بات کا ذکر ابراہیم سے کیا تو اس لفظ پر کہ ہمارے پاس سیٹھا آٹا  
 تھے ذرا اٹھ گئی حسن نے کہا محرم کے سر میں جب کوئی ایذا ہو تو سر منڈا لے ان تین کاموں کا ایک کام کرے دس روزہ  
 رکھی یا دس ساکین کو کہلا کر ہر سکین کو دو دو کوک دی ایک کوک نہ ایک کوک لگیوں یا بکری دے کر گھر سے گھر اقول غرض  
 یہ بات وہی ہے جو حدیث کعب بن عجرہ میں گذری کہ تین روزہ یا چہ سکین یا ایک بکری کا فدیہ ہوتا ہے پس پس اور  
 یہ فدیہ یہی اختیار ہے قرآن پاک کا سیاق اس پر دلالت کرتا ہے اور یہ قریب قریب قتل صدیقین معروفت ہو قرآن آدھ پر فقر  
 کی ہے فقہاء کا اس پر اتفاق یہ بیان وہ ترتیب نہیں ہے فتح البیان میں کہا ہے کہ مراد مرض ہو سکا کہ وہ چیز ہے جس پر



سیاری حکیمانہ پر آدھی سیر ہو کر عریض ہوں یا درہ سیر یا رحم یا در کچھ تیل کے اس صورت میں سر نہ ڈال کر فدیہ دے  
فدیہ وہی ہے جو حدیث کعبہ س عجمہ من گدڑ چکا اس سدا لہے کہا ہے جس حداد دریاں علماء کے اس بات میں کہہ راو  
سکتے اس جگہ بکری ہے چھوڑ گا یہی سب سے کہ من اور کر کے باجہ سکین کو سلاؤ والگیتہ شامعیہ جمعیت کہتے ہیں  
حسرت کے دوسرے وہ کہہ ماہر توری لو کہہ گھوٹون دی تو آدھا صاع اور کچھ دی لو ایک صاع انو حنیفہ یہی ایک سو اسی تو  
میں گمان میں دے کہ یہ غلط ہے اس لیے کہ بعض اصوات کعبہ میں رہے آئے کہ تیر صاع تفرجہ سکین کے دو احمد  
کے دو قول ہیں ایک موافق مالک و شامعی کے دوسرا کہ گھوٹون ہو دوسرے سکس کو ایک مد کو مگر تو نصف صاع  
رہدیکس جگہ یہ غلطی کہہا حد دم کو تو کہے ہی میں دو طعام صیام جہاں جابہ یہی قول اصحاب الراوی کا مہی بڑا کو  
و جابہ حد صیام کہتے ہیں دم در طعام کے میں دو صیام کا اختیار ہے مالک کہہا بیوں کا اختیار ہے جہاں جابہ  
ادا کر مفتح السیان میں کہہا سے حق یہی سے اسی کو تعیین کمال رکھوں دلیل نہیں ہے چون چون تخیر و تقدیر ہو  
حسرت کہ حوں فرامی کا حوں رتیب تبدیل تھا انو اہماری کہہا علی و سید علیہما السلام ہمراہ عثمان رضی اللہ عنہ کے  
حج کو آئے ہے جس کے سر کو تکلیف تھی علی ہر قصے لے اٹکا سر نہوا د "ایک نہ سٹو کچ کیا اس اعتبار کہتے ہیں اگر یہ واقعہ  
عوض خلق تھا تو مکے سے ماہر دج ہوا اور اگر عوض تھل تھا تو مکلی بات زوف کو بعد اکتہ دہرایا کہ جب تم کو  
خاطر جمع ہو یعنی بنیادی کو یاد تم کے دوسرے اور تم مساسک ادا کر سکو تو جس نے عمر کیا حج سے ملایا ہو یعنی عمر کا حرام  
ماند ہر کے میں آیا یہ بیان بعد عمر کے کو احرام کہہا مگر مقیم رہا یہاں تک کہ نہ احرام حج کا ماندہا تو اب اسکو ہر وہ جیر جو حج  
کو مساح رہی درست ہو گئی ہی ہے میں متع کے اسکو حرام ہونے میں کہ خلاف علماء کا ہیں ہے مگر نزدیک تحقیق کے  
ممتنع اصل انواع حج پر اس کی تہر کہتے ہیں اخص متع کی مثال ہے اور متع کو جس نے دو ہول کا احرام ماندہا یا عمر کو کا  
اوس سے خارج ہو کر احرام حج کا ماندہا متع خاص ہو کلام فقہائیں ہی متع معروکہ دوسری قسم متع کی متع عام  
ہے وہ دو قسم کو شامل ہے احادیث صحاح اوسیر دلیل میں کیونکہ بعض راویوں کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ  
علیہ وسلم نے متع کیا تھا بعض کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں خلاف ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تہی بہر حال نہ تعالیٰ  
لے بہرہ یا اگر جس نے متع کیا ہے اسکو خود ہی میسر آو وہ دج کرے کم ہو کم قرانی ایک بکری یا اگر گاؤ دج کر تو ہی ہو سکتا  
ہے اس لئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایسی بیسیوں کی طرح گاؤ ہی ذبح کی تھی حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ  
من آیا ہے کہ حضرت نے انہی بیسیوں کی جانب سے بقرہ و بچ کی اور وہ سب تمتعات تھیں رواہ ابن مسعود ویرہ  
دلیل ہے شریعت متع پر جس طرح صحیحین میں عمر بن حصین نے آیا ہے کہ اوری آیت متع کتاب اللہ میں

اور منع کیا ہے ہمراہ حضرت کے یہ کوئی آیت ایسی نہیں آئی جو اسکو حرام کرتی یا اوس سے منع کرتی سنا تک کہ حضرت کا  
 اہمال ہو گیا ایک آدمی نے اسی راوی سے جو حاکم نے کہا یا بخاری نے کہا کہ تمہیں یہ آدمی حضرت عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ قول  
 بخاری کا صراحہ ہی آیا ہے کہ عمر کے لوگوں کو منع کرنے سے منع کر دیا تھا کہتے تھے اگر ہم کتاب اسکو کو بیڑیوں سے  
 حکم امام کا دیتے ہیں یا عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کہتے ہیں کہ عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع کیا تھا یہ  
 ہی اسلیئے کہی کہ لوگ کثرت و صلابت اسکا جو عمر کیلئے کرین جیسا کہ خود ہی اس بات کی تصریح ہی کر دی تھی بڑی  
 منع وہ مکرری جو حکم دینے کے معنی میں ہے اگر وہ انحراف سے پہلے بعد احرام حج کے منع کر دیا ہے تو ہی رد کیا معنی  
 کافی ہے نہ نزدیک اوصاف کے کھات بہین کرتی یہ دم دم ترتیب فقہیہ ہے اس آیت مترتب میں تیس اوصاف دم کر  
 ذکر کیے جو اسک میں جب میں جو ہما دم سورہ مائدہ میں آویگا اوس آیت کو بھی دلا کہ تبارک و تعالیٰ انکسبک و انکسبک  
 سورہ دم دم تخمیر و تعدیل ہے جو دروں میں وجہ ہوتا ہے ایک صید دوسرے سے فقہانے بہت دم لگائے ہیں جن کی  
 کچھ اصل کتاب و حجت و معلوم بہین ہوتی راوی کوئی دلیل صحیحہ صحیحہ قائم ہے اسلیئے وہاں میں ابہین جہنم براتقاء  
 چاہیے جو قرآن یا حدیث میں لکھو میں پس اس بجز کوئی شخص بدی یا بدی لینے یہ سبب عدم مال یا عدم حیوان کے  
 تو وہ زنا حج ایام مناسک میں تیس نکو کر کہیے شروع احرام سے یوم النحر تک قبل اس عباس کا ہے طارے  
 کہا ہے اولی یہ ہے کہ عمر نے جو پہلو عشرہ و کچھ میں رکھ کر وہی قول و عطا کا کیسے کہا اول سوال سے ہی رکھا جا  
 ہے طاروس و محابہ و عمر ہا ہی کے مائل میں نبوی کے نزدیک اس عمر نے کے یا دو دن پہلو عمر نے کو ہی رکھا و درست  
 ہی قول محابہ و سعید بن جسر و سدی عطا و طاروس و حکم حسن و محابہ کا ہی جو اس عباس سے کہا عرفہ سے پہلو کر کہیے  
 روزہ اگر عمر نے کو پڑے تو ہی صوم پڑا ہو گیا جب گھر چلا تو سات روزہ اور کہا کہ اوں عمر نے کہا اور تو یہ ہا ایک  
 دن پہلو کر کہیے و دوسرا دن تردید کو تیس دن عرفہ کے ہر اگر سب یا بعض قبل عید بہین کہے تو شامی کے نزدیک ایام  
 تشریق میں رکھ کر پہلو اسلیئے کہ صحیح بخاری میں عائشہ و ان عمر سے آیا ہے کہ ایام تشریق میں حضرت سلیم نہیں ہے  
 مگر اسی شخص کو جس کے پاس ہی بہین ہے یہی قول ہے علی مرتضیٰ اندا کیا صحت ما بعین کا دوسرا قول حدیثی صی  
 کا یہ کہ ایام تشریق میں رکھنا جائز بہین اسلیئے کہ حدیث فقہیہ بدل میں مردعا آیا ہے کہ ایام تشریق کہا لے میو ذکر نہ  
 کے دن میں رواہ سلم بن حرب بجز کے وطن گہرا اہل عیال کی طرف بکرتوسات روزہ کر کہی عطا و محابہ نے کہا چاہے  
 راہ میں رکھ لے اسلیئے کہ یہ حضرت ہر طرف احمد و حق ہی گئے ہیں یعنی وجوب بعد وصول وطن کے ہے اس  
 عمر نے کہا گھر پہنچ کر کہی یہی فعل انکھا مت تا بعین کا ہے اس جرینے اسرا صفا نقل کیا ہے بخاری میں ان عمر

سے نبیل حدیث طویل مرفوعاً آیا ہے کہ جب سواصلیہ اس علیہ وآلہ وسلم حج سے پہرے کے مکے میں آئے تو فرمایا جس نے  
 بدی نہ پائی ہو وہ تین دن ایامِ حج میں روزہ رکھ چکے ہونچے تو سات روزہ رکھے الحدیث یہی قول قوی ہے ماکسے  
 کہا منیٰ کو پہرے کر اگر رکھے تو ہی کو پڑ نہیں بہن عباس نے کہا یعنی خیا اپنے شہر کو پہرے اعمال حج سے فارغ ہوتا کہہ  
 لے یہی قول ابوحنیفہ کا ہے مگر پہلا قول راجح ہے یہ جو فرمایا کہ یہ پورے دس روزہ ہو گئے یا سلیب فرمایا کہ کوئی شخص یہ  
 نہ سمجھے کہ تین یا سات میں اختیار ہو ورنہ یہ تو سب کو معلوم ہے کہ تین یا سات دس ہوتے ہیں کسی نے کہا بلکہ یہ تاکیدی ہوا بن  
 جریر نے کہا کامل کا یہ مطلب ہوا کہ عوض بدی کا ہو گیا کسی نے کہا نہیں بلکہ یہ تاکیدی ہوا تاکیدی ہے کہ اس عدد کو کم نہ کر  
 یہ ثواب اجزیں مبارک بدی کے **ف** اس میں اختلاف ہو کہ مراد حاضرین مسجد الحرام سے کون لوگ ہیں اس لیے کہ  
 مسجد الحرام پر متعہ نہیں ہے کسی نے کہا خاص اہل حرم مراد ہیں نہ اور کوئی ابن عباس اور طاؤس اسے صرف گوہن ابن  
 عباس نے کہا ہے اے کوہن و متہاری لیے متعہ نہیں یہ تو اہل فاق کے لیے حلال کیا گیا ہے متعہ حرام ہے تم تو ایک  
 جنگل قطع کر کے دھن سے اہلال عمرہ کر لیا کرو طاؤس نے کہا ہے متعہ دن کو کون کھلے ہے جبکہ گھر والے حرم میں  
 نہیں ہتے میں نمکے والوں کے لیے کسی نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جو درمیان حرم و میقات کو بستے ہیں یہ تمتع نہ کرین  
 یہی قول ہے عطا کا یعنی مراد رہنے والے عرفہ و مزدلفہ و عودہ و جحج کے میں نہ رہی نے کہا جس کے گھر والے ایک دن  
 کی راہ پر چون وہ متہ کرے دو ستر قول میں دو دن بتائی میں ابن جریر نے اس جگہ نہ ہر شافعی اختیار کیا ہے کہ مراد  
 اہل حرم ہیں اور وہ لوگ جو بقدر فاصلے پر چون کہ وٹان نماز قصر نہیں کی جاتی کیونکہ اتنی دور کا آدمی حاضر سمجھا  
 جاتا ہے نہ مسافر حاصل یہی اشارہ ذلک کا یا تو طرف تمتع کے ہے تو حاضر پر متعہ نہیں جس طرح ابوحنیفہ و حنفیہ کہتے  
 ہیں اگر تمتع کر لیا تو دم آویگا یہ دم جنابت پر یعنی تقصیر ہے آپا دس میں نہ کہا دسے یا طرف حکم یعنی وجوب بدی  
 یا صیام کے تمتع پر ہے تو یہ حاضر مسجد پر متعہ وجبت ہو گا جس طرح شافعی شافعی نے کہا ہے مراد حاضر یہی ہے کہ کے  
 کا میقات کا یا میقات ہو ادھر کارہنے والا نہ ہوا ماکسے کہا مراد اہل مکہ ہیں ابوحنیفہ نے کہا میقات و اہل میقات  
 سے مراد وہ خلیفہ حضرت علیکم ذات عرق ہو یہ یا پنج سو قسیت ہو یا پنج طرف ہو کہ معظیہ کے کسی نے کہا وہ مراد میں  
 جن پر نماز مسجد لازم ہے سید علی نے کہا مراد اہل خود ذات محرم ہے یعنی یہ احرام والا حاضر مسجد نہ ہو مگر اس قول کو لچر بوج  
 کہا ہے طبری نے کہا مراد اہل جو روزے میں نہ باب پہا کی کہچہ ہوا اس نے اس کے بعد یہ فرمایا کہ تم اسے ڈرو یعنی اس  
 کے امر و نہی کو بجا لاؤ ورنہ وہ اپنے مخالف امر ترک نہی کو سخت عذاب کر لیا کوئی یہی ہو کہ میں ہی ہو یا مراد امر بالمعروف  
 عموماً ہے لےچہ اشہر معلومت ہے کہ منکر فیہرٹ لےچہ کلا دفت ولا فسوق ولا جدال فی الحج طاماً نفعوا





جیسے لیٹے دوسرے عمر کر کے بھائی کی مات کہو سیرف ایک صاحب کتر العین وغیرہم کی بھی گئی ہے فسوق ہو مراد  
 معافی ہین بقول ہوا ان معاس اور ایک جماعت العین کا ان عمر کے کہا فسوق گناہ ہین فکار ہو یا اور کچھ حرم  
 میں جو مافرائی حد کی ہوگی وہ فسوق ہے ان سیر و محامد و سدی و کھی و جس کے کہا مراد فسوق ہو گالی دیا ہے اکی  
 دلیل یہ حدیث ہو **يَسَاءُ الْمَوْسِيُّ فَسُوقٌ وَمِثْلُكَ كَفَرٌ دَاهٍ** اس احادیث سے اس معنی اس میں ذکر کہا فسوق  
 اس جگہ پر صحیح کرنا ہے و سیر تو کج قال تعالیٰ **اَوْفِصًا اَحِلَّ لِعِبَادِ اللّٰهِ** یہ صحاح کے کہا فسوق بیان اس کا لکھا کہنا  
 ہے ظاہر ہے کہ فسوق اس آیت میں کوئی معصیت خاص نہیں اگر کسی جگہ یہ لفظ کسی فرد یا فرد معاصی کوئی  
 گئی تو اس کے کھینچ لفظ کی ساتھ اس فرد کے وہ نہیں آتی ہے ان کثیر کہتے ہیں جن لوگوں کا یہ دل ہو  
 کہ مراد فسوق سے اس جگہ ساری معاصی ہین معصا انہین کی مات ہو دیکھو انہ علم سے انہ حرم میں مع و مرایا ہو  
 اگرچہ ظلم ساری رس بھی ہے ان انہ حرم میں ہی اسکی و کتر سمجھی گئی اسلیے یہ کہا **يَسَاءُ الْمَوْسِيُّ فَسُوقٌ وَمِثْلُكَ كَفَرٌ دَاهٍ**  
**الَّذِينَ اَلْفَتَنُوهُمْ فَلَا يَغْلِبُوهُمْ فَيَهْلِكُوا** فتنہ انہ کفر حرم کے حق میں مرایا ہے وہ **يُؤْذِنُهُمْ بِالْحَدِّ وَيُحْلِلُهُمْ فَيَمُوتُ**  
 حد اب انہ ان حرم سے اس جگہ یہ اختیار کیا ہے کہ مراد فسوق ہو انکاب سارا سبھی عہ کا احرام میں جسے قتل کرنا  
 سکا کا مشدان سہ کا کتر اماح کا اور حشر ل سکا ہنگرا دے وہی ہر حرم ہے ذکر کیا ہے حدیث اور ہر ہر میری دعا  
 آیا ہے جسے حج کیا اس گھر کا میری رنت کیا فسوق وہ اپنے گناہوں کو ایسا لکھا جیسے آج او سکی بات اسکو حنا  
 ہو و ہاہ التتھان حدال ہین دو قول میں ابک یکہ وقت حج کے سراسر حج میں محاذ انکے اسکو اسد پاک لے  
 حرم کو لکھ بیان کیا ہے محاذ ہے کہا اسد حج کے جیسے بیان کر دیے ان میں مام لوگوں کے حدال بجا ہے  
 سدی لے کما حج سقر گیا اس کا ہو کی حدال ہے یعنی مشرک لوگ لسنی کرتے تھے ہمیں بدل ڈالتے ہو اب انہ نہیں  
 مقرر کر دے کوئی اور جگہ بانی ہیں ہی اس معاس کے کہا مراد جبکہ نہ ہے حج میں ابک نہ کہا حدال حج میں و اسد  
 علم یہی کہ قریش نزدیک شحر الحرام کے شہر تے فزادہ میں عرب شجر میں شہر تے مام پر جبکہ نہ تھا کہ ہم سادہ صواب پر  
 وہ کہتے ہیں بلکہ صواب پر ہم میں تم نہیں ہوا ان دیدے کہا مختلف جگہوں میں روف کرتے ہر ایک یہاں کہتا کہ  
 سرف حضرت ابہم علیہ السلام کا یہی جو جہان ہم آٹھ کے ہو میں اسد کے مناسک یاں کر کے یہ جبکہ لکھا دیا محمد  
 کہتے کہ ہین قریش جس میں ہم ہوئے کہتے ہمارا حج تمہاری حج سے کمتر ہے وہ کہتے ہیں ماکام ہمارا حج ہے  
 تا سم بن محمد نے کہا حدال یہ کہ کوئی کہے حج کل ہے کوئی کہے آج ہر ابن جریہ لے اسی مات کو اختیار کیا ہو کہ مراد قطع نماز  
 ہر مناسک میں و اسد علم وہ سراق ل ہے کہ مراد حدال ہو اس جگہ محاصہ ہے ابن سعد نے کہا حدال یہ ہے کہ تو اپنے

گناہ خود سے نکالنا  
 سراسر اس میں  
 جہاں ایک جگہ بھی ہو گیا  
 دینا یا میں علم کو  
 ایسا اور اس سے  
 اور اس کی وجہ  
 میری بار و حرات  
 کے اور میری جگہ  
 ایک کسکی مارا



رفیق و چکر سے اوسکو غصے میں لا دیکر یہی قول ابن عباس سے بھی مروی ہے ابوالعالیہ عطاء مجاہد سعید بن جبیر عکرمہ جابر مکحول  
 سدی مقاتل عمرو بن دینار رضی اللہ عنہم سب اس طرف لکھتے ہیں ابن عباس نے کہا تو اپنے صاحب کے مراد  
 و ملاحظہ مکر اللہ اس کو منع کیا ہے نخی نے کہا صحابہ جہدال کو مکروہ جانتے تھے ابن عمر نے کہا مراد جہدال سے سباب  
 منارخت ہو و دوسرا لفظ یہ ہے کہ مراد مراد و خصوصیات ہر عکرمہ نے کہا مراد جہدال سے غصہ ہے کہ کسی مسلمان کو توختا کر دے  
 ان غلام پر بات کسی تقصیر کے تھا ہونا یا اور کا تھا کرنا بشرطیکہ اوسکو مارے نہیں روا ہے ابن کثیر نے کہا بلکہ اگر مار  
 بیٹھے تو بھی جائز ہے اس لیے کہ حدیث اسما بنت ابی بکر میں آیا ہے کہ حبیبہ کو بکے غلام نے شتر بار برداری کم کر دیا  
 حبیبہ انکا اور حضرت کا سامان ہوتا تو ابوبکر اوسکو مارنے لگے یہ ماجرا سفر حج میں بمقام عرج پیش آیا حضرت نے قسم فرما کر  
 فقط اتنا کہا اس حرم کو دیکھو یہ کیا کام کرتا ہے رواہ احمد داؤد ابی داؤد ابن ماجہ بعض سلف نے کہا ہر پورا  
 حج یہ ہے کہ حمال کو مارے مگر حضرت کو قول سے ایک انکار لطیف نکلتا ہے اس لیے کہ نہ ہر کسی کے لیے  
 حدیث جابر بن عبد اللہ میں مرفوعاً آیا ہے کہ جس نے پورا کیا انک اپنا اور سلامت رہے مسلمان اوسکی زبان و دانت سے  
 بخشا گیا اگلا گناہ اور کا دواہ عبد بن حصید **ف** جب حمال و فعل قبیح سے منع کر دیا تو فعل جمیل پر آمادہ کیا  
 شر کے بعد ذکر خیر کا حصیان کے بعد ذکر طاعت کا فرمایا یہ کہا کہ رفت کی جگہ اچھی بات کہو فوق کے عوض یہ تو تقویٰ  
 اختیار کرو جہدال کے عوض وفاق و اخلاق جمیلہ سے پیش آؤ اس لیے کہ تم جو کچھ کہتے ہو وہ اللہ کو سب لوم ہے  
 وہ تمہارے عمل کی خراب دیکھا بڑا ہوگا تو جبری جزا اچھا ہوگا تو اچھی جزا پھر تقویٰ کو بہتر زاد راہ ٹھہرایا ابن  
 عباس کہتے ہیں کہ لوگ اپنے گہروں سے بر خج بکے نکلتے تھے کہتے تھے ہم بیت اللہ کے حج کو جاتے ہیں کیا اللہ ہمیں  
 کہانے کو نڈیگا اللہ نے کہا تم خرچ لیکر نکلو اپنی آبر و بچاؤ دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ اہل مین حج کو بے زاد آتے  
 آپ کو متوکل ٹھہراتے اللہ نے حکم دیا کہ زاد لیکر آؤ ابن عمر کا لفظ یہ ہے کہ کچھ لوگ ایسے تھے جہا حرام باندھتے جو زاد  
 پاس ہوتا اوسکو پسینہ دیتے نیاز دیتے اللہ نے اوسکو منع کیا فرمایا تم آٹا ستوخ شک و فی رکھو یہی قول ہے ایک  
 جماعت صحابہ تابعین کا ابن عمر نے کہا آدمی کی بزرگی یہ ہے کہ اوسکا زاد راہ پاک ہو انکے ہمراہ اگر کوئی ہوتا تو اس سے  
 یہ شرط رکھ لیتے کہ مال حلال لیکر حج کو آئے ہو تو ہمراہ سے چلو پھر اللہ جس طرح اوسکو حکم زاد کا سفر دنیا میں دیا اس طرح  
 ہی ارشاد کیا کہ زاد آخرت تقویٰ کے حکم قال **وَرَدَّ شَأْنُ كَيْسٍ النَّقَوِيَّ** <sup>اور ردی اللہ کی طرف سے کس کے سوتے ہیں</sup> یعنی باس کے بعد میں رضوی بھی سوتے کہانے  
 و خصوصیات و تقویٰ سے بہتر زاد و لباس آخرت کو بہتر و فائدہ مند کہا عطاء حراسانی نے کہا مراد خیر زاد و زاد آخرت ہو عکرمہ  
 سے حدیث مرفوعہ میں آیا ہر شخص اولیت ہر دنیا میں نہ نفع کرتا ہے لہذا آخرت میں رواہ لطیفی مقاتل بن حیان کہا جب



طلوع فجر ثانی یوم مخزن تک ہوتا ہے اسلئے کہ حضرت حجۃ الوداع میں بعد ادا کرنا نماز ظہر غروب آفتاب تک کھڑے رہے اور یہ  
فرمایا **خُذُوا حَقَّ مَسْأَلِكُمْ** یعنی تم اپنے قاعدہ حج کے چھ سو ایک سو نو بیات کہ جس نے عرفہ کو پہلے طلوع فجر کے پالیا  
اور سنہ حج یا یا مذہب ہو اگر ننگہ کا امام احمد کا مذہب ہے کہ وقت وقوف کا اول یوم عرفہ سے ہوتا ہے انکی دلیل حدیث عروہ  
ہے کہ انہوں نے فرماتے ہیں حضرت کو نماز کے لینے نکلے دیکھا کہ اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں دو پہاڑ طح سے اپنی ہوا  
کو تھکا کر اپنی جان کی تکلیف دیکر آیا ہوں و اس میں نے کوئی پہاڑ وقوف کو نہیں چھوڑا اسلئے حج ہوا فرمایا جو شخص ماری اس  
نماز میں حاضر ہوا ہمارے ساتھ کھڑا رہا تھا کہ ہم چلے گئے اور اس سے پہلے عرفہ میں رات یا دن میں کھڑا ہو چکا ہو اور اسکا  
حج پورا ہوا اور اسکا میل کجیل دور ہو ادا ہوا احمد اہل السنن و صحیحہ اللزائم عرفات کو اسلئے عرفات کہتے ہیں کہ جب  
جبریل علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام کو حج کرایا تو عرفہ میں پہنچ کر کہا عرفہ یعنی تو نے طریقہ حج کو نہ کیا پہچان لیا یہ  
قول ہے علی رضی عنہ کا عطا کا لفظ ہے کہ جبریل جو نماز منک کر کے کہتے عرفہ عرفہ کسی نے کہا یہاں باہم آدم و  
حواء علیہما السلام کے تعارف ہوا اسلئے یہ نام ہوا کسی نے کہا بلکہ یہ صلی نام ہے عرفات کا نام شعر الحرام شعر اقصی اللال  
برزن ہلال ہی جو پہاڑ پہنچیں اس راوی کے ہے، و سکو جیل حیرت کہتے ہیں ابن عباس نے کہا جاہلیت و اعراف میں  
کھڑے رہتے جسے حج پہاڑ نہ چکنا گویا پہاڑوں کی سر پر عام ہے تو وہاں سے چلتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا  
جب سورج ڈوب گیا تو عرفہ سے چلے دواہ ابن ابی حاتم ابن مردودہ نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ پھر مزدلفہ میں آکر ٹہرے نماز  
صبح پڑھی جب پہاڑ سفید ہو گئی اور وقت اخیر ہوا تب وہاں سے روانہ ہو اس سناد کو ابن کثیر نے حسن بتایا ہے مسند  
مخزن کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں پہاڑ چڑھ کر نماز کیا اسکی حمد و ثنا کر کے ابابعد فرمایا جب خطبہ پڑھتے  
ابابعد کہتے اس خطبے میں ہر ارشاد کیا کہ آج دن بڑے حج کا ہے تم سن رکھو کہ مشرک بت پرست آج کو دن یہاں سے سورج  
دوبنے سے پہلے جبکہ سورج پہاڑوں کے سر پہ پڑتا تھا گویا عمامہ رجال ہے تب چلتے تھے اور ہم بعد غروب آفتاب کو چلے گئے وہ  
لوگ شعر الحرام سے بعد نکلنے سورج کے جبکہ پہاڑوں کے سر پہ چکنا تھا گویا فروان کے سر پہ عمامے بند ہے ہن روانہ ہوتے تھے  
اور ہم قبل طلوع آفتاب کے روانہ ہوئے ہمارا طریقہ خلاف طریقہ اہل شرک ہے دواہ ابن مردودہ حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح  
شیخین پر ہے ابن کثیر کہتے ہیں سور کو سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نہیں ہے کہ فقط رویت ہو سماع نہ ہو خبر  
طرح ہمارے چہرے ہیں لوگ وہم کرتے ہیں معلوم ہوا کہ سنت صحیحہ یہ ہے کہ عرفہ سے بعد غروب آفتاب روانہ ہونے سے قبل طلوع  
آفتاب چلے لیکن سنت الایدت سے ترک ہو گئی ہے اکثر لوگ خلافت اسکو مطابق طریقہ جاہلیت عرفہ سے قبل غروب اور  
مزدلفہ سے بعد طلوع چلتے ہیں بہر شعر الحرام میں ٹہر کر دعا نہیں کرتے حالانکہ اس جگہ حکم ذکر کرنا مقصود صرف ازان

ہے امام حدیث طویل حار میں آیا ہے کہ کثیر حد ہے حضرت عمرؓ نے میں ہاتھ لگا کر سوج ڈوب گیا کھردری جیالگی  
 میر بعد عات ہوئے قرص کے اُسا یہ کویت پیچھے سوار کر کے چلے قصو نام اودنی کی آگ ہاتھ لگا کہیں بھی کہ بالال  
 سے جا لگی سید ہے ماہر سے اشارہ فرماتے ہے ای لوگو آہستہ آہستہ چلو جس ہاڑ راتے در اگل مانے کی ڈھیل کر دیو  
 نا کہ ہاڑ پر چڑھاوے ہاتھ لگا کر مولد ہو کر مار معرفت عا ایک داں دوا ناست ہو ٹہی سچ میں کوئی سست  
 سہین ٹہی ہیرٹ رہے جس طرح ہو گئی ہاڑ صبح ادا کی اداں دوا ناست کہی ہر قصو ایر سوار ہو کر سفر الحرام میں آئے  
 یہاں رو بہ قبلہ ہو کر دعا و کبیر و ہلیل و توحید کرتے رہے حدیث رسی ہو کھڑے رہے ہر سوج نکلے سو پہلے  
 آگے چلے دواہ مسکد صحیح میں اُسامہؓ سے روایت آیا ہے کہ کشتی اوں سے پوچھا حضرت کی کیا حال ہی کہا ج  
 کی حال جس کوئی کتا دہ راہ یاتے در اتیر چلے سفیاں میں عیبیہ لے کہا مراد و کر سے ماس سفر الحرام کے ہی دو  
 نمازین بین ابن عمرؓ لے کہا سفر الحرام ہی سارا م دلف ہے اس عمر لے کہا سفر ہی ہاڑ ہے اور جو کچھ اسکو گروا کر  
 ہے لوگوں کو دیکھا قرح رار دھام کرتے ہیں کہا یہ ساری جگہ ہی سفر ہے ایک جماعت صحابہ و تابعین نے کہا  
 سفر و رمیاں دونوں ہاڑ کے ہے **ف** مسافر کہتے ہیں معاملہ ظاہرہ کو مردلفہ کا نام سفر الحرام اسلیے ہوا  
 کہ وہ داخل حرم ہے ایک گروہ سلف اور بعض اصحاب سامعی ہو فقال و ابن حرمیہ کا یہ مذہب ہے کہ وقوف یہاں کا کر  
 سے حج کا ہے اور کچھ صحیح نہیں ہوتا ہے انکی دلیل دہی حدیث عودہ ہے دوسرا قول یہ ہے کہ وہ جب نہ رک ترک  
 سے دوم لازم آتا ہے ایک قول سامعی کا ہی ہے تیسرا قول ہے کہ سخت ہے و است رکن ترک ہو کوئی سے ہی  
 لازم نہیں اتنی پرستین قول ہوئے اہل علم کے تریس سلم ہے مروی ہے ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے  
 فرمایا ہے کہ سارا عودہ موقف ہو لیس عودہ سو رافع ہو سارا جمع یعنی مردلفہ موقف ہے مگر عودہ حدیث مرسل ہے  
 اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ سنت یہ ہے کہ دونوں کام کرے لیے مردلفہ میں نماز معرفت و تہجد کرے  
 سفر حرام میں ذکر و دعا و ہلیل میں متعل ہو اس کہے میں کہ جس طرح اللہ تم کو سکھایا ہے اس طرح اسکو یاد کرو  
 تنبیہ ہے اللہ کے انعام و احسان رکھو اس کے کدو بھی مسافر حج بنا کر سکھائے جو اہم خلیل کرتے ہیں ورنہ تم پہلے  
 اس مانے کے پہلے اس قرآن بار رسول کے گمراہ تھے یہ بحالی تقاربت تلام صحیح ہیں **ثُمَّ لَا تَقْصُوا مِنْ**  
**حَبِثِ أَكَاخِ الْمَاسِ كَمَا تَنْتَعُونَ ظِلَّ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَفْوٌ ذَرِيعٌ** یہ طرہ کو جلا جان ہے سب لک جلیں اور گناہ  
 کھو او اللہ سے اللہ بخیر و اللہ ابراہان یہی کہہ کر ایک طرہ ہی کہ لکے کے رہی و اور عنفات تک حالتے کہ عنفات  
 حرم سے ماہر ہے حرم کی حد پر کھڑے رہتے سو فرمایا کہ جہاں دسب لوگ جلیں ہم ہی چلو اگلی تقصیر یہ نام ہو

فت ابن کثیر کہتے ہیں گویا اللہ اس آیت میں یہ حکم دیا کہ جو کوئی اس عرفے میں کھڑا ہوا ہو وہ فزولفے کو جاوے و شہر حرما کے پاس ذکر اللہ کرے اور سکا وقوف عرفات میں اسی جگہ ہو جہاں سب کھڑے ہوں نہ وہاں جہاں قریش کھڑے ہوتے تھے نہ کہ وہ زمین حرم پر نہ دیکھتے ہیں جل کے کہتے ہیں اللہ کے شہر والے اللہ کے گھر میں رہنے والے ہیں بخاری میں عائشہ سے آیا ہے کہ قریش اور ان کے ہم مذہب لوگ فزولفے میں کھڑے ہوتے انکو جس کہتے تھے باقی سارے عرب عرفات میں آکر وقوف کرتے جب سلام آیا اللہ پر بغیر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ تم عرفات میں جا کر وقوف کرو پھر وہاں ہو سطا بن قاعدہ کے پھر وہی قول ہے ابن عباسؓ و عطاء قتادہ و سدی وغیرہم کا اسی کو ابن جریر نے اختیار کیا ہے پھر اجماع نقل کیا ہے جیسے بن طعم کہتے ہیں میرا اونٹ کہو گیا تھا میں اسکی تلاش میں عرفات آیا دیکھتا کیا میں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں میں اپنے جی میں کہا یہ تو جس میں ہے اس جگہ کیسے کھڑے ہوں دواہ اسحد و المشیخ بخاری کی روایت ابن عباسؓ کو مقتضی اس امر کی ہے کہ مراد چلنے سے اس جگہ یہ ہے کہ فزولفے سے چلکر منی میں کنکرا مارنے کو آئی یہی قول صحاح کا بھی ہے ابن جریر نے کہا مراد لفظ ناس سے اس جگہ حضرت ابیہیم علیہ السلام میں کہتے ہیں کہ مراد امام ہے ابن جریر کہتے ہیں کہ اگر اجماع حجت کا خلاف اسکو نہ ہوتا تو یہی قول ارجح ٹھہرتا اللہ پاک نے اکثر بعد قضا و عبادات کو حکم اپنے ذکر کا فرمایا ہے صحیح مسلم میں آیا ہے حضرت حبیبؓ سے فارغ ہوتے تین بار استغفار کرتے صحیحین میں ہے کہ بعد نماز کے تین تین تیس بار تسبیح تحمید تکبیر کہنے کی ترغیب ہے ابن جریر نے کہا تھا مراد اس سلمیٰ میں آیا ہے کہ حضرت نے تیسرے پھر چوتھے کو اپنی امت کو ایسے متغفار کی بخاری میں شداد بن اوس سے آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا سید الاستغفار یہ ہر الخ جسے ہو سکورات میں کہا ہر اوس ات مر گیا تو بہت میں گیا جس نے اوسکو دن میں کہا ہر مر گیا تو غل حجت ہو صحیحین میں ابن عمر سے آیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا اے رسول خدا مجھے کوئی دعا سکھا دو جو میں نماز میں مانگا کروں فرمایا کہہ اللھم اذ ظلمت لنفسی ظلم کثیرا و اذ یعفیر اللھوب الا انت فاعف عني مغفرة ثم جندک و اذ عفى عنک انت العفو الرحیم ابن کثیر نے کہا احادیث استغفار میں بہت آئی ہیں انتہے چھ تین سالہ محو اللہ بجا ستکناد الاستغفار و التوبہ میں لکھی ہیں اس طرح بہت حدیثیں مغفرت اہل حق و نزل حرم میں انہر اور اجابت عا میں آئی ہیں حکم استغفار کا آجکلہ سلیہ ہوا کہ وہ جگہ سقط حرم موطن قبول خطہ تھا سو قوت محل عبادت فرض ہے یہاں سار گناہوں کی مغفرت مانگا سار و معاصی ہو تو بوضوح کہ فریاد اقصیٰ کھٹکا سگا

فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ اَوْ أَشَدَّ وَكُفِّرُوا بِنَافْسِكُمْ الْمَنَاسِ مِنْ يَقُولِ رَبَّنَا اِنَّا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ حَاقٍ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَقُولُ رَبَّنَا اِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَاكَ ابْنُ الْمَارِ ۝ اُولَٰئِكَ



کلمہ نصیحت کما کسوا اعداءہ سبحانہ الخ <sup>الصلوٰۃ</sup> ہر سو کر چکو تم ایسے حج کے کام تو یا کرو اور اس کو صبر و پاکر تے تہو  
 تم سے مابہ اوروں کو ملکہ اور کس زیادہ یاد میر کوئی آدمی کہتا ہے اور ہمارے ہکو دیامں اور بہین اور سکر  
 آخرت میں کچھ حصہ اور کوئی اُس میں لوں کہتا ہے اور ہمارے ہکو دیامیں خفی اور آخرت میں حلی اور بچا ہم کو  
 و درج کے عدا کے لوگ اور ہمیں کو ہر کچھ حصہ اسی کمائی سے اور اسدہ جلد لیتا ہے حساب آیت شریب میں اسدیک  
 لے یہ حکم مارا کہ بعد صائے ماسک فرامح کے اسدہ کا ذکر کثرت کر دھکا کر کہا معنی جس طرح بچا آتا ہا کہتا ہے مار  
 ماران ماب کو بیکار تا ہے اسی طرح تم بعد تصای حج کے اسدہ ذکر من گئے رہو یہی فعل ہے ایک شخص صحابہ و تابعین کا اثر  
 عاصی کہہ لوگ زمانہ جاہلیت موسم میں کٹرے ہو کوئی کہتا میرا ماب بہب کہنا کہلا تا تھا لوگوں کا بار اٹھاتا تھا  
 و ت یا تھا سما ماب دادوں کے ذکر کے اور کچھ ذکر انکو نہ تھا اسیر اسدہ یہ آیت اناری ہر طرف ایک جماعت صحابہ  
 و تابعین ہی گئی ہے اس حریرے ایک جماعت سے اسکو چکایت کیا ہے اس کثیر نے انکا نام لیا ہے مصدق مادہ کرنا  
 ہے لوگوں کا ذکر خدایر اؤ اس جگہ تحقیق کے لیے یہ نہ شک کے لیے ہر بعد کثرت ذکر کے یا رشا و کیا کہ دعا کو کہ بیگہ  
 سطر احاطت ہو انکی بدست حرمانی حوری دنیا مانگے ہیں آخرت کو کچھ عرض بہین کہتے اس میں نہر دلائی ہو  
 مسابہ ہوئے ساتھ اوں لوگوں کے خود کر آنا ردعا کو دنیا کرنے تہو اس عاصی لے کہا ایک قوم اعراس کی موقف نیز  
 اگر یوں کہتی اسو اس سال کو باہی کی سال کر سر سہری کہیتی کی سال کر اچھی پیدا مارا حسی ولادت کی سال  
 کر آخرت کا کچھ ذکر کرتے اور اسدہ یہ آیت اداری اوں لوگوں کی مدح کی خود یاد آخرت و دو مانگتے ہیں یہ دعا کا  
 ہے ہر حریرہ کو درج ہے ہر حریرہ کو دیا کی حلی شامل ہے ہر مطلب یہی کہ جیسے تدرستی کہہ سادہ نیک نی رزق صحیح  
 علم مانع عمل صالح سواری اجبی سا جو جیل وغیرہ امور چہ عبارت مفسر ترقی تل ہے اوں عمارتوں میں کچھ سانات  
 بہین اسلیے کہ حسبہ دیامیں مسلح بہین را حصہ آخرت سو سبک اعلیٰ دجل ہوتا ہے جنت میں اس میں ہوتا  
 ہے فرج اگر سے عرصات میں آسانی حساب کی وغیرہ اسو صلحہ آخرت ہی کات دونوں سے سوا آساں ہوتا ہے اوں  
 اساب کا حق تقسی اس کات کہ ہر چہ بیچنا محارم سے ترک کرنا آہم و شہات و حرام و حرمات کا قاسم کہا حکو کلیہ  
 شا کرسان و اگر جسد صار ملا اسکو دیا فاحر و دونوں کی حلی ملی عذاب بار کو چکلیا تو کلی ہے کہا اکثر اہل علم اسی  
 مات رہیں کہ را و حلی و دارین سے اس آیت من نصیم دنیا و آخرت ہر میر کہا کہ ہی قول صحیح ہے اسلیے کہ لفظ حسنہ  
 مکرہ ہر بیان ہی میں یہ سب کو شامل ہو انتہی پہلی حدیث میں اس عاصی ہے کی تعویب آتی ہے بخاری نو اس بن ملک  
 سے بدایت کیا ہے کہ حضرت اس دعا کو پڑھا کرتے تھے اللہم دنا آتیا کلام امام احمد کہما قتادہ نو اس کے بیچا کہ حضرت





تشریق میں بعد ماروص کے بعد اگر اللہ تعالیٰ عجل فرمادے گا کہ اس سے یوم عروہ یوم کھر امام تشریق میں مسلمانوں کی عید کا  
یوں کہانی پیش ہے کہ میں دو اہل بیت علیہ السلام کا لفظ مرفوع یہ ہے ایام تشریق ایام میں اکل شرب ذکر اللہ کے دروازہ اس  
حریر اور ہر یہ کا لفظ یہ ہے ایام تشریق ایام عظم و ذکر اللہ میں دروازہ احمد مسلم دوسرا لفظ انکا ہے کہ حضرت عیسا  
س جدار کو بھیجا کہ تم سہی میں ہر کر سکتے کہدو کہ روزہ نہ کریں مردوں میں کہانے میں اللہ کی یاد کر کے حدیث عائشہ میں  
ایک ہے حضرت خنصہ کیا ہے روزہ نہ کریں سے ایام تشریق میں فرمایا یہ ایام میں اکل شرب و ذکر اللہ کے اکابر ایت میں یوں  
آیا ہے کہ علی مرتضیٰ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رسوا ہو کر شعب لصار را کے کہا اور لوگو میں شہرے کے میں میں  
کہا ہے میں اللہ کا ذکر کر کے کہ میں اس عمارت کے تشریق کے دل حار ہیں ایک قوم کھر اور میں دن بعد اس کے  
بھی قول ہے کہ اہل بیت صحابہ تابعین کا علی مرتضیٰ کے کہ میں دن میں انکا دن کھر کا اور دو دن بعد اس کے کھر  
چاہو بوجہ کھر اصل مسلمانوں میں اس کی کہ میں ہیں بیلانوں مشہور ہے ظاہر آیت کریمہ ہے اس پر دلیل ہے کہ کیونکہ یہ فرمایا ہے کہ کھر  
حلدی کی دو دن میں اور کھر گاہ اس کے دیر کی اور کھر کھر کھا نہیں اس میں دلالت ہے میں دن بعد کھر  
اسی ذکر سے ذکر اللہ کا اضافی رہی متعلق ہے ان کے کھر کے کھر راجح مدہ شامعی کا ہے کہ وقت ضعیف کا یوم کھر سے  
آخر ایام تشریق تک ہے اسی ذکر سے وہ ذکر وقت ہی متعلق ہے جو بعد مارون کے ہوتا ہے اور ذکر مطلق جو  
سارو احوال میں کیا جاتا ہے علماء کے اس باب میں کئی قوائیم ہیں اس پر حسیہ علی ہے یہ کہ ہر صبح یوم عروہ سے نماز عصر  
ایام تشریق تک کر کے رات کو ہے پچھلے کوچ کا اس میں ایک حدیث بھی روایت افغانی کے آئی ہے لکن بطور مرفوع  
صحت کو نہیں ہو سکی ہاں عمر بن خطاب و ثابت ہوا ہے کہ وہ اپنے قبے میں تکبیر کہتے، ابی تمیر مازار والو بھی تکبیر  
پکارتے ہوا کہ سارا سننی تکبیر سے کوچ اوتھنا تھو و کھر ایام معدودات و قہ کبیر ذکر بھی متعلق ہے جو وقت لکھا کہ  
کے ہر دن ایام تشریق میں کیا جاتا حدیث تریف میں نزدیک اللہ و اود عمیرہ کے آیا ہے کہ طواف بیت سہی صغار وہ نما  
جہاں اسی اللہ کو قائم کر کے کہ میں ہر کھر نے لہر اول تالی کا ذکر کر دیا ہے حال لوگوں کے متفرق ہونے کا موسم  
صح سے طرف اور افاہیم و آفاق کے بعد مجتمع ہو سکے مسعود موافق من بیان فرمایا دویہ پارنا دکیا کہ تم و اود کھر لو  
کو جس نے تم کو زمیں میں لایا ہے تم اسی کو باس کہتے ہو گے فتح البیان کا بیان یوں ہے کہ قرطبی نے کہا کہ  
حلاف ہو دریاں علمائے اس بات میں کہ راد ایام معدودات اس آیت میں یہی ایام سہی میں جسکو ایام تشریق کہتے  
میں بیتیں دن میں انہیں دنوں میں کھر مارے ہیں بیلانوں گیارہویں دیکھ ہے اس طرف سامعی ابن عمر ابن عباس  
حسن عطا حدیث قنادہ کے میں ابن عباسیم نے کہا راد ایام معدودات و ایام عروہ و ایام تشریق کا یہ کھر ہر دن

قرطبی نے کہا صحیح نہیں ہوا سلیہ کہ اگلی بات پر ابن محمد البر نے اجماع نقل کیا ہے ابو یوسف محمد نے ایام معلومات ایام  
 بحر کو قرار دیا ہے ایک تہ بانی کا دن اور دو دن بعد اسکے گویا اوّل نزدیک معلومات معدودات میں کچھ فرق نہیں ہے  
 کیونکہ قرآن پاک میں بلا خلاف مراد معدودات وہی ایام تشریق ہیں تاکہ کہا جاوے کہ ایک بحر کا اور تین بعد اسکا  
 ان سب کو شامل ہیں کیونکہ یوم بحر معلوم معدود نہیں و دو دن جو بعد اسکے ہیں وہ معلوم معدود ہیں جو تہا دن معدود  
 ہے نہ معلوم بہر جس نے وقت تکبیر کا صبح عرفہ سے آخر ایام تشریق تک بتایا ہے اسکو حساب تکبیرس نمازین ہوتی ہیں  
 یہی قول ہے علی مرتضیٰ و مکحول و ابو یوسف محمد کا کہنے کہا صبح عرفہ سے عصر آخر بحر تک ابو حنیفہ و ابن سعود ہی  
 طرف گمراہ ہیں اس حساب سے آٹھ نمازین ہوتی ہیں کہنے کہا ظہر یوم النحر سے آخر ایام تشریق تک تاکہ و شافعی اسی کے  
 قائل ہیں اس حساب سے پندرہ نمازین ہوتی ہیں یہی قول ابن عباس ابن عمر کا ہے لفظ تکبیر کا نزدیک شافعی کے اسرا کبر  
 ہے اسکو تین بار یکساں کہو اہل عراق کو نزدیک وہی بار کہو آیت شریف ثوابت ہر کہ تعجیل و تاخیر و دو مباح ہیں یہ  
 تیسرے وضع انہم اسکے لیے ہے جو متقی ہو کیونکہ تقویٰ والا ہے ہر شک شبہ کی چیز سے بچتا ہے اس پر سختی تخصیص  
 اس حکم کا وہی ٹھہر لگا دین الناکس من یحییٰک قولہ فی الحیوۃ الدنیا و یتوفیہ اللہ علی ما فی قلبہ و هو اللہ  
 الخصام و اذ انزل سے فی کلا یض لیسید فیہا و یض لک الحکمت و الشکل و اللہ لا یحییٰ الہکاد و اذ  
 قبل کہ انزل اللہ احدث فی العزۃ یا کلا و لا یحییٰک و لا یض لک الحکمت و الشکل و اللہ لا یحییٰ الہکاد و اذ  
 ابتیک موصات اللہ طو اللہ کوف بالعباد و بعض آدمی ہر کہ خوش آتی ہے تھکوبات اسکی دنیا کی زندگی میں  
 وہ گراہ کرتا ہے اسکو اپنے دل کی بات پر اور وہ سخت جھگڑا لے جیسے بیٹہ بہتے رہتا ہے تو ڈرتا بہتے رہتا ہے ملک میں کہ  
 اوس میں دیرانی کرے اور ہلاک کرے کہتیاں اور جان میں اس خوش نہیں رہتا فادکر ناجیہ جائے اوس کے کڑا ویر  
 سے تو کہنچ لاتا ہے اسکو غدر گناہ پر سولیں ہے اسکو دوزخ اور بری طیاری ہے اور کوئی آدمی ہے کہ بیچتا ہے  
 اپنی جان تلاش کرنا خوشی اسکی اللہ شفقت رکھتا ہے بندہ ہر حال میں سائق کا کظاہر میں خوشاد کرے اور  
 اسکو گواہ کرے کہ میرے دل میں تمہاری محبت ہو اور جھگڑے کے وقت کچھ کی نکرے قابو پاوے تو لوٹتا آجھاوے  
 منع کرنے سے اور ضد چڑھے زیادہ گناہ کرے ایک شخص افس بن شریق تھا اوس نے حضرت یہی سلوک کیو تھے اسکو  
 بعد حال صاحب بیان کا بیان کیا کہ اسکی رضا پر اپنی جان دیوے سدی نے کہا یا آیت حق میں افس بن شریق  
 ثقی کے اتری ہے وہ پارس حضرت کے آیا اسلام ظاہر کیا باطن میں ظلمات تھا ابن عباس نے کہا یہ آیت حق میں جند ظہر  
 منافقین کے اتری ہے جہنم کے بمقدار خبیث و الطحا خبیث اگر گفتگو کی تھی اور سب اسکی ذمہ خبیث انکو اصحاب کی

صح فرمائی کسی کہ انہیں بلکہ یہ آیت سارے منافقین میں سے ہے جیسا کہ بتا دہ برسیع وغیرہم  
 کا ابن کثیر نے یہی اسی کو صحیح کہا ہے یعنی اعتباراً عموماً لفظ کا ہے نہ خصوصاً سب کا ابن جریر نے نوٹ لکالی سورہ ہود  
 کیا ہے کہ انہوں نے کہا اور وہ کتاب جو ان کے کہ میں اس امت کو کچھ لوگوں کا حال اس کی کتاب منزل میں ملتا ہوں  
 وہ حال یہ ہے کہ ایک قوم یہی ہوگی جو دنیا پر دین کا حلیہ کر لیں اگلی زبان شخص سے زیادہ پیٹھی ہوگی دل ایلو سے سوزنا  
 گرو گئے کو کوچ دکھانے کو بکریوں کا پوستیں بینیں گے دل بہترین کے لئے لہو گئے اللہ تعالیٰ کہہ گا کیا یہ جرات  
 مجھ پر کرتے ہیں یا مجھ پر ضرور ہیں منورانی جان کی قسم کہا میں ہے کہ ان پر ایسا فتنہ برپا کروں کہ جس میں رب بار آدمی  
 ہی حیران ہو کر رہا جو قرظی نے کہا میں نے قرآن میں تدریک کیا دیکھا تو ایسی قوم ہی منافقین میں وہ آیت خبر  
 میں انکا حال پایا یہی آیت باب سعید نے کہا بعض کتاب میں آیا ہے کہ بعض بندو اس کے ایسے میں خلی زبان  
 شدہ سوزا دہ میٹھی ہے دل انکو ایسی سے زیادہ تلخ ہیں الخ قرظی نے کہا یہ بات کتاب میں ہے سعید نے کہا کہا  
 ہے کہا اس آیت میں **وَمِنَ النَّاسِ مَن يَخُفُّكَ فَعُلُوْهُ** لکھتا ہے کہ میں جاتا ہوں جب کو حق میں یہ آیت اتری ہے  
 قرظی نے کہا ان آیت ایک آدمی کے حقین اترتی تھی مگر یہ وہ عام ہوتی ہو یعنی خصوصاً سب کا اعتبار نہیں ہوتا ہی  
 عموماً لفظ معتبر ہوتا ہے ابن کثیر کہتے ہیں یہ کہنا قرظی کا حسن ہے ہر شہد اللہ کہ لفظ کو دطر حیرت ہے ایک فقر  
 یا بحر تھتہ ضم نام مبارک اللہ کے یہ سننے میں کہ اگرچہ وہ آدمی تمہارے سامنے میٹھی میٹھی باتیں بناتا ہے مگر اس  
 کو معلوم ہے کہ اس کو دل میں بدی ہے کہو لے **اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالُوْا لَوْ كُنْهَد اِنَّكَ لَرَسُوْلٌ** واللہ واللہ یحکم  
**اِنَّكَ لَرَسُوْلٌ** واللہ یحکم **اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ كَذِبُوْنَ** وہ دوسری قرار ت انھیں یا بحر تھتہ و نصب ہم مبارک اللہ  
 جمہور کی قرار ت یہی اسکے یعنی میں کہ وہ آدمی لوگوں پر تو اسلام ظاہر کرتا ہے مگر دل کے کھرو نفاق سے اس کا متعلق  
 کرتا ہے کہو لے **اِنَّ الْمُنَافِقُوْنَ مِنَ النَّاسِ لَا يَسْتَحْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ** لکھتا ہے یعنی ابن عباس نے بھی کہ میں تیرے سامنے  
 یہ میں کہ جب لوگوں پر اسلام کرتا ہے تو قسم کہتا ہے کہ اس کو راہ ہے کہ اس کا دل منافق اس کی زبان ہے سچے بھی صحیح  
 اسی کو ابن جریر نے اختیار کیا ہے ابن ہر دجیلہ وغیرہ سطر کئے ہیں اللہ کہتے ہیں کہ کو قال تعالیٰ **وَيَذَلُّ لَكَ يَوْمَئِذٍ**  
**اَلْحَقُّ** یہی حال منافق کا ہے کہ وقت ضرورت کڈی زور کہتا ہے سید جات پر نہیں جتا انفرار کرتا ہے وہی تباہی ملتا  
 بناتا جو صراط صحیحین میں مرفوعاً آیا ہے کہ نشانی منافق کی تین میں جیات کرے جو ٹ بولے جب عہد کرے توڑ ڈالے  
 جب جگہ کرے کو گالی گلج کے بجاری میر عانت سے مرفوعاً آیا ہے کہ ٹراوٹ میں آدمی خدا کو وہ ہے جو کہ طبیعت جگہ کرے  
 اس کو عبد الرزاق نے بھی روایت کیا ہے مگر جو راہ جگہ قصہ کہنا قال تعالیٰ **فَمَا اَدْبَرَ لِيْصِيْ** لکھتا ہے وقال **فَمَا اَدْبَرَ لِيْصِيْ**

ابن کثیر نے یہی اسی کو صحیح کہا ہے  
 ابن جریر نے نوٹ لکالی سورہ ہود  
 کیا ہے کہ انہوں نے کہا اور وہ کتاب جو ان کے کہ میں اس امت کو کچھ لوگوں کا حال اس کی کتاب منزل میں ملتا ہوں  
 وہ حال یہ ہے کہ ایک قوم یہی ہوگی جو دنیا پر دین کا حلیہ کر لیں اگلی زبان شخص سے زیادہ پیٹھی ہوگی دل ایلو سے سوزنا  
 گرو گئے کو کوچ دکھانے کو بکریوں کا پوستیں بینیں گے دل بہترین کے لئے لہو گئے اللہ تعالیٰ کہہ گا کیا یہ جرات  
 مجھ پر کرتے ہیں یا مجھ پر ضرور ہیں منورانی جان کی قسم کہا میں ہے کہ ان پر ایسا فتنہ برپا کروں کہ جس میں رب بار آدمی  
 ہی حیران ہو کر رہا جو قرظی نے کہا میں نے قرآن میں تدریک کیا دیکھا تو ایسی قوم ہی منافقین میں وہ آیت خبر  
 میں انکا حال پایا یہی آیت باب سعید نے کہا بعض کتاب میں آیا ہے کہ بعض بندو اس کے ایسے میں خلی زبان  
 شدہ سوزا دہ میٹھی ہے دل انکو ایسی سے زیادہ تلخ ہیں الخ قرظی نے کہا یہ بات کتاب میں ہے سعید نے کہا کہا  
 ہے کہا اس آیت میں **وَمِنَ النَّاسِ مَن يَخُفُّكَ فَعُلُوْهُ** لکھتا ہے کہ میں جاتا ہوں جب کو حق میں یہ آیت اتری ہے  
 قرظی نے کہا ان آیت ایک آدمی کے حقین اترتی تھی مگر یہ وہ عام ہوتی ہو یعنی خصوصاً سب کا اعتبار نہیں ہوتا ہی  
 عموماً لفظ معتبر ہوتا ہے ابن کثیر کہتے ہیں یہ کہنا قرظی کا حسن ہے ہر شہد اللہ کہ لفظ کو دطر حیرت ہے ایک فقر  
 یا بحر تھتہ ضم نام مبارک اللہ کے یہ سننے میں کہ اگرچہ وہ آدمی تمہارے سامنے میٹھی میٹھی باتیں بناتا ہے مگر اس  
 کو معلوم ہے کہ اس کو دل میں بدی ہے کہو لے **اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالُوْا لَوْ كُنْهَد اِنَّكَ لَرَسُوْلٌ** واللہ واللہ یحکم  
**اِنَّكَ لَرَسُوْلٌ** واللہ یحکم **اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ كَذِبُوْنَ** وہ دوسری قرار ت انھیں یا بحر تھتہ و نصب ہم مبارک اللہ  
 جمہور کی قرار ت یہی اسکے یعنی میں کہ وہ آدمی لوگوں پر تو اسلام ظاہر کرتا ہے مگر دل کے کھرو نفاق سے اس کا متعلق  
 کرتا ہے کہو لے **اِنَّ الْمُنَافِقُوْنَ مِنَ النَّاسِ لَا يَسْتَحْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ** لکھتا ہے یعنی ابن عباس نے بھی کہ میں تیرے سامنے  
 یہ میں کہ جب لوگوں پر اسلام کرتا ہے تو قسم کہتا ہے کہ اس کو راہ ہے کہ اس کا دل منافق اس کی زبان ہے سچے بھی صحیح  
 اسی کو ابن جریر نے اختیار کیا ہے ابن ہر دجیلہ وغیرہ سطر کئے ہیں اللہ کہتے ہیں کہ کو قال تعالیٰ **وَيَذَلُّ لَكَ يَوْمَئِذٍ**  
**اَلْحَقُّ** یہی حال منافق کا ہے کہ وقت ضرورت کڈی زور کہتا ہے سید جات پر نہیں جتا انفرار کرتا ہے وہی تباہی ملتا  
 بناتا جو صراط صحیحین میں مرفوعاً آیا ہے کہ نشانی منافق کی تین میں جیات کرے جو ٹ بولے جب عہد کرے توڑ ڈالے  
 جب جگہ کرے کو گالی گلج کے بجاری میر عانت سے مرفوعاً آیا ہے کہ ٹراوٹ میں آدمی خدا کو وہ ہے جو کہ طبیعت جگہ کرے  
 اس کو عبد الرزاق نے بھی روایت کیا ہے مگر جو راہ جگہ قصہ کہنا قال تعالیٰ **فَمَا اَدْبَرَ لِيْصِيْ** لکھتا ہے وقال **فَمَا اَدْبَرَ لِيْصِيْ**











دری سوار است  
در عالم تو می  
تو می که در جهان  
ملاکای که در  
با یکی از ملاک  
نما و نماز است  
گرمی و خنکی  
و بی شک این  
در سراسر عالم  
که در هر یک  
عوض و نفع

مهر خلاف سلف انکه ملت هر یکی تو صحیح رساله افتاد و هیچ رساله فتح الناس کی گئی ہے جب میں کتبہ سنی  
افتاد و صحیح شہد تو اسلام آنا کسی تہمت تیل کا ظاہر عمارت میں کچھ نقصان نہیں کر سکتا ہے یکلمہ حامی و  
سعا تو تہمت تیل کے کافی دانی ثانی ہے یعنی میں یکلمہ تات میں ان کے حرج علی العزیز استوی اس سے سکا  
یہی اس آیت کہ انیدھم من ایتہ تہتہ و من سئل یحکم اللہ من بعد ما حاکمہ قال اللہ سدید  
الوصای ذل للذین کھرو الخلق اللہ و لکھروں میں الذین امنوا ذال الذین انقوا کو قہر و کوم  
القیامہ و اللہ کھرو من کسکھر علیک جہاد و جہی اسرائیل سے کسی دن ہے او کو آمین و صبح اور کوئی  
دل ڈالے اس کی محنت بعد اس کے کہ سو خر چکی او کو تو اس کی ماحنت ہو رہا یا ہے مسکروں کو دنیا کی زندگی میں  
میں ایمان والوں کی یہ یہ کار او کی او پر ہو گئے قیامت کے دن اسد وری دیکھو جو چاہے عیاریف اس آیت بیک  
میں یہ جہادی ہے کہ نبی اسرائیل نے موسی علیہ السلام کے ہمراہ بہت سی سانیاں دیکھی تھیں جو طبعی محنت تھیں ان کے  
صدق یہ ہے یہ یضاح صاف حق کھر صرب حمر سایا رول من مسوی و عیاریا کا دیکھنا دلیل واضح ہے وجود خالق  
نمنا پر لیکن باوجود اس شہادہ کے کہ لوگ او کی ہر گئے ایمان کو کھر سے بدلہ لا اس لئے کا عفتا شد یہ ہو گا کہ  
طرح اندے لے کھا قرین کے حال سے آگاہ فرمایا ہے کہ ترائ الذین سئلوا ایتہ اللہ کھرا فاکھروا قومہ صر و جہاد  
الموا کھتم یصلوہا و یکنس القدر او محنت اس جگہ ایمان ہے کہ ایمان کو کسی نعمت نہیں ہوتی ہے ۔  
ع ایمان کی کیسے ایمان ہے تو سب کے پیروں پر فرمایا کہ ہے دما کو کافرون کی نظر میں ایک پیار کی چیز کر دیا ہو  
۱۰ بہان کی زندگی پر دھی و حاطر جمع ہو کر مال جمع کرتے ہیں مصائب مرضی الہی میں جہان او کا اوٹھا نا چاہو  
صوبہ میں کرتے مکہ لے مال ایمان دار لوگوں سے ہنسی ٹھٹھا دل بلی کرتے ہیں انکو دیکھ کر سحر انا ہے میں یہ نہیں تھا  
کہ اگر صراح تم ٹرے ہو وہ جہوٹے ہیں مگر کل قیامت کو وہ بالاعم تر ہو گئے وہ مقام بعد خطا و فر کو سوچیں گے  
حشر تر سیر ماوی میں درخت عالی رہو گئے اعلیٰ علین میں جگہ یا یگا تو م درخت اسل سافلین میں ہو گئے خالی اگر خدا  
ہے لوٹی تہتر ماتی اگر ایک خیال چاکی ہے تو حواس پر ستر ہے اسلیو اس کے فرمایا کہ ہم جہاں پر گنتی ررق دیتے ہیں یعنی  
کافرو کو دنیا میں و مسون کو آخرت میں یا مسلمانوں کو دونوں جگہ حدیث تعریف میں آیا ہے ایسا تو دم و خرچ کر ختمیر  
خرچ کیا جادیکا یعنی جتنا تو راہ صا مرضی خدا میں صرف کر لیکا اتنا ہی جھکنا اللہ تعالیٰ زیادہ دیو لیکا مال صنی اللہ تعالیٰ  
فرمایا تو اٹھا صاحب بن کو کی کا ذکر قال تعالیٰ و ان اللہ کھرو من سئل یحکم اللہ من بعد ما حاکمہ قال اللہ سدید  
میں ایک کہتا ہے ایسا خرچ کر نیوالے کو مدلل و دوسرا کہتا ہے کہ کو کھرت کر صحیح ترین ہے اس آدم کہتا ہے سیر مال

میرا مال سرا مال اور ماہی ہے جو لوئے کہا کہ فرما کر دیا سکر انان یا حصد و دیا وہ جاری ہوا اسکے سوا جو کہ ہے وہ  
 جابو الاہر لوگوں کے لیے جو حصد مانا ہے سند امام احمد میں مروغا آیا ہے دیا نہ کا گھر ہے جس کے لیے کوئی گھر نہیں ہکا  
 مال ہے جس کے لیے کوئی مال نہیں **ف** ماور سوال اس آیت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں باہر و داخل سوال سے  
 سوال بطور توبیخ لعین کے ہر مسئلہ یہود مدینہ میں آیت سر مراد محرات موسوی میں باہر و داخل سوال سے  
 اللہ علیہ وسلم نعمت سر مراد یا تو آیات موسوی میں یا اسلام امان ظاہر ہے کہ لفظ نعمت سائل ہے ہر انعام الہی کو  
 حوا ہے مد سے کہ کیا ہے کوئی ہو کہ بین ہو کہ یہ جو حصد کے اد کو بدلہ لا شکر ادا کیا کہ نہ کس ہوا اعتبار عموم  
 لفظ کا ہوتا ہے خصوص سکر ریت دیے والا رنگی دنیا کا یا تو تھپاں ہو کہ ساتوں و سکوٹا لکھو ٹی مسوٹا  
 میں کہنا ہے یا امراک ہے جس نے یہ سارے اٹھیا کھینچے ہیں انہر درت بخشی ہے کیونکہ ہر نے کا حلق دہی ہے  
 کھارے مراد و سکر قریں میں یا ہر کا مراد اس ریت کی تخصیص تہہ کھا کے اس لیے کی ہے کہ اگر حیات دنیا کا فرد  
 مسلم دونوں کی نظر میں رزق دار پر ہمارے مگر قسے میں دیکے خاص کھار ہی زیادہ گرفتار ہوتے ہیں انکو آخرت کے  
 کچھ سکر کار نہیں ہے سلمان لوٹ پیہر کرا حرت ہی پر گتا ہے اس کہل تھاتے فانی رول نہیں جاتا و قیامت میں  
 ہے کہ مومنین کا درجہ جنت میں بلند ہوگا کفار مار میں ہونگے یا مراد فوق سے مکان ہو کیونکہ حرت آسمان رہے درج  
 زمین کی زمین ہے یا مومنین دنیا میں عالم ہیں سلام ظاہر ہو گیا کھر گر گیا فرما رہے گئے قید ہو کر حزیہ دینے لگو  
 آپ دلیل ہے اس بات پر کہ موقیت انکو بطویل تقویٰ ملی ہے اس میں گویا اکادہ کرنا ہے اس امر پر کہ تم تقویٰ سے  
 اختیار کرو کہ بین یہاں کہ یہ مراد تم کو جنت قدس باز رکھے عاریں و جب کہ تہرین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا ہے کیا نہ تاؤں میں تم کو جنت لے لوگ ہر صعیف ستضعیف اگر اس پر تم کہا بیٹھے تو املا و سکو سجا کر  
 کیا حشر دوں میں تم کو درج و اولوں کی ہر تہریر و حوط لم شکبر ہے رواہ السخاں آسانہن، دیکال لفظ مراد ہے  
 کہ کھڑا ہوا میں دروارہ جنت پر اکر داخل ہو جو الے او کو ہی سا کہیں تہہ بالدار لوگ روکے گئے اسی بار کو کہ جو حکم  
 مار کا ہوا دروارہ و درج پر کھڑا ہوا اگر حایو الے درج کے یہی عود میں تہین احوال الخاری مسلم معلوم ہوا کہ  
 رزق کثرت مال اس بات کی دلیل بھیج ہے کہ اللہ مالدار آدمی کو رسی ہوتا ہے محتاج سوا خوش رہتا ہو بلکہ یہ مال اس کے  
 کو دیا ہے جیسا جی رتہ بڑا نیکو بخشی ہے بیت مراد سجدہ می نشانہ ہے الہی برہان کو تسلیم ہے تغیر  
 کا یہ مطلب ہی ہو سکتا ہے کہ اسی جگہ پر رزق دیا ہو جان کا کہ گمان نہ ہو کہ مال تعالیٰ دوزخ و جہنم کے کھانوں  
 اس جاسٹ کہا اللہ کوئی نگہبان نہیں ہونہ محاسن عیدیں حیرت لہا کہ اس کے کج بادیا میں رزق دیتا ہو حرت

















اسکی راہ اور نہ انہی اوسکو اور نہ کتنا ہی حرام اور نکالنا اوسکو لوگوں کو دہاں سے اوسکی زیادہ گناہ ہو اور دین کے  
چلانا مارے سو زیادہ ہر وہ تو لگے ہی رہے ہیں تو لگے کہ یہ سب تک کہ مکہ میر دین نہاں ہو میں سے اگر مقدور یا دین اور جو کوئی  
سر لگتا تم میں ایسے دین کے سر جو دایک کفر ہی یہ تو ایسوں کے صلے کے عمل دنیا و آخرت میں نہ آگ و آہ میں نہ اوس میں  
رہے جسے جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اُسے اسکی راہ میں نہ ہمدار میں اسکی جہر کے اندر نہ ہو واللہ اعلم  
ہے **ف** حضرت ایک فرج بھی تھی جہاد اور وہوں کے کافروں کو مارنا مسلمانوں کو خیال نہ کہ وہ دین جمادی الآخر  
کاست اور دوسرے جرنیہ کافروں کے اساتیر بہت طعن کی مسلمانوں کو شہرہ آفاق اور سب سے آیت اور ہی ایسی ان مہیوں میں  
ماحق کی لڑائی نہ گناہ ہے جن کافروں کے مسلمانوں کو ان مہیوں میں قصور کیا اور نہ تو اس سے ہے حد بن  
عبداللہ کہ ہیں کہ حضرت ایک جماعت کو بھیجا انیر ابو سعیدہ بن جراح جماعہ دار تہت جلیہ کے نورق حضرت  
روئے حضرت کے انور و کہ یا انکی جگہ عبداللہ بن جحش کو بھیجا اور انکو ایک صلہ لکھ کر دیدیا اور یہ کہیدیا کہ جب مکہ لڑاں  
فلان جگہ یہ ہو جو اس جگہ کو نہ رہنا اور فرما دیا کہ زبردستی کسی کو ایسے ساتھ نہ لے جا با حاکم نہ پڑی اناس کہہ اگو کو  
کو ضروری دوا دی سر کے مافی رہ گئے اس انصری کو اُسے اوسکو قتل کیا انکو معلوم نہ ہوا کہ اس حاکم نے یا جہادی  
مشرکوں کے مسلمانوں کو کہنا کہ تم نے شہر حرام میں قتل کیا اوسیر اللہ یہ آیت بھی اسکو اس ابی حاتم نے روایت کیا  
ہے سدی نے ان عباس اس مسعود اسی طرح نقل کیا ہے اور سکین سات شخص تھے خطین یہ لکھا تھا کہ تم حاکم نظر  
حکم میں اور وہوں کے اپنے ہر امیر کو کہا حکم کو مابو جلیہ وصیت کر میں وصیت کرتا ہوں اور جہاد  
مہوں یہ لفظ نکلے دہان لڑائی ہوئی عمر کو مارا وہ طاقت سوتا تھا وہ آخرت جمادی اول شہر جب تھی انکو  
دہو کہ ہوا جس سرکین کے طعن کی کہ تم نے شہر حرام میں ہمارا آدمی کو مار ڈالا تو اللہ نے فرمایا اوسے کہ جو کام تم  
نے کیا ہے وہ اس قتل سے ہی بڑا ہے تم نے اللہ کا کہہ کر کیا رسول اللہ سے لوگوں کو روکا مسجد الحرام سے لوگوں کو  
نکال دیا یہ قسم کی طرح ہی طرح برآی ہے یہی نے حال اس معر کے کان کے لائل موت میں یہ فصل لکھا ہے جس عبداللہ بن  
جحش کو طریق اس لہر ش کے طیناں حاصل ہوا اور وہوں کے حضرت کہا کہ یہ لہجہ کہ ہم کسی شخص کو میں حرم جہاد میں  
یا وہیں اللہ فرمایا حکم یہ ہے کہ اس کو لینے قصور ہے **ف** ہر اوہم حرام سے جس سے کہا اس مہیوں میں جو نیری  
نہ کرتے نہ جس جھگڑا لے جارہا میں وہ بقعدہ دیکھو کہ ہر تین تو لگتا ہے میں جہاد کے اکیلا ہے آیت حکم ہے ان میں  
میں لڑنا حاکم نہیں مگر طریق دوسرے کے بعض نے کہا کہ سنو ہے لقولہ اذ لکوا المسلمین کتب حیث و حد علیہم و علیہم  
قالوا المسلمین کتب کا کہتے ہوں کہ ان میں ہر اہل مسجد حرام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کو اصحاب ہیں





سأبیت آئی نأبیتا اللہ لیس لیسوا لیسوا الصلوة وانتم سکرانی صرنا کما سادی وقتا ناسک کر لکھار دینا کہ کوئی  
 مست نماز کے یا اس آئے عمر کو ملا کر یا تیر ہی آہوں سے یہ وہی کہا ہو پہلے کہا تھا اور سرت سورہ مائدہ اور تری حس  
 عمر ٹیڑھی اور لفظ فعل انکم منتھون کہ تم بھی عمر کے کہا انتھیک انھیک انھیک یعنی مجھے حکم مامم ہمارے ہی سجدت کو  
 الوداد و ترمذی سانی اسانی حاتم اس مرد یہ بھی کسی طریق سے روایت کیا ہے مردی صحیح ہے جسے علی بن المدنی  
 اسکی ہاد کو صحیح صالح بتایا ہے ان الی حاتم بعد لفظ انتھیا کے یہی زیادہ کیا ہے کہ مال عقل کو کہہ دیتی ہے  
 صحیح سمیت را مہر سمیت اگر میت اس سلسلہ کی دی روئے عقل سے حذر دارد ہر ادات مائدہ ہی آیت ہر  
 انما الحمر والمکسیر والاکھصاء والاکلام وحسن عمل السیطان ملحدیہ وہ کہتے تھے کہ انکس معلوم  
 کہ ترائی حواری کا انکس حکم ہے عمر ج طائے کہا جو حیر عقل کر کر دے جو ہی جس سے مسکرت تر من قمار گو گناہ اندو کا دیں  
 میں ہے بضع دنیا میں بنسبدن کو مانع ہے کہا مامم کرتی سے مصلاب کو رکالت ہے بعض اداں کو مری سختی ہے سر  
 حاطر لاتی جو کر مع سر و کچھ ہم لے کے صا ہو کے طے اثری قیمت میں کہتی ہے دام چہ اوٹھے ہیں لوگ جو کہ سے  
 میں پیدا کرے وہ اسی حاتم اہل و عیال راجع کرتے لیکر یہ صالح مقابلہ کی مصرت و مضرب کا مہین کر سکتے ہیں اس لیکر  
 حلق انکا عقل و دین سے ہر اس آیت میں فقط تہیہ بحرم ہے صراحت حرم ہیرانی لیے عمرت مارا ریان شافی کو مانگا  
 یہ آیت مائدہ آئی اوس میں صراحت تحریم ہو گئی فرما انزل السیطان ان لا یقع بیکم لعداۃ والہصاء والخصم والمکسیر  
 وصدکہ فمفعولک انزل اللہ وخر الصلوة فعل انکم مسیحون ہکا سال ہن سورہ مائدہ میں انشاء اللہ لکھا ویگا اس عمر  
 سنی محابد قادیان بیج اس ایسے کہا یہ علی آیت ہو جو مقدمہ ہر اس میں اور تری ہی یہ آیت سورہ لسا یہ آیت مائدہ آئی  
 او بیجر حکم کہلا حرام ٹیڑھی کر جہتے ہیں لگور کو حکم جو س مار کر پہنچے آئے اسکے سو اوجہ عقل کو کہہ وہ حکم میں  
 حکم کے ہے جمہور کا یہی ہے اوصیفہ و دیری اس الی لیلے اس شرمہ اور ایک حالت فقہائے کو وہ مارت ہے کہ سکا  
 شراب انگوری جس چیز کے زیادہ پیسے نہ آئے وہ حلال ہے یہی اس مقدار کو کہ یہ پیکانے سے حق و تہائی نگہٹ  
 حا کو وہ نزدیک نام اوصیفہ کے حلال ہے ہن ہٹ ٹیڑھی گھنگو ہے مسک انجام نہر بلوغ المرام میں سارا کلام نقل کیا ہے  
 سو کالی سے بل الاوطار میں اور اردو مال ہے حافظ ابن قیم نے حاوی الارواح میں ٹیڑھی مذرت شراب لکھی ہے محققین  
 اطہا ہی اسکی مصرت کو انجام کو قائل ہوئے ہیں قطع لطر اور فاسکہ کہ کیا حکم ہے کہ عقل ماری حاتی ہے حکم ہوتی ہے  
 حدیث میں آیا ہے کہ جس حمر خدا سے ملے گا تو حکم تیرست میں ہوگا سالہ سالہ الفاسق میں احادیث ہم حکم  
 لکے میں حاصل مقام ہے کہ مقدمہ شراب میں اسکا جامہ زمین اوتار میں میں ایک لکھ میں اور تری ہیں شراب الخجل و الخجل

۱۰  
 انما الحمر والمکسیر والاکھصاء والاکلام وحسن عمل السیطان ملحدیہ وہ کہتے تھے کہ انکس معلوم  
 کہ ترائی حواری کا انکس حکم ہے عمر ج طائے کہا جو حیر عقل کر کر دے جو ہی جس سے مسکرت تر من قمار گو گناہ اندو کا دیں  
 میں ہے بضع دنیا میں بنسبدن کو مانع ہے کہا مامم کرتی سے مصلاب کو رکالت ہے بعض اداں کو مری سختی ہے سر  
 حاطر لاتی جو کر مع سر و کچھ ہم لے کے صا ہو کے طے اثری قیمت میں کہتی ہے دام چہ اوٹھے ہیں لوگ جو کہ سے  
 میں پیدا کرے وہ اسی حاتم اہل و عیال راجع کرتے لیکر یہ صالح مقابلہ کی مصرت و مضرب کا مہین کر سکتے ہیں اس لیکر  
 حلق انکا عقل و دین سے ہر اس آیت میں فقط تہیہ بحرم ہے صراحت حرم ہیرانی لیے عمرت مارا ریان شافی کو مانگا  
 یہ آیت مائدہ آئی اوس میں صراحت تحریم ہو گئی فرما انزل السیطان ان لا یقع بیکم لعداۃ والہصاء والخصم والمکسیر  
 وصدکہ فمفعولک انزل اللہ وخر الصلوة فعل انکم مسیحون ہکا سال ہن سورہ مائدہ میں انشاء اللہ لکھا ویگا اس عمر  
 سنی محابد قادیان بیج اس ایسے کہا یہ علی آیت ہو جو مقدمہ ہر اس میں اور تری ہی یہ آیت سورہ لسا یہ آیت مائدہ آئی  
 او بیجر حکم کہلا حرام ٹیڑھی کر جہتے ہیں لگور کو حکم جو س مار کر پہنچے آئے اسکے سو اوجہ عقل کو کہہ وہ حکم میں  
 حکم کے ہے جمہور کا یہی ہے اوصیفہ و دیری اس الی لیلے اس شرمہ اور ایک حالت فقہائے کو وہ مارت ہے کہ سکا  
 شراب انگوری جس چیز کے زیادہ پیسے نہ آئے وہ حلال ہے یہی اس مقدار کو کہ یہ پیکانے سے حق و تہائی نگہٹ  
 حا کو وہ نزدیک نام اوصیفہ کے حلال ہے ہن ہٹ ٹیڑھی گھنگو ہے مسک انجام نہر بلوغ المرام میں سارا کلام نقل کیا ہے  
 سو کالی سے بل الاوطار میں اور اردو مال ہے حافظ ابن قیم نے حاوی الارواح میں ٹیڑھی مذرت شراب لکھی ہے محققین  
 اطہا ہی اسکی مصرت کو انجام کو قائل ہوئے ہیں قطع لطر اور فاسکہ کہ کیا حکم ہے کہ عقل ماری حاتی ہے حکم ہوتی ہے  
 حدیث میں آیا ہے کہ جس حمر خدا سے ملے گا تو حکم تیرست میں ہوگا سالہ سالہ الفاسق میں احادیث ہم حکم  
 لکے میں حاصل مقام ہے کہ مقدمہ شراب میں اسکا جامہ زمین اوتار میں میں ایک لکھ میں اور تری ہیں شراب الخجل و الخجل





نہ انہوں کی یہ بھی گت میں آیا ہے اس آدم تو اگر انکا مال کو حرج کرے گا وہ سرے لیے بہتر اگر رو لگا لو تو پھر سے ایسا کرے  
 کھاف پر کو ملامت ہے پھر کہیں کہہ کہ یہ آیت ماسوح ہے آیت مکوہ سے اس حصار و عطا حراسانی و سدی  
 ہی اسی کہتے ہیں بعض نے کہا ملک آیت نکوہ اس آیت کی مسیت یہی قول ہے محاصرہ وغیرہ کا اس کیسے ہی کو اودھ تیا  
 ہے فتح آندیاں کا لفظ یہ کہ عھو کہتے ہیں بہل و مہیر کو عدول پر میناں ملو یا وہ حلقہ عیال سے فاصل ہو جو ہونے کہا  
 یہاں ہر لفظ کا لفظ ہے کہ کیا یہ آیت محکم سے اسلئے کہ مال میں ہوائے رکوہ کے ہی حق ہے یا رتا کہ شاید  
 دبا و آخرت میں کہ سوچو ہر کا مطلب ان حصار کے یہ کہا ہے کو نیکے ردال و دماں آخرت کو اصال و تقاضی فکر کر  
 لے کہا یہ آیت اوسکے لیے ہے جو صاحب عور و دکر ہے اوسکو یہ بات معلوم ہو سکتی ہے کہ دیوار ملا ہے بہر دار صا آخرت  
 دار حرا ہے بہر دار تقاضی بات متادہ ان حرج سے ہی کہی ہے معلوم ہوا کہ آخرت کو دیا رصیدت میں دیکھ لے گھر  
 کی جیل گھر پر اختیار کرنا چاہیے **ف** میرا سوال یہ تھا کہ منیہ سوچ گیا رتا کہ راجا ہے سو منیہ کے حق میں بہل  
 تقید اور تہا کہ جو کوئی انکا مال کہو سے وہ اپنے مین الگ ہے اور سو منیہ کے رکھے والے تھے انکا مال اور  
 حرج کہا ہے پیسے کا حدار کہے گئے کہ ہمارے حرج میں کوئی حیرہ آجائے نہ سخت مشکل پڑی کہ ایک چیز منیہ کے لئے  
 کی اوسکے کام نہ آئی تو ضائع ہوئی تہ حکم اور تا کہ حرج انکا اور اپنا ملتا کہ تو مصائقہ نہیں کہ ایک قت الکی حیراب  
 حرج کرے تو دوسرے وقت اپنی حیرہ کے کام میں لگائے مکن بیت جا ہیے سنوار نیکی اندیت کر کہتا ہے یہی ساں رطل  
 اس آیت کا ان حیرے ان حصار سے روپ کیا ہے ہی طرک اکو جمعیت دبا عین گئی ہے عائشہ نے کہا میں تیسیم کا  
 مال ہے اس کھنا پسند نہیں کرتی کہیں اوسکا کہا ما میا میرے کہا ہے منیر سے مل نھاوے یعنی باوجود حصت اختیار  
 بہتر ہے ع چا کار کو کہ عاقل کہ مارا آیت یہ مالی اس آیت میں دلیل ہے اس بات پر کہ اولیا اوصیا کو اموال انیام  
 میں صرف کہ ماسا مینع و ماسارت و اجارہ وغیرہ کے درست ہے اسکا کہا ما چاہے انکا کہلا و مگر انکا کہا ما آیت کہا  
 کہ یہ صلیح کا دعویٰ صلیح مال برات آخرت و حرج کے کرے مخالطت ہو مراد ہے کہ کہا ہے پیسے منیہ میں میل چلے  
 اس معلوم ہوا کہ یہ لفظ مانع لفظ ماقبل ہے کہیں کہ ہمارا رتا ہے کہیں کہ ہمارا درستہ داری ہے صیہ صا ہر ترا  
 مگر اولیٰ جو کہ قطع مخالطت کا کسی اور خاص پر کرے ملک آیت کو شامل ہر مخالطت ہو چھوٹے طریقہ مذکور سے ہی بات بھی  
 عاتی ہے اندھا ہوتا تو تہرگی کرنا حرج و وصفت میں ڈال دینا مگر تہر حقیقت کی مخالطت کو مباح کر دیا مگر کو بھی چاہیے  
 کہ اسی راہ سے مراد و مصلح مال و حال عینی کہ ہوا کا مال تعالیٰ و آکھو سوال اللہم الا مالکونی و اکتس ملک ولی  
 فقیر کے لیے کہا نا اوسکو مال کا موانع عورت کا کر دیا ہے اس شرط پر کہ جب اوسکو مال حاصل ہو تو یہ اس کے مال کا صار

رسو اور اگر رعیت میں کہائے ہو سکا یا نہ ہو سکا میں اور کیا اسرار اللہ تعالیٰ علیہ السلام کی رحمت میں تو میں ہر گز شک نہیں کرتا  
 حکیم میں مسرکہ ولو کحکمک وجہ ولا یسکو لم یکن حی یوم موافق ولعلہ مؤمن حیدر میں منکر ولو کحکمک  
 اولیک مدعو الی السراج واللہ ندعو الی الخیر والمعصیہ یاد یہج فیما بین الایام اللہ لیس لعلہ مدکر  
 نکاح میں دلاؤ شرک والی عورتیں جس کا ایمان لادین اللہ لڑی میں کہاں سے کہ کسی شرک والی سے اگرچہ بکوجہ میں آوے  
 نکاح مکرور کر والوں کو جب مکہ میں لادیں اللہ سلام مسلمان بہرے کسی شرک والے سے اگرچہ تم کو اجا لگے وہ  
 لوگ ملاتے ہیں درج کی طرف اور ملاتا ہے حجت کی طرف ایسے حکم سے تا ما ہے ایسے حکم لوگوں کو تا یہ وہ  
 حوکس ہو جادین پیکر مسلمان و کامر من تا حارسی تھا اس آیت سے حرام نہیں اگر مردے یا عورت کے شرک کیا ہو اور ان کا نکاح  
 ٹوٹ گیا تو شرک یہ کہ اللہ کی نصرت کسی اور میں چلے متلا کسی کو سمجھے کہ اس کو ہر بات معلوم ہو یا وہ جو چاہے سو کر تا  
 ہے یا ہمارا نما یا ہمارا کراؤ اس کو اختیار میں ہے ما اللہ کی عظیم کسی اور ریح کرے مثلا کسی حیر کو سجدہ کرے یا اس کے حیات  
 مانگے اس کو مختار جا کر ماتی ہو و دھار محسوس کی عورت سے نکاح درست ہو انکو سرکہ میں فریاد اس کی طرف  
 کہا یہ تحریم ہے طرف اس کے موموں اس بات کی کہ وہ ب رستوں کی عورتوں سے نکاح کریں ہر اگر اس آیت سے معلوم مر  
 ہے جس میں ہر شرک و تنبیہ و کتا سیدہ حل ہے تو س اہل کتاب اس کے مخصوص نہیں بلکہ دلیل قولہ تعالیٰ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ  
 الذِّنِّ اُولَئِکَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ اَدَّاکُمْ مَوَدَّةً لِحُورٍ مِّنْ مَّحْجُودٍ عَذْرَاءِ مَسَاجِدٍ اِنْ عَمَّاسَ کہا اہل کتاب  
 کی عورتوں کو اللہ اس حکم سے متنبہ فرمایا ہے ہی قول ہے مجاہد عکرمہ کھل صحا کہ جس بیع و عیرم کا محسوس حکم میں اہل  
 کتاب کے ہیں یا سلیعہ عوسیات ہی تہی نہیں بلکہ بعض سے کہا مراد فقطات بیعت میں اہل کتاب کا مکمل اس جگہ مراد وہ  
 ہیں کیا گیا ہے یہ معنی قریب ہی ہیں اس حیرے اس عماس سے مراد عادیہت کیا ہے کہ مسیح کیا حضرت کے ہر قسم کی عورتوں  
 سے مگر عوسیات معاذرات ہوں اور حرام کیا ہر دہائی کو سو سے اسلام کے مال تعالیٰ دکر تکفیر یا کما کتاب قتال  
 حیط علیہ کلہم بر عید اس کے ایک بیوی کے اور حدیث میں الیہا ان ایک صرا یہ سے نکاح کیا تھا عربین خطائے نہات دعوہ  
 کیا سہائت اُن دونوں پر حملہ کر ماحانا اہوں کہ کہا آ خضہ مکرین ہم طلاق فیہ دتیم میں کہا اگر طلاق دیا انکو حلال ہے و  
 اوج نکاح کر مابھی حلال ہے مکن میں انکو مجیبے لسا ہوں تم سے دلیل کرے کہ اس کتیرے کہا یہ حدیث و ازروہ و کتب  
 میں ہر ابن حیرے ماحمت پر و کتایات بر احوال نقل کر کے یہ کہا ہے کہ عمر نے رکام سہی کیا کہ لوگ عوسیات میں عتی  
 مکرین یا کسی اور طلاق سے نکاح کی ہوگی متیقن کہتے ہیں خلاف ہے ایک بیوی سے نکاح کیا تھا عمر نے انکو کہا کہ تم اس کو  
 حور و و اہوں سے جواب لکھا کیا تم خیال کرتے ہو کہ وہ حرام ہے جو میں اس کو نکال دوں کہا میں حرام خیال نہیں کرتا مکن

۲۹۱

اور شریعت میں  
 میں نے اس میں  
 درج کر کے  
 لایا کہ کسی کتاب  
 اور حدیث  
 میں جو ایسا ہے  
 اس کی محنت تمام  
 ہوئی

من ورتا ہوں کہ کہیں ان کے سب سے تم مومنات کو معطل نہ کرو یہ صاف صحیح ہے یہی عمر کے اندر لے دیا گیا ہے کہ مسلمان لڑکی  
 کو نکاح کر سکتا ہے لڑکی سے نکاح نہیں کر سکتا یہ سنا وہیل اساد سے ہی زیادہ صحیح ہے عمار بن عبد اللہ کہتے ہیں  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عورتیں اہل کتاب کی نکاح میں آسکتی ہیں اہل کتاب ہماری عورتوں کو یا وہ  
 عین کر سکتے ہیں حریر کے کہہ کہ ہر رب کی سید ہیں اگر وہ صفت ہے لکن احسانہ امت کا ہی مات میرے ابن عمر ہی نکاح  
 اہل کتاب کو مکروہ حانتے تھے اس آیت کی کہ مشرکات سے نکاح مکروہ یا تنکد ایمان لاویں مادل کرتے تھے بجا ہی  
 لے کہا وہ کہتے ہیں اسے بڑا برا اور کیا نہ کہ ہر کا کہ وہ کہے بیسے میرے ہیں امام احمد نے کہا اور مشرکات ان گنہگار  
 عرب میں جوت تھے سدی سے کہا ہی اندر بن وہ جس کے ماس ایک کالی لوٹدی تھی اوہ ہونے حصے میں اگر ایک کالی  
 راہر کہہ کر اس حشر کے لے حال کہا حشر کا کہا اس کا کیا حال ہے کہا وہ کہہتی ہے مار ڈالتی ہے جی طرح  
 و صو کہ تی ہے لا الہ الا اللہ و لا یتل رسول اللہ فرمایا وہ تو مومنین ہے اوہ ہونے کہا اوہ اندر میں اسکو آدا کر کے اب  
 اس نکاح کر دنگا حساب کیا تو لوگوں نے شطن کی کہا لوٹدی سے نکاح کیا ہے وہ لوگ مشرکوں کے ماتا کرتے ہیں اس  
 کے جس کے اللہ ہے آیت او تاری کہ مومن لوٹدی مشرک سے بہتر ہے گو مکروہ مشرک بہا وے آن عمر فرمایا کہ بیسے میں تم نکاح  
 نہ کرو عورتوں سے نہ نکاح جس کے قریب ہو کہ انکا جس انکا ملاک کر دے اور نہ نکاح کرو کہ سب انکی مالدار کی کے قریب  
 کہ انکا مال انکو بہکا وے نکاح کرو ان سے دیں پائی لوٹدی میں دیدار بہتر ہے دو احمد بن حمید ایک مسدینان فرقی  
 صعیف جو صحیحین میں انور پر کہ مروعا آیا ہے کہ نکاح میں لا یا جا تا ہے عورت کو عار سے مال حلال دیں سو تو دن الی  
 کو لے تھیں خال ٹپے ہی کے حمل سلمے عار سے رویت کیا ہے ہر اس عمر سے مروعا نقل کیا ہے کہ دنیا رہنے کی حیرت  
 بہتر باؤ دنا عورت صالحہ ہے ف پیر پیر دیا کہ مشرکوں کو نکاح مکروہ بیسے مومنات کا کما قال تعالیٰ لا یجوز  
 حل لکھ جو کہ اھم کھوں کھوں کھوں موس اگر علام صبی ہو تو زمین و مزار مشرک سے بہتر ہے کیونکہ انکی معاشرت و  
 محالطت سے محنت و نیا وقتہ دسا اور اختیار کرنا دیا کا آخرت پر ہوگا اسکا احکام بہت بد اندر جو بلاتا ہے و نجس  
 مسدب کی طرف بلاتا ہے اتباع امر ہی سے یہ مرتبہ ملتا ہے خلاصہ مسئلہ یہ ہے کہ مسلمان کا نکاح مشرک سے ہوا تو نہ  
 کا نکاح مشرک سے جائز نہیں گو وہ مشرک نہ کہ مشرک عورت دارالدار سر دار کیون نہ ہوں یہ مومنہ و مومن عورت مجلس مومن  
 سر مومنات میں عورت دیدار ملائق کہے نکاح کرے مال جمال جس پر پیرے رسالہ اصلاح ذات البین اس باب  
 میں عمدہ کتاب ہے اس آیت شریف سے یہی معلوم ہوا کہ عورت مسکینی خیر میں ہے مفسر ہی کھارت اسلام ہے  
 ہی طرف انک ہی گئے ہیں ہی قول راجح ہے اصل خرافت دین کی ہوتی ہے جو ثبات شریف وہ ہی خود دین اسلام رہا

مسلم بن عبد اللہ

قاسم ہے گونست کسبہ ہوڑا ردیل وہ جو حدیث گوئی عالم مجتہد کا بیٹا ہی کیوں ہو نہ کہتے ہیں سات کو حسب  
 کہتے ہیں صحت کو مثلاً قریشی نامی ہوا سبک ہیر نہیں جو کسبہ شریعت سے تعلق نہیں مال حال جس کا اعتبار  
 نہیں کیا ہے فقط دین کو مستر رکھا ہے ہیر اگر ہیرا ہوا دین کے طرف علم و اس میں جمع ہو جاوے تو سب سے بہتر  
 ہے ورنہ دین سب پر مقدم ہے حدیث میں آیا ہے کہ اگر تم ایسا کرو گے جیسے دین کو مقدم نہ کرو گے ذات ہر ایک کو  
 تو زمین میں ایکٹ اقتہ و ساد ہو گا اسی حدیث کا اہل سنی سے روایت کیا ہے حدیث صحیحہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا کہ صیاحام فرمایا تھا و لسا ہی ہوا اس کے اہل اسلام نے رعایت اسلام کی چوڑ کر کرے مائے ادوں کے حسب و  
 رعایت کی ہے سہی و متر فار میں حصال کمینوں کے لگنے علم بصل حاتماری دولت و حارے سے طرفہ نہ دیکھا  
 حصال کیا تھا و یا یا اما حدیث سے بکتر فرقہ مال و جمال کا ہے محال ایک گور یکا سرہ ہوتا ہے مال بڑا تہہ کا سیر  
 ہے ایک اس میں مال کو جوڑا کو رہیں لحاتے ہن ایک ن کی تپ بیماری میں ساری حوصلہ دینی حاکم ہن لحاتی ہو  
 وہ حیر حکم و قلم ہے ہی دین ہے کہ حال میں شریک حال تھا ہے و سامین غرت آخرت میں معصرت کا ماعت ٹہیرتا  
 ہے اسلام و دین کی طویل میں سیکڑوں ہو الی و نو مسلم اس کے انام ہر کے تحت کے کا و تارہ میں گئے ہر اڑا و سیر شریف  
 رستے کی دین کے دنیا میں دلیل جسم کے فقیر ہو گئے۔ اس کا نام آیا جس کسٹو ملک عر الحیض طعل ہو  
 اَدَى وَاعْبُدُوا اللَّهَ سَائِرَ الْخَلْقِ وَ لِكُلِّ دِينٍ وَجْهٌ وَ لِكُلِّ دِينٍ وَجْهٌ وَ لِكُلِّ دِينٍ وَجْهٌ وَ لِكُلِّ دِينٍ وَجْهٌ  
 اِنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ الْوَدَّ وَ الْوَحْيَ الْمُنْتَقِرَ ۝ لَسَا كُنْ تَحْرُكُ كَدَمَ فَا لَوْ اَحْمَدُ كَدَمَ فَاتُحْتَمِلُكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ اَلَا تَهْتَكُونَ  
 وَ لَعَلَّكُمْ اَلَا تَهْتَكُونَ اَلَا تَهْتَكُونَ اَلَا تَهْتَكُونَ اَلَا تَهْتَكُونَ اَلَا تَهْتَكُونَ اَلَا تَهْتَكُونَ اَلَا تَهْتَكُونَ اَلَا تَهْتَكُونَ  
 و جو عورتوں کو جنس کے وقت ردیک ہو او ان کے حرکت پاک ہو وین ہر حرکت تھرا الی کر لیں تو حاد او کو باہر جمال  
 سے حکم نہ کیا کہ اسے اس کو حرس آتے ہیں لوہ کر یوالے اور حرس آتے ہیں سہرا الی والے عورین ہتھاری کہینی ہیں  
 سو حاد او بنی کہینی میں جہان سو حاد ہو ان کے کی تدبیر کر دے یہی ڈرتے ہو اسے حان رکھو کہ مکر او اس کے علم ہے جو حاد  
 سہا یا و الدن کو ف حیض کہتے ہیں جن کو جو عورتوں کی عادت ہو حلال عادت جو آو آرا ہے حکم ہوا کہ ہدوت  
 ایک ہو عورت کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آرا سے آگے نہ چلو ہر جب پاک ہون لو جاوے جو حاکم حکم دیا ہے ہر  
 سے کسی دوسری جگہ جو ناک ہوا اس کا تو حکم کہی نہیں میر فرمایا جس سے چاہو چاہو لکن کہینی ہی میں کہینی وہی جہاں تھم  
 ڈالو تو آگے آگے کی مدد کرو یعنی اس صحت میں صحت چاہیے اولاد کی تا قاب ہو ف اس سے کہا یہ وہی جس کی  
 عورت حیض سے ہوتی وہ ان کو ساتھ نہ کہاتے نہ ایک گھر میں تھے صحابہ سے حضرت و حیا او سیر بہ امت او تری فرمایا

مسکام کرو مگر صحت نہ کرو اور حیرت دہاہ احمد مسلح معلوم ہو کہ مراد دے رہے تھے سے رک صحت ہو کہ علم کا ہی رہے  
 کہ سوئے ترنگہ کے سارست حاض کی حارہ ہاوداؤد و العسل ارواح سی صلے اسطرح و سلمت رویت کیا ہے کہ حب  
 اس ارادہ کی تھی کا حاض سے کرتے تو اس کی روح رکوئی کٹا ڈالتی تھے عمارہ کی تھی عی حالت سے کہا ہم میں کسی کو حص  
 آتا ہے میاں بی بی میں ایک ہی بھینا موتا ہے کہا کریں کہا حضرت کہہ کر کی مسجد میں آئے میں سو گئی حضرت کو سہری لکھی  
 مجھ پر فرمایا میرے مار آئیے کہا میں حص ہے ہون فرمایا اسی ران کہو لو کہ میں کہو لدی حضرت کا اس حارہ سہری  
 سہری ران رہا کہد یا میں اسے چمکائی ہی اس بات کہ گرم ہو کر سو گئے اسکو اوداؤد سے رویت کیا ہے تہ سرفوق نے عانت  
 سے ہوجا مر و عورت کیا کرے حکم وہ حاض ہو کہا سب کھ مکر ترنگہ سے کچھ دوسرا لفظ یہ کہ جماع مکوس دواہ  
 اس طرح تفسیر لفظ یہ کہ عمارہ سہری اور یہ ہے اور کا اختیار ہوئی قول ہو اس حاسن محامد جس حکم سے اس کتیر نے کہا  
 ہم سہری ہونا ساتھ کہا ناملاطلات حلال ہے عانت سے کہا میں حضرت کا سہری ہوئی اور حاض ہوئی وہ سہری گو دین کیسے  
 لگائے میں میں حص سے ہوئی وہ قرآن پڑھتے کا ہی اس آیا ہے عانت کہتی ہیں میں گوشت کی پڑی ہوئی اور حاض  
 ہوئی یہ حضرت کو دینی اس کو سہری چکھ سے اسکو کہہ لے جس گھ مے انا دہن رہا ہوتا مانی مکر دینی اسی چکھ رہا  
 رہا کہہ تھے جہاں گھ مے یا تھا اوداؤد سے کہہ لگائے کہتی ہیں میں اور حضرت ایک کیر سے مین ہوئے اور میں حاض  
 ہوئی اگر کہ حضرت کو ناگ چا تا تو اس گھ کو دہو کر مار ڈیتے ایک رویت میں عانت سہریوں ہی آیا ہے کہ مجھ کو حص  
 آتیں چار پائی سو اور ذکر چٹائی ریٹھہ عالی حضرت کے باس حافی صحت کے مال نہ ہو لیتی اسکو اوداؤد سے رویت  
 کیا ہے یہ حدیث مجمل ہے سرہ و احتیاط یہ بیوہ سے کہا حضرت کہہ سی بی بی سے ارادہ سارست کا کرتے اور وہ حاض  
 ہوئی تو روانے ارادہ میں دواہ الحجاری بھی سوئے ماتحت ارادہ کے مافی سارست کرنا حلال ہے عمارہ بن سعد الصلای  
 نے حضرت یحیام روکوا سنی بی بی سے جبکہ وہ حاض ہو گیا درست فرمایا فوق ارادہ احمد اہل المس الا  
 الکسا ہی ہموں مرد و عاواست ال معاد بن حل میں ہی فرمایا تھا اتنا اور کہا کھیا اوس سے فصل ہے دواہ اوداؤد  
 بعد نہیں محنت ہیں اس شخص کی حوافق ارادہ کو حلال کہتا ہے ہی ایک نل خاص کا ہی ہر جس کو بہت اہل عرفی و غیر  
 سے ترجیح دی ہو دوسرا قول ہے کہ مافوق از ارطال بہن ماحدا نکا یہ ہے کہ مافوق از ار حرم فرج ہے اہل سارست  
 فرج حرام ہے کہ کہیں یہ ہو کہ صحت کہ بیٹے اسے صحت کو بحال میں حرام کیا ہے ہر اگر کسی نے اس کا کیا تو سہرا  
 دوزہ کر ڈالے کفار یمن و دوقول ہیں ایک یہ کہ اہل سن سے اس عباس جو مرد عار رویت کیا ہے کہ جو شخص باس حاض  
 لے گیا وہ ایک نہ یاؤ دینار صدقہ دے تہی کا لفظ یہ ہے کہ اگر خوں سرخ ہو تو ایک پیار سے اور اگر رو





سے آیا ہے یہود کہتے ہیں کہ حجاج عورت کے بھیگیہ کی طرف سے کیا جاتا ہے جو بچا اچھل گیا تھا ہے اور یہ روایت اور ہی  
اسکو مسلم و ابوداؤد نے بھی روایت کیا ہے اس کو صحیح کا لفظ یہ کہ حضرت نے کہا سانسے ہو اور یہ کہ حکم دیا ہی یہ  
ہو معاویہ شہری سے جو حجاج اسی عورتوں کس حیرتوں کس کو جوڑیں فرمایا وہ یہی کہیتی ہے حدیث کے مطابق گلا  
کے منہ پر زنا نہ ادا کو قبیح کہہ اسکو جدا کر کر گھر میں انحراف دواہ احمد اہل السنن ابن ابی حاتم نے کہا اس عباس  
کہتے ہیں کہ لوگ بھیجے گئے کہا اسکو جدا کر گھر میں لوگ جو تو کو کھاتے ہیں اس کی فرمائش میں اس پر یہ روایت اور ہی دوسرا  
لفظ انکار دیکھا اس کے یہ کہ یہ روایت حق میں انصار کے اور ہی ہو اور یہ کہ حضرت نے جو بچا اچھل گیا  
آؤ پاس اس کے ہر حال پر چلے وہ انامعین میں ہونے والا حضرت علیؓ کی مسئلہ انامعین میں اسکو حدیث سے روایت کیا  
ہے کہ انک آدمی سے درمیان صحت کی لوگوں نے اسکو انکار کیا اسکو یہ روایت بھیجی اسکو ان حرر و ابویعلیٰ نے روایت کیا  
ہے ام سلمہ نے کہا میں باحارین مدینہ میں آئے نسا انصار سے نکاح کیا عورتوں کے مایہ حجاب سے گئے انصار  
نے انکار کیا حضرت یوحنا اور یہ روایت اور ہی آؤ شتم جہانکما و احدا الحدیث حدیث دواہ احمد ترمذی نے  
اس حدیث کو حسن کہا ہے جھٹکے کہا انک عورت آئی اس کے کہا میں اسکو ہر مہر میں شہت و رو کی طرف سے آتا ہے میں اس  
مات کو مکروہ جانتی ہوں حضرت کو حضرت ابی فرمایا کہ اس لڑکا کان و فہم و لہ بعضی اگر ایک جہید میں آتا ہے تو  
کچھ ڈھیر دواہ اس کے اس طرح ابی بنی ابی حبیقہ ان عباس نے کہا عمر بن خطابؓ اگر کہا اس رسول خدا میں تمہارا  
ہو اور مایا کیا ہو کہا مات کو میں نے اسی بی بی کو یہ روایت ابی حبیقہ نے حضرت کی حدیث کچھ حوات دیا اس سے  
یہ روایت بھیجی ہے آگے بھیجے سے اور حویص سے بچا اسکو احمد نے روایت کیا ہے ترمذی نے حسن بن علی نے اسکو  
نے کہا صحت کی ایک آدمی سے ایسی جو روایت کی طرف سے زمانہ حضرت میں لوگوں نے کہا دیکھو اس سے یہ کام کیا ہے  
اور یہ روایت اور ہی دواہ ابوعلیٰ اس عباس سے کہا اہل کتاب یا عورتوں کو انک ہی طرف سے آؤ تھے  
اس میں عورتوں کا بڑا ردہ رہتا تھا انک قبیلہ انصار نے اس بات کو اس سے احد کیا تھا قرین عورتوں کو زنی  
طرح تار تارتے تھے اگر کوئی سانسے سے لہت اٹھاتا تو حسب مدینہ میں انکو ایک انصار یہ کو نکاح کیا اس  
اسی وضع پر ملے اس سے انکار کیا کہا ہمارے پاس ایک ہی طرف سے آؤ ورنہ انک ہو یہ مات حضرت  
نکاح کو بھی اللہ تم سے یہ روایت اور ہی یہی جسطرح چاہو اگر کوئی سانسے سے آؤ مگر بھیجے کی حکم میں ابوداؤد  
متفقہ میں ساتھ اس حدیث کی الکی حدیثیں اسکی شاہد صحت میں حصہ دنا روایت ام سلمہ کی اسی سیاق  
سے مشار ہے اس حدیث کو طبرانی نے ہی ان عباس سے بطور روایت کیا ہے اس عباس سے مروی ہے

کہ آیات طحا فی الدرر من آئی ہے یہی صاحب درہ کے ہیں در میں جو دان عمر نے اسکی تصریح حدیث نافع میں رد کیا  
 سانی کے کی جو کہ اسکو صحیح ہے ان تیرے کہا ہے روایت صحیح اس عمر سے ہی ہے کہ جماع در میں مباح و حلال ہیں یہ  
 اگر حدیث قول طحا ایک گروہ فقہاء کے مدبرہ بنیرم کے حدیث اور بعض نے کتاب السنن اور سکوط امام مالک کے سنن  
 کیا ہے اکثر کو اس اہت کو امام مالک سے صحیح سمجھتے ہیں کہ حدیث مدبرہ میں طحا معدوم ہے ہر اس محل پر آیا ہے  
 حار نے کہا حضرت کو فرمایا تم نہ فرم کرتے ہو اس فرق باب سے کہ میں شرعاً یہ بات حلال ہیں ہے کہ تم یا اس عمر تو ان کے  
 انکی در میں آؤ دواہ حسن بن عرقہ حدیث بنیرم میں ثابت میں آیا ہے کہ حضرت در میں آئے سے نبی کی ہے دواہ احمد  
 اسکو سانی و اس بات سے ہی روایت کیا ہے مگر انکی اسناد میں بڑا اختلاف ہے ابن عباس کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ نظر  
 کہ امام اس طرف اس مرد کے جو عورت کی در میں آتا ہے دواہ السنن آمدی نے کہا یہ حدیث حسن بن عرقہ اسکو حسن بن  
 در میں حرم ہے ہی روایت کیا ہے مکن روایت سانی موقوفاً آئی ہے ایک آدمی نے ان عباس سے کہا عورت کے در میں  
 آیا کیا حکم ہے کہ تو مجھے یہ کہہ کر سوال کرتا ہے دواہ عبد حبیل ان کو یہ کہہ دیا یہ سننا صحیح ہے دوسرے لفظ  
 یہ کہ ایک حدیث صحیح ہے ان عباس سے کہا میں اپنی حور سے ماس در میں جاتا ہوں اس لیے کہ اللہ فرمایا ہے اَنْ تَمْنَمَ  
 جسے گمان کیا کیا حکم طحا ہے کہ اسے احق مراد اس سے ہے کہ کپڑے بیٹھ گئے پچھو کا کوگر سامنے سے اور  
 طرف نہ خاورہ کہ دواہ عبد حمید حدیث عمر بن حنیف عن ابیہ عن جدر میں مرفوعاً آیا ہے جو کوئی عورت کی در میں آتا  
 ہے تو وہ لو طیت مخری ہے دواہ احمد ابوالدوار نے کہا یہ کام ہیں کہ تاگر کا و علی بن طلحہ کہتے ہیں منع کیا  
 حضرت نے اس بات کو کہ عمر تو ان کی در میں محبت کی جاؤ نہ فرمایا کہ اسحق بن اسحاق نے مرم ہیں کہ تا دواہ احمد آمدی  
 نے محبت کا جس کا جو بعض نے شیعہ سے علی بن اسحاق کا کہ چار طرح سے احمد بن ابی اسحاق نے جو اگر صحیح علی بن ابی اسحاق کا لفظ مرفوع ہے اگر کوئی  
 عورت کی در میں آتا ہے اسکی طرف نہ دیکھینگا دواہ احمد دوسرے لفظ یہ کہ نظر ہیں کہ تا اس طرف اس سے کہ جو جماع کر رہے  
 عورت کی در میں دواہ احمد اس ملحقہ میں لفظ یہ کہ ملعون ہے جو عورت کی در میں آتا ہے دواہ احمد  
 ابوداؤد والسنن جی تھا لفظ یہ کہ جو کوئی آیا یا پس حل نہیں کے با عورت کی در میں یا یا پس کہن کے معکا و مروت اسکا جو  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر او ترادواہ احمد و اہل السنن آمدی نے کہا بخاری نے احمد بن حنبل کو صنفیہ یا یہ ہے کہ  
 بخاری نے یہ بات حق میں حکیم آمدی کے کہی ہے حق میں حکیم آمدی کے سوا حدیث میں حکیم اثرم ابونبیہ سے ملدی  
 ہیں یہ حکم آمدی یا تخریج ان لفظ یہ جو ترقی اس کے بعد فرمایا کہ آدمی عورتوں کی در میں نہ آئے کی تفسیر ہیں ساتھ اس  
 حریف کے حرم میں محمد کمال نے کہا یہ حدیث مسکو و احل ہے ہر مرد اسکو مسلمہ و سعید جو اسکی مسجد میں ہیں و

نے اگر اس حدیث کو سید سلسلہ ہے تو بعد خطاط کے سنا ہو گا ان ترمذی نے ابوسلمہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اس کام سے منع کرتے تھے لیکن ابویہریرہ سے مرفوعاً یہ حدیث نہیں آئی انتہے ابن کثیر نے کہا یہ بہت اچھا اتفاق دیا ہے لیکن عبد الملک کا خطاط ہونا کہنے سے اس کے حمزہ کے ذکر نہیں کیا ہے وہ فقہ ہے وحیم والواجہ نے اس میں کلام کیا ہے ابن حبان نے کہا احتجاج کرنا اس کے ساتھ جائز نہیں ہے یہ حدیث اور یہی دو طریق سے ابوسلمہ سے آئی ہے مگر کوئی صحیح نہیں جیسا لفظ موقوف ہے کہ اگر نامزدوں کا عورتوں کی دہرین کفر ہے رواہ النسائی ساتوان لفظ موقوف یہ ہو کہ جو کوئی آیا پاس مردوں اور عورتوں کے انکی دہرین وہ کافر ہوا رواہ النسائی عمر بن خطاب نے کہا سرت اڈ پاس عورتوں کے انکی دہرین رواہ النسائی یہی موقوف ہر طلق بن یزید یا زید بن طلق کا لفظ مرفوع یہ ہے اس حدیث میں نہیں شرما تم عورتوں کی دہرین نہ اور لفظ احمد کسی حدیث میں لفظ خشوش کا آیا ہے کسی میں محاش کا کسی میں عجز کا کسی میں استہاک اکثرین ادبار کا یہ رتبہ المفہوم میں ازم کا لفظ ابن سعد سے مرفوعاً یوں ہے کہ محاش عورتوں کے حرام ہیں مگر موقوف کو صحیح کہا ہے دوسرا لفظ یہ ہے نہ او عجز ان میں اس کو ابن عدی نے مرفوعاً روایت کیا ہے مگر اسکی سند میں محمد بن زری شیعہ خبری ضعیف ہیں لیکہ آدمی نے علی مرتضیٰ سے یہی سنا ہے پوچھا ہوتا کہا تو نیچے گرا امہ مجھ کو نیچے گرائے کیا نہ نے امہ کا یہ قول نہیں سنا ہو کہ لَقَدْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مَا سَعَيْتُ لِي بِهِ لَعَنَ أَحَدٌ مِنْ الْعُلَیِّیْنَ رواہ الثوری ابن کثیر نے کہا پہلے قول ابن سعد ابوالدرداء ابویہریرہ ابن عباس ابن عمر و کا تحریم وظی فی الدہرین گذر چکا ہے وہی قول بلانشاک ابن عمر سے یہی ثابت ہو کہ وہ اس کام کو حرام کہتے تھے دارمی نے سعید بن اسیر سے روایت کیا ہے کہ اس وقت یہ مسلک ابن عمر سے پوچھا ہوتا اس کو لفظ تخمض ذکر کیا ہوتا کہا ہلا کوئی مسلمان ایسا کام کرتا ہے ابن کثیر کہتے ہیں یہ اسناد صحیح ہے فیض حرج ہے تحریر پر نہیں جو کچھ بطور احتمال ابن عمر سے خلاف ہو آیا ہے وہ طرف اس حکم کے مردود ہے عمر بن عیسیٰ نے امام مالک سے روایت کیا ہے کہ یہ کام حرام ہے اسرائیل بن روح نے کہا میں نے امام مالک سے کہا تم ایتان فی الدہرین کیلئے کہتے ہو کہ تم لوگ گنوار ہو یہ مسلک کہیں کہتے ہیں سو اس کیفیت کو چونی ہو فرج سے تجاوز نہ کرو چنے کہا لوگ کہتے ہیں تم اس کے فاعل ہو دو تاجر جو دیا کہ مجھ پر دروغ بندی کرتے ہیں ابن کثیر کہتے ہیں مالک سے یوں ہی ثابت ہوا ہے یہی قول ہے ابو حنیفہ و شافعی و احمد اور مالک صحابہ یقیناً اس طرف سعید بن مسیب ابوسلمہ عکرمہ طاؤس علی سعید بن جبیر عروہ بن زبیر مجاہد بن و غیرہ اور سلف گئی ہیں جسے سخت انکار اس کا ہر کیا ہے کہین فاعل یہ طلاق کفر کا کیا ہے یہی ذریعہ مجاہد کا جو حکایت بعض فقہاء مدینہ اند مالک سے اس باب میں لکھی ہے اس میں فقرہ عبد الرحمن بن قاسم کہتے ہیں میں کسی قسم کا

دیں کہ ہنس مایا کہ وہ اس کے حلال ہوئے من نک کے مامول میں سے ہے اور یہی حکم ہے پر آپ نے فرمایا کہ اس کے زیادہ اور کیا  
 بیان ہو گا وہ اہل الطحاوی کا حکم و دراقطنی جو طہیت ۱۰ ی لے المذہب کے کسی طریق سے دایاں مقتضی اہل امت اقل کیسے  
 اُن کی اس حدیث سے معین ہو کر وہ اس کے صحیح حافظ و صحیح اس میں ایک حدیث جمع کیا ہے یہی ہر طحاوی سے ان کے  
 سے روایت کیا کہ اس کے سامنے کوئی نہ کہتے تھے حضرت اس کی تحلیل حرم میں کوئی نہ تھی کہ یہیں بھی قیاس سے  
 کہ حلال ہے پھر سب سے ہم کہہ کر کہا یا ثبو الدی کا الہ الا ھو کہ اس حدیث کے لئے سامنے یہ خصوصیت ماننا ہے تا سب سے وہ  
 کہ ان میں اس کی تحریم رخص کی ہے و اسے اعلم ف مع الدیال کی مایاں جامع یہ ہے کہ لفظ حرت سے مفادہ حاصل ہوا کہ اس  
 واقعہ میں یہی ہو مگر وجہ من جو خاص قیل ہے اس لئے کہ سید ادرار کی جگہ یہی ہے حوریت کی سرنگاہ اور بن لطفہ کو یہ  
 کیے کہ کہیں یہی سے مشابہت نہ ہو آئی ہوئے کا مطلق ہو کہ اس طرح چاہو آگے بھیجے سلسلے کا کہ ٹکا کہ اس کے ساتھ  
 پس ت سے آؤ مگر موضع حرت میں یہی ہو گیا کہ ہے آئی اس جگہ معنی کیف سے سار و حلف و حلف صحابہ مانا یہ المذہب  
 دین و محمد بن یحییٰ سے میں اس طرح کہ من کہ در میں انحراف ہے سارا احادیث متنازعہ مالک سے اس بات کو مسکرمین کہ  
 کہنا اس سرنام مالک کی ہوا کہ اگر تیسرا سے زیادہ ملے ہے کہ وہ اسی کتاب میں اس سے اس کتاب جامع السوال میں اس  
 کو طرف ایک حدیث کثیر صحابہ و تابعین کے سنت کا سے مگر اس کے مگر وہ اقوال صحیحہ میں من مات صحابہ و تابعین  
 سے مرفوعاً و موقوفاً آئی ہے وہ یہی ہے کہ وہی فی الدر حرام قطعاً من سے حمار اس حرام کا ردی ہے اور وہی کوئی  
 دلیل حمار کی مایاں میں کی میرا کہ اقوال بر حیا کس طرح ہو سکتا ہے اگر حرام کہہ کر کہ آیت ہر لفظ ہو سچا ہو و اس کی  
 سچہ میں چلا ہوئی جو قرآن کی نصیر ہمارے لیے ہو لہذا صلی اللہ علیہ وسلم کا کار صحابہ نے کر دی ہے وہ یہ کہ کافی ہے اور اس  
 زیادہ قرآن کو اس کو نہ بھیجا کہ ہے چیل کیل ہے کہ سننے والے یہی تھا کہ کسی شخص نے ایسا کام کیا یا تو یہی  
 آیت میں کوئی دلالت اس کی صحت پر نہیں ہے جس سے یہ کہ آیا کہ آیت میں دلالت پر صحت پر اس کے حاکم کی آیت تو دلیل ہے  
 حرم پر بدل ہو جاتا لازم نہیں آتی کہ آیت و اس کی تحلیل اس حرام کے اور یہی ہو کہ یہ کہ دلالت آیات کا اسباب یہ  
 کہی صحت کے لیے جتنا ہے کہی اس طرح کے مانا کہ سب سے دل ہی ہو مگر حرام میں وہ ذکر حرت کہ کہ اس سے منع کر دیا  
 کہ یوں جائز ہونا اس طرح جو کہ کیا ف یہ فرمایا کہ لگے کی مذکور اس کا مطلب یہ ہوا کہ طاعت کا لفظ  
 مہیات سچو ترک بخوان کر اس سے پہلے یہ فرمایا کہ لگے کہ اس کے ملنے سے یعنی وہ نہ مگر اعمال کا حساب یہ گاہ  
 کہا کہ موسول کو نثارت ہو یہی ہے کہ جو طبع اترتا کہ یہی میں اس سے اس کے کہ اس را اس لفظ سے یہ ہو کہ موت  
 اس کے پہلے ہم اس کے کہ ہے بخاری میں اس سے اس سے مرفوعاً آیت ہے کہ کوئی ہم میں اپنی بی بی کے پاس جلسے تو







علاء کا سقیل اہل حق پر احادیث پر اس پر دلیل میں سامی کسی ہی قول ہے دوسرا قول عائشہ کا ہے کہ کبریا و غفور میں ہے  
 ہے کہ کوئی شخص کسیات کو سمجھ کر قسم کھاوے اور وہ سچ ہو ایک گروہ صحابہ و تابعین کا اس طرف بھی تفسیر و مالک  
 کا قول ہی یہی ہے حسن بن الوضوح کہ گندری حضرت ایک قوم پر یہ تیر لگاتے تھے حضرت کہ تیرا ایک شخص تھا ایک  
 آدمی نے قوم میں کہہ دیا کہ تیر لگاتے لگاتے یا داندہ طاک کی اوستی شخص نے کہا اسی رسول صراہہ صراہہ ایسے تیر اندازوں  
 کی قسم لے رہے ہیں اس میں کفارہ ہے کہ مزار دہاں حدیث اس کبیر نے کہ حدیث مرسل حسن ہے، ابو الحسن اس  
 الی حاتم نے عائشہ سے دو قول روایت کی ہیں میں انہیں نے کہا لغویہ کہ کسی سے قسم کھا کر سو لجاوے تیر میں اس نے کہا  
 لغویہ ہے کہ میں کہے کہ اندہ محکوم اندہ کرے اگر میں وہ کام نہ کروں اندہ محکوم مجلس کروے اگر کل میں تیر ماس انوں  
 اس عباس نے کہا لغویہ ہے کہ میں قسم کھائے یا طلال کو حرم کرے اسی قسم میں کفارہ ہیں تو اس نے سعید بن جبیر سے  
 ہی طرح کہا ہے بعض نے کہا لغویہ ہے کہ مصیبت بستم کھاوے و ملا کہ تیرا یو لگا قطع رحم کرو لگا یا لون کہ وہ یہودی  
 و متحرک ہو اگر ایسا کرے یا ایک کہے و اندہ میں اسی نصیحت پر فرزند نکرو لگا دوسرا کہے و اندہ میں اتنی نصیحت پر مول نہ لگا  
 ف اندہ دل کی بات رکھتا ہے اس کا مطلب ان عباس و مجاہد و عمر مائے یہ کہا ہے کہ کسی شے پر یہ وہ وہ ہے جو  
 جا کر قسم کھائی مجاہد نے کہا بایں اس اور آیت کے ہے و لکن لا یخلف لکم عاقبکم لکم الا انما انعمی علیہم  
 پر بخوفہ ہو یہ اندہ کا حکم ہے کہ اس میں لغویہ پر مواخذہ رکھنا کہ کفارہ مقرر کیا لکن لا یخلف لکم عاقبکم لکم الا انما انعمی علیہم

ار کعبہ اس ح کائن فاذن ان الله سمود و رحیم ۵ فاذن عن مو الطلاق فاذن الله سمیع علم من حور لک  
 قسم کھا بیٹھتے ہیں انی حور لون کی او کو فرصت چار مہینے یہ اگر مل گئے و اندہ کتنی و الا عمر ان کے اور اگر طہیر یا طلاق  
 دینا تو اندہ سنا جاتا ہے یہی قسم کھائی کہ انی حور ک باس جاوے و یا مہینے میں جاوے قسم کا کدہ دے  
 بہین تطلاق کبیر ف ایلا کہتے ہیں قسم کھا نیکو اگر چار ماہ سے کم مدت کی قسم کھائی ہے تو مدت پوری ہو گیا انتظار  
 کرے یہ چر صحبت کرے عورت پر صبر کرنا لازم ہے عورت کو یہ مہینہ پورے کا اس مدت کو اندر حور کی وجہ است کرے  
 حطیح صحیح میں عائشہ سے آیا ہے کہ ایلا کیا حضرت انی مہینوں ایک ماہ کا بہر او تیسویں مہینے انکی و یا مہینہ  
 انیس میں کا ہی تو اس نے اس طرح کی روایت شیخین عمر بن خطاب سے بھی کی ہے اور اگر مدت ایلا کی چار ماہ سے زیادہ  
 ہے تو حور و خادہ کی حد گذرے چار ماہ کے کہہ سکتی ہے کہ طلاق یا حور و حاکم تو بہر یا مہینہ یا مدت حرم کر سکتا ہے یا مہینہ حور  
 کو صبر پر پورے اس آیت سے معلوم ہوا کہ ایلا حاکم کے ساتھ رو حات کہہ اندہ کہ لفظ نسا کا و یا مہینہ مذکور ہوا کہ یہی ہے  
 حارماہ کی حرجت وقت حلف سے ہوتی ہے یہ تیر تیر کہ طالب بانی یا طلاق کا کیا جاتا ہے حراوی نے مجمع ہر ان عباس سر رفق





[illegible]

لحظ تو ہے عقیدے کا ہم اس عمر حیل کے تھے کیا یہ رست اُنکے تیر سو برس سے محکم کیا یاد و خلاق دیکھ جا کر دیا تھا  
 سر یہ با آئیں دروہہ سکر کے کڑے آدے تھے جیسے ہنہا سکرے اس مسعود کہاں سمجھتا ہوں کہ یہ اسکی عورت  
 ہے حد کے سکون مار ٹھہنا درست ہوا وہوں کہاں ہی سیکھا ناں میں ہی قول طفا و اریہ اور اکامت کثیر  
 سحر و ابلیس کی مری بھی مری اوصیاء اُنکے صحابہ کا اور رویت صحیح احمد سے اہم احمد سے کہا اکابر  
 صحابی ہی کہتے ہیں کہ اقرا حویض ہے حدیث حاضر رست جس ہی ای کو اسودید ہے حضرت ا سے کہا تھا دے اللہ لکھ  
 انام اقول لک لعمی رما حویض میں دوسرا رتہ درود اوداد والد کس اس اگر حدیث صحت کو پہنچا دو رو دوسیل  
 جس کے حساب سے کہ اقرا حویض ہے لیکن اسکی سد میں سدر کو الوداقم کے مجہول نہیں نہور کہا ہے مگر ان حقائق ذکر  
 اُسکاتعات میں کیا ہے اس چریے کہا جمل قرطار عرب میں کسی متنازع کے اوقات معینہ آدہ روت کو کہتے ہیں یہ  
 عمارت مقتضی اس امر کی ہو کہ یہ لفظ مشترک ہو درمیان ان دو موضوع کے اسی لئے بعض اہل جمل اسطرب گئے  
 ہیں جمعی کا قول ہی یہی ہو کہ قرینے وقتیکہ اوعمر بن العلاء نے کہا سربین کو کسی قر کہتے میں طبر کہی در روت  
 یں اور دو کو کیا تھا یہ ہی امر کہتے ہیں ان عبد الر کے کہا علانی لہا عرس اور فقہائے کلاس میں کہ چنگان  
 نہیں کہ مراد قر سے حویض و طبر ہو ہے میں اختلاف اس میں ہے کہ آیت تشریف میں قر سے کیا را ہے سوہین  
 دو قول میں قر الہ میں بعد نقل دروں قول کے یہ فیصلہ کیا ہے کہ بل کو وہ قر کو حویض ملتے ہیں اہل محار احباب  
 پہلے تھے ہیں اس میں شک نہیں کہ یہ لفظ مشترک ہو سرفریقین کی دسیوں میں اتفاق کر کے کہا ہے ہو سکتا ہے  
 کہ یوں کہا جاوے کہ القضا عادت ترین طبر ماتیہ جیسے ہوتا ہے کیونکہ ایک جماعت اہل علم جمل لفظ مشترک کا  
 دو موضوعوں پر عاثر کہا ہے اصحورت میں جمع میں الاولہ و الاولہ لگا اور خلاف مرقع اور نواح سدع ہو جاو لگا  
 و اس عباس نے کہا حدیث میں ہوا سکور چپا درین یعنی جمل ہو یا حویض ہی قول ایک جماعت تالین کا ہے  
 بعض نے کہا امر اہل حویض دونوں میں جیسے سوا پہلے منع کیا ہے کہ بعض احوال میں نقصان نوج اور اسکی  
 حق ملحق ہو جاتی ہے مثلاً اگر عورت کے کہا کہ میں حویض سے ہوں اور وہ حاضر تھی تو حق شومہ کلمات روح ضائع ہوا  
 حاضر تھی اور کہد یا کہ میں غیر حاضر ہوں تو اُسکے ذمہ نفقہ عیال لازم لگا دیا بطرح محضی کہتے ہیں جمل کے قطع  
 حق روح مات ارتجاع ہے یا دعوی جمل میں ایجاب لفظ ہے غرض کہ اس طرح کے مقاصد کو لیے جو مستلزم اصل خبر  
 ہیں کتمان کو نہی فرمائی ہے یہ اس نہی پر عید عدم ایمان کو بطور تعلیظ یا دمکیا یہ شرط کہ بطور تقیید کے  
 ہیں ہے کہ اگر مومنات نہ ہوگی تو یہی عدلت لازم ہے اس کثیر سے کہا بہریدہ جو عورتوں کو خلاف حق پر اس







بعد اس کے یہ ہر سکنے کی تو موافق مرجع اسکے حق ادا کر سکے تو کہے کہ ہر قصیدہ ہو کہ ہر سکر کو حجت کر کے اس سے نکال دیا  
 کہ عاجز ہو کر جو بیہ دیا تھا وہ یہ جا کہ جس نے کہے کہ ناعاری ہو کسی طرح وہ لو کی جو بیہ مرد کو بطرف ادھر حق میں قصور  
 نہ ہو وقت سب لوگ ملکر عورت کو کچھ بیروادین مرد کو بھی کر کے طلاق دلاو دین اس کو صلح کتبہ میں تیسری طلاقیں کو  
 بعد ہر عین سختی تک وہ لو کی جو تھی ہو وہ بھی نکاح ہمیں بندہ سکتا حسب ما کہ بیچ من اور حاوہ کی صحت ہو جو کہ یہی  
 اس کو حلال کہتے ہیں **ف** اس میں کہیں لے کہا اس آیت لے اور دستور کو جو شروع اسلام تھا وہاں دیا وہ دستور یہ تھا کہ مرد  
 کو طلاق دے جس کے عورت عدت میں ہے تہ تک حجت کا حقدار رہتا تھا ہمیں عورتوں کا نقصان ہوتا اس کے  
 تین طلاقیں میں جسے کر دیا ایک دو طلاق تک حجت کو صلاح رکھا تیسری طلاق کے بعد بالکل حد ادا کر دیا اس عباسی  
 کہا یہ آیت ناحیہ اہل آیت کی رواہ ابو داؤد واللسانی عہد لے کہا ایک شخص نے انہی حوروں سے کہا تھا میں کبھی شکوہ  
 طلاق مرد دکان تیرے پاس ہونگا اس نے کہا یہ کیونکر ہو گا کہا طلاق دون گنا حث س لوری ہوئے گنگلی رجوع  
 کر لوں گا اس نے اگر یہ بات حضرت کو کسی اور سے یہ آیت اور ہی کہ طلاق مرد مار کر مے تہی ہے رواہ ابن ابی حاتمہ اس کو ابو  
 حریرہ عیینہ بن حمید نے بھی روایت کیا ہے کہا اس آیت کو او ترے پر لوگوں نے دینی طلاق کی شروع کر دی جس نے  
 دی تھی یا نہ دی تھی یہ حدیث کئی طریق سے نزدکان مرد و بیہ ترمذی و حاکم کے اتنی ہے حاکم نے اس کو صحیح الاسانہ  
 کہا ہے عائشہ نے کہا پہلے طلاق کا کوئی وقت نہ تھا اس وقت مقرر کر دیا کہ تیسری طلاق کو بعد رجعت ہمیں ہے  
 حب تک دو سال ختم نہ کرے یہی قول قتادہ و سعدی ابن زید کا ہے یہ کیوں ان حریر نے اختیار کیا ہے حامل ہو جا  
 گئی اور طلاق کی جس کے بعد رجعت ہو سکتی ہے دوبارہ ہے بطحہ خرنی سے یہ نکلا کہ طلاق مرد بعد مرقہ ہو یہ  
 ایک بعد میں دو طلاق ایک جماعت مفسرین بطحہ گئی ہے یہ جب ایک طلاق دی یا دوبارہ میں دو طلاق تو بقیہ  
 عدت کا اختیار ہے چاہے بنیت اصلاح و حسان ہو یہ یا چوڑے کہ عدت گذر جانے پر وہ جدا ہو جاوے گی یہ حدائی  
 ساتھ پہلائی کے چاہیے کوئی حق اور کا مصالح ذکر سے نہ اس کو نقصان ہو یہ کسے اتن عباسی نے کہا جس نے عورت  
 کو دوبار طلاق دیدی تو اس تیسری طلاق پر اس کے ڈر سے ماتو دستور کے موافق مرد کو کہ اسے تارا کہے یا اس کے  
 ساتھ مردان کسی طلبے کے رجعت کر دے یعنی ستا و ہر عین حدیث اور ابن من مروعا آیا ہے کہ رجعت کرنا  
 یہی تیسری طلاق ہو رواہ ابن ابی حاتمہ و عبد بن حمد احمد و عیدم کہیں کہا اس کا سومرا رجعت ہو بعد دوسری  
 طلاق کے تیسری سے مراد ترک رجعت ہے بعد تیسری طلاق کے یہاں تک کہ عدت گذر جائے مکن اظہر یہ ہے کہ  
 مراد نہ تیسری طلاق کا ہے مردان اضرار کے ابو عمر نے کہا علماء کا اجماع ہے اس بات پر کہ مراد تیسری تیسری



و شامعی و التورس و سیوط و گنیمین ایک جماعت صحابہ تابعین کسی بیویں ہی رویت ہو طواس عطا و ادراعی و احمد و سحاح کثیر  
 میں زیادہ لینا حائر نہیں بلکہ کہ حدیث اس عساس میں مرفوعاً آیا ہے **أَمْرُهُ أَنْ مَالَهُ مَا سَأَلَ وَ كَلَّمَ أَدْرَاهُ** **قَدْ**  
**نَطَه** و اس مرفوعہ میں مکتبہ اس کتبیر لے کہا اسناد میں ماحہ حدید و صحیح ہے یہی لفظ کہ خلع اویس صورت میں جار  
 ہے کہ کتبیر طرح سبب نہ ہو سکے ایک کے دوسرے کی صورت سی لکھو خلع کفر کا ہو اور حواس لے ہے کہ دوسرے بار شامعی  
 ملکہ مرے اور رائے اگرچہ یہ مقصود ہے کہ کسی حق میں اوسکی طرف فتور ہے تو اس خلع دلیل اتفاق ہو ملکہ موجب  
 لغت حدیث میں درت مصلحت میں بہت آئی ہیں لہذا کہا ہے حضرت فرمایا جس عورت نے ایسے شوہر کے کسی کتبیر  
 کے طلاق مانگی تو اوہ حیرت کی ماحرام ہے خلع کر یو لیا ان منافعات میں دواہ میں حوین ترمذی لے کہا یہ حدیث کر  
 ہے حاکم نے کہا صحیح دواہ احسب اوداد و اس مکتبہ و الیہ یحق ایضا عقبہ بن عامر کا لفظ غصب کہ خلع  
 کر یو لیا ان انک پہلک سے یو لیا منافعات میں دواہ اس حدیث پر اسکی سند ضعیف ہو اسکو امام احمد نے ہی اور برہ س  
 روایت کیا ہے ابن عباس کا لفظ رو کیا ان کے مرفوعاً تو ان کے میں مانگتی کوئی عورت طلاق اسے متبر سے بطیر  
 کسی گناہ کو یہ وہ حیرت کی موحی ہو حالانکہ جو احت کی جائیں اس کی راہ سے باقی حاتی ہے و ایک جماعت  
 سلف و ائمہ خلاف لے کہا ہے کہ حائر نہیں ہے خلع حسب تک طرف ہو عورت کے اتفاق و دستور یہ موجب ہو تو مرو  
 کو حاکم ہے کہ مذہب لیکر چوڑے دلیل **اَلْاِنْ تَخْلَعُ اَنْ تَخْلَعُ اَوْ لَا تَخْلَعُ اَوْ لَا تَخْلَعُ** **وَدَّ اَللّٰهُ** معلوم ہوا کہ سوا اس حالت کو خلع و س  
 نہیں کسی اور حالت میں معلوم ذکر کے مگر دلیل ہے اور دلیل موجود ہیں ہے یہی مدب ہو ان عساس طواس اس پر ہم خطا  
 حق و حمہ ہو کہ بہا تک تاک اور اسی لے کہا ہے کہ اگر شوہر نے کھارے لیا ہے اور عورت کا نقصان ہو سب  
 تو پیر دینا اور کا دہ ہے یہ طلاق بھی نہیں لگی تاک کہ ہے لوگوں کو ہیات یہاں یہ شامعی کہتے ہیں یہ ہو  
 بلکہ خلع حالت اتفاق میں خارج ہو اور حالت اتفاق میں مال دلی جابر نہیں ہے گا ہی قول ہے سار اصحاب شامعی کا  
 مگر پہلے بات نہیں کہ معلوم ہوتی ہے مرنے لے کہا خلع مسوح ہے بقول تعالیٰ **وَ اَنْ تَخْلَعُ اَوْ لَا تَخْلَعُ** **وَدَّ اَللّٰهُ**  
 مسیح سینا اس کتبیر لے کہا یہ قول ضعیف بہ ماحد مرفوعہ ہے مائل ریشو کالی لے کہا یوں خارج ہے اجماع ہو دو روایتوں  
 میں کوئی منافعات نہیں ہے ابن جریر لے کہا یا ی حق میں ثابت بن قیس کے اوری ہے کہی طریق ہو آئی ہے الی حد  
 کا نام حیدر بنت عبد العزیز ابی بن سول تھا اتنے بخاری میں جمیل آیا ہے موطا من حیدر بنت سہل البزاری کہا  
 ہے عائشہ کا لفظ یہ کہ کتابت لہا و اسکو مارا تھا بعض ضم اسکا ٹوٹ گیا اس کے حضرت کہا آپ ثابت کو طلاق دیا یا کیا بالک  
 اسکو بار کو کہا یہ سکتا ہو فرمایا ان کہا میں اسکو دیا غ و یہ میں اسکی ہاتھ میں ہو فرمایا دو دلیل اسکو چوڑے ہو

کیا اور اس حیرت و دلالت و اندوہ و دوسرے الطاس حیرت کا یہ کہ حضرت کچھ سیدہ کو کہا تو اس کے گناہات پر ماحول  
 ہے کہ ماہرین پر یہ حلق پر گرجا کہ اس کی بدصورتی سی لگتی ہے فرمایا کہ اسکا معادلس دیگی کہ ان اوش پانچ برہنہ  
 دو دو میں تفریق کر دی ان عمارت کے کہا اس کے پہلے اسلام میں ہی طبع ہوا کہ وہ حضرت کو آئی اور کہا ای رسول خدا  
 کوئی شے کہی اس کے اور کیم سر کو کیجا نہ کر گئی مینے ایک طرف چھپے اس کو دیکھا کہ کچھ لوگوں کے ساتھ آتا تھا اس  
 زیادہ کالاس کے زیادہ قد میں حیوان کے زیادہ صورت میں بدستور نہ کہا ایک اس کو حاصل مال جو سراغ تھا  
 دماغ یہ اس کو سپرد فرمایا تو کیا کہتی ہے کہ انان اگر اور کچھ چاہے تو وہ ہی اس اور حضرت کے دونوں کے چرچا میں فراق  
 در راہی حیر معلوم ہوا کہ یہ امر ارشادی نہ تھا بلکہ بھائی تھا یہ ہی بات ہوا کہ وعدہ ریادت عورت کے کسی طرف ہی  
 کیا کچھ حضرت کو اس کو ہمیں فرمایا حضرت تو حفظ دہی اوی ماع کی کرائی سر یہی بات ہو کہ اس کے زیادہ دماغ  
 حضرت کو مقرر رکھا ہو بلکہ حدیث میں صاف زیادہ لینے سے منع فرمایا ہے طلاق نکت حریف مفید ہر ساتھ سجدت کر  
 کے مگر جو کہتے ہیں قولہ تعالیٰ فَاَلَا تَحْجِبُ عَنْكَ مَا فِيْهَا اَفْتَدَتْ مَعَام ہے لکن یہ کچھ سانی آیت مانت ہیں کہ حضرت  
 اس کے ملک قدرت ربیع من الشون ہے فَمَا اَفْتَدَتْ بِمَنْسَبِ اسی یو بعد اس کے فرمایا ہے کہ تم اس کے  
 فاعدی سے آگے نہ بڑھو اگر ٹر ہو گے ظالم ہو گے ان ماضی کے نزدیک من متعین اس عرصہ سے یوں آیا ہے کہ  
 مات ایک شکل اوی تھے حیدر کہا اسے رسول خدا اور اگر ڈرا نہ کاہ ہوتا تو حضرت میری پاس آتا میں اس کو مہربان  
 تھو کہ دینی الحدیث حدیث میں ہی یہ لفظ آیا ہے ف معلوم ہوا کہ یہ تعریف حکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 ابن کثیر نے کہا ان کے اختلاف ہر اس مابین کہ مرد کو زیادہ لینا معدا عطا سوار ہے یا نہیں جو کہتے ہیں جابر  
 ہے یہی قول ہے ابن عمر ابن عباس عکرمہ ابیہم خمی قسید حسن بن مسلم عثمان بنی کا سیطرف مالک نے یہ قول  
 او تو رہی گئے ہیں اس کو ابن حریسے اختیار کیا ہے اصحاب ابو حنیفہ نے کہا ضرار اگر طرف سے روجہ کے ہو تو قضا  
 دیا ہے اتنا ہی لیلے زیادہ لیند درست ہیں ہر اگر زیادہ لیا ہے تو قضا میں جائز ہے اور اگر اضر طرف سے روجہ کے  
 ہو تو کچھ ہی نہ لے اگر لیا ہے تو قضا میں جائز ہے امام احمد و ابو عیسیٰ ابن ابیہو کا یہ قول ہے کہ عسناد یہ ہے اس سے  
 زیادہ لینا درست ہیں ہے سیطرف ایک جماعت تابعین ہی گئی ہے ان کثیر کا سیل خاطر ہی اس طرف عطا  
 کہا حضرت عطا سے زیادہ لیے کو کہہ رکھا ہے ف ابن عباس کے کہا حش شھر کے اپنی عورت کو دو طلاقتین  
 دین میرا اس عورت کو اس مرد سے قطع کیا تو وہ مرد اگر چاہے تو میرا اس سے نکاح کر لے اس لیے کہ ان کے فرمایا ہے  
 کہ طلاق دو بازنکت بنی ہے عکرمہ نے کہا ہر شے حکو مال نے حائر رکھا ہے وہ طلاق نہیں ہے ابیہم بن سعد الی مثاکر













وَلَا تُكَلِّمُوهُنَّ حَتَّىٰ يَخْرُجُوا مِنَ الْعِلَّةِ ۚ ذَٰلِكُمْ يَحْكُمُ لَكُمْ ۖ وَاللَّهُ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝  
 اَللّٰهُ عَلَیْكُمْ وَمَا ارْسَلْ عَلَیْكُمْ مِّنْ رَّكْبٍ اِلَّا لِحُكْمٍ ۖ لَّعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۚ وَاقْعُوا لِلّٰهِ اَعْلَمُوْا اِنَّ اللّٰهَ یَكِلُ سَیِّئَ عَلَیْكُمْ  
 حَسْطَانِی سے سورقوں کو ہر سو بھیں انی حدت نکالت کہ لود کو دستور سے مایدت کہ دستور سے مس مد کرواگو  
 سائے کو ماریادی کر ہو کوئی یہ کام کہ ادسے سائیا اناسٹ ہیرا و حکم اس کے مسی یاد کرو حسان امدا و تمیر ہے  
 اور حواد ماری تمیر کتاب اور کام کی امین کہ تم کو سچھا۔ ٹے و تر ہو اسد سکھاں کہو کہ اسد جسٹ حاتا ہے **ف**  
 اسد مائے اس آت مال میں رکھد مائے جب کوئی شخص کسی عورت کو ہسی طلاق دے جس میں حجت ہو سکتی ہے تو سگو  
 چاہیے کہ اسما معاملہ کرے یعنی عدت جیہ بقدر امکان رحمت ماتی رہے لود اس عصمت نکاح یحسٹ شویہ  
 دستوریت پیر اسدے کہ رحمت یگوارہ کرے بیت اجمیر تاؤ کی رکھے یہ کرے لود اسد سو چوڑے ہاسک کہ مدت گذر  
 حادے ہر او مکو ایہ کہہ سے عرت کو سادہ لکالے نہ تنقاق و حصمت و تقاح کے ساتھ ابن عباس و مجاہد و سرق  
 حسن و عمارہ و صحاح کہ برج و غیر مے کہہ ہے کوئی آدمی حورہ کو طلاق دیتا حٹ لک لکسا گذرے عرد لمو حالی  
 تو اس سے دوج کر ماصر دے کوتا کہ عیر کے یاس حادے ہر طلاق دتا وہ عرت کئی مٹے ت گذرے کہ بہتی ہر طلاق دتا  
 یہ اسلے کہ مدت عدت کی ہسی جو حادے اسد لکالے اس ح کت ہی سے کما و وعید سائی کہ ایسا آدمی ظالم لکس  
 اس کے طلاق کام کرتا ہے اس حریتے ابو موسی سے رویت کس کہ حضرت اشعر میں رہا ہو کے منج کہا آک کیوں  
 حھا ہونے میں مر یا کمین لوگ اور طلاق دیتے مین او دہر حجت کہ تم مین یہ کہ مسلمانوں کی طلاق بہت عورت  
 کو صل مدت طلاق واد سیر یہ آیت ادری کہ اسد کی آیتوں کو مٹسی ہر ہیرا و سرق نے کہا وہ دھتھسے جے کہ  
 طلاق و مکر عورت کوتا اسے ہر رجوع کر مے عدت کو ٹرنا چاہتا ہے حسن قتادہ بیع مقال عطا خواصانی کاہ نور  
 ہے کہ مراد اس سے دھتھسے نہ حو طلاق دیکر کہتا ہے کہ مین لو بہتا تھا ما آرا د کرتا یا نکاح کرتا ہے ہر انکو لایع بتاتا  
 ہے اسد طلاق کو اد سپلارم کر دیا و بابا آیات خدا کو استہرارہ یکڑو آب عباس کہہ س آیت او سکھ مین ہر حود و ان  
 طلاق کے بطور کہیل تاسے کے طلاق دیتا ہے اسلے اسد و رسول لے اس کے کٹے طلاق مانڈدی کہ لو اب ہنسی ہر ہا  
 کرو عبانہ ہر صلست کہہ کوئی آدمی کسی کہتا مے ایسی دختر کو تیرے نکاح میں دیا کہ کہتا مین تو بہتا تھا یا کہتا  
 کہ مینے تجھ کو آزاد کیا ہر اسکو مٹسی بٹالنا او سپر اسد یہ آیت بھی حدیث او ہر یہ میں رو دھا آیا ہے کہ تین حوس  
 مین کہے ہسی او ہنسی جو حالی مین نکاح طلاق حجت او سکھ او دود و ابن ماص نے روایت کیا ہے تزدی نے حسن عو  
 بتا ہے حاکم نے صحیح کہا ہر اسد یہ احسان لکھا کہ دیکھو مجھے نمبر کثرت سست کو او تار ہر تم اس مٹ کو نہ ہو اور اسکا



ان جریجے نے کہا عورت جمیل و حشر یا رتبی نیچے والی استاح کے اوپر حاق سمعی نے کہا وہ فاطمہ بنت یسار تھی اگر مرد  
 رول اس آیت کا حق میں معتقل بن سار کے بدلے میں سدی نے کہا جی حق من حار بن محمد اس کے اور اس کے منت عم کو  
 اوتری ہو ان کتیرے کہا صحیح اول ہے فتح السیاس میں کہا حطاس اس آیت میں اولیا کو ہے اسامہ طلاق کی طرقت ابو  
 اسلیو کی گئی ہے کہ وہ سب میں نکاح مطلقات کے یا یہ حطاس نے ازواج کو لینے حب تم طلاق دیکھے اور عدت ہی ہو  
 مکی تو اس وجہ سے صحابہ نکاح کرے تم مع کر نیوالے کوں یہ جماعت حمیت جاہلیت پر جس طرح اگر رئیس امیر و شہ  
 اسات پر عورت کرتے ہیں کہ جو عور میں انکے بیچے تھیں اب وہ کسی دوسرے کے بیچے حادین کیوں کہ یہ حصول کسبت و  
 حادہ و ریاست و محنت و کمریا کے انگو یہ خیال اس کی حال رہتا ہے کہ وہ جس ہی آدم سے بہین بہین نکاح کو اس کے  
 لقوی و تواضع دیکر بچا لیا ہے اتنی ذالو الذلت یرضعن اولا کادھن حولیں کا میاں میں ادا ادا ان شتہ  
 الرضا عا و علی لکون لکونہ ررضعن لکونہ ررضعن بالمرء و طلاق کف نفس الا و سحاج لا نصا  
 فاللذہ یولیکہا و لا مولود لہ یولیکہم فی کل الکارب میل فلاح فان ادا اوصلا عت تان میں  
 و کثا و ر ملا احصاح علیہم ما وان اردت کما ان لست رضعوا اولا کما و ملا احصاح علیہم کثا و اسلمت  
 ما اسلمت بالمرء و اتقوا الله و اعلموا ان الله بما تعملون بصیر ۵ لڑکے والیاں دودہ ملا دین اس کو  
 لڑکوں کو دوسریس پور ہو کوئی چلبے کی پوری کرے دودہ کی مدت لڑکے والے یہ ہے کہانا پسا اول کا موافق  
 دستور کے تکلیف بہین کسی شخص کو مگر جو اس کی گھایا ہے نہ صر جایا ہے ما اپنی اولاد کا نہ لڑکے والا ایسی اولاد  
 کا وارث یہی یہی ذمہ ہے یہ اگر دودہ جاہلین دودہ حشر اما آپس کی رضا سے اور ستورت سو تو انگو کتا بہین اور  
 اگر کم لوگ جاہل کہ دودہ ملا لوالہ اپنی اولاد کو نہ بہین گناہ پر حب جو اگر دیا جو تمے و ما شہیرایا تھا سوانق دستور کے  
 و رد اس کے حان کہو اسے تہا ر کام دیکھتا ہے یہی اگر دودہ عورت میں طلاق ہوئی لڑکا و دودہ متیا تو مان دوسرے  
 نہ رہی اس کو دودہ ملا نیکو ماپ اس کا حرج اوٹھا رگا اگر اب پر گیا تو لڑکے کے فارت اس کا حرج اوٹھا دین ما دودہ  
 دوسرے کم میں حشر اوین اسی خوتنی سے لوسپی رد ہے باب کسی اور سے بلولے ماں کو سد لڑکے کو یہی روا ہے  
 مگر اسکے بدلے میں مان کا کچھ حق نہ کاٹ رکھی و اس آیت تریف میں اسے نکالنے الدات کو یا رشا و کیا ہے کہ وہ  
 اسی اولاد کو دوسریس کامل دودہ ملا دین اسکے بعد کچھ اعتنا رضاعت کا بہین بیجے یہ دیا ہے کہ جو رضاعت کو  
 پورا کر جایا ہے وہ ایسا کہ اگر انما سبطت لکونی میں کہ رضاعت محرم دہی جو باندہ و سال کے ہاں لڑکے دوسریس سے  
 زیادہ عمر کے بیچے لڑدودہ ملا تو وہ حرام نہ ہو گا رمدی لے اس کو لیے ایک علیحدہ باب مھر کیا ہے او میں اتم لڑکے



مرد عاقری کہ کہ حرام ہیں مصاعہ سو مگر وہی جو حاتی میں ہو لنگر آنتوں کو ہارے اور دودھ چھڑنے سے پہلے ہو کہ کہ  
کہ چھڑیت جس صحیح ہے سیدھے عمل اگر اہل علم کا صحاح صحت وغیرہ کہ حرام کہ نیوالی مصاحت وہی ہو دوسرے کے اندر ہوا کہ  
خود دوسرے کے لئے کہ کہ حرام ہیں کرتی جو ان کہیرنے کہا تندی متفرد میں ساتھ حدیث کا احادیث کہ  
رجال طرح صحیحین پرین مراد حاتی منحل مصاحت ہے طرح حدیث را رن عاقرین آیا ہے کہ حل بہیم صاحبز  
حصرت کا انتقال ہوا تو کسی فرمایا میرا بیٹا اب رہیم اندر چاتی کے مراعی مدت مصاعہ میں سبکی ایک دایت سے بہشت پر  
اسکو احمد و بجاری رویت کیا ہو سالیق فرمایا کہ وہ ایک سال میں نام کے ہو کر مر گئے دودھ جو باقی رہے انکو مرص  
حت پر اگر گیلی حارے مرد عاقر کہا ہے یہی مصاعہ بعد اکر نیکی یعنی دودھ کہ بہین سی بعد حلام کے دواہ اودا  
الکھیا لسی حدیث کی پوری دلالت اس آیت میں ہو و فِصَالَهُ يُزْعِكُم مِّنْ ذَٰلِكَ وَفِصَالَهُ تَزْكِيَةٌ لِّكُم مِّنْهُ  
قول کہ بعد دخول کے مصاحت حرام بہین کرتی ہے علی اس عاقر اس بن سعد و حابر ابوہریرہ ابن عمر ام سلمہ بن اسیب  
عطا احمد ہر مردی ہو سب طرف شماعی احمد اسحق ثوری مالک ابو یوسف محمد گئے بہین مالک سے ایک آیت یہ کہ نہ  
مصاحت دوسرے دواہ بہین یا بہین باہ او ضیف لے کہا دو سال چہ نام میں فرمے کہ احتیاب دودھ پیتا رہے تین تر  
تک یہی ادایت اور اعمی ہو یہی ہے مالک اور اعمی یہی کہتے بہین لگا دوسرے کہ میں دودھ چھڑا دیا کہ یہی کہتے  
لے اسکو بعد حصال کے دودھ پلوا دیا تو اس سے حرام نہ ہوگا سلیے کہ وہ دودھ بہنر لٹھام کے ہے عمر علی نے کہا ہے  
بہین مصاعہ بعد حصال کے شاید مراد دو سال میں شبطر جمہور کہ کہا ہے عواہ دودھ حیورہ یا یہ حیورہ یا مراد فعل  
ہے شبطر مالک نے کہا ہے واسلہ علم صحیحین میں جانیے سے آیا ہے کہ وہ رضاع کہیر کو تحریم میں ہو تر سختی تہین یہی قول  
ہے عطا ایش کا عاقر جن مردوں کے ساتھ انالید کہ تین تو بعض عورتوں کو کہید بہین کہ انکو دودھ ملا دوا کہی حبت  
حدیث سالم مولے ابی حدیفہ ہے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی بیالی  
سے فرما دیا تھا کہ تو سالم کہ دودھ پلا دے وہ بڑی عمر کا تھا یہ بدیاں میں مصاحت کو یاں کے  
کہ بہین ناما نہ مگر اولی سولے سمجھا ہے کہ حکم خاص بہین کے لیے تھا محمد پر کامل یہی ہے اہلی حجت حدیث  
عائشہ ہے صحیحین میں کہ حضرت نے فرمایا تم اسے عورت نہ دیکھو کہ تمہاری بہن یا کون میں مصاحت تو بہوں کو ہوتی ہے  
مراد جو ہو کہ انکہ اب رہہ فقہاء سب کا رصاہ سار اراج طہرات میں یہاں غیرے وعدہ کیا ہے کہ کلام اس کے پراپت مصاحت  
پھر آدین کا یعنی قول تعالیٰ وَاَمَّا ذَٰلِكَ فَانِیْ اَصْنَعُ ذَٰلِكَ فَوَکَالِیْ اِسْرَآءِیْنِ ہِم قول عائشہ صدیقہ میں کہ میں مصاعہ کہیر دے  
مخوذاط کو حارے کہ دڑ رہی حال ہی کیوں نہ ہو اللہ اعلم فقہ العیان میں کہا ہو کہ انہے بعد ذکر کلاخ و طلاق ذکر صا

۲  
روحانی علاج  
اسکا اردو دودھ  
نہاں نہیں ہے  
بہیم صاحب  
احمد و بجاری  
عطا احمد ہر





کر کے بیلے دخول سے کر گیا کچھ بہر مقرر نہ کیا تھا اور نہ ہوا کہ امین اس مقدمہ کی اسی رائے سے کہتا ہوں اگر یہ کہنا میل نہیں کیا  
 ٹیڑھا کر کے طوطے ہے اور اگر طوطا ہوئی تو میری اور شیطان کی طرف سے ہوگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی اس عورت کو پورا ہر ملنا  
 چاہیے دوسرا لفظ یوں ہے کہ نہ ہر مل دینا چاہیے نہ زیادہ نہ کم اور عورت ہے اور اسکو میراث ملیگی محفل میں بسیار شخصی ہے  
 اٹھڑے ہو کر کہا میں نے حضرت کو متاخر میں روضہ بنت و ہنق کے یہی حکم دیا تھا ان مسعود نہایت درجہ عورت ہو گیا کہ بہت  
 میں یہ لفظ ہو کہ لوگ تاجر کے تھے انہوں نے کہا ہم گداہی دیتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حکم دیا تھا تو  
 من روضہ بنت و ہنق کے احکام کو احمد و اہل سن نے روایت کیا ہے تو زنی نے صحیح کہا ہے جو عورتی اس بات سے روٹی  
 کہ انکا فتوے سے موافق فتویٰ جنک سالٹ ٹیڑھا اس حکم سے وہ عورت غلام ہے جو عورت روح کے حامل ہو کیونکہ اسکی  
 عدت وضع حمل ہے اگر وہ بعد ایک گھنٹہ ہی کے وضع کرے مدلیل عموم آیت **وَأُولَئِكَ أَكْثَالُ أَهْلُكُمْ** اَنْ تَقْصُصَ  
 كَحِكْمِمْ اَنْ عَمَّاس كَيْتے ہیں اور دوسرے جسے کہ اعدا اعلیٰ بن کا اسطرح کرے وضع باچار ماہ دس روز تاکہ دونو آتیوں میں  
 جمع حاصل ہو ابن کثیر نے کہا یہ ماحد حیدر یسکے ہی ہے اگر حدیث مسیحہ سلمیہ پہنچی صحیح میں آیا ہے کہ اسکا نام  
 سعد بن خلدہ گیارہ سال تھا تو وفات کو بلاتا تاخیر وضع ہوا دوسری روایت میں یوں ہے کہ بعد حدت و اس کے کچھ  
 صاحب نفا سے پاک ہوئی پیغام کرے و اولو کچھ لیے سی ٹیڑھی اولو اسائل بن نعلک ان کہ امین نہ تھا کہ اس سے یہ سہتہ  
 دیکھتا ہوں شاید تیرا ارادہ نکاح کرے گا ہے و لامذہب تو نکاح نہیں کر سکتی ہے حاکم کے چار ماہ دس روز گدین مسیحہ کتنی ہیں  
 جسے بہت نامنی شام کو اپنے کپڑے پہنکر ماسحہ لڑتے آئی مسئلہ بوجہ و مایا تو حدت کے کل گئی جب بیا ہو گیا مجھ کو  
 حکم دیا کہ اگر میں ماسک سمجھوں تو نکاح کر لوں ان عبد اللہ کہتے ہیں جب حجت ان عمامہ کی گئی تو انہوں نے جوع  
 کیا و ایل اس حجت بجمع کی یہ ہے کہ صحابہ اس عمامہ مطابق حدت مسیحہ فتویٰ دیتے تھے یہی قول ساری اہل علم کا  
 ہے اسطرح اس حکم سے وہ روح ششٹی ہے جو لوڈی ہو کہ اسکی حدت نصف حدت حرہ ہوگی یعنی دو ماہ یا نہایت ہی  
 قول ہے کہ جو ہو کہ کیونکہ جب اسکی حدت حرہ کی حدت حرہ ہی تھی تو حدت ہی نصف ہے یہ مان اس سیر پر بعض ظاہر  
 حاکم داما کو اس حکم میں برابر بلاتے ہیں مدلیل عموم آیت **ثُمَّ لَیْسَ لَکُمْ جُنَاحٌ عَلَیْکُمْ عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ سَخَطَ**  
 راسخ ہے سعید بن مسیب بن العالی نے کہا یہ مدت چار ماہ در شب کی واسطے ہے کہ اگر حمل ہو تو ظاہر ہو جاوے اسطرح  
 حدت ان مسعود میں آیا ہے کہ خلقت تہاری ان کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفہ رہتی ہے یہ چالیس دن علقہ  
 بہر چالیس دن نصف ہر فرشتہ اگر روح پہنکا جاتا ہے مدتیں چلے چار ماہ ہوئے دس دن اور بطور احتیاط کہ  
 گئے کیونکہ بعض نہیں کہ موت میں اس مدت میں کت بچ کر کی بعد نفخ روح کے ظاہر ہو جاوے گی و اما علم ہی حکمت ان

راوا الیہ ہو ہی بیان کی ہے اسی لیے امام احمد نے کہا ہے کہ عدت ام ولد کی اس جگہ متلحہ کے ہے کیونکہ وہ صلحہ  
 کے مراسم ہو گئی ہے حدیث عمر بن العاص ہی اس لیے دلیل ہے اوہوں نے کہا مقتدہ مذکورہ ہم پرست ہمارے کی عدت ام  
 ولد کی جب کہ اس کا سیدہ جابرہ ماہ دس برس ہے رواہ احمد و ابوداؤد و ابوداؤد مآخذ امام احمد سے حدیث کا  
 انکار ہی آیا ہے کسی کہ قصیدہ کو عمر و سماعثہ بنین ہو مگر ایک گروہ سلف اسی حدیث کی طواف کیا ہے طواف مقتدہ  
 نے کہا عدت ام ولد کی نصف عدت حرمہ ہے یعنی دو ماہ پانچ سبب اوصیہ لے کہا تین حصص عدت کر کر ہی قول ہے  
 بعض صحابہ و تابعین کا مانگ شامعی و احمد کے نزدیک ایک حیض کافی ہے ہر سبط ایک جماعت تابعین ہی گئی ہے  
 ابن عمر ہی اس کی فائل ہیں ایت لڑکا اگر وقت وفات کے حاضر تھی تو وہی حصص عدت کو کافی ہے مانگ کہا اگر  
 حیض نہیں آتا ہے تو تین مہینہ عدت کرے شامعی و حماد کہ ایک ماہ تین دن بہتر ہیں فتح السیاق میں کہا ہے کہ آیات  
 ماحجہ آیت ماعدہ کی جس میں ایک سال کی مدت آئی ہے اگرہا پیادت ملاوت میں مقدم ہو جوہور کا اسیدہ احاء ہے  
 ف لعل فاد انکھن آملھن لکنہ کسی جگہ گیا کہ مدت عدت مکے لگ کر ما سوہر متونی یہ وہ جب ام حبیبہ زینب سے  
 جھمن لے کہا حضرت و ما محلال نہیں کسی عورت کو حایان کہتی ہے اسر و دوم آخر یہ یہاں کہ سوگ کرے کسی بہت  
 زیادہ تین دن ہو مگر جاندہر چار ماہ دس دن رواہ السنن ام سلمہ صحیح میں آیا ہے کہ میری بیٹی کا سوہر مر گیا اسکی  
 آنکھ دھم کو آئی مے حضرت یوحیا کیا میں اسکو سر لگا دوں دو یا میں بار ہی فرمایا کہ نہیں عدت چار ماہ دس  
 روز کی ہے حالیت میں تو ایک سال تک ہوتی تھی یہ مدت ام سلمہ لے کہا عورت کا شوہر جہاں تو وہ ایک ہی جگہ  
 بیٹھتی رہے سے سر کر پڑے سببی خوشنود لگائی ترک کہ سال نہ گذر جاتا ہر بعد سال کے لنگر ایک سببی بیٹھتی سر  
 ایک گدہ یا بکری یا چڑیا لاتی اسکو اپنے مے سر گزرتی وہ حال و مر جاتا ہی لیے اس عاص نے کہا ہے کہ یہ آیت  
 ماحجہ آیت ماعدہ ہر مطلب تھیرا کہ سوگ کہتی ہیں ترک زینب کو یہی خوشنود ملا و یہ پنے جہاں کرا زینب ذکر سے یہاں  
 عدت وفات میں وہ جب کہ اسکا ایک ہی قول ہے عدت حرمہ میں احب ہیں یہ یہی ایک ہی قول ہے عدت مائے  
 میں دخول میں محسوس گدہن جوٹی ٹری آسا و ٹری سلکا فزہ سارہن اسلیہ کا آیت کریم عام ہو ٹری الوصف کہتے ہو  
 کا فزہ سوگ نہیں ٹھہرنا منع مالکی ہی سبط گئی ہیں انکی دلیل یہ حدیث ہے کہ کسی عورت سو نہ اسکو روح کے کسی کے  
 لیے تین دن سو زیادہ سوگ کرنا محلال ہے یہ حدیث ام حبیبہ کی اور پکر چکی ہے اس میں قیامان کی ہے جو حکم تعبہ  
 کا فزہ کرا سارہ الوصف و ٹری کسبہ کو سبب عدم تکلف کو مسلمان ٹری ٹری سبب نقصانک ملا و یہاں و فزہ و فزہ  
 حل ہو جگہ نقصان عدت ہی قول ہے محاکم ریح کا علیکم سر مراد اسکی عورت میں اس عاص نے کہا عصبےت کو





کہ تم انکا ذکر کرنا جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ اس میں ایک طرح کی توجیہ ہے جو مایہ تھا علیہ السلام انکے کلمہ تھا انوں  
 انکے کلمہ ایک جماعت ملت کے کہا ہے کہ وہ دودھ وہاں سے اس گاہ نہ پڑی ہو اس سانس کا اس کا حریرے ہی اضمیاء  
 کیا ہے یعنی یون کہہ کہ میں تیرا عاقب ہوں تو مجھ سے مراد کر کے میرے سانس سے نکاح نہ کیگی ہی نہ ایک جماعت ملت سے  
 مروی ہے محابہ کے کہا یوں کہے کہ تو مجھے موت مگر میں تجھ سے نکاح کرونگا قادیانہ کے کہا اس نیت کا اور سے عدہ لے  
 کہ وہ اسکے وہ دودھ سے مایہ کرے اس مایہ لے کہا مراد یہ کہ چیکے سے عدت میں مایہ کرے یہ حرجت ت لوری ہو تو طاهر  
 کرے اس کیتیرے کہا یہ ہی متصل ہے کہ آیت ان میں عام ہو اسی لیے یہ فرمایا ہے کہ اگر کسی کو تو معروف مات کہ جو  
 یہ کہنا کہ مجھ کو تجھ میں عصیت ہو عقیدہ نکاح اقل معروف و میراد ہے کہ اس کے ولی سے مات کہدے کہ تم حلی مکر مامی  
 اس کو یہ مایہ نہا نہا کہ مجھ سے کہدو و تمہو لے کہا مراد نکاح اس گاہ نکاح ہے یعنی معتدہ تو کہے کہ تو مجھے نکاح کرلو  
 ملکہ تعریف کرے کسی کہا مراد جماع ہے یعنی یون کہہ کہ میں کیر الجماع ہوں تاکہ اس کو نکاح میں عصیت پیدا ہو شامعی  
 اس طرف گئی ہیں اس عطیہ لے کہا امت کا جماع ہے اس بات پر کہ معتدہ سے پیشری سے بڑگی کیا ت کہ کرے صبر و کرجع و  
 عیوہ یہ حرج ص لادری کہ ہی گھسکو جائز ہیں یہ ملکہ سپری اصحاب ہے کہ عدت زوجہ و عدہ دینا یا مایہ کمار می لگی  
 کے لیے یا سید لڑی کے مقدی میں عدہ کرنا مکروہ ہے کتاب و مراد حکم عدت و قدر ہے یعنی مدت معین بقولہ تعالیٰ  
 اِنَّ الْفُلُوۡةَ کَانَ عَلٰی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰلًا مَّکْرُوۡۤہًا یَحْکُمُ کُلُّ نَکَاحٍ مَّا دُمِنَا عِدَّتُہٗنَّ حَرَامٌ ہے ہر سب کا اتفاق ہوا صل سے  
 مراد آخر مدت عدت اس جماع اور ایک جماعت تا تعیین کے کہا ہے کہ جب عدت ہو چکے ہے تب تک نکاح نہ بادی ہوا کہ تیر  
 نے کہا علما کا اصحاب ہے اس بات پر کہ عقد اندر مدت عدت صحیح ہیں اگر کسی کو لیا ہے یہ دخل ہی ہوا تو دونو  
 میں تفریق لادری و لگی یہ ہمیشہ کو وہ ادیر حرام ہے یا نہیں اس میں دو قول ہیں جمہور نے کہا وہ حرام نہیں ہوں بعد  
 نقصا عدت کو جا ہے خطہ کرے تاکہ نہ کہا وہ ہمیشہ کے لیے ادیر حرام ہو چکی اکی دلیل یہ ہے کہ عمر صی لہ عدہ لے کہا  
 ہے جمہور نے ان نکاح اندر عدت کے کیا اگر اس تو ہر نے دخل ہیں کیا ہے تو تفریق ہو جاو لگی ماتی عدت کو پورا کر  
 تیجھ ایک طبع خلیہ خطا کے ٹپے گا اور جو دخل ہو چکا ہے تو بعد تفریق کے وہ اگلی عدت پوری کر کے ان دوسری عدت  
 پوری کرے یہ کہی وہ عورت اس شخص کی حور و بہین ہو سگی اہل علم نے کہا ہے و ماخذ اس حکم کا یہ ہے کہ سب شہر ثنائی  
 لے حلی کی اسکی مدت معین ہوتا کہ نہ تو اس سزا ہی خلاف اسکے قصہ ملی کہ وہ ہمیشہ کو ادیر حرام نہیں ہوں جس طرح  
 قابل میراث ہو محروم ہو جاتا ہے شافعی نے اس کو مالک سے روایت کیا ہے یہی نے کہا قول قدیم انکا یہی ہی ہوتا  
 مگر یہ اس کے صرح کیا بقول رضی کہ وہ اس کو حلال ہے اس کیتیر کہتے ہیں انہ کو مرقع ہی ہے ملکہ سروق

ملکہ سپری  
 عدت میں مایہ  
 کرے صبر و کرجع و  
 عیوہ یہ حرج ص  
 لادری کہ ہی  
 گھسکو جائز ہیں  
 یہ ملکہ سپری  
 اصحاب ہے کہ  
 عدت زوجہ و  
 عدہ دینا یا  
 مایہ کمار می  
 لگی





تھا تاہم لگانے سے پہلے طلاق دی دوسرے کہ مہر ٹہرا تھا تاہم پہلے طلاق دی دوسری باتی میں ایک کہ مہر ٹہرا تھا  
 تاہم لگا کر طلاق دی تو پورے مہر لازم ہوا یہ سونے نسائین مذکور ہے دوسرے کہ مہر ٹہرا تھا مگر تاہم لگا کر طلاق دی  
 اس میں مہر مثل پورے چاہیے یعنی جو اس عورت کی قوم میں رواج ہے موضع قرآن میں بعد اسکے یوں کہا ہے کہ  
 جب خلوت ہو چکی تو گویا تاہم لگا یا انتہے یہ مسکت خفیه کا ہے تحقیق یہی کہ اعتبار سیدیں کل ہے نہ مجرد خلوت کا گوہر  
 پر وہ کیوں نہ ہو پورے ابن کثیر کہتے ہیں یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ متعہ خاص ہے ساتھ اوس حالت کو جب ذکر پہلی  
 آیت میں ہو چکا ہے کیونکہ اس آیت میں آدمہ ہر فرد و احب کیا ہے جبکہ خاندنہ دخول سے پہلے طلاق دی ہو اگر وہ  
 کوئی متعہ وجب ہوتا تو اس کا بیان آنا ضرور تھا جبکہ اس آیت کو آیت قبل سے جس میں خصاص متعہ اوس عورت سے  
 تھا ملادیا گیا ہے والد علم نصف کرنا مہر کا اس جملہ میں امر مجہد علیہ ہے در بیان علماء کے کسی کا اس میں اختلاف  
 نہیں جب مہر ٹہرا ہو چکا ہو دخول سے پہلے فرقت ہوئی تو اب نصف مہر مفروض وجب آیا مان نزدیک سے طلاق  
 کے اگر خلوت کی ہے گو دخول نہ کیا ہو سارا مہر لازم آویگا یہی مذہب ہنوافی کا قدیم میں خلفاء راشدین نے بھی یہی  
 حکم دیا ہے مگر ابن عباسؓ آج ہے کہ اگر ایک شخص نے بیاہ کر کے خلوت کی مس نہیں کیا نہ طلاق دیدی تو اوسکو  
 آدھا ہی مہر ملے گا دلیل آیت باتی فاعی ہے کہا ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں ظاہر کتاب یہی ہے فتح البیان کا لفظ  
 یہ ہے کہ اس آیت میں دلیل ہے اس بات پر کہ وجب نہیں ہے و اسطر اس طلق کے متعہ کیونکہ یہ مقابلا میں مطلقہ قبل  
 البناء والفرض کے واقع ہوئی ہے جو مستحق متعہ ہے اس بات پر اتفاق ہے کہ جب عورت سے دخول نہ کیا اور مر گیا مگر مہر  
 مقرر ہو چکا تھا تو وہ سببیت کے مستحق پورے مہر کی ہوگی میراث لیگی عدت کر لگی خلوت میں اختلاف ہے کہ قائم تھا  
 دخول ہے یا نہیں مہر پورا لیگی یا نہیں اول مذہب ہے مالک کو نہیں دخل و اربعہ و جمہور اہل علم کا اکثر نزدیک کا مل  
 کے ساتھ عدت پہنی اگر یہ ثانی مذہب وجب نصف مہر ہے ظاہر آیت یہی ہے کیونکہ مراد سبب سے جماع ہوتا ہے  
 اس صورت میں عدت وجب ہوگی اس طرف یہی ایک جماعت سلف گئی ہے یا مراد بات ہے کہ عورت اپنا حق وجب عاف  
 کر دے کہ اس صورت میں شوہر پر کچھ دینا لازم نہیں آتا ہے ابن عباسؓ نے کہا یعنی فیہا حق ترک کر دی ہو یہی قول ہے  
 ایک جماعت تابعین کا فاسمین اختلاف ہے کہ الذی یبیکہ (۱) کا کون مراد ہے حدیث عمرو بن شعیبہ ابن جابر عن جابر بن عبد اللہ  
 ہے کہ ولی عقدہ نکاح زوجہ رواہ ابن ابی حاتمہ وابن مردودہ ابن جریر ہی قول ہے ایک جماعت کثیر کا صحابہ و تابعین  
 سبط ابوجنیفہ و ثوری و داؤد اعمی محمد بن قزلی ہی گوئی ہیں ایک اور ابن جریر نے اختیار کیا ہے یعنی جس طرح ولی کو دنیا کی  
 کا مال ہو لیغیر جو جائز نہیں ہے سبط حدائق کا یہی اختیار اسکو نہیں ہے دوسرا قول ابن عباسؓ کا یہ ہے کہ مراد باپ بہائی

عورت کا ہے یا کہ نیر اور سکے اوس کے کچل میں ہو سکتا ہے وادولی ہے ہر طرف ایک گردہ تالین کا گیا ہے ہا  
 کا مہر ہی ہی ہے اسکا ماحدیہ سے کہ یہ مہر عورت کو اسی ملی لے کو ادیا ہے تو اس سکواس مہر تصد سجا  
 ہے یہ مانی میں مکر لے کہا اندیہ معاف کرنے کا اوس دیا ہے جس عورت نے معاف کیا ہو گیا اگر یہ کیا  
 سکل کیا اور ولی نے معاف کر لیا تو بھی روا ہے اس سے معلوم ہوا کہ عفو ولی صحیح ہے گو عورت رشیدہ ہو لیکن سمجھ دار  
 ہو و شمار ہی فول سے یہ کہ ہے مگر جس مہر سے لے اوپر لکھا کیا تو انہوں نے رجوع کر کے کہا مرد و عورت سے نہ ولی ملکہ  
 اسیر ملکہ کر سیکو بیار ہوتے تھے اس حریرے کہا حطاب ان تَقْضُوا کما مرد عورت سے اس عفا سے لے گیا اور  
 سعدیہ ہو جو عفو کرے یہی فول سعی سے ہی مردی ہو تھا بدیجی محاکمات میں جیاں یہ توری اور کہا فصل  
 ہے کہ عورت آدھا چھوڑے یا مرد ویرا دیے اسی لیے یہ فرمایا ہے کہ کم انیس کے فصل کو نہ ہو لو ملکہ یا مہر اسکا ترناؤ  
 کہ وہ حدیث علی مرتضیٰ سے مروی آتا ہے کہ ایک ایسا راہ گریہ آگیا کہ موس ایسے ناخاکہ کو دہشت سے کاٹ لگا فصل کو  
 ہو گا و گا حال ملکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہو لو تم فصل کہ انیس الحدیث رواہ ابن عدیہ عوں میں عمدہ  
 کہتے ہیں میں بایں دو تہمد و کے اوٹھا مٹھا کرنا ہا سحت عم میں رہتا او کو دیکھا کہ بہت آگے کھڑے ہیں میں عمدہ  
 حوتو ملے ہیں اچھی سواری پر چڑھتے ہیں یہ جہاں میں عید کے مٹھا تو بہت میں ملا تم فصل کہ انیس فاروق  
 یہ کہ وجہ کوئی سائل آئے اور تہا پاس کچھ دیکھ دیکھ ہو تو اسکو دوا ہی دید و رواہ ابنی حاجہ فتح الیایا میں

یکو راجح کہا ہے مراد اللہ فی ہدیہ عقدہ الکفاح سے زوج ہر ولی حاصلاً علی الصکوات الصلوۃ الوسطی

قَوْمُ اللَّهِ فَبَيْنَ ۚ كَانَ جَعَلْتُمْ مَوْرَحًا أَوْ دُمًّا نَا ۚ وَآءِ آمِنْتُمْ ۚ فَادْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلِمْتُمْ مَالَهُ ۚ تَكُونُوا عَالَمِينَ

حدیث ہرم ہارون بن ہارون والی ہمارے سے کہہ رہا ہے کہ اگر اس کے گھر کو ڈھونڈو ہو تو پادہ ٹرہ نہ یا سو ابہر سوقت میں

تو یاد کرو اللہ کو جیسا تم کو سکھا یا ہے جو تم نے حاسے تھے الی غار صبر ہے کہ دن اور رات کے سچ میں ہوتی ہے

ہکا تصد یادہ کیا حلال کے حکم میں ہمار کا حکم وادیا کہ دنیا کے معاملے میں عرق ہو کر رنگی ہو سوا ہو سوا

عصا کا تصد یادہ کہ سوقت میں دیا کا تسک اکثر ہو رہا ہے کہ کسی کو اس کے کپڑے ہو یہی معلوم ہوا کہ جس کت سے

ثابت ہو کہ آدمی ہمار میں ہیں ہے اس کے شمار ٹوٹی ہے جیسے کہا مایا یا کسی سے ماس کرما اور سو اس کے ہر ہر

کہ لڑائی کا قوت ہو تو نا جاری کو سواری یادہ وادیا کہ سے مازہ ہے گو نکل کی طرف ہی ہو ف سیکرے

اس آیت کریمہ میں حکم صحاحط صلوات کا فرما کہ مار کو اوقات میں اگر وہ اسکی صحاط کہ جو طرح صحیح میں اس

سے آیا ہو کہ سے حضرت میو جیا کوں عمل مصل ہے وایا مار پڑھنا وقت پر یہ کہا ہے کہوں عمل فرمایا جہاد کر



راہ ضابطہ میں لکھا ہے کہ کون کا فرمایا نیکی کرنا مانا ہے اگر کوئی چھٹا تو اور زیادہ فرماتے تم فردہ نے کہا حضرت نے  
 ذکر اعمال کیا ہے فرمایا بہت محبوب اللہ کو اعمال میں جلدی پڑنا نماز کا ہے اول وقت میں دو رکعت رکعتوں کو ابوداؤد  
 اور ترمذی نے بھی روایت کیا ہے ترمذی کو کہا ہم اس حدیث کو طریق عمری سے پہچانتے ہیں وہ نزدیک الحدیث  
 کے قوی نہیں ہے یہ سب نمازوں میں زیادہ تاکید نماز وسطے کی فرمائی سلف و خلف کا اختلاف ہے کہ وہ کونسی نماز  
 ہے علی ابن عباس نے کھا صبح کی نماز ہے یہی قول ہے ایک جماعت صحابہ و تابعین کا اس حدیث شافعی بھی لگے  
 ہیں اس لیے کہ قنوت اسی نماز میں ہوتی ہے وسطیٰ اس لیے شہری کہ اس میں قصر نہیں ہوتا یہ درمیان دو نماز باجماعی  
 کے جو جن میں قصر ہوتا ہے یعنی درمیان عشاء و ظہر کے یا اس لیے کہ درمیان دو نماز جہر اور دو نماز سر کے جو بعض  
 نے کہا نماز ظہر ہے زید بن ثابت کا قول یہی ہے حضرت اسکو وقت دوپہر کے پڑھتے تھے یعنی یہ ہے  
 دن کا اس سے زیادہ کوئی نماز اصحاب پر سخت نہ تھی اس میں زید نے کہا وہ نماز ظہر ہے حضرت وقت دوپہر  
 کے پڑھتے آپ کہتے تھے ایک یا دو صفیں ہوتیں لوگ قلیل و تجارت میں ہوتے یہی قول ہے بعض صحابہ و تابعین  
 و ابو حنیفہ کا بعض نے کہا وہ نماز عصر کی ہو ترمذی و بیہقی نے کہا یہی قول ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا اور  
 نے کہا یہی قول ہے جہور تابعین کا ابن عبدالبر نے کہا یہی قول ہے اکثر اہل شریک ابن عطیہ نے کہا یہی قول ہے  
 جمہور ناس کا حافظ و سیاطی نے کتاب کشف الغطا میں اسی پر فیض کی ہے ایک جماعت کثیر صحابہ و تابعین سے جنکے  
 نام ابن کثیر نے یزید میں اس طرح نقل کیا ہے امام احمد بن حنبل نے اس طرف سے کہیں باوردی نے کہا شافعی ہی اس طرف میں اسناد  
 نے یہی صحیح ہے ابو حنیفہ و ابو یوسف محمد سے اسی کو ابن حبیب مالکی نے اختیار کیا ہے اس پر دلیل ذکر کی ہے علی مرتضیٰ نے  
 کہا حضرت نے دن خراب کے فرمایا باز کہا انہوں نے یہ کو صلوٰۃ وسطیٰ نماز عصر سے اللہ انکے دلوں اور گہروں کو آگ  
 بہر و پہر اسکو درمیان مغرب و عشاء کے پڑا دیا احمد و اخرجہ الشیخان ابوداؤد و الترمذی و النسائی و غیرہ  
 من اصحاب السانید السنن الصحیحہ من طرق بطولہ کما ابن کثیر نے ایک قد ارشاد صاحب ریث صحیحہ حسنہ کا بیان  
 میں ذکر کر کے کہا ہے کہ یہ حدیثیں مخصوص ہیں اس مسئلے میں نہیں کسی ورثے کا احتمال نہیں ہے حکم محافظت کرنیکا  
 اس نماز پر ہی کا لو کہ ہے حدیث صحیحہ میں ابن عمر سے مرفوع آیا ہے کہ جبکی نماز عصر گئی تو یا اسکو بدل مالٹ  
 گئے دوسری روایت صحیحہ بریدہ یوں ہے کہ جلد پڑھو نماز کو اگر کہیں جسے ترک کیا نماز عصر کو اس کے عمل اکارت  
 گئے ابو یوسف وغیرہ نے کہا حضرت نے وادی حمص میں یہ نماز عصر پڑائی یہ فرمایا یہ نماز عصر کی گئی تھی تم سے  
 اکلہ پڑھو انہوں نے اسکو مضائع کیا سن کہو جو کوئی اس نماز کو پڑھ گیا اسکو دو ہزار اجر ملیگا اسکے بعد اور کوئی نہیں ہے







اوسى کو اسوں سے پکڑنا چاہیے ماقی اقوال اے محض میں کی طرح لائق تحت کے ہیں جو سکے یہ عدم محبت  
اُس صورت میں ہے کہ کوئی محاصرہ موجود نہ ہو یا یہ جنگہ معاصرہ موجود ہے اور وہ بھی اعلیٰ درجہ کا صحیح فوجی  
دناست ہو تو کسی طرح یا اموال کے اٹال ماروں یا احوال ماروں سے لائق تعلقات نہیں ہو سکتے ہیں حال  
لے کہا ہو ساری اقوال میں یہ صحیح یہی قول ہے کہ صلوة وسطے مار عصر ہے کیونکہ اس بات میں احادیث صحیحہ  
وارد ہوئی ہیں اسے **ف** قوت کے معنی میں حقوق ذلت مسکینی خواری عاخری کے یہ امر مستلزم ہے اس بات  
کو کہ مار میں بات کرنا چاہیے ہی ایسے حکم حضرت نے اس مسود کے سلام کا جواب میں دیا تو یہ حد کرنا  
ان فی التکلف کشفاً صحیح مسلم آیا ہے کہ معاویہ بن حکم سلمیٰ سے فرمایا کہ یہ مار ہے ہیں کوئی تو کلام مردم سے  
لائق نہیں یہ تو تشبیہ و تمثیل ہے کہ معاویہ بن حکم سلمیٰ سے فرمایا کہ یہ مار ہے ہیں کوئی تو کلام مردم سے  
ست کرتے ہو تو کام کج کہتے یہاں تک کہ آیا انہی سے حکم ہوا کہ جیکے کہ یہ وہیوں رواہ احمد الجامعہ  
ان حاکم جامع علماء یہ حدیب مکمل ہو گئی ہے اسلئے حکم کلام در مار کے لئے میں ہوئی تھی پہلے سحر سے  
دریہ کے اور بعد ہجرت کے طرف اس حدیث کے طرح کہ حدیث ابن مسعود میں آیا ہے کہ ہم سلام کرتے تو حضرت فز  
ہجرت کے طرف حدیث کے اور وہ مار میں ہوتے ہو کہ جواب دیتے ہم یہ کہہ کر آئے سلام کیا تو جواب دیا ہمارا حیا  
اور ہر کوہر گیا حکم سلام سیر اور مانا ہے اس لیے جواب دیا کہ میں مار میں تھا اندھو سیاح حکم جانتا ہے کہ تاج محلہ  
ایک حکم ہے کہ مار میں ماتہ کرواں مسودیر کے سلمان مہاجر حدیث ہے یہ وہاں سے کہ میں آئے کو سحر دیتے  
کو ہجرت کی اور یہ آیت **وَقَدْ أَتَىٰ الْمَدِينَةَ** ملا حلاف ملی ہے اسلئے یہ کہا ہو کہ درین راقم نے جس کلام کی حد  
سلطان ابی سمجھ کے اس آیت سے تحریم کلام پر پید لال کلیہ ہے والدہ اعلم بالصواب یہاں مطلب یہ کیا ہے کہ یہ حدیث  
بعد ہجرت کے ہوئی گویا دو مار کلام کرنا مسلح و دمار حرام نہیں کہتے ہیں بلکہ قوم نے ہمارے چھاں میں سے کسی کو  
اعتبار کیا ہے مگر پہلی بات ظاہر تر ہے حدیث ابن مسعود کو جس میں ذکر دینے جواب سلام کہ ہے ابو یعلیٰ نے یہی روایت  
کیا ہو اہل علم نے کہا قوت کو تیرہ ستم میں ان معول کو سوکانی سے لال و طار میں ذکر کیا ہے کہ اس کا مخرج بلذخ  
یہ بھی درج ہیں بیان میں سے سکوت معین ہے دلیل حدیث مذکورہ فوت اور یہ جو مار صحیح یا در میں پڑ ہی حالی ہو  
اس میں احادیث مختلفہ آئی ہیں کسی میں بلکہ کسی میں اندر کر کے کسی میں اسے ماروں میں کسی میں محض ماروں  
میں کسی میں محض ہواں کسی میں مطلقاً ملا حصاص آیا ہے راجح یہ ہے کہ حاصل ہے ساتھ ہواں کے اسکی تک  
نہج مسقطہ میں معصل مرقوم ہے **ف** حد تک یاد لئے ماروں کے حالت تغل کا حکم دیا کہ جب مار



کیا نہایت سہو ہے کسی نے انکار کیا اسکا پس کیا فتح الیساں میں لکھا ہے کہ اس آیت میں یہ کمال اگر یہ عباد  
 ہر حال میں کمال میں لارم ہے یہ ہمارو طرح ہے ایک وقت قتال کے یہاں ہی ہمارا رہتے دوسری  
 وقت قتال کے اسکا ذکر سورہ ساء میں آویگا کہ تہیہ فرمایا جب ہم حاضر جم ہو تو یہ اسی طرح پڑھو یا  
 ہم کو حکم دیا ہے یو کو ع سجود قیام قعود تہجد رو دیو را ادا کرو کوئی کسر نہ چھوڑو والد کا تکر کمال یہ کا کر  
 کو طرح کے بعد ذکر مار حوت لے تا ورنہ ما ہے قَادِ اَطْلَعْنَا سَمَّ فَاَمَوْا الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَاتِبٌ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ  
 كَيْفَتَا مَقْصُودًا حَوَاشِيَاں میں صحت مار حوت کے آئی میں درکار اسکا سورہ ساء میں بھی اس آیت سے لے کر آویگا  
 وَاِذْ اَكْتَسَبْنَاهُمْ قَاتِلَتْ لَهُمُ الصَّلٰوةُ وَالَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْكُمْ وَيُؤَدُّوْنَ اَرْوَاحًا وَصَلَتْ اَرْوَاحُهُمْ  
 مَّسَاعِلًا اِلَى الْحَيٰثِ غَيْرِ اَحْرَابٍ اِنْ حَرَّسَ مَا كُنْتُمْ عَلَيْهِ كُمْ وَمَا مَعْلُومٌ فِي الْقَصِيحَةِ مِنْ مَعْرِفَةِ  
 اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَتْ مَتَاعًا بِالْمَعْرِفَةِ حَا عَلَى الْمُتَعَيْنِ اَنَّ كَذَلِكَ مَعْنِي اللّٰهُ لَكُمْ اَنَّهُ لَكُمْ  
 عَقْلُونَ اَوْ كَلِمَتُمْ مِّنْ مَّوَدِّ اَوْ جَوِّدْ حَادِيں تم میں عور من وصیت کر دیں ای عورتوں کو حج دیا ایک کس  
 کمال میں یا اگر وہ کمال میں تو گناہ میں میر جو کچھ کریں ایسے میں دستور کی بات اسد رر و سب ہو حکمت الاطلاق  
 والیوں کو حج دیا ہے وفاق دستور کے لارم میں یہ ہر واللون کو اس طرح کیا کرتا ہے اسد تہا ہر و سب اسی  
 آیتیں شاید تم کو تھک رہا ہو حکم نہا کہ مردیکے اختیار پر کہا تھا وارنوں کو دلوانا حوس کے حصے اسد ایک شیراز  
 عورت کا شیراز تو اب مرد کا دلوانا موقوف ہوا پہلے حج دیا لیسے حوڑا دیا تھا ہاں طلاق پر کہ تہہ شیراز تو تہہ  
 لگایا جو بیان سب یک حکم دیا کہ طلاق والیوں کو حوڑا دیا تہہ ہے اور اس میں کی صورت ہے آجکے حکم طلاق و  
 نکاح کے تمام ہو عرف اکثر علماء نے کہا ہے کہ یہ آیت مسوح ہے اگلی آیت سے تلاوت یا تھیں ارحہ  
 آسجہر فقہاء اس ریرے مثال ہی اسد عہد سے کہا تھا کہ آیت مسوح شیرازی تو اسکا لکھا کیا صورت اسکو  
 ہیں چھوڑ دیتے کہا لے شیعوں میں کسی حیر کو اسکی جگہ سے ہیں ملو لگا لے مصحف میں جگہ سب کو لکھا یا دہیں  
 ویا رواہ الحدادیں اس میں کہا جس عورت کا شوہر حاتا اسکو ایک سال کا عقد و سکنی دیا جاتا تہہ عورت نے  
 اسکو مسوح کر کے ثمن یا رنہ ترک تو ہر سے قائم کہا یہی قول ہے ایک عات صحابہ و تابعین کا لیسے اگر فی سوا لا  
 ہے تو ثمن لیکھا ہیں تربع لیکھا حکم وصیت نقد کا مافی درنا حیار ماہ دس روز اسکو مسوح کر دیا ابن ابیسیکے کہا  
 ماحد آیت میں یو تاکھا الذین امنوا اذ انھم نزلوا من الموضع قتال قتادہ نے کہا ہیں ملک ماح آیت میراث ہے  
 سحاری نے مجاہد سے نقل کیا ہے کہ اللہ نے سال تمام میں ہات ماہ میں شب کو وصت شیراز چاہے رہے جا کر

سے ہر حال میں کمال میں لارم ہے یہ ہمارو طرح ہے ایک وقت قتال کے یہاں ہی ہمارا رہتے دوسری  
 وقت قتال کے اسکا ذکر سورہ ساء میں آویگا کہ تہیہ فرمایا جب ہم حاضر جم ہو تو یہ اسی طرح پڑھو یا  
 ہم کو حکم دیا ہے یو کو ع سجود قیام قعود تہجد رو دیو را ادا کرو کوئی کسر نہ چھوڑو والد کا تکر کمال یہ کا کر  
 کو طرح کے بعد ذکر مار حوت لے تا ورنہ ما ہے قَادِ اَطْلَعْنَا سَمَّ فَاَمَوْا الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَاتِبٌ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ  
 كَيْفَتَا مَقْصُودًا حَوَاشِيَاں میں صحت مار حوت کے آئی میں درکار اسکا سورہ ساء میں بھی اس آیت سے لے کر آویگا  
 وَاِذْ اَكْتَسَبْنَاهُمْ قَاتِلَتْ لَهُمُ الصَّلٰوةُ وَالَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْكُمْ وَيُؤَدُّوْنَ اَرْوَاحًا وَصَلَتْ اَرْوَاحُهُمْ  
 مَّسَاعِلًا اِلَى الْحَيٰثِ غَيْرِ اَحْرَابٍ اِنْ حَرَّسَ مَا كُنْتُمْ عَلَيْهِ كُمْ وَمَا مَعْلُومٌ فِي الْقَصِيحَةِ مِنْ مَعْرِفَةِ  
 اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَتْ مَتَاعًا بِالْمَعْرِفَةِ حَا عَلَى الْمُتَعَيْنِ اَنَّ كَذَلِكَ مَعْنِي اللّٰهُ لَكُمْ اَنَّهُ لَكُمْ  
 عَقْلُونَ اَوْ كَلِمَتُمْ مِّنْ مَّوَدِّ اَوْ جَوِّدْ حَادِيں تم میں عور من وصیت کر دیں ای عورتوں کو حج دیا ایک کس  
 کمال میں یا اگر وہ کمال میں تو گناہ میں میر جو کچھ کریں ایسے میں دستور کی بات اسد رر و سب ہو حکمت الاطلاق  
 والیوں کو حج دیا ہے وفاق دستور کے لارم میں یہ ہر واللون کو اس طرح کیا کرتا ہے اسد تہا ہر و سب اسی  
 آیتیں شاید تم کو تھک رہا ہو حکم نہا کہ مردیکے اختیار پر کہا تھا وارنوں کو دلوانا حوس کے حصے اسد ایک شیراز  
 عورت کا شیراز تو اب مرد کا دلوانا موقوف ہوا پہلے حج دیا لیسے حوڑا دیا تھا ہاں طلاق پر کہ تہہ شیراز تو تہہ  
 لگایا جو بیان سب یک حکم دیا کہ طلاق والیوں کو حوڑا دیا تہہ ہے اور اس میں کی صورت ہے آجکے حکم طلاق و  
 نکاح کے تمام ہو عرف اکثر علماء نے کہا ہے کہ یہ آیت مسوح ہے اگلی آیت سے تلاوت یا تھیں ارحہ  
 آسجہر فقہاء اس ریرے مثال ہی اسد عہد سے کہا تھا کہ آیت مسوح شیرازی تو اسکا لکھا کیا صورت اسکو  
 ہیں چھوڑ دیتے کہا لے شیعوں میں کسی حیر کو اسکی جگہ سے ہیں ملو لگا لے مصحف میں جگہ سب کو لکھا یا دہیں  
 ویا رواہ الحدادیں اس میں کہا جس عورت کا شوہر حاتا اسکو ایک سال کا عقد و سکنی دیا جاتا تہہ عورت نے  
 اسکو مسوح کر کے ثمن یا رنہ ترک تو ہر سے قائم کہا یہی قول ہے ایک عات صحابہ و تابعین کا لیسے اگر فی سوا لا  
 ہے تو ثمن لیکھا ہیں تربع لیکھا حکم وصیت نقد کا مافی درنا حیار ماہ دس روز اسکو مسوح کر دیا ابن ابیسیکے کہا  
 ماحد آیت میں یو تاکھا الذین امنوا اذ انھم نزلوا من الموضع قتال قتادہ نے کہا ہیں ملک ماح آیت میراث ہے  
 سحاری نے مجاہد سے نقل کیا ہے کہ اللہ نے سال تمام میں ہات ماہ میں شب کو وصت شیراز چاہے رہے جا کر



نکل جائے یہی مطلب ہے، لفظ غیر اخراج اگر نکل گئی تو کچھ گناہ نہ ہو، اگر نہ عدت بتوڑو جب ہی ابن عباس نے کہا اس آیت  
 نے عدت کو نزدیک اہل کے منسوخ کر دیا اب جہاں چاہے عدت کرے یہ غرض ہے غیر اخراج سے عطا کرنے  
 کہا چاہے نواہل کے پاس عدت کرے اس کے گھر میں ہے چاہے کہین اور کل جاوے میراث ڈانگر سکنی کو منسوخ  
 کر دیا اب کہین جاری ہو سکتی نہیں یعنی اس آیت میں عدت کی سالہ پر دلالت نہیں ہے جطرح جہور نے خیال کیا ہے  
 چار ماہ و شب اس کے نکلنے میں بلکہ یہ تو دلیل ہے اس بات پر کہ زوجات کے لیے گھر میں کیسا کامل تک پہنچی  
 بعد وفات خود وصیت کر جاوے اگر انکی مرضی ہو ہی لیے یہ فرمایا ہے وَصِيَّةٌ لِّأَزْوَاجِهِمْ بِمَا رَزَقَهُنَّ مِمَّا رَزَقَهُنَّ  
 بَاتِ كِي وَصِيَّتِ تَابَ كَقَوْلِهِ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ وَقَوْلُهُ وَصِيَّةٌ مِّنَ اللَّهِ بِأَيِّ مَطْلَبٍ کہ تم انکو یہ وصیت  
 کر جاؤ ابن جریر نے کہا لفظ وصیئہ مرفوع ہے یعنی یہ وصیت تم پر فرض ہے انکو اس امر سے روکا نہ جاوے جو دلیل  
 غیر اخراج پر چاہے چار ماہ و شب گذر جاوے یا حمل وضع ہو اور وہ اس گھر سے باہر نکل جائے تو انکو منعم نہ کیا جاوے  
 لقوله فَإِنْ حُوجَّتْ أَلَا تَعْلَمْنَ کہ اس قول میں ایک تنجاء اور اس لفظ میں ایک سعادت ہو اس لیے کہ چاہے اسکو  
 اختیار کیا ہے بخیل ان کے امام ابو العباس بن تیمیہ رحمہمیں دو سورتوں کو سکود دیا ان میں ایک ابن عبد البر میں قول  
 عطا کا کہ آیت منسوخ ہے آیت میراث کو اگر مرد اس سے زیادہ چار ماہ و شب پر ہے تو ٹھیک ہے اور اگر مرد یہ ہے  
 کہ سکنی اتنی مدت کا ترک سیت میں اجنبین سے تو اس میں درمیان آمد کے خلاف ہے شافعی نے دونوں باتیں کہا  
 ہیں یہ بات کہ گھر میں شوہر کے تاعدت رہا و جب ہے اسکی دلیل حدیث فرعیہ بنت مالک ہے کہ انکا شوہر مر گیا نہ گھر  
 چھوڑا نہ نفقہ حضرت نے فرمایا اوی گھر میں رہے جسے جسکا خبریوت بھی جو جب تک عدت پوری ہو عثمان بن عفان  
 نے منکر اسی پر کیا رواہ مالک و اہل السنن ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے و ابن دینر نے کہا جب کل آیت اتری  
 حسین حَقًّا عَلٰی الْمُحْسِنِينَ ہے تو ایک آدمی نے کہا چاہوں حسان کروں چاہوں نہ کروں او سپر آیت اتری  
 حَقًّا عَلٰی الْمُتَّقِينَ بعض علماء نے اس آیت کو دلیل ٹھہرایا ہے وجوب تعد پر اس طرح مطلقہ کو خواہ مطلقہ یا مفروضہ یا  
 یا مطلقہ قبل سین یا مغل بہا نفعی وغیرہ سلف کا یہی قول ہے اسی کو ابن جریر نے بھی اختیار کیا ہے اور جو اہل علم  
 وجوب تعد کے مطلقاً قائل نہیں ہیں وہ کہتے ہیں تعد اسی کے لیے ہے جبکا ذکر آیت عَلٰی الْمُحْسِنِينَ میں گذر چکا ہے  
 اگلوں نے جواب دیا کہ وہ آیت اس طرح کی ہے حسین بعض افراد عموم کا ذکر کیا ہے کچھ تخصیص نہیں ہو نہ شہور  
 منصوبہ ہی ہو کسکی کہا اس آیت میں تعد واجب غیر واجب دونوں شامل ہیں وجب اگر کا ہے جسکو بنا و فرض  
 سے پہلے طلاق دی سوحب اسکا ہو جو باقی مطلقات میں کسی نے کہا مرد متعد سے ابجا نفقہ ہے ۸

سکتہ دلائے  
 بات اور اس سے  
 میں دو باتیں  
 چاہئے کہ اگر  
 جائز ہو کہ اگر  
 اگر مرد یہ ہے



اَلَمْ يَكُنْ لَدُنْكَ حُجْرًا مِّنْ دَارِهِمْ وَهُمْ اَوْفَوْا بِحَدِّ رُلُوْبِكَ فَالْتَمَسَ لَهُمُ اللّٰهُ مَوْدَةً اَلَمْ يَخْصُصْ لَهَا اللّٰهُ كَذٰلِكَ  
 فَصَلِّ عَلَى سَابِقِ كُلِّ اَكْدَرِ النَّاسِ لَا تَسْكُرُوْهُ وَقَالُوا اِنِّ سَبَّلَ اللّٰهُ وَاَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيْمٌ مِّنْ  
 ذٰلِكَ ثُمَّ صَلِّ عَلَى دَرَمَاحٍ مِّنْ صُفْحَةٍ اَصْعَاقًا كَبِيْرَةٍ وَاللّٰهُ تَعْلِيْمٌ نَّسْطُ وَاَكْبَرُ مَرْحُوْمٌ  
 لوے رو دیکھے وہ لوگ جو کھلے اپنی گہریاں تو اور وہ ہزاروں تھے موت کو ڈر سے یہ کہہ اللہ کے مرجاؤ پیچروں کو  
 حالانکہ اللہ بڑا صل کرنا سے لوگوں کو نہ لکھتا کہ نگ شکر ہیں کہ لے لڑو اللہ کی راہ میں اور حالانکہ اللہ سنتا ہو حساب  
 کوں جس سے اس کا ذکر میں لے لکھا اچھا جس کو وہ ہنگو دو مار کے کسوہ اور اللہ کی کتاب ہے اور کتابتیں اسی پائے  
 حاد گے و پہلی میں اس ہوا سے کئی ہزار شخص گہ مار لیا کیسے وطن جھوڑ کھلے انکو ڈر ہوا عیم کا لڑے سے  
 حی جھیا یا ڈر ہوا وہ اور اس ہوا القدر کا یہ ایک سرل میں سو چکر سارو گئے یہ سات کے بعد تمہیں کی دعا سید  
 ہو کر گئے تو کہ کس بیان سلسلے فرما کر حاد سے حی جھیا یا عشتے و تلسی کو ہیں جھوڑتی اللہ کو قرص دیا  
 یہ کہ جھاد میں جرح کرے سلی کا ادریتہ کہہ اللہ کے ماتہ کتابتیں ہے و اس عیاس کے کسا وہ چار ہزار تھیں  
 یا چالیس ہزار آدمی تھے انصالح کے کہا ہو ہار ہے وہیں سے والو مالک نے کہا کچھ اور پرتس ہار تھے انکو کا و  
 کا دم داو داں تھا قول ہے اس ہار کا انصالح کے کھٹ کی طر سے تھے سعیدیں خدا لیرے کہا اور عات کے تھو  
 عطا لے کہا یہ ایک کینا و ب ہو علیاں عام لے کہا واسطو ایک سے پر ہے اس عیاس لے کہا طاعوں سے باگوئے کہا  
 یہ جگہ جادیں جہاں موت ہو جس ملاں کھلم بر سوئے مرکز گئے ایک ہی کا گدہ ہوا انکی عا سے اللہ کے حلایا  
 بہت سے سلف لے کہا ہو یہ مود زمانہ سی ہر نیل میں ایک تہہ والے ہوا یہی میں کی آتے ہوا ما سدی و ماں اویر  
 حاتی ہی تہہ سے بخون کا گل کو نکل سا گے ایک دی ایچ میں جا کر اُسے اوسکے دو کو کمارے اُس سے تہہ  
 اللہ نے دو فرشتے بھیجے ایک نے جاس اعلائے داوی کو دوسرے و حاب اهل داوی سے ایک ایسی جج  
 مانی کہ سب کے سر کے گئے جیسے کوئی ملک جس جاتا ہے انکو خطیروں میں جمع کر کے دیوار میں سائیں گل شکر  
 ونا ہو گئے بعد ایک نے لکھ کے ایک ہی کا ایسا لے نی ہر نیل سے اود ہر گز ہوا انکو جزو قیل کہتے تھو انہوں نے  
 اللہ سے کہا کا و انکو میرے تہہ ریزہ کر دے اللہ نے انکی دعا قبول کی کہا تم یوں کہو سے بوسیدہ ہر یوتہ  
 تم کو حکم کتابت کہ تم سب اٹھو جو حاؤ سارے استواں ہر جسم کے ایک سر سے سونگے یہ ورا یا ا و کو پکار کر کہو  
 اے ہر یوتہ حکم فرماتے کہ تم گوشت پر سب رگ ٹھوس لو چاہے سہا ہی ہو ایدہ ورا یا کا رو ایدہ و حوا حکم  
 و کتابت کہم ایسے ایچ میں حاؤ حکم آو رکھا کھاس کے ست ہ ہر کر ایچے لے ایک خواب درازاں





بونا کہ یہ بھی تو تم سے ہے تم سے کہ اگر حکم ہو تو لڑائی کا تب نہ لڑو بولے ہو کیا ہوا کہ ہم نہ لڑیں اس کی آہ میں ہو کر نکال  
 دیا ہے ہمارے گھر سے اور بیٹوں سے پہر چپ حکم ہوا انکو لڑائی کا پہر گئے مگر تھوڑے اس کو معلوم میں گئے نگار  
 ف بعد حضرت سو کے ایک مدت نبی اسرائیل کا کام بنار ہا پہر چپ انکی بیت بری ہو گئی اور پھر غنیمت سلط ہو جاتا  
 پادشاہ کا فرنے اور اطراف کے شہر چین لیے لوٹا اور بند کی پکڑے گیا وہاں کے بیگ کے لوگ شہر بیت المقدس میں  
 جمع ہو کر حضرت شموئل پیغمبر سے چاہا کہ کوئی پادشاہ با اقبال مقرر کر دو کہ بغیر سردار با اقبال ہم لڑ نہیں سکتے ف  
 قنادہ نے کہا یہ نبی یوشم بن نون تھے ابن جریر نے کہا بغیر ابن افرایم بن یوسف بن یعقوب مگر یہ قول بہت بعید  
 ایسے کہ وہ نبی موسے کو بعد ایک تہہ دراز کے بعد ہو چکے تھے یہ ماجرا زمانہ داود علیہ السلام میں ہو جسطح قصے میں تصحیح  
 اچھی ہے داؤد موسے کو بیچ میں ہزار برس سے زیادہ گزرا سدی نے کہا وہ شمعون تھے مجاہد نے کہا شموئل تھے  
 وہ بن بنی نے کہا نبی اسرائیل بعد موسے کو طریق استقامت پر تھے ایک تہہ تک پہنچنے میں نے بدعات نکال کر  
 نے متون کو پورا چاہا انہیں ہمیشہ انبیا ہوئے اور معارف نبی عن المنکر کرتے منہج تورت پر او کو قائم رکھتے یہاں تک کہ حکیم  
 کیا سو کیا اللہ نے انہیں دشمنوں کو غالب کر دیا اعداؤں کو قتل عظیم کیا ایک خلق کو قید کر لیا بہت سے شہر چین لیے  
 ورنہ پہلے جس سے وہ لڑتے اور یہ غالت تھے یہ اس لیے تھا کہ ان کے پاس تورت ثابت تھا زمانہ قدیم سے ارث  
 میں چلا آتا تھا جب گرامی میں بڑے گئے تو بعض ملک بعض و بیس اس تورت کو ان سے چین لیا تورت علیحدہ  
 کوئی حافظ تورت باقی زما مگر بہت کم نبوت ہی سباط سرجاتی رہی سبط لادی چین انبیا ہوئے تہو ان میں سوا  
 ایک عورت حال کے کوئی باقی نہ رہا اس عورت کو لیکر ایک گہر میں حفاظت سے رکھا کہ شاید اس بیٹا دعوہ ہی ہو  
 عورت بھی ہمیشہ اللہ سے دعا مانگتی تھی کہ اس کو بیٹا ملے اللہ نے اس کا پکارنا سن لیا ایک لڑکا دیا اس کا نام نے  
 شموئل رکھا یعنی اللہ نے میری عین لی بعض نے کہا شمعون نام کہا دونوں کے ایک ہی معنی ہیں اس لڑکے کو دیر سے اگلے  
 نشوونما پایا اللہ نے چھٹی طرح اس کو اٹھایا اوکا یا جب عمر انبیا کو پہنچا اللہ نے وحی کی حکم دیا کہ نبی اسرائیل کو طرف  
 توحید خدا کے بلا وجہ انہوں نے بے گلا یا کہا ہمارے لیے کو ایک پادشاہ مقرر کرو کہ اس کے ساتھ ہو کر ہم لڑیں نہیں  
 کوئی پادشاہ نہ تھا نبی نے کہا اللہ نے پادشاہ مقرر کیا اور تم نے لڑے تو یہ کیا ہو گا کہا بھلا ہم کس طرح نہ لڑیں گے  
 ہمارے شہر ماتہ سے نکل گئے ہمارا خرچ ہوا ہماری اولاد قید ہو گئی اللہ نے فرمایا جب ہم نے اون پر قیال کر کے  
 دیا فرض کرو یا تو سب پہر گئے مگر تھوڑے جو پہر گئے وہ بقیہ تر ہزار تہہ قید لے گئے و قال انهم نبيهم ان  
 الله قد بعث لكم طالوت ملكا قالوا انى يكون له الملك علينا ونحن احق بالملك منه ولم يؤت سعة

الله قد بعث لكم طالوت ملكا قالوا انى يكون له الملك علينا ونحن احق بالملك منه ولم يؤت سعة

مِنَ الْاِمَانِ قَالَ يَا اَللّٰهُ اصْطَفٰهُ عَلٰىكَ وَرَآدَةً سَطَهٗ فِي الْعِلْمِ وَالْحَيْسَمِ وَاللّٰهُ يُعَيِّنُ مُلْكَهُ مَنْ تَسَادَّ  
 وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عِلْمُهُ ۝ کہا او کو لو اے سی نے اس کے لئے کہہ کر دیا اس کو طاوت یا شاہ نوے کہاں ہوگی اس کو سلطنت  
 سہارے اور اور سہار حق ریادہ ہے سلطنت میں اس سے اور نہیں ملی اور اس کو کتائیت مال کی کہا اللہ نے اس کو سید کیا  
 تم سے اور ریادہ کتائیت ہی عقل میں اور مد میں اس دیتا ہے یہی سلطنت اس کو چاہے اس کے تائیں الایسے سب  
 حاکم طاوت کی قوم میں آگے سے سلطنت بہتی کس کرتا تھا انکی بطر میں حقیر تھا ہی نے دیا کہ سلطنت حق کی  
 نہیں ہے ٹری لیاقت عقل ہے مد کی کتائیں یہ تھی کہ اللہ نے مع کو ایک صاف تائیا کہ جس شخص کا ورا اس کو اور  
 ہو سلطنت اس کو ہے طاوت کا قد او سکے رار آما ف اس کے لئے کہا حب بنی اسرائیل نے ہی سے یہ ورا تر  
 کی کہ کوئی یا دشاہ مہر کر تو وہوں نے طاوت کو مقرر کیا یہ ایک لکھ کر دی تھا حاکم تائیا ہی سے رہا کیوں  
 یا دتا ہی سطر ہوا میں علی آتی تھی یہ اوس سطر سے رہتا سیلے اس کو انکار کہ اوہ تو سطر سلطنت سے نہیں ہے  
 اوہ ہر حقیر صحاح آدمی ہے کہ طرح یا دشاہ اس سکتا ہے کسی نے کہا طاوت سفاہا کسی نے کہ دگر تھا او کو مع کی  
 اطاعت چاہیے تھی بہتر دیکھ کر کہا اس کو اللہ نے مہر کس کے کچھ میں یہی طرف سے سید ہیں کیا اسکے سوار  
 علم و شکل و قوت میں سے ریادہ حاکم وہ ہے علوم ہوا کہ یا دشاہ کا عالم سکیل حسین موی رر و سب عالی بہت ہو چاہے  
 پھر یہ کہا اللہ حاکم ہے جو چاہے سو کرے اس سے کوئی بوجہ نہیں سکا اوہ جس سے چاہے پوچھے وہ علم حکم خلق و کوف  
 رحیم سے فتح الیاں میں کہتا ہے کہ طالب اعظمی نام ہے کسی نے کہا حروانا تھا کسی نے کہا مکاری تھا میں نے کہ اید وار  
 عمرانی من نام اس کا تناول میں قیس ہے وہ سطر سیا میں بن یعقوب سے تھا اس آیت میں دلیل ہے لطلال قول شیعہ  
 حواما س کو ہر و ش تلاتے ہیں وَقَالَ لَقَدْ جَعَلْتُمُہُمْ اِنْ اَنِيَّةً مُلْكًا اَلْ يٰ اَيُّكُمْ التَّائُوْتُ جِنُو سَكِيْنَةُ  
 مِّنْ ذِكْرِ وَنَعِيْمَةٍ مِّتَّارَكَ اَلْ مُوسٰى اَلْ هَرْدُوْنَ مَجْلُوْهُ الْمَلِكُ كَہ طَانِ فِيْ ذٰلِكَ لَآئِهٖ لَکُمْ اَلْ اِنْسَانُ  
 مُؤَقَّدِيْنَ ۝ کہا او کو لو اے سی نے اس کی سلطنت کا یہ کہہ کر آوے اس کو صدوں حیم ہے، مجمع سہار سوار  
 طرف سے اور کچھ بھی کچی حیریں جو چھوڑ گئے موسیٰ اور ناروں کی اولاد اوٹھا لاؤں اس کو مرتے اس کے تائی یوری ہے  
 تنکو اگر یقین کہے ہو ف سی اسرائیل میں ایک صدوں جلانا تھا او سمن شرکت تہو حصرت موسیٰ اور ناروں کو  
 لڑائی کے وقت سوار کے لئے بھلی تھیں یہ کہہ کر تے تو اس کو آگے بڑھ کر اللہ فتح دیتا حث مدیب ہو کر وہ صدوق نے  
 جیسا گیا غیم کے تہہ نگاہ حوطا لوٹ یا دشاہ ہوا وہ صدوق خود درات کو دت اس کو گہر کے سامنے آ رہا ہوا اس کے  
 غیم کے نہر میں اس کا تھا اس را ٹری یا چہ تہر ویاں ہوئی ماحار ہو انہوں کو دلیو سر لا کر ناکٹ یا یہ درست



سید کو نہ ناک کر بیان لے کر خوف ابن کثیر نے کہا پیغمبرؐ نے کہا علامت برکت طالت کی تیر پر ہے کہ جو نابو  
 سکینہ تم سے چن گیا ہے وہ مکہ وہیں بلجادیگا سکینہ کے مخمور بن وقار و جلال کے یہی قول ہے قتادہ کا برہین ہے کہ ابن  
 حزم بھی قول ہے ابن عباس کا حسن عطار نے کہا مراد آتین ہیں اللہ کی جس سے خاطر جمعی حاصل ہو کسی نے کہا سکینہ  
 ایک شہت تہا حسین پیغمبرؐ و نکل رہے جاتے تھے اللہ نے وہ طشت موسیٰ علیہ السلام کو دیا وہوں نے اس میں الراج  
 توریت کو کہا ایک قول ابن عباس کا یہ بھی ہے علی رضی نے کہا سکینہ کا مونہ مثل انسان کے ہے وہ ایک صوح ہنہافہ  
 ہے دوسرے لفظ یہ ہے کہ ایک ہوا ہو متحرک ہو دوسرے مجاہد نے کہا دو بازو اور ایک دم ہے وہ بن ہنہافہ کہا  
 ایک سے تھالی کا جب اندر نابت کے بلی کی آواز کرنا تو او کو فتح نصیب ہوتی دوسرے لفظ یہ ہے کہ وہ ایک صوح تہی الدی  
 جب کی بات میں اختلاف کرتے تو وہ انکو خبر صحیح بیان کر دیتی ابن عطیہ نے کہا صحیح یہ ہے کہ تابت میں کچھ بہتر جنہیں  
 بقایا کے آثار بنیا سے نہیں مل سکے وہ کو دیکھ کر سکینہ بچرتے جی قوی ہو جاتے نہ کو کافی رحم نے فتح القدر میں بعد از ان  
 مذکورہ کے بیان سکینہ میں یہ لکھا ہے کہ شاید یہ تفاسیر تینا قضدان صلہ کو طرف سے یہود کے پیونچے ہیں اللہ انکو غارت کرے  
 کہ انہوں نے یہ باتیں بقصد تلعاب لہل اسلام و تشکیک سکینہ کے بنائی ہیں تم دیکھو تو کہ کسی سکینہ کو کوئی حیوان بتایا  
 کہ کسی جہاد کو کہا کہ کسی لای عقل شیر یا بھی حال سار و سفوفات بنی اسرائیل کا ہے کہ باہم متناقض ہیں ایسے سور  
 پستل میں جو عقل سے باہر ہیں یہ بات کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتی ہے کہ یہ تفاسیر متناقضہ حضرت صلہ اللہ علیہ و آلہ  
 وسلم سے مروی ہوں نہ کسی قائل کی اسے معلوم ہوتی ہو ان لوگوں کا مرتبہ اس سے زیادہ رفیع تھا کہ وہ نفسانہ لہل  
 کرتے ایسی بات کہتے جس میں اجتہاد کو بھی کچھ دخل نہیں ہے جب بات شیریں تو اب جب یہاں کہ جوع طرف لغت  
 کے کیا جاؤ لغت میں جو معنی سکینہ کے آئے وہ معروف شہور ہیں ان امور متعسفہ متناقضہ کا اختیار کرنا کیا  
 حاجت اندیش کے کشائش کہی ہو نہ تنگی اگر کوئی تفسیر سکینہ کی حضرت سے ثابت ہوتی تو ہم پر بھی کہنا واجب تھا  
 و لکن کسی وجہ صحیح سے کوئی تفسیر نہیں آئی یہ سکینہ بعض صحابہ پر وقت تلاوت قرآن شریف کے اترتا تھا بطرح  
 صحیح سلم میں برابر سے آیا ہے کہ ایک مرد سورہ کہف پڑھتا اور سکے پاس اس کا گھوڑا بندھا تھا ایک بادل کے اترنا  
 لیا وہ گھوڑا بکنے لگا سکینہ اس شخص سے نزدیک ہو گیا جب صحیح ہوئی حضرت سے کہا فرمایا وہ سکینہ تہا جو  
 بسبب آن پڑنے کے نازل ہوا اس حدیث میں فقط اتنا ہے کہ جس چیز کا نام حضرت نو سکینہ فرمایا وہ ایک بادل تھا  
 جگر داس قاری کے پیرا ف ابن عباس نے کہا مراد بقیہ سے ہے جگہ عصا موسیٰ علیہ السلام کا اور ٹکڑے  
 الواح توریت کی ہیں یہی قول ہے قتادہ و سدیی بریم و عکرمہ کا ابو صالح نے کہا مراد عصا موسیٰ علیہ السلام کا



دو تھکے تو ریت کے اندر کھین ہے عطیہ زیادہ کیا کہ موسے و مارون کے کپڑے ہی تہہ پوری لے لیا اسکے دو  
 حوٹے ہی بہ کسی لے کہا فقط نورب اور علم ہا کسی لے کہا عامر ہی تھا۔ سرکات روکی ہی اسرسل کے رہتے  
 ہے وناٹھن مطور میرت چلے لڑے جس اہول۔ یہ حصیاں و صا دکیا تو اسد لے ویر عا لیکہ سطر اکرما  
 اوہوں تہ تاوت لے لسا مارا آل موسے نقل لڑوں جو موسے و مارون میں یا عیار۔ عی میہو۔ آس  
 لے کہا و متوتوں تہ تاوت کو آسمان میں کسج میں اناک رسا منے طاوت کر کہد یا سب کو کسجیہ ب نہی  
 لے کہا صبح کہ طاوت کے گہر کہا ملا سبے موت جموں کو ماں لسا طاوت کی اطاعت احتیا کی توری لے  
 بعض شیع سے لعل کیا ہے کہ رستے او سکوا یک میل ریا دکر لاس یا دوگا ویکسی لے کہا ماوت ارجا میں تا  
 سترکوں لے لیلار سکوا یسے معد میں سچا ایک ٹریت کر کہا تہا صم کو وہ ت کر سیرا گیا سیرا سکوا تار کر اسطر  
 تحب صم رکھا یہ صم کو اوس صم کے اویر ہو گیا سیرا سکوا صم کے گار دیا صم کو ت کو ماہب یاؤں تہ  
 او سکوا وندا یٹا ہوا یا ماہا مکہ یہ مات لکھ طر سے ہے وہ امر کا قائلہ ہیں کر سکتے یا چار او سکوا یسے تہ  
 ماہر کے گاؤں میں کہد یا اوس گاؤں والوں کی گردنوں میں ہماری لگی ایک لٹکی لے جو حلقہ قیدیاں ہی اہرسل  
 تہی کہا تم سکوا ہی اہرسل کو دید کہ مکا اس ہماری سحر کات ہوا ہوں لے وویل ریا دکر چھوڑ دیا جو کوئی یا س  
 حاتا وہ مرحا نہا تہا تک کہ وہ دو وویل تہ ہی اہرسل سے روک ہو گئے ہی اہرسل لے اکر او سکوا لیا کسی لے  
 کہا دو مرد حواں شخصوں کیر او الد علم بعض کہتے ہر ت تاوت ایک گائوں میں تہا طسطن کے گاؤں میں او سکوا دو  
 کہتے ہر اوصام لے کہا تاوت میں کلہ کتا سب تہا لا الہ الا اللہ الحمد للہ لکیر شحان اللہ دت السموات  
 السموات و دت الارض العظیم و الحمد للہ دت العالمین قتا وہ وطنی کا مول یہ ہے کہ سکیتہ کہتے میں تہا  
 کو جس مکان میں تاوت ہوتا وہاں کے لوگ مطمئن رہتے یہ قول والی صحت ہے اس مایہ دیکر جس جیر سے دھجی  
 دہی کیہ ہو کسی جو کلک حکا اس ماسن کو کس صم ہیں آئی ہے تو تصویب ایک قول کی تضعیف دوسر  
 قول کی جائز ہیں مگر حم طرعت کر سگیا جس طرح کہ اویر دیکھا ہے اس تاوت کے لڑ میں دلالت تھی  
 صدق موت ہی موصوب پر ہی لیے یہ ورا یا کہ اگر تم ایما دار ہو تو طاوت کی اطاعت کرو مگر اصل طاوت  
 بِالْحَقِّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مُتَبَكِّئٌ بِكُمْ يَحْيَا مَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَمَنْ لَمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّي  
 إِلَّا مَنِ اعْتَدَىٰ غَيْرَ سِدَّةٍ مَّتَّعَهُ نَوَاصِيَهُ إِلَّا فُلَيْاحَتَهُمْ فَلَمَّا حَادَرَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا  
 مَعَهُ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِهَاطُوتٍ وَحُودِهِ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلاقُوا اللَّهِ كَمْ مَرَّةٍ

بِالْحَقِّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مُتَبَكِّئٌ بِكُمْ يَحْيَا مَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَمَنْ لَمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّي  
 إِلَّا مَنِ اعْتَدَىٰ غَيْرَ سِدَّةٍ مَّتَّعَهُ نَوَاصِيَهُ إِلَّا فُلَيْاحَتَهُمْ فَلَمَّا حَادَرَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا  
 مَعَهُ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِهَاطُوتٍ وَحُودِهِ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلاقُوا اللَّهِ كَمْ مَرَّةٍ

طَلُوتَ كَعَلْتُمْ وَكَهْ كَعَلْتُمْ بِأَدِلِّ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَهُ الصَّابِرِينَ ۝ یہ جب ماہر ہوا طالوت موصیٰ لیکر کہا اللہ تم کو  
 آزما مانے ایک ہر سو جسے یا یا بی اور سکا وہ میڑ میں جسے یہ جیکھا وہ میڑ سے مگر جو کوئی نہ لے ایک خلویا سے  
 نہ ہتھ سے ہر ٹکے اور سکا یا بی مگر سوڑے انہیں ہر جب یا رہا وہ اور یا مان والے ساتھ اس کے کہے لگے فوت ہر  
 ہر کلام حالت کی اور اسکے سکروں کی نوے سکھ جیال تھا کہ او کو ملتا ہے اللہ سے بہت جگہ جماعت تھوڑی  
 عالم ہوئی بہت جماعت پر اللہ کے حکم سے اللہ بڑے ہے نہیں لے والوں کے ف طالوت کے کھلے کو سب تیار  
 ہو کر حص سے اس سے بقید کیا کہ جو حص خزان اور لے مگر ہو وہی نکلا ایسے ہی اسی ہر اسکے اوسو جا یا کہ انکو  
 آ کر ملے ایک سر لانی ۔ طالعہ اس کے ایک ہر ملی او سے بقید کیا کہ ایک جیلو سے زیادہ جو کوئی نہ یہ  
 میرے ساتھ ۔ آدمی میں سو تیرہ آدمی گئے مافی سب ہو قوف ہو کر لطیفہ ایک رنگ صوفی مش کو ایک امر  
 کیسے ملا یا کہا جو عہدہ مانگو وہ ملے گا اور ہو جائے اسکے حوال میں یہ رقعہ لکھا دیا ہر طالوت نے ماہ عرفہ  
 اذان طلال ست مافی حرام ۵ دران دیا کہ تا ہی بھر گدا سخت مد + عیست کہہ رہے ہیں ماحتہ دف  
 سدی لے کہا حسن طالوت لکھ لکھ لکھ اسے ہر آدمی تہیں اس کے کہا وہ ہر دریاں ابدن طلس  
 کے ہی اور سکو ہر سو پکھتو جسے جلوسے مالی یا شیراب ہوا جسے اور طرح سیاہ ۔ یہ یا سارنا ہی قول ہے  
 قتادہ واس تود کا سدی لے کہا جیتہ ہر اسے یا نقطہ حارہ ہر اچھو لے گئے راس عاذت کہتو میں ہم جو جاکر  
 تہے کہ اصحاب حضرت کو دن ہر کے میں سو اور کچھ اور دس شخص ہے ہم عدد و حوال طالوت کے جو ہر اور اسکے ہر کے  
 یا رہو جسے سو امیں کے کوئی بار ۔ ہوا رواہ اس حدیث اس کے گنگ بنگ بحاری لے ہی دو ایسے کیا ہو ہون  
 لے اپنی جماعت کو تھوڑا دیکھ کر بہت ماری کہ ہم تھوڑے ہیں اور وہ سب علماء لے او کو مہا در نہا یا جماعت  
 ولانی کہا اللہ کا وعدہ سچا ہے تم ست ڈرو مگر تو اللہ کے طریق سے آتی ہے کچھ کثرت عدد و عدویر موقوف نہیں ہے  
 فتح السمان میں کہا کہ طالوت سب اہل قدس ہو لڑنے کو نکلے اسکے ساتھ تر ہر یا اسی ہر یا ایک لاکھ  
 میں ہزار شخص تھے سو اوڑھے ہر یا معذور کے کوئی لہیا رہا جو ساتھ رہا ہوا ہر انکا کھلا سخت گرمی میں ہوا تھا  
 پانی کی ٹسکایت ہوئی کہ ہمارے ساتھ کا یا یا کافی ہمیں ہو سکتا ہے اللہ سے عا کر وہ ہمارے لیو ایک نہر حال  
 کرے آروں ایک جگہ ہے رنجستان والی میت اہل کفن سوناں وہ نہ تھی اس میت شریف ہو معلوم ہوا کہ پانی  
 کو یہی طعام کہتے ہیں ان عباس نے کہا سب ہر ہی تین لاکھ تین ہزار تیس سو سیرہ تھے سب نے پانی میں گھوڑیں سو  
 تیرہ منہ یہ پیار ہی تعداد ہر کے اصحاب کی ان مدد کے تھی قتادہ سے کہا ہم سے کر موا ہے کہ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس بدر کے ایسے صحابہ فرمایا تم امر بقدر اہم حالت لوگتے ہو جس میں حالت ہو مقارن  
 ہوا تھا قرطی نے کہا حالت کے لوگ ایک لاکھ ہتھیار سدر ہے یہ بات موسیٰ نے بعد عورہ کے کہی جس کی  
 کمر تہ بھی جو عاصی تھے وہ سب ہی سے پارہہ کے گئے کما رہی پر گئے حیلہ او کی کمرت کا کیا یہ دوسرا قول  
 ہوا کہ قال اس کلے کاں تھا ولما کردوا لبحالوت وحوذہم قالوا رسا افرح عکنا صدرا و تنب اذ لکنا  
 واصبر ما علی العوم الکفیرین ۞ ہس موہم بادل اللہ وکل داؤد حالوت واسمہ اللہ الملائک  
 والحکمۃ وعلمہ مما ساء وکولادہم اللہ الناس عصم معص لفسدت الارض ولكن اللہ  
 ذو فضل علی العالمین ۞ یتلک انت اللہ سلوہا علیک بالحق وایک لیس المر سیکان ۞  
 ہوئی حالت کے اور اسکی وجوہ کے بولے اور ہمارا والد یہم میں حتی مصوطی ہے نہیں ہمارے یا میں مدد کر رہی  
 اس کا ورم پر یہ شکست دی او کو اللہ کے حکم سے مارا داؤد نے حالت کو اور دی او کو اللہ سے سلط  
 اور مدبر اور سکھایا او کو جو جایا اگر دم نہ کرانے اللہ لوگوں کو ایک سے ایک تو خراب ہو جا ملک اللہ فضل کرتا  
 ہے جہاں کے لوگوں پر یہ آیتیں ہیں اللہ کی ہم تم کو ہونا میں تحقیق اور تو متشکک رہو میں ہے ف تی  
 سیرہ آدمیوں میں چھڑنے ڈکا یا یہ اور ان کے چھ سائی تھے او کو راہ میں تیرے بولے کہ ہوا دہا ل حالوت  
 کو تار کے حلقہ ہوا حالوت خود ہا ہر کھلا کہ تم کہ میں کعبت ہوں میرے سامنے آتے حایع میرے چہرے  
 داؤد کے یا کو ملایا کہ ایسے میںے محکوم دیکھا و اسے چھڑ دیکھا خود آور تھے داؤد کو نہ دیکھا یا وہ قد آور  
 حکماں پر تے ہی میرے او کو ملو اگر یو چھیا کہ تو حالوت کو مار گیا او ہوں کہا مار دیکھا یہ لو سکے سامنے گئے وہ میں  
 یہ فلاس میں کہہ کر مارے اور کمانتا کہلاتا اور تمام دل لوہے میں عرق تھا ماتیہ پر لگی سحر کل کو لکھ کے  
 طالوت نے اسی بی او کو سیاہ دی طالوت کے لئے یہ یاد تہ ہونے ماواں لوگ کہتے ہیں کہ لڑائی کرنا میںوں کا کام  
 ہمیں ہو اس قصہ سے معلوم ہوا کہ جہاد ہمیت رہا ہے اگر جہاد نہ ہو تو مصد لوگ ملک کو دیراں کریں **ف** اس آیت  
 تشریع میں یہ دانا کہ جس گروہ یا کلن قافلہ خود ہو اور جہاں طالوت تھے جہاں حالت سے ہوا اور سب سار تھے تو میں  
 حزن بیان نے دعا کہ کو رکی اللہ نے اکیس الی ان قلل کو ان کثیر پر مہم تھی **۞** شکست فتح نصیب سے  
 ولے میرے مقابلہ تو دل اتوان لے جو کیا کہتے ہیں طالوت کے داؤد علیہ السلام سے یہ وعدہ کیا ہوا کہ اگر تم حالوت  
 مدد لو گے تو میں اپنی بیٹی کو دوں گا اس عہد کو دیکھا کہ ہر حکام کو سارا ملک انہیں سکے تھے لگیا او میرے بیٹہ ہوا کہ  
 نے موت ہی عطا لڑائی حکمت سے مراد وہی موت عظیمہ ہے یہ موت او کو بعد قبول کے ملی او میرے ایک شہید اور چرٹا









یہ موالا یہ ہر سے اس آیت میں اللہ کے ایسے بندوں کو یہ حکم دیا ہے کہ تم اس کی راہ میں ایسے کاموں میں ثواب کی باتوں میں  
ایسا مال خرچ کرو اور ہاتھ دینا کی زندگی میں جلدی سے خرچ کرو ورنہ یہ تباہی میں۔ مال کام اور گناہ دوسری۔ سب کا  
قال تعالیٰ وَاذِیْعَیْ عَنِ الصُّورِ وَلَا تَسْأَلْ عَنْهُمْ یَوْمَئِذٍ فَمَا تَسْأَلُ لَوْ رَدَّ رَکْیَ کَی سَاسَ عَلَیْکَ رَہ  
تَعْمَلُمْ تَسْأَلُ الشَّارِعَیْنَ اِسْ رَسَاوْکَ مَلْکَ کَ دِطَالَمْ ہِیْ یہ ہے کہ اُس رَسِیْتِ ٹر کر دوسری صحیح ظالم کا  
حوالہ سے کاروبار ملے گا عطار اس دینار سے کہا ہے کہ تم نے اللہ کے یوں فرمایا ہے کہ کار و ظالم ہیں یوں فرمایا  
کہ ظالم کا دین فتح الدیاریں میں کہا ہے کہ مراد صرف کریمے سچا ہے روک بعض کے صدقہ فطریہ و بعض کے کہ آیت  
تسل ہے رکوع و طرح و قطع و دونوں کو اس بنیاد پر کہ ہاں ہی صحیح ہے نکل کر مال حوا، پر گدرا اس سے معلوم ہوتا ہے  
کہ مراد بھاق فی سبیل اللہ ہے قرطبی نے کہا اس و ایل کر بھی بھاق و دھن شیر گنا کہی سخت یعنی وقت تنص عرو کو کرنا  
وقت عدم تعین کے سخت مگر ظاہریت و موہ ہر اس آیت میں ہی تعاضل عوامی و انی ہے مگر جس کے لیے جداں گنا  
اسکی تعاضل ہوگی کیونکہ لصوص موت تعاضل و عودت پر در میان ہو مین کے مادل استدلال پر آیت  
عام مخصوص شیری یہ ہی معلوم کہ اگر ظالم لصوص ہے اس میں الخ رکوع ہی و اصل ہے جس کے مہم سے لفظ لارم اور اسی لیے  
اور اگر صدیق سے ملے ہیں رکوع یہ ہاں کیا تھا ام البھاق کے سیاق میں ہے تہہ رکوع بھی و اصل ہے لَکُمُ الْاِلَہُ الْوَاحِدُ  
الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ لَّکُم مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَّ مَّا فِی الْاَرْضِ مِّنْ دَالِدٍ یَّسْمَعُ عَمَّا تُکَا  
یْرٰذِلُہٗ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْہُمْ وَّ مَا خَلْفَہُمْ وَّ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ وَ سِعَ کُرْسِیُّہٗ  
السَّمٰوٰتِ وَاْلْاَرْضَ وَاَکْوَۡرُہٗ حَیْطُہُمَا وَّ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ السَّوْءُکَ سَوَاکِیْ کِی سَدِکِیْ ہِیْ حِیَا  
ہے سکتا تھا میں نے الہ میں کیڑی ملی اور سکو اور گم نہ مذہب کا ہو جو کچھ ہماں میں ہیں ہر کوں بیباک ہو کہ سعادت کرے  
اس کے پاس گناہ کے اوس سے جاتا ہے جو خلق کے روبرو ہو اور میٹھ نیچے یہ ہیں گہرے سکتے اس کے علم سے  
کچھ مگر وہ جابے گناہ ہے اسکی کرسی میں آسمان رُس کو ہین تکنا اس کے تہا منے سو وہی اوپر  
بُڑا ف اس آیت الکرسی کی ٹری تھا ہے حدیث مروجہ میں ایسے کہ یہ اصل آیت ہو گناہ سادین آئی اس کو جب سخت  
دے دیا جیسا کہ آیت گناہ میں بہت شئی ہو کہ اللہ رسول کو معلوم ہو گا حب مارا دیا جیسا تو انہوں نے کہا یاہ الکرسی  
درا یا مبارک ہو تم کو علم باسدر قسم ہے اسکی جس کے تہہ میں میری جان ہے اس آیت کی ایک ماں ہے دُشمن  
یہ تقدیر کی ہے ملک کی یا ساق عرش کے رواہ احمد اس کو مسلم نے ہی ثابت کیا ہے عبد اللہ بن ابی اس کو  
کہا کہ اس کے پاس ہے دکر لیا کہ اس کا ایک کوٹھا تھا حسن کہ کھور کہتے تہو دیکھا تو کہ ہوتا تھا ہے ایک شاد اسکی

یہ موالا یہ ہر سے اس آیت میں اللہ کے ایسے بندوں کو یہ حکم دیا ہے کہ تم اس کی راہ میں ایسے کاموں میں ثواب کی باتوں میں ایسا مال خرچ کرو اور ہاتھ دینا کی زندگی میں جلدی سے خرچ کرو ورنہ یہ تباہی میں۔ مال کام اور گناہ دوسری۔ سب کا قال تعالیٰ وَاذِیْعَیْ عَنِ الصُّورِ وَلَا تَسْأَلْ عَنْهُمْ یَوْمَئِذٍ فَمَا تَسْأَلُ لَوْ رَدَّ رَکْیَ کَی سَاسَ عَلَیْکَ رَہ تَعْمَلُمْ تَسْأَلُ الشَّارِعَیْنَ اِسْ رَسَاوْکَ مَلْکَ کَ دِطَالَمْ ہِیْ یہ ہے کہ اُس رَسِیْتِ ٹر کر دوسری صحیح ظالم کا حوالہ سے کاروبار ملے گا عطار اس دینار سے کہا ہے کہ تم نے اللہ کے یوں فرمایا ہے کہ کار و ظالم ہیں یوں فرمایا کہ ظالم کا دین فتح الدیاریں میں کہا ہے کہ مراد صرف کریمے سچا ہے روک بعض کے صدقہ فطریہ و بعض کے کہ آیت تسل ہے رکوع و طرح و قطع و دونوں کو اس بنیاد پر کہ ہاں ہی صحیح ہے نکل کر مال حوا، پر گدرا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد بھاق فی سبیل اللہ ہے قرطبی نے کہا اس و ایل کر بھی بھاق و دھن شیر گنا کہی سخت یعنی وقت تنص عرو کو کرنا وقت عدم تعین کے سخت مگر ظاہریت و موہ ہر اس آیت میں ہی تعاضل عوامی و انی ہے مگر جس کے لیے جداں گنا اسکی تعاضل ہوگی کیونکہ لصوص موت تعاضل و عودت پر در میان ہو مین کے مادل استدلال پر آیت عام مخصوص شیری یہ ہی معلوم کہ اگر ظالم لصوص ہے اس میں الخ رکوع ہی و اصل ہے جس کے مہم سے لفظ لارم اور اسی لیے اور اگر صدیق سے ملے ہیں رکوع یہ ہاں کیا تھا ام البھاق کے سیاق میں ہے تہہ رکوع بھی و اصل ہے لَکُمُ الْاِلَہُ الْوَاحِدُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ لَّکُم مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَّ مَّا فِی الْاَرْضِ مِّنْ دَالِدٍ یَّسْمَعُ عَمَّا تُکَا یْرٰذِلُہٗ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْہُمْ وَّ مَا خَلْفَہُمْ وَّ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ وَ سِعَ کُرْسِیُّہٗ السَّمٰوٰتِ وَاْلْاَرْضَ وَاَکْوَۡرُہٗ حَیْطُہُمَا وَّ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ السَّوْءُکَ سَوَاکِیْ کِی سَدِکِیْ ہِیْ حِیَا ہے سکتا تھا میں نے الہ میں کیڑی ملی اور سکو اور گم نہ مذہب کا ہو جو کچھ ہماں میں ہیں ہر کوں بیباک ہو کہ سعادت کرے اس کے پاس گناہ کے اوس سے جاتا ہے جو خلق کے روبرو ہو اور میٹھ نیچے یہ ہیں گہرے سکتے اس کے علم سے کچھ مگر وہ جابے گناہ ہے اسکی کرسی میں آسمان رُس کو ہین تکنا اس کے تہا منے سو وہی اوپر بُڑا ف اس آیت الکرسی کی ٹری تھا ہے حدیث مروجہ میں ایسے کہ یہ اصل آیت ہو گناہ سادین آئی اس کو جب سخت دے دیا جیسا کہ آیت گناہ میں بہت شئی ہو کہ اللہ رسول کو معلوم ہو گا حب مارا دیا جیسا تو انہوں نے کہا یاہ الکرسی درایا مبارک ہو تم کو علم باسدر قسم ہے اسکی جس کے تہہ میں میری جان ہے اس آیت کی ایک ماں ہے دُشمن یہ تقدیر کی ہے ملک کی یا ساق عرش کے رواہ احمد اس کو مسلم نے ہی ثابت کیا ہے عبد اللہ بن ابی اس کو کہا کہ اس کے پاس ہے دکر لیا کہ اس کا ایک کوٹھا تھا حسن کہ کھور کہتے تہو دیکھا تو کہ ہوتا تھا ہے ایک شاد اسکی

محمد بن علی اکبر کو دیکھا راز رکھنے کے اسکو سلام کیا اور سے جوں مایو جیسا دوا ساں ہے ماحس کہا جس کہا دوا ماقہ  
 دوا ماقہ دوا وہ ماقہ لئے کا مایو مایو مال ہے لوجھا جس اسی حلف کے تھے میں کہا ساری جس حاسے میں  
 کہ مجھ سے زیادہ سائیں کوئی نہیں ہے میں نے کہا تم سے نہ کام کیوں کہا کہا میں سے نہ کم صدقے کو دوسرے کہتے  
 ہوا سلیسے ہم نے چاہا کہ ہم کسی کچھ نہا رہے طعام سے میں نے لئی لے کہا سہا ہنم سے کون چیرنا ہں رکھ سکی  
 ہے کہا اسی آیت الکرسی مانی سے صبح کو جا کر دکر حضرت کو کیا دوا مائیں حمت لہجہ کہا دوا ابو یعلیٰ حاکم سے ستر  
 میں کہا یہ حدیث محمد اکبر اہتے تھیں اسکو وہ یہ ہیں کہا حدیث اس میں مالک میں آیت الکرسی کو راجع ورا  
 شریا یہ ہے روا احمد زوطا اس آیت مبارک اسم اعظم سوا کی حدوں میں طرہ محدثہ سے آیا ہے اس کبیرے کو  
 دکر کیا ہے آتا تو کے کوئے واک ہوا لگر علیہا تا نہا دوا مارا اسکو کچھ چھوڑ دیا تیسے مارا سے کہا تم مجھے  
 چھوڑ دو میں تمہیں ایک ایسی تر ساتا ہوں کہ پھر کوئی حیر نہا رہے یا نہ آوی وہ حیر آہ الکرسی ہو حضرت کو انکا  
 دکر فرمایا اور سے پچ کہا اور وہ چھوٹا ہے روا احمد زوطا لے کہا یہ حدیث جس جس ہے اس کبیرے کہا عول  
 لعنت عرب میں اس جن کو کہتے ہیں حورات کہ ظاہر ہوا اسکو بخاری لے ہی ابو ہریرہ سے کتاب فصائل القرآن اور  
 کتاب النکاح کا تین ایل صحت میں بطور روایت کیا ہے ایک سے طحاوی کا بھی کہا مایو تا تھا قیس نے مار وہ اسکو کہا  
 کہ تم مہر سے کوئے کوئے تویری آیت الکرسی پیر ہوا اللہ کے طیر سے تیر ایک حافظ ہو گیا سیٹاں مہار سے  
 یاسن پیکر گا اوہوں نے دکر حضرت کیا دوا یا اما اللہ صدق وھو کذا دق یعو ہے تو وہ چھوٹا مگر چھوٹا  
 اسکو بخاری سے سلفا صبیحہ مکر کیا ہے اس مردہ ہی اسکو بکے راوی ہں گراور سیاں سے انہیں لھا احقر  
 کہ حضرت مکر دوا یا اما علف آت ذلک کذا لک یسے آیت وپی ہی ہے جیسا اس شیطاں نے تجھ سے کہا کہ تم  
 ہیں ملتے اسکو سائی نے بطور دوا یہ کیا ہے عرصہ کہ تیں دافے ایک طرح کے بوڑا و صید لے کتابا لے میں  
 اسی سے اسکا کچھ تھا صید دکر کیا ہے لاس معور لے کہا کہ ایک آدمی کلا اسکی طلاق ایک جس سے ہوئی جس نے کہا  
 تو مجھے پچھاڑ دے میں تمکو ایک ایسی آپ سکھا دوں کہ حق اسکو ٹوکے کہ میں حاکم تو پیر کوئی شیطاں اس گہر بن جا  
 کتنی ہوئی اس آدمی نے اس جس کو پچھاڑ دیا کہ انو تو خیف ضعیف ہے تیرے ملائیے میں جیسے کتے کے ہونے میں  
 کیا م سب جن ہی طرح ہونے ہو یا خاص تم ہی ایسے ہو کہا میں اوں سب میں قوی ہوں بھڑکڑ پھرتی ہوئی  
 بہا و سی لے اس جن کو پچھاڑ دیا اور سے کہا تم آیت الکرسی پڑا کر دمتہا رہے یاس کوئی نہ پیکر گا جب کہ میں  
 حاکم کے تو شیطاں کہ ہے کی طرح گونڈ کرتا ہوا یہاں لکھا ابن سعود سے پوچھا آدمی وہ عمر ہوئے کہا وہ ہیں تو

یہ کہ ایک حدیث ابوہریرہ میں مروغاً آتا ہے سورہ فقر میں ایک آیت ہے جس آیتوں کی منکر ہے ہمیں ٹہری عاتی  
کسی گئی ہیں مگر وہاں سے شیطان کھل سکتا ہے وہ آیت الکرسی ہے رواہ الحاکم اسکو حاکم نے دو طرق میں روایت  
کیا ہے صحیح الاسناد ساما ہے تردی کا لفظ حدیث راوند سے یوں کہ ہر حدیث کا ایک کوٹاں ہوتا ہے "ان کا  
کوٹاں سورہ فقر ہر آیت ہے جس آیتوں کی تید ہے وہ آیت الکرسی ہے یہ اسکو عرب کہا ہے اسکی  
سدس تلمیح بن حمیر صغیف میں ہمارا سیر مدے حضرت کو ساوڑا ہے تو ان دو آیتوں میں لا الہ الا هو الحق  
القیوم اور لا الہ الا هو الحق القیوم اسم اعظم ہے رواہ احمد اہل السنن تردی نے کہا یہ حدیث حسن  
صحیح ہے اس مروغیہ اوٹا ہے مروغاً روایت کیا ہے کہ اسکا اسم اعظم کہ جس نام کو سیکر عاکرں تو قبول ہوں تو قبول  
میں سورہ فقر و سورہ آل عمران سورہ طہ میں اس عمار حطیت میں ہے کہ فقر و آل عمران میں ہی ہیں حواہر گردے  
طہ میں ہے وَصَبَّ السُّجُودَ لِحَقِّ الْقِيُومِ و دوسرا لفظ انا کہ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا جس نے رٹا نہ ہر بار و رکھ  
آیت الکرسی کو پڑھیں اسکو وحل حمت ہو مگر موت رواہ اس مردہ والنسانی فی الیوم واللیلہ و اس حان  
حصہ اس تیرے کہا ہے ہا و تشرط ساری یہ ہے اس کو حوری نے اسکو عرب موصوف سمجھا ہے اللہ علم اسکو عرب  
اسکے اس مروغیہ میں علی و معیہ و حار سے روایت کیا ہے مگر ہر مد صغیف ہو غرض کہ نصیحت آیت الکرسی میں بہت  
حدیثیں آئی ہیں اس کو سب علم حمت و ضعف اسناد اس حکمہ ذکر نہیں کیا فتاویٰ یاک میں دوسرے  
مسئل میں لا الہ الا هو حق ہے اس بات کی کہ تفرقات بہت جمیع حالات ایک ہی معنی و مطلق رہ رہی ہیں اس  
حق وہ ہو کہ ہر قیوم وہ جو عیر کو ہا ہے عمر کا ہے قیوم قیام ٹہرتے ہر ساری محلات انکی محتاج ہو وہ ہے  
عی ہے کسی حق کا قیوم و قیام مدون اسکے حکم کے ہیں ہو سکا ہے کقولہ و من الیہ ان تقدم السماء و الارض  
مذہب پڑھتی قیومیت یہ ہے کہ اوگھ اوئے مید رکڑے بیخ و نقص و عقلت و وہول کا وہاں گدہ ہیں ہے مگر وہ ہر  
یہ قائم نہیں رہ سکی کمالی کا شاہ ہے کیا ذکر ہے کہ کوئی سے اسکے علم سے چپکے یا کوئی پوشیدہ او سیر بھی  
رہا وے اوگھ کہہ کر جواب کا اسی لیے کیا ہے کہ نوم اقوی ہے لوگھ سے یعنی ذرا سی عقلت ہو بہت سی صحیح  
میں ابوہریرہ سے آیا ہے کہ حضرت نے دریاں ہمارے گھر سے ہو کر جاریا میں ورائیں کہ اندہ تو ناہیں ہے اسکو سوریا سجا کر  
قطعیہ نزار کو سجا دیا کرتا ہے دن کا عمل اسے پہلے رات کا عمل میں سیر پہلے اسکے یا اس حان ہے یہ وہ اسکا  
نور ہے یا مار ہو اگر اس یرو کو کہو لدے تو انوار اسکے ہو کہ جہان تک نظر حاد سے ساری خلق حلا میں  
کہہ سکے کوں کہ یہ علوہ گری سکی ہے پردہ چھوڑا ہے وہ ہے کہ انہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انکی

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰







حضرت سے کہا دعا کرو اللہ سے کہ مجھے حسرت میں لیجاوے حضرت اس کی عظمت بیان کر کے یہ دعا اس کی کرسی پہ  
 دوہین کرے سوئے ہوئے وہ کرسی ایسی چرخ چالی ہے جیسے سیاہیالاں موم سے حرارتا ہے دواہ انو یعلیٰ والدہ  
 وعدہ میں حمد و ان حیر و الطہرانی و ان انی عاصم والصدیق الختارۃ ہر کسی کے اوسکو موقوف اس کی  
 مرلا گئی کم و بیش روایت کیا ہے اس سے زیادہ عرب وہ حدیث جب کو انو واؤ دے صحت عترت میں  
 حیر بن عظم سے روایت کیا ہو اس مرد وید کے پاس یردہ و جبار و غیرہ اسے احادیث و صم کرسی کو دیکھ  
 کو وہ طوطی فصل صما کے آئی ہیں گویا یہ ہر کہ اس آیت میں وہ کرسی مراد نہیں ہے وہ اور کرسی ہوگی محمد الیاس  
 کہا ہر طوطا یہ ہے کہ اور کرسی سے اچھلے وہ جسم ہے جبکہ ذکر حدیثوں میں آیا ہے ایک جامع صغر کہ اسکا اچھا  
 کیا ایک دھاتی غلط فاحش ہے اس حریر کے کہا راجح یہ ہے کہ مراد کرسی سے علم ہے اسی یہ علم اگر اسی  
 کہتے ہیں کتاب کے حرار کو نہیں علم ہوتا ہے اگر اس جسم کر اس کی ہلتے ہیں فاسوس میں یوں ہے کہ کرسی صم  
 کو سکاف مٹی سر و علم ہے کسی نے کہا کرسی اس کی قدرت ہے جس سے آسمان و زمین کو تہا ہے ہوئے ہے جس نے  
 کہا مراد کرسی سے عترت ہو بعض نے کہا کرسی تصویر ہے و طوطیاں عظمت کے حقیقت میں ہیں عربی قول ہے  
 نقدرانی کا صفا دی ہے کہ وہ نورانی مثل ہے کسی نے کہا عبادت ہر ملک سلطان سے مگر حق مات وہی  
 اگلا قول ہے کہ کرسی جسم ہے جسکی احادیث میں آئی ہے معنی جسکی کو چھوڑ کر طوطی کا محال کا محال  
 مثل نے محل ہے جس سے جہالات و صلا لالاب ملا سم کے پیدا ہوا ہے حداد کو عارت کر آں کتیر کہتے  
 ہ میں بعض مشکبیں اسلام کا نوہیت ان میں - نعم ہے کہ کرسی ملک شہم ہے جبکہ ملک ثابت کہتے ہیں اس کے  
 ادیر ملک ہم ہر جسکو ملک اتیر ملک طلحس لٹے ہیں اور دن نے سپر دکیا ہے جس مصری کہتے ہو کرسی  
 عترت ہر مگر صمیم ہے کہ عترت کے سو آ عترت ان سے ٹپ ہے جسطح انوار و آثار میں آیا ہے ان حریر سے  
 اس باب میں حدیث عمر راعما دکیا ہے مگر اس کتیرے کہا کہ میرے مردیک اس کی صحت میں نظر ہے و اعظم  
 پہرہ و مایا کہ تہکا تا نہیں اس کو حفظ ان دونوں کا یعنی ملک گاہ کہا آسمان و زمین و ما بیہا کا اوسپر پہرہ  
 انسان ہر کچھ انکی ہستی میں وہ ہر جس پر قائم ہر سے کا قیوت و عطف ہے کوئی تسو سیر غفری نہیں سارے  
 انیا اوس کے رور و حفر و دلیل جو انکا کسا ہیں اوس کے محتاج و فقیر ہیں وہ غنی حمید ہے جو حاجی ہر کر  
 کوئی پوچھے والا نہیں ہر شے پر قابو ہے ہر چیز کا حاسب ہے و لا ہے ہر شے پر اثر ہے اسکی سادہ کوئی صمد ہے  
 نہ کوئی صمد کہو کہ وہو انکیز انشعالات علو قدر و منزلت ہر شے کو ہر ساری خلق پر اسپر کوئی حق و نفی



ہیں یہ کسی کہا عالی سے ملک و سلطنت قبر کی اس سے کوئی اس سے علیٰ ترہیں ہر بعض نے کہا عالی اس سے کہ  
وصف و صعبیوں کو گنہگار کے ماحیط و محال پہاڑی عطیہ و حالات میں کامل الذات سے طری سے  
نقل کیا سے کہ اسکا مکان حق کے مکانوں کو مرقع ہے ان عطیہ نے کہا یہ قول بہ تجلہ محسین کا اس لائق  
تہا کہ نقل کیا جاوے اسے میں کہتا ہوں خلاف اہل علم کا مسئلہ اتناات جب میں معوی سے سلف و حلفت  
جہاں اس مسئلے کا حالات اتنا سے نہ کہ تہا سے سرت سرت اتناات علو و فوق میں کل جو شخص کسی بہت پر سو و ما  
یہا تا ہے تو یہ میری بات کو خارج شرع سمجھتا ہو دلیلوں میں نظر نہیں کرتا بہ محتویہ طبع ہوتا ہے کہ اب دست  
کسوٹی ہو جس سے حق و باطل الگ الگ پہچان لیا جاتا ہے میم فاسد صمد کا کہ ظاہر ہوتا ہو و کو اسے  
اھو انھم لعنہ اللہ علیہم و آلہم و انھم فی النار و انھم فی النار و انھم فی النار و انھم فی النار  
حییہ ان ذر و علو علیہ کا ذریں اور علو و فوق مکا یہی ہوا جاتا ہے اللہ پاک کے لیے ہر طرم کا علو و فوق نا  
ہے جو شخص بہت علو کا ذکر کرتا ہو اس مسئلے میں بہت اڑتا ہے ماحق حق حق حق حق کرتا ہے بہت سلف  
کا ساری صفات میں اڑائے صفات علیہ اظہر ہے ماول کرنے کی کوئی حاجت و ضرورت نہیں ہے ظاہر ہو  
یہ ایمان لگا کر حاقوت میں رہنا جو صرح کرنا سلامت روی کی خیال ہے تاویل کی دلدل میں بیسنا اسی حال کی ہلاک  
کام سے ۵۰ حشر ثانی یہ تیری جان میں دیون کرنا بتایا کمال میں دان کہ تیرے وایا ہے ہر ایک کا  
و ما فی معانہا من الاحادیث الصغار الا کثر فیہا طریقۃ التعلی الصالیۃ امث وھا کما کما  
میں غیہ تکلف و کتبہ ایہ ہے یہی قول ہے ساری المحدثین و محدثین کا اس میں رسالہ جہاں علی مسئلہ  
الاستواء یا وجود و حصار کے بہت جو ہو گا کہ ان فی الیقین ماذنایں التمدن القوت فی ہر کھنصر  
یا الظاعونۃ یومین یا اللہ مقدرا شمسک بالعرفۃ الوثقی الا انوصام لھا فذلک سہیح علیکم  
در رہیں کی بات میں کہل چکی ہے صلاحیت و راہی اس کو کوئی مسکن جہاں سے اور یقین لاوے اسے اس سے  
بکڑی تھی محسوس و ٹوٹنے والی ہیں اندر سنا ہے جاتا ہے جہاں کرنا یہ ہیں کہ نہ کہ ہستی ایسا دعوی  
قول کر دیتے ہیں ملک اس کا ہم سیک کہتے ہیں اور یہیں کہتے ہیں کہ وہی کر داتے ہیں فہم ابن کہتے  
کہا اللہ پاک نے اس آیت میں ہی وایا کہ ہم کسی ملت پر دھل ہو سے کے دیں اسلام میں نہ رہتی نہ کرو کہ وہ  
اسلام ایک کہلی چیز ہے اسکی دلیل و وجہ و انکار میں وہ اس بات کا محتاج نہیں ہے کہ کسی پر اس کے لیے  
رور دی کی حاد سے ملک و حکومت بہت اہمیت کرتا ہے اسکا سید کہہ لیتا ہے کہی عقل و کسوس زمانہ ہو

۲  
۳  
۴  
۵  
۶  
۷  
۸  
۹  
۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰







دوسرے یہ کہ دی تھی اللہ نے اسکو سلطنت جس کا ابراہیمؑ تئیں میرا وہ حوصلہ تھا ہے اور مانا ہے مولانا  
میں ہوں حلالا اور مانا کہ ابراہیمؑ نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے توبہ کی اور اسکو عورت سے متبہ حیراں  
نہ گیا وہ مسکرا ہوا ہے۔ تیلے اصفیٰ لوگوں کو فانی کیا و شاہ تہا دیو تئیں محمدؐ کو رانا تھا سلطنت  
کے عہد سے حصر سارا ہیم نے اسکو مسجد کے او سے بوجھا اوہوں کہاں اپنے رب ہی کو مسجد کرنا ہوں اسکو  
کہا ہاں یونین ہوں ابراہیمؑ نے کہا میں حکم کو یہیں کہہ رہا ہوں حوصلہ تھا ہے رتا ہے اسی دو قہری سنگا کو حکم  
حلالا بوجھنا تھا رانا لا حکم مارا بوجھنا تھا چھوڑ دیا تھا وہاں کی قات کی دلیل ہے اسکو لا جواب کیا ف  
اسی خیر نے کہا وہ یا شاہ جسے حضرت ابراہیمؑ سے محبت کی بابل کا مادہ شاہ مزدوں کسان میں کہ میں علم  
میں بوجھ تھا اسکو مردوں فلاح میں عائد بنی صالح بن ارمحس میں سام بن بوجھ ہی کہتے تھے یہاں قول مجاہد و غیرہ  
کا ہے مجاہد نے کہا متعلق مجاہد ص کے یا شاہ جا رہے دو مومن دو کافر مومن سلیمان میں داؤد  
اور داؤد القزین کا مرد اور محبت اصر وار کے کہا ہے پہلے جسے سر رتا ہاں رکھا دیں میں تشر کیا دعویٰ تو  
کا کیا دی مرد مرد وہی وہ ولد الزنا تھا اس آیت میں سہادت ہے اگلی بات کی کہ کافر و کھادوست راہ دگار  
کا ر سار طاعت ہوتا ہے یہ عہد ہر کاعہ سلطنت یہ تھا امین جلال ہے کہ یہ محبت آنکھ کی کسی نے  
کہا حصر ابراہیمؑ علیہ السلام نے بت کو توڑ کسی نے کہا بعد ازاں اسے لوگ میں جا رہے ہیں وہ حاکم رہا یہ دھوکہ  
اسکا دیا ہے جیسے فرعون نے کہا تھا ما عکث لک من الہ عتبیٰ اس سے حصر ابراہیمؑ کے با تھا  
یاس و حور پر کیا دلیل ہے انہوں نے چاہا کہ دلیل اللہ کے وجود پر سی مدوات اس کا بعد عدم کے اندر  
عدم ان اشیا کا بعد وجود کے ہوا اس سے معلوم ہوا کہ مال ضرورت کوئی ماعل متنازعہ ہے کیونکہ یہ اشیا جو کچھ  
حادث ہیں ہو سکتی ہیں کوئی او کھا اچھا ذکر موالا ہے ہی موجود وہی رب ہر جسکی طرف میں ملانا ہوں حذر  
لا شریک اسے کہ میں ہی تو حلالا ملتا ہوں یہ وہ قیدیوں کو مارا حلالا یہ قول ہے قتادہ اور اب اس  
وسعی کا اس خیر کہتے ہیں طاہر ہے کہ مراد اسکی یہ رہتی کیونکہ یہ کہہ جواب ابراہیمؑ علیہ السلام کی بات کا تھا کہ کچھ  
امین نہ ہے وجود صالح سے ملکہ مراد اسکی یہ تھی کہ میں خود بھی اس مقام کا ہوں یہ دعویٰ بطور عداوت کیا  
کے کہ ان کو ماعل قرار دیا کہ بھی وہی میں ہوں فرعون نے ہی دعویٰ کیا کہ ان کو یا انہی کی یہی وہی کہ کیا  
تھا یہ یہی مقلد عمل تھا بہ محنون کے دماغ میں خلل تھا حضرت ابراہیمؑ نے اس کے کھارہ کا یوں جواب  
ما صوبہ یا کہ پہلا اگر تو ہے تو سوچ کو معرب ہو تو را کہ کہ خط احمر مشرق سے نکلتا ہے کہ جو جس پر









ہوا تھا کہ وہاں کے لوگ قتل ہو کر مرٹ گئے تھے کسی نے کہا مارو قریبیہ کو اہل قریبیہ میں کسی نے کہا قریبیہ مرد ہے  
 جس سے ہزاروں آدمی خوف و ماسے ٹھکرے ہاگ گئے تھے اس کا قصہ اور گزیر کا کلی نے کہا مارو دیر سار نام  
 ہے یہ جگہ عارس میں تھی سدی نے کہا اسلما ناوہ ایک مجلیا قریبیہ تھا و احمی حرجان یا بہدا میں بعض کے  
 دیر ہر قتل مارو ہے وہ در بیان مصر و مصر کرم کے کمارہ و حلیہ یہاں خدیایاں میں کہا کہ قول اول لہر وہ  
 ہے انتہی بہ حال المدی نام میں شخص کا لیا یہ نام قریبیہ کہ تہیک نام وہی حالت طلت مرکا جب انکا  
 گدرا سگھبہ ہو اتو کنگی و دیرالی دیکھ کر تیرا فکر کیا کہ حرکت یہ قریبیہ اس عمارت عظیمہ کے بعد سہالت یرا گیا ہے تو  
 اسلما اسکو کیا آتا دکر گیا اللہ نے سورس مار کے بہراو ہاگ کٹر اسکا کہتے ہیں وہ گاؤں ستر سرس بعد اس کے  
 مرنے کو پہاڑا ہوا تیس برس میں سب لوگ باگ میں گئے و اسلما ستر بل ہی وہاں آگئے جس سے لے دکا جلا جاتا  
 تو سب سے پہاڑو گئی انھوں کو کہہ دلا کہ اللہ کی صعب کو دیکھیں کہ کیوکر اس کے من کو حلا تا ہے جسے حی کر  
 اوٹھ کٹر ہے ہوا اللہ نے نوسط ایک فرشتے کے کہا تو کتنی دیر نکلا کہا ایک دن یا ایک دن سو کم یہ اسلے کہا کہ  
 شروع نہار میں حرکت ہے آخر بہار میں حی اوٹھے دیکھا سورج مافقی ہے خیال کیا کہ وہ سورج اسی صبح کا ہے اس صبح  
 یہ بیکہا کہ یا ایک دن کو کچھ کم اس کے ساتھ انکو راکو غیر صیر بہا دیکھا کوئی ستر اگلا ہیں یہ عصیر کا استحالہ ہوا نہ  
 اخیر کہنا پڑا۔ اگلو میں نقصان ہوا بہر گد ہے کو سامنے دیکھ نہ کیا اسلے کہا تم دلیل ہو سنا و پستی  
 ہو بہت حلقہ یعلی مرتصے کو کہا صحت شہر میں آئے ایک ہمسایہ کہ شکر کو جو ان جھوڑا بہا اسکو شیعہ مالی  
 پایا کہتے ہیں فرستے فرستے اسلے سوال کیا وہ حیرت علیہ السلام تھے یا اور کوئی فرستہ تھا یا حوالہ اللہ مال ہی ہے  
 یہ جیسا ہی اسلے ہوجا وہ ہوں حوالہ کیا کہ ایک دن یا ایک دن سو کم رہا سیاہی صبح کہتے تھے کہا قال  
 لَبِثْتُ لَكُمْ مَا أَوْعَدْتُمْ يَوْمَ اِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَقَابِرِ اِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَقَابِرِ اِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَقَابِرِ اِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَقَابِرِ  
 مار کہی نہیں ہو اسلما معلوم ہوا کہ صدق وہ ہو حو طابق صفا و ہر کذب وہ ہو جو مخالف حقا و ہر کسی نے کہا  
 وہ گدہ مار کٹر گیا تھا کہ کو پہر سامنے لو کے گوشت و پوست کا اس پنا یا یہی قول سدی کا ہے بعض کے  
 کہا ہر اس میں بالملک و سبط حبان بد ماتا سورس تک صبح سالم کٹر اڑا سیلے قول کی دلیل لفظ ہے  
 وَأَنظُرْ إِلَى الْعِصَا أَوْ كَفِّ نُسْرًا هَا وَ سِرْ قَوْلَ كُنَا يَدِي هِيَ مَا نَظُرُ إِلَى الْعِصَا أَوْ كَفِّ نُسْرًا هَا وَ سِرْ قَوْلَ كُنَا يَدِي هِيَ  
 صبح راج سے قرص شایا سیلے میں کیا کہ حکمت مقتضی بیان تھی واللہ اعلم کا افسانہ الامم بتاریخ کہہ چکی  
 اَلْكَوْنِ مَا لَكَ اَلْكَوْنُ مَنْ قَالَ كَلَّا وَلَكِنْ لَمْ يَطْمَئِنَّ قَلْبُهُ فَانْكَرَ اَلْاُتَّعَةِ مِنَ الظَّنِّ لَمْ يَرَوْهُنَّ اِلَّا كَلَّا لَمْ يَحْضَلْ عَلَى





تَعْرِفُ لَدُنَّ نَبِيِّكُمْ هَؤُلَاءِ هُمُ الْعُقُودُ الرَّحِيمُونَ اس سانس نہ کیا تم میں کہتے ہیں میں کہتا ہوں اس بیت کے زیادہ وہ اس کے قول کے بعد یہ سید عالم ہے دیتا ہے کہ غفر الملوک قال اولہ یومئذ قال نکلہ ذلک یومئذین علیہ دعاہن جہا اس کو انی حاتم کے ہمارے کیا ہوا اس کے بعد اس کے اوٹرنیاس کے کہ فرمائی میں اہم قولہ علی حاکم کے اسکو میجر لاسنا کہ اس کے سطلت ہو کہ حائل اور مان ہوا قرار ماں کا ہو گیا نواب کوئی دوسرے شخص صبر ہو گا سو اس سے

۲

ترکر اور کیا سید واری حاسا ماری سے ہو گی والہ علم مکمل الذین یبعثون اموالہم فی سبیل اللہ لعلہم یرجعوا

۳

اَنْتُمْ سَمِعْتُمْ سَبَإِلَیْہِ رَکْلُ سُلَکُو مَا مَہُ حَکَیہُ وَاللّٰہُ نَصْرُہُ فِیْ نَسَاؤِہِ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ حَکَمٌ

۴

سائل ملی جو حرج کہتے ہیں مال ایسے اس کی راہ میں عیسے ایک نہ اس سے اور گیس سات مالیں ہر مال میں سودا اللہ

۵

ڈھاتا ہے کہ وہ اس کو باہر اندک تائیں والاب سے سب حاسا ف یہ ایک کہات حاتم اللہ تعالیٰ دوسرے جینے

۶

تو اس کے سیاں ورائی ہے یہ جو شخص اس کی راہ و مری میں یا مال دھاتا ہے وہ وہ سب کی سبکی دس گئی ہر سات سو

۷

گئی تک ٹہر جانی ہے سید میں حیرے کہا مرد راہ حد سے آگے طاعت حد ہو کھول لے کہا مرد حرج کر رہا ہے ہا و در

۸

حل دینا یہی سلاح میں اس عباس لے کہا مرد حجاج و ح ہے کہ او میں ایک در ہر سات سو کی تک بیچتا ہے اس سے

۹

کا اتر لیس میں ہر سات سو عدد کہہ دے کہ زیادہ تر ہے کیونکہ میں یہ اشارہ ہو کہ اللہ بندہ کے اعمال سے کو

۱۰

دسیا ہی ہو مختار ہے حط کہتے ہیں کو میں یا کہ وہ میں تخم دالے ہر ست سو ہوتا ہو حد میں ہر سات سو کی کار

۱۱

سو کی تک آیا ہے او بعد وہ لے کہا ہے حضرت زوایا اسے حرج کہتا ہے بقدر راہ حد میں وہ سات سو گیا ہونے

۱۲

حرج کیا ایسی جان اور ایسے گہرا و اور عیادت کی کسی ہمار کی تو ایک سبکی دس گئی ہوتی ہے درہ سیر حرج کے

۱۳

اسکو بہاڑ چر کو متلا کیا اللہ کے کسی ملا میں اس کے دل میں وہ اس کے لہو حط کہتے ہیں ہر کا حرم راہ اللہ

۱۴

درواہ اللہ سانی موقوفہ اس سودنے کہا ایک آدمی نے ایک لاقہ مخطو راہ میں حد کے یا رہتا حضرت زوایا

۱۵

میں سات سو ہا و مخطو یہ آدینے واہ احد و مسلم واللہ سانی سلم کا لفظ یوں ہو گیا آدمی ماقہ مخطوہ لایا کہا یا ایک

۱۶

راہ میں ہو وایا اسکے عوص ہر کو در قیادت کے سات سو مانی لیس دو سر لفظ اس سود کا یہ اللہ کی آدم کو حرج

۱۷

دس گنا سات سو گئے تک مقرر کیا ہے مگر روزہ کہ وہ سب کے لیے ہر اس کی خزان میں دو گنا صائم کے لہو دو حرجین ہر

۱۸

ایک تہ اطار کرد و سران قیادت کے دو میں صائم کی یا کہ وہ سب کے رو دیکھ کے خود کوئی مساکین دواہ

۱۹

او ہر یہ کا لفظ مروج یہ ہو کہ ہر عمل اس آدم کا دگنا ہوتا ہے سبکی دس گئی ہوتی تہا ت سو گئی تک لکھ دیا حاکم

۲۰

چاہا ہو کہ وہ میرے لہو ہر میں ہی اسکی جزا دو گنا چھوڑا ہے کہا مایا اپنا میرا لہو ایک مرتبہ دواہ اللہ

۲۱

چاہا ہو کہ وہ میرے لہو ہر میں ہی اسکی جزا دو گنا چھوڑا ہے کہا مایا اپنا میرا لہو ایک مرتبہ دواہ اللہ

۲۲

چاہا ہو کہ وہ میرے لہو ہر میں ہی اسکی جزا دو گنا چھوڑا ہے کہا مایا اپنا میرا لہو ایک مرتبہ دواہ اللہ





اوس سے کہ دو سے پہلے کو مار دیا ویسے سمجھے کہ میں تو اللہ کو دیا ہے ہلکویا ہر واگر ایسا ہلکاتا ہوں اور شکر  
 والی تھی جیسا کہ جسے ایک نہ ہو یا سات الین کلین سات سود کے لئے بیان دیا یا کہ بیت شرط ہو اگر وہاں  
 کی ریت سے حرج کیا ہے تو جیسے نہ ہو یا پھر جس حسیر توڑی ہی بی بطراتی ہتی حب میںہ زیادہ صاب گیا اسمن  
 سے کیا اور گیکاف اللہ تعالیٰ اس آیت میں ان لوگوں کی طرح فرمائی ہے جو یا مال ہا ملین صرف کر کے  
 بعد حیات و صدقات کے مست ہیں کتنے یا نہیں پہنچاتے۔ قول ہے۔ فعل سے یہ وعدہ کیا حراتے جیل کا  
 اولیٰ کی حرات عمر کی اسے قول ہے ووت سکراد کلہ طلیہ ہے متلا مال کو دعا دیا اس سے اچھی بات کہو معصرت ہو مراد  
 یہ ہو کہ جسے قولاً ماحلاً ظلم کیا ہے اوسکو عاف کر دیا عمر وں۔ یہاں لے کہا ہلکویا پہنچا ہے ہر کوئی جسے اللہ علیہ  
 اکہ وسلم سے کہ کوئی صفہ محبوب تر خدا کو قول معروف کہیں ہے ہر آیت پر ہی احادیث میں ہی آئی ہو حساب  
 کہیں سے حدیث میں نو دور نے کہا حصر سے و یا تیس آدمی ہیں جسے اللہ دن فیات کے مات۔ کریگا۔ اکی طرف  
 نہ اوکو مال کریگا اوکے لیے تو عذاب الیم ہوگا ایک منان جیسے خود دیکر احسان کہتا ہے دوسرے اللہ کے مال اللہ  
 ارار کا تیرا کس کی کریمہ اللہ الیہ سامان کی جھٹی مشہور کہا کر دواہ مسلم اللہ اللہ وادار کا لفظ مرفوع یہ ہو کہ دحل نہیں  
 ہو گا حمت میں عاق بیعتے ما فرماں اناب کا اور نہ منان جیسے مست کہو والا احسان کر کے اور نہ میتہ ان  
 بیسے والا اور جھٹلا یا لاتقدیر کا دواہ اس مرد ویدہ و لحد ان ماحدہ اس عمرے مرفوعا کہا ہے جس شخص کو  
 کی طرف اللہ نظر کر گیا دس قیامت کے عاق والدین من خمر منا معطی دواہ اس مرد ویدہ و ان حان الحاکم ان  
 عباس لفظ مرفوع یہ ہے دحل ہو گا جنت میں جس جملہ اور عاق والدین اور نہ منان دواہ اللہ السائ و ان اللہ  
 اسی پر اللہ نے یہ جزا ہو کہ جس صفہ کے بعد ان ایذا ہوتا ہے اسکا قوت سب اس خطیب کو ماطل ہو ماحات ہو  
 سطح ریا کار کا نفع را د جاتا ہے وہ ظاہر تزیہ کرتا ہے کہ میں اللہ کیلئے دیا ہے اور قصد اسکا یہ ہے  
 کہ لوگ اسکی حج کریں حلق میں تہرت ہو کہ ملاں شخص صاحبیات مہلہ ہے یا بڑا سچی حواد ہے اسکو اس سطح  
 میں اللہ کی عی اور اس کے صواب عیال سے کچھ عرصہ ہیں ہے ہی دنیا کی یکنامی مطلوب ہے اسیلئے و یا یا کہ وہ اللہ  
 اور ذرا حرت پر ایمان نہیں کہتا یہ پہر اچھے معق مرائی کی ایک مثال کہہ سائی کہ سطح خفت تہرہ ہر مٹی مینہ سے  
 سے سرکاتی ہے حالی کرا تہرہ جاتا ہے اس سطح میں یا کار کا حال ہے کہ عمل برباد گیا و مال کا لپکا کچھ  
 ہاتھ نہ آیا و فخر ایمان میں کہا ہے کہ آیت اللذین شعقوا أموالهم فی سبیل اللہ حق میں عثمان  
 بن عفان عبدالرحمن بن عوف سے اللہ صما کو اوتری ہے عثمان نے عروہ شوک میں ایک ہزار اونٹ

معدیلاں و حلقہ سامان مسلمانوں کو دے بعد اتر جس کے چار ہزار درہم بطور صدقہ سے روکھا اعلیٰ اللہ علیہ السلام  
 کے لاکر کہے میں کہتے ہیں کہ ایسے احسان گنکر تھے کہ میرے ساتھ یہ کیا وہ کانگوں سے کہو کہ میرے  
 خلاق شخص سے ایسا یوں احسان کیا نہیں ملے گا کہ اس کے ہر آدمی یہ ہے کہ باہر داری کرے گا لیکن شکوہ  
 شکایت کی بعد اتر جس میں یہ ہے کہ میرے کیا ہو تب جس کو کسی شخص کو کچھ دے گا وہ کہے کہ میرا سلام کرنا وہ  
 گراں ہو تو شکوہ سلام کر کے اس شخص کی آج کرے کہ جو علم کو چھپاتا احسان نہ کہتا اظہار علم کو آج مان کہے کہ وہ  
 کہتے قول معروف ہے کہ اگرچہ اہل کثرت جواب دہم سے یا وعدہ کرے یا لیس عادی سے صحیح مسلم میں آیا ہے کہ طیبہ  
 صدقہ ہر سجدہ سو روپے ایک ماہ ہر کوئی اسے سالی سے کسادہ میتالی نے معرفت یہ مراد ہے کہ صحاح کی حصلت  
 بد حالت بد کو چھپا دے سائل اگر حاجت اسے تو گناہ ہو محاف کرے صحاح کے کہ قول مدد ہے کہ سائل کو نہ  
 کہہ کرے یہ حکم اللہ عزوجل کی رحمت جواب دہ اس آیت میں تقریر ہے اسات کی کہ میں مراد ہے اور یا حاصل  
 کفار سے میں محمود بن لبید نے کہا کہ حسب نے وایا ثراؤف محکو تیرے شرک صحر کا ہو پوچھا وہ کا ہو وایا  
 ریا جو دل مند و نکو کے اعمال کی حرا یہ گئے ریا والوں کے کہیں گے انہیں کے یاس ماؤ حکو تم دیاس دکھاتے تھے  
 دیکھو ان کے یاس کچھ صبر ہے رواہ المحدث ابو ہریرہ نے کہا حضرت کہتے ہیں اللہ تعالیٰ وایا ہی میں نے لے لے لے  
 ہوں شرک میں جس نے کیا کوئی کام اور شرک کیا انہیں میرے عیہ کو چھوڑ دیتا ہوں میں ان کو یاد اس کے شرک  
 کو یہ حدیث صحیح ہے **وَلَا تَنْفَعُ اَمْوَالُهُمْ اَوْ اَنْفُسُهُمْ اَوْ اَنْفُسُهُمْ اَوْ اَنْفُسُهُمْ اَوْ اَنْفُسُهُمْ اَوْ اَنْفُسُهُمْ**  
**بِرَبِّهِمْ اَوْ اَنْفُسُهُمْ اَوْ اَنْفُسُهُمْ اَوْ اَنْفُسُهُمْ اَوْ اَنْفُسُهُمْ اَوْ اَنْفُسُهُمْ اَوْ اَنْفُسُهُمْ اَوْ اَنْفُسُهُمْ**  
 انکی جو چ کر تے ہیں مال ایسے اللہ کی جتنی چاہے اور اینا دل ناس کر کرے ایک طاع ہے طہری پر او سیر  
 میں نہ تو لایا یا پہل دو ماہ پر گرہ پڑا او سیر میں لکھوس ہی پڑی اللہ تبارک و کام دیکھتا ہی مینہ سیرا دست  
 مال خرچ کرنا ہی اوس سے مراد تھوڑا مال سو اگر نہ درست تو بہت خرچ کرنا بہت ثواب اور تھوڑا ہی کام اتنا  
 جیسے عاص زمین پر باغ ہے جسا میں سے اوس کو فائدہ ہے بلکہ اوس ہی کافی ہے نب و رب ہیں تو فائدہ  
 زیادہ خرچ کرے ضائع ہے کیونکہ زیادہ مال دینے میں دکھا و اسی زیادہ ہر صبر و پیر وادہ حنا زور کا یہ سیر  
 نہ کر کے کہ مٹی و مٹی حادے **ف** یا آیت شریفہ مال ہر آن مومنوں کی جو ایسا مال اللہ کی رحمت  
 صرف کرتے ہیں ان کے دل کو یقین ہو کہ اللہ و نکو پورا بدلا اوس کے صرف کا دیکھا صریح حدیث صحیح میں آیا ہے  
 من حاتم و صفا و انا ما ذرا حسا مال سے یہ خاتما ہے کہ اس نے روزی کو مستر و کیا ہے اوس کے ثواب کا یہ





طرف سے آیا حق جیال جلیان گونا گویا حاکم کے یہاں کئی نہیں ہے جاہنگشاں اور دیو گشاں تو اس کی جگہ  
یہ جیال اس کی طرف سے آیا ہے اس وقت ان کثیرے کہا اللہ نے عباد و عین کو حکم خرچ کر سکا ماہے مراد ہر  
حج سے صدقہ ہے یہی قول ہے ان عباسی حکمرانوں سے مراد قنات ہے جو حکموں کے لئے ادب و اساتذہ کر دیا ہے  
علیٰ سدی نے کہا مراد سوا چاندی پہل کہتی ہے حکموں کے لئے اس کے لیے میں سے راند کیا ہو اس سے عباس نے  
کہا اس کو حکم دیا ہے اتفاق کا اطمینان اور دوسرا اس سے یہ کہ یہ تصدیق کرے سو دلیل و دلی وحیت ال  
کے اندر ایک ہے فعل میں کرنا کرنا پاک نالغ اس لیے دیا ہے کہ نیت رکھ دینا چاہیے اگر ویسی حرات بھی حیر کوئی  
نکلوے تو تم کہہ دو کہ اس کو سو جس چیز کو تم خود ملو گے اس کو جبر کو اللہ کی راہ میں دیے ہو وہ اس کو کپڑے  
لیے لگا دے اور اس سے وہ کچھ محتاج نہیں ہے کہ ہر گری بڑی جبر بھی مریٰ المیہ سے حدیں سو میں آیا کہ  
کہ حضرت نے فرمایا اللہ نے اس طرح تمہارے پیچ میں رزق تقسیم کیا ہے اسی طرح اطلاق بھی تقسیم کیے ہیں اللہ  
دیتا ہے یا اس کو جسے چاہتا ہے اور جسے نہیں چاہتا وہ نہیں دیتا مگر اسی کو جسے چاہتا ہے قسم ہے اگر  
محسن کی حاکمیت میں ہے حال میری سلمان نہیں ہوتا نہ دھت نہ کہ سلامت ہو دل و رہاں اس کی آیا  
ہیں لانا حسب تک اس میں ہے ہوسا یا اس کا اس کی آفتوں اور ظلموں سے نہیں کاتا نہ کوئی ال حرام پھر اس کو  
حج کرتا ہے اس کو پھر اس میں رکعت ہو صدقہ نہیں دیتا اس میں سے اور وہ قبول ہو نہیں چھوڑتا اس نال  
حرام کو بھیجے یا جو گروہ اس کا زاد راہ ہے طرف کے اللہ مدی کو مدی سے میں مٹا نہیں مگر سب کو جس سے  
محو کر دیتا ہے گندگی گندگی کو دوزخ میں کرتی دوزخ آج کل کے رومن عمارت کے کہا آیت حق میں انصار کے ان ہی ہے  
جب تک کہ جو کاشٹے کا آقا ایک ڈال ہی لایع سے لاکر دیر بیان دو کہ سنوں مسجد موسیٰ کے لٹکا دیتا دھڑائے  
معاشرین اس کو کھاتے بعض آدمی بھی شریک پھر لاکر اس میں ملا دیتے اس کو جائز سمجھتے اور سیر آیت تری رواہ  
ان حرمین اس ماحہ واس مرد وہ والہ کا کہہ دے اس کا حصہ ملے اس طرح اس کو دے جاہ اس سب ردول کو ان  
ابی حاتم اور سانی اور ترمذی نے بھی روایت کیا ہے جس عریب کہا ہے عبد اللہ بن معقل نے کہا سلمان کی کمان  
گندہ نہیں ہوتی مگر بھی چمیر کو شاہ رو یہ پسیا ز مال صدقہ نہ کرے کسی نے کہا مراد طہیات سے آجکل حلال ہے بھی  
اجمال بھی ہر عام بھی ہو کسی نے کہا اس آیت میں دلیل ہے اباحت کسب بر حدت عدا میں آیا ہے نہ کہا یا  
کسی نے کوئی کہا نہ بہتر اس سے حکم یا لینے نہ تھ کی کمانی کا دوا اللہ ای اتفاق سے مراد چمیر کو وہ وغیر  
ہے یا صدقہ نفل یا دوا کر کا صیغہ معید و حوت ہے آیت میں دلالت ہے جو صدقہ یا ہر ہر دوا دار میں سے

لکن مہر اس عالم کو چاہے جس شافی نے کہا رکوعہ عاص ہے ساتھ اسیر کے حکمو آدمی ہوتے ہیں ماحیار خود کہاتے  
 ہیں حدصاب کو بوجھ جاتی ہے پھر انکو راسی میں داخل ہے انو حصہ لے کہا آیت عام ہے ایسے بہ مدوار سر  
 پر رکوعہ جسے جیسے فو کہ بقول حضرت ادرات لہم تثار حیاران سہیں ہواں حصہ ہو قلیل ہوں یا کثیر بقول  
 اول صحیحہ اور اسے ہواں حساس لے کہا حصص صحاک ستا علیہ مول لیکر صدقہ کرے او سہ آیات و تری ف  
 اس حور نے کہا حصصے فو مال ہے شیطاں کو مار ہے طرف اس آدم کے اور مرتے کو بھی اوتار ہے طرف  
 او سکے و شیطاں کا اوتار یہ ہے کہ وہ وعدہ دیا ہے شر اور حق مات کو جھٹلے کا ورثہ کا اوتار یہ ہے کہ  
 وہ وعدہ دیا ہے حیر اور تصدیق کا جو کوئی یہ یاد کو او اسکو اللہ کی طرف سے سمجھے الحور نہ کہے جو کوئی وہ یاد کو  
 تو شیطاں سے یہاں ملے یہ آیت ہی السَّطْرُ تَعْلَمُ الْعَصَا لَہِ رَوَاہِ اِنِی حَامِدٌ وَالتَّوَمَدُ  
 وَالتَّائِي وَاسِ حَمْدُہِ اَوَّلِی تَرَدِی لے کہا یہ حدیث حسن عریب ہے سطراں کئے عدہ دیو کا یہ  
 کہ وہ تمکو محتاجی کا ڈر تانا ہے کہتا ہو جو کچھ تمہارے پاس ہو اسکو روکے رہو اللہ کی مرضی میں حضرت کر  
 کہیں ایسا ہو کہ حق ہو کر رہا و اسکے سایہ حکم کرتا ہے کہ تم معصی و آثم و محارم ہی لاؤ خوش عیش مرہ اڑاؤ  
 اسکے مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ ہم تم سے وعدہ حضرت کا کرتے ہیں جسے جو کچھ تم میری طاعت و  
 رضا و راہیں صرف کرو گے او سکے عوض تمکو منت لگی دیکھو دریاں دو نو وعدہ کئے کہ تقدیر لغاوت  
 فرق ہے ان عباس لے کہا مار و حکمت سے اس آیت میں بجا ساما سمہ منسوم حکم متناہ مقدم سو خر حلال حرام قرار  
 کا ہے دوسرے لفظ رفوع یہ ہے کہ حکمت قرآن ہے میرا و سکی تفسیر ہے کیونکہ قرآن کو ہر نیک و بد ٹیٹتا ہے  
 محاب لے کہا مار و حکمت سے شہیک مات کہنا ہو حکمت موت تو ہمیں ہے مگر علم و سمجھ ہے اوالہ العالیہ لے کہا  
 اللہ کا ڈر ہے کیونکہ اللہ سے ڈرنا ہے ہر حکمت کا ان خود کا لفظ رفوع یہ ہے کہ ہر حکمت کا خوف ہے  
 خدا کا اوالہ العالیہ لے کہا حکمت کیا نہیں ہے مخفی لے کہا ہم ہے اوالہ مالک لے کہا سہت ہے ایسے حدیث رسول خدا  
 صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زید بن اسلم نے کہا عقل ہے مالکے کہا میرے جی میں آتا ہے کہ حکمت ہم ہے اللہ کے  
 دین میں اللہ اپنے عقل و رحم سے اسکو دونوں میں داخل کرتا ہے اسکی مثال یہ ہے کہ ایک آدمی دنیا کے کام میں  
 ہوتا تھا تو ہے دوسرے شخص مرد یا عین جیف مرد میں عالم بصیر ہوتا ہو اسکو دین کی ہمایوں میں دینا  
 سے محروم رکھا لیں حکمت فقیر الدین شمیری مراد فقیر سے ہم ہے یہ صطلح عام سدی لے کہا حکمت خود ہی کیلئے  
 لے کہا جیم یہ ہر حکمت کیلئے عام ہے بلکہ عام ہے موت ہی علی حکمت موت ہی رسالت احص ہے



لکن اتباع اس کا ایک خط حیر سے بطریق تعینت کی ہوتا ہے خط بعض احادیث میں آیا ہے کہ جسے قرآن  
کو حد تک لیا اسکے دونوں کدھوں کے چم میں موت دہر دی گئی تھی ماسہ کہ اسکو وحی نہیں آتی دواہ فیکم  
اس سو دھو دونا کہتے ہیں ہیں حسد مگر دواؤ میونیہ ایک شخص جسکو اللہ کے مال نہ آیا اسکو حق سوا شہار کا  
روسلوہ شخص جسکو حکمت ہی وہ اس کے مواضع حکم کرتا ہے اسکو سکھاتا ہے دواہ الحمد والسخان اللہ تعالیٰ  
اس ماحہ میں طرقا معدودہ فتح الیایاں میں بعد ذکر اقوال مذکور کیے کہا ہے کہ یہ مسئلہ قریب یکمیر میں اگر  
لطف حکمت سے افعال یہ طریق جنوں بدل لکریں تو کوئی مانع نہیں آتا جسے میں کہتا ہوں ہر کس عام کے ایک حصہ جسے  
یا حلق جس میں صلیح یا علم مانع کو مواضع ایسے ہم کے لطف حکمت میں لکریا ہے سے بہتر تصویر حکمت کی حسی  
اکثر سلف گئے ہیں یہ کہ اگر حکمت سے دست برولی اصل اللہ علیہ آدہ سلم ہے حصہ صا اٹھا جہاں لطف حکمت کا ہر  
کتاب کے آیا ہے اور جس جگہ مطلقا یہ آیا ہے جیسو اس کتاب میں قائل ہی کوئی مانع نہیں دیاں مراد قرآن ہی کیونکہ  
قرآن کا نام ذکر حکیم ہی ہے یہ حکمت و ان یا حدیث بشیر علی توسا و اقوال اسکے بیٹ میں آگئے قرآن وحدیث  
کا حکمت ہو مایل ہے کمال انجا کتاب دست یر کہ اس لفظ سے جو مراد دوسری چیز ہی نہیں اس ہر قرآن  
حکم کتاب ہے اتمام دست اور احاطت رسول کا دست ارشاد کرتی ہے طرف مسکتا سا کردیہ لحد یہ ہی معلوم ہوا  
کہ حکمت جوہ قرآن ہو یا دست السنو اسکو حیر کشہ و رایا ہے مراد حیر کتر سے وہ علم مع ہے و طرف علم صلیح کے  
بیوچا و حیر کا احکام سعادت ابدی حواں ہر مری کات اہی ہوتا ہے اللہ دما دما انفعہ من یفقر  
اولاد رحمہ من نذر ان اللہ تعلمہ وعا للظالمین من انصارہ ان سندا والصدقہ فیما یمامہ و ان  
محمودھا و نونھا العفراء و فوحیر فاکمہ و ککھ حیرت ککھ و اللہ یمامہ و ککھ حیرت ککھ و اللہ یمامہ و ککھ حیرت ککھ  
کرو گے تم کوئی حیرت یا قول کر گے کوئی منت سوال اللہ کو معلوم ہے کہ ہر کار کوئی بہین مدکار اگر کسلی تو  
حیرت تو کیا اچھی بات ہو اور اگر بھیا داؤد فقیر و مکر و بیاؤ تو کسے تر ہے تار تا ہے کچھ گماہ تہا ہی اللہ تبارک  
کام سے وقف ہے یہ دست قبول کی تو جب ہو گئی ان او انہ کرے تو کھ گار ہے مزار اللہ کے سوا کسی کی نہ  
چاہیے مگر یہ کہ اللہ کے واسطے فلا نے شخص کو دو گنا تو محتار ہو اگر نیت دکھا دی کی نہ ہو تو حیرت کسلی بھی بہتر  
کہ ادبوں کو حقوق او و بھیجی ہی بہتر ہے کہ لیسے والا نہ تشر و ی وقت اس میں دلیل ہے سات یکہ ہر صفت  
کا مصل ہے اظہار سے کیونکہ یا سے دور تر ہے مگر یہ کہ اظہار میں کوئی اور مصلحت ہو کہ اس مشیت کو اظہار  
افضل و جاد کیا گراں آیت کا مشا ہی ہو کہ جیسا کہ دینا کلا دیو سے بہتر ہوتا ہو مجسمین میں انور میرہ موعا آیا

کہ اس شخص کو نقد و عمارت کے لکھنے میں کبھی ایک دھنچکا نہیں ہے جو کوئی صدقہ چھپا کر دیا جائے گا تب سے  
 نہ جانا کہ اسے دہانہ لے کر کیا حج کیا اس بن مالک مروی کہتے ہیں جس نے زمین کو سید کا تو وہ کچھ بلی بیابان  
 کو سید کر کے دیکھ لیا ہم کئی ملائکہ نے حلقہ حمال سے تعجب کیا کہا اور یہاں اس بیابانوں سے ہی کوئی شجر  
 تیری مخلوق میں نہ مادہ صحت ہو ورنہ یا نان لوٹا کہا سہل اوہ ہے جو ہی زیادہ کوئی شے تیری خلق میں صحت تر ہو کہا  
 آگ بوجھا آگ سے بھی زیادہ تر کوئی تھے صحت ہے کہاں یا بی بوجھا یا بی سے بھی زیادہ کوئی تھے صحت تر ہے  
 کہاں ہوا کہا ہوا سے ہی زیادہ کوئی حیرت تر ہو ورنہ یا نان ہی آدم سید ہو ناہ سے صدقہ دیتا ہو سکا مالیز  
 ناہ سے چھپا ہوا جو راہ احمد ایک صیت میں آیا جو کہ پوشیدہ صدقہ اللہ کے عصب کو بھادیتا ہے عامر بنی  
 کہا یہ آیت مان جن میں اوکو دعوہ کے اثری ہے عمر آنا مال لیکر مابین حضرت کوئے تھے بوجھا گھر کے لیو کیا جھوٹ  
 آئے کہا آنا مال اوکو کر سارا مال کیا آئی جان سے بھی گویا چھپایا حضرت کو بوجھا گھر والوں کے لیو کیا جھوٹ  
 آئے کہا اللہ رسول کو مٹانے رو کر کہا اوکو مکر میرے یا تیرے صدقہ میں کسی ماں تیرے کھڑے سقت کی مگر  
 تم ہی سابق نکلے دوہاں اس حال پر حدیث اور طرہ میری آئی ہے مگر ہمیں ہوا کھانسی کو دل بھی اسلئے روہیت  
 کیا کہ وہ ہوں نے نزول اس آیت کا لکھنے جن میں تنایا ہوا اس کثیر لے کہا آیت عام ہو ہاں میں کہ جھانے  
 صدقہ بہتر ہے خواہ مرض ہو یا سدوب لکن ابن جریر نے ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر میں روہیت کیا  
 ہے کہ اللہ نے صدقہ کو تطوع میں فصیلت دی ہے صدقہ علانیہ پر ستر و حرم اور صدقہ مرض کو صدقہ سر پر  
 درجہ ہی حال ہے سکر و رض و نوافل استہامین ایک لکھنا سکر ہی ہے کہ عمل اس آیت پر پہلے نزول رات  
 سے تھا جسے وہ لے آتری ہیں تفصیل صدقات فرائض کی آئی دوسرا صدقات اس تک پہنچی ہو گئے  
 دوسرے قول دکھایا ہے کہ آیت با مسوح ہے اسی طرح وہ آیت فی أموالهم حق مغلوم لا تأبیل والحکم وہ پہلا  
 ہر حق و قرآن میں آیا ہے اس کو آیت سودہ تر ہے لعل الصدقات للمفقراء مسوح کر دیا ہو فتح الیاس میں  
 کہ آیت با مکرملی ہوا مال ہی ہر صدقہ مقبول غیر مقبول اور در مقبول غیر مقبول کو اس آیت میں وعدہ  
 و اطو اسکے جسے احاق یا نذر بردہ مقبول کیا و عیدہ و اطو اسکے جو مکرل اسکے کیا حدیث میں آیا ہے ہر جہے نذر  
 سعیت میں سرئی ثابت ہوا کہ جسے مذکر کہا کہ اللہ کی طاعت کر گیا تو وہ طاعت کر دے جو مدح کا اور جو مذکر  
 کہ اللہ کی سعیت کر گا وہ سعیت کر دے جو مذکر کہ اللہ کی طاعت کر گیا تو وہ طاعت کر دے جو مدح کا اور جو مذکر  
 کہ اللہ کی سعیت کر گا وہ سعیت کر دے جو مذکر کہ اللہ کی طاعت کر گیا تو وہ طاعت کر دے جو مدح کا اور جو مذکر

الْأَسْبَاطَ وَذَكَرَهُ اللَّهُ وَمَا سَمِعُوا مِنْ حَبْرٍ نُوِّتَ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَطْلُبُونَ ۝ لِلْقُرْآنِ وَالْآلِ الْكَافِرِ أَحْصُوا أَنْفُسَهُمْ  
اللَّهُ لَا يَسْطِيعُونَ صَرْفَ مَا فِي الْأَرْضِ لِحُسْنِهِمْ الْحَاجُّ أَعْبَادُكَ مِنَ الْعَمَلِ ۝ يَوْمَ يُعْزِزُكَ مِنْ أَعْدَائِكَ

وَمَا سَوْفُوا مِنْ حَرْفٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ۝ الَّذِينَ يُفْقُونَ أَمْوَالَهُمْ يَأْتِلُوا فَالْمَالُ لِسِرٍّ وَعَلَيْكُمْ فَلَهُمْ

آخرهم عند ذم ولا خوف عليهم ولا هم يحزنون هـ يراهم بين ركوزاه ملائكة الله ملائكة جبرائيل  
رسول الله صلى الله عليه وسلم

مرد کے لیے وہاں ایک بڑی کڑکے کی لکڑی بنی جا رہی تھی اور وہ چھوٹے چھوٹے کڑکے کی لکڑی بنی جا رہی تھی۔ یہ کڑکے بنائے جاتے تھے کہ ان سے کڑکے بنائے جاتے تھے۔

وہ کوئی چہرہ ہی سے نہیں مانگے تو لوگوں کو ایٹھ کر اور حوجج کر دے گا مگر یہ اللہ کو معلوم ہے، ہر لوگ اس طرح کرتے ہیں۔

الہدایہ میں کہا کہ میں نے اپنے دل سے یہ بات کہہ کر اپنے دل سے اس کو نکال دیا۔

اور ان کو باوجود اس حال اندر راہ میں ان کے ہیں لکھا نہیں ہے اور یہ اسی حاجت کا ہر ایک ہے جس سے حضرت علی

ہیں میں متحمل ہوں تو لوگوں کو کھانا دے کر ان کی مدد کریں یہاں تک حیلرت کا سبب نہ ہو کہ ان کے سود کو حرام بنایا جائے

مقتدہ ہو وقرص میا ادا دی ہے قرص پرود کا ہے کو لیا جا ہے **ف** سائی لے اس عمارت سے روایت کیا ہے کہ اسے

مستمعین کوں خیریت دیا ملوہ حاسم ہوا لکھنے رحمت دی بیات نامی دوسرے خط و کتابت ہو کہ حضرت زید علیہ السلام

رسالہ کو جو کر دے گا وہی ہے اور اس کی آیت کہ قرآن مجید صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قرآن مجید ہے جس میں

کہا کہ ہمارا دھرم موس کا اپنی جان کے لیے موس کو کچھ حرج کرنا ہے وہ اللہ کی مرضی کا ستا ہے عطا کر سالی گئے کہا جس

نے لکھ دیا کہ میری عمر پچیس سال ہے کہ وہ لکھ گیا کہ گیارہ سال کے تیرے کہا ہے اسے جس محتاج ہر کہ متصدق

کے لیے یہ کہ کو سوخی کو باغیر سوخی کو سو کو دواں سکے قصہ کا ملکا سد اسکی آجرات ہے ودا نفیقا من حیث یوت ایک کہ و

اور حدیث انور پر یہ صحیح حدیثیں آئی ہیں موطعت کا یہ ہے کہ حضرت فیروز بابا ایک آدمی نے کہا آج

دانت میں خمد دو گنا ہر خمد ایک کھلا ہاتھ میں ایک تہیہ کے کہہ یا صبح کو لوگوں کے چاکر لوٹنے کے اسوڑا نینہ کو خمد

اور کونسا ہوا کہ سید شری محمد علی راجہ کی خدمت میں آکر کہہ دیا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے جس کا نام ہے سید شری محمد علی راجہ کی خدمت میں آکر کہہ دیا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے جس کا نام ہے

اوسے جو کہ مدد دیا کہ اللہم لا تجعل علی امرایہ وعلی عوین وعلی سارق او کوناس کوئی آیہ اللہ اس کے کہا گیا  
 کہ یہاں مقبول ہوا تا یہ راہبر سے کہ تا بدیعی سرت کٹے خواہیے او کو دیا ہو وہ رحم کرے تا یہ جو جری سوار  
 مدد ہم کہ ادیب یہ رست ہوتی ہے اور کام حاصل اند کے پو کیا جانا ہے اس کام کی بہل ایک محاسب  
 اور سکا مر تل میں ہوتا ناں مددہ دستہ استیخص کو قصہ دیو مال لیکر صق محو میں صرف کر کہ یہ مدد را ہو گاہ  
 و طو رفت مراد مع اسے جگہ بجا حین ہیں جو اند رسول کطرف مسطح ہکر مدیو میں آ رہے کہ کوئی جلیہ رقیہ  
 ایسے لہ طاق سکر کی بدست میں تیل اند سو مراد جگہ بہا دے اس آیت میں بیان صرف صدقات و ان  
 سے ہی کو حقی کیا ہوا ان عباس نے کہا یہ قرطایر شخص کے ہوتو مدیو میں او کا گہر تہا گہر لے ان کو صدقہ مسیح الکر سکر  
 کو قرآن ترسہ سکتے حاصل ہکر سیکر پور ہے عابد کے کہا وہ لوگ مہاجرین و مشر جو مدیو میں ہوا ہر صرت کے رہتے حکم  
 ہو او اگر کو قصہ دو عیدین جہر کے کہا وہ ایک مہم ہی عورادہ حل میں جی ہو کر سکر ہوئی لکے لیو اس الیسیں میں جی صرت  
 کیا کیا بعض کے کہا مراد ہر شخص ہے جو صفت فقیر ہو اند کے ان فقر کا وصف بیان کیا عوام تہا وادیر حمت  
 کہ کیا لیسے لوگ سالک میں جو میں کسی بری سکیسی ظاہر کر کے کچھ لگے ہیں حال لگ کو رستہ ال کہ لکے ہو  
 سمجھتے ہیں ہے حال الناس میں یا سا میں صحیح میں او سر رہے مرود عا تا ہے وہ شخص سکین نہیں ہو جو بلکہ ناہا ایک  
 وہ کچھ را ایک دو لغت او سکے پیر دیتے ہیں سکین ہو جو تا سا ہیں تا جو سک کو لغات کرے کوئی اسکو بجا تا ہو کہ او کو صدقہ دیو  
 کسی جو یہ ال کر تانے اسکو احمد بھی اس سمودور است کیا ہے اند لے صرت کے کہا تم او سکے عیہ او کو فقر کو الی صرت  
 سے بجا تے ہو محتاجی کو کٹر سے پرا پشے ہو میں ہو کہ سمگ دہور رہا ہے فقر میں ان لوگ اے میں لیر تو مع جہو  
 ظاہر ہو وید اول انے ہو یا یہ خطاہ ہر صالح خطا کو ہوا کہ کثیر کے کہا ان کے حالات و صفات اولی اللہ انہ ظاہر میں حطج فرمایا  
 سننہ فی ذوقہ من ابر الشوق حدیث میں مد کیا ال اس کے کیا ہو تم تجوار تے عوس سو وہ اند کو نوز و دیکھتا ہو  
 عا اور کچھ اور کچھ سو رہے ہو کہ اسے تا اسے عا اور کچھ اور کچھ سو رہے ہو کہ اسے تا اسے عا اور کچھ اور کچھ سو رہے ہو کہ اسے تا اسے  
 یہ آیت پڑھی ان فی طرات لا یسئلونکم عنہم معلوم ہوا کہ کچھ دلوگ آدمی کو جہر سے ہر سے کل صرت میں تالیات  
 حیت ہو حال لیجے یہ کہ یہ سون عالص ہے یا ساق ان فقر کا ایک صفت یہ بیان فرمایا کہ سوال کر میں بحاج  
 ہیں کہ تم میں متوا مدد کے عیہ لوگوں کے ہیں پڑنے کی کو ایسے لگنے سے تکلیف ہیں حیت جو شخص ماہود  
 اسودگی کے سوال کرتا ہے وہ محض اسلہ ہر فتح الیایں میں لکھا ہو مطلق ہے کہ یہ جیے پڑے سوال کر تم میں  
 مدد ملے حال کے ناچنے تین ہی قول ہے طری و زجاج و تہو و عیدین کا ایسے نصف ایک صفت لارہ و علی  
 جواہر سے حل میں ہوتی ہجر سوال سمائی نصف ہے بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ نطف کے ساتھ سوال کر تو ہر

تکلف کے ساتھ لکس یہ اب سالی صفت تصف ہے علاوہ اسکے حامل کو جب ہی حال کر گیا کہ وہ سوال کرے کہ  
 حرمت مال میں بہت حدیں آئی ہیں کتنی حایہ رہو بس مانگے ماری کا لفظ الوہر یہ سے مروتا یوں ہے  
 کہ مسکن وہ ہنس جسکو ایک دو کھور یا قلعہ پیر میں سکیں وہ ہے جو تصف کرتا ہے مہاراجی یا ہے  
 تو ہم اس آیت کو پڑھو کہ سَلَوْنَا السَّالِیْنَ اَلْحَاکَا اسکو مسلم و سالی لے بھی رویت کیا ہی اس الی حاکم کا لفظ یہ سے  
 مسکین وہ ہیں جو تنہا رہے گرویدہ رہے ہم اسکو ایک لقمہ دیتے ہو سکیں وہ مصف ہے جو لوگوں سے لٹ کر  
 ہیں مانگا اسکو ان رہے ہی ہی سند تو الوہر یہ مروتا د کر کیا ہے ملک حص مرنے لے کہا مریاں کے حصے کہا  
 جو حصہ کے یا سر حاکر ہیں مانگا سطح سب لوگ مل جاتے ہیں گنا آیت کثرت خطہ پڑھ رہے تھے مروتا شفع اعف  
 اللہ و مروتا شفع اعف اللہ و مروتا سائل الناس فله اعدا لمحسن او ان لعدا سائل الناس لالحا مایسے سوس  
 کہا ایک ایک میرے یاس ہے ایک سیر علام کے ماس یام اوقیہ سے تہر میں پھر حیا آیا سوال کیا دوا احمد دوسرے بظکر  
 یوں آیا مروتا سائل فله اوقیہ فعدا لحد فعدا لحد اللسان انصا اس الی حاکم لے الوہر یہ مروتا مروت کیا جو سر  
 نے حال کیا دوا اسکے ماس کیا ایک اوقیہ کی ہو وہ مصف ہے ایک اوقیہ چالیس رہے ہم ہے دوسرے لفظ یہ کہ اوقیہ ہے ماس  
 اوقیہ کے دوا احمد اس سو د مروتا کہتے ہیں جسے سوال کیا اور یاں اسکے اس ہے جو اسکے کیا کرتا ہے تو دوا  
 اسکا دن قیامت کے حور و اید و ش ہو گا اوسکے منہ میں کہا لے سول لے ماری کیا ہو و ما پچاس رہے ہم یاں  
 سوما اسکو احمد او ایل سن اربعہ و غیرے رویت کیا ہو بعض احادیث میں چالیس رہے بھی آئے ہیں ف یہ لفظ  
 اس لوگوں کی طرح کی جو دنیا مال سب اوقات میں نایات دن ظاہر و محسوس خدائی مری یا ہے کو حیر کر رہے ہیں سیں وہ  
 نفقہ ہی اصل ہو جو آدمی اپنے اصل پر کرتا ہے طرح صحیح میں آیا ہو کہ حضرت سعد بن ابی وقاص سے سال فتح مکہ میں فتح اللہ  
 و تب حیات مروت کے دوا یا نو کوئی حج بھی لندہ کی لے کر گیا مگر تیرا درجہ ٹھہر گیا یہاں کہ دھڑھ جو تو موہر  
 پہن لی عورت کے تیا ہواں سو د کا لفظ یہ مسلمان سے تباہل پر کچھ حج کرتا ہے ماسدہ یہ تو وہ اس کے لیر  
 صدقہ ہوتا ہے احمد احمد عیرہ ٹکی نے کہا ہے آپ حق میں مہار حل کے اوتری ہے ان عباس کے کہا  
 یہ وہ لوگ ہیں جو آمدی اہلین گھوروں کو دنگاں ہاں ماریہ کہلاتے ہیں مجاہدے کہا علی کے لیر عا رہے ہم ہے ایک  
 رات کو ایک دن کو ایک چھپا کر ایک علامہ خرچ کیا او سپر پیت اتزی گرا سکی مسد ضعیف ہے فتح الدیال میں لکھا  
 ہے کہ اس آیت میں صحت حور و مروت دلائی ہے خرچ کرے پر کسی دن میں ترک انعام نہ کرے کیا رات کیا  
 دن لکھ لکھ چھو دیتا رہے ہیں یہ بھی اتنا رہے کہ صدقہ سیر اصل ہے صدقہ علامہ یہ کہو کہ اس لفظ شکی





ایک جماعت ہمارے کہا کہ اس کے پیچھے حیات رسولی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برادر می ہوا بیت راہ ہفت  
الہی کی آخرو کو یہ روایا کہ حاکم یہ بات یہ کہ کسی کہ مرے سودی سودی کیا ہوا رہ سستے ہی اس حکم کے اور نہ معاملہ  
انکلاتا وہ مکہ حاکم ہو گا رسولی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دن فتح کے کر وایا ہر سودی جاہلیت کا پیچھے مانوں میرے  
ہے سلا سودی مکہ میں موقوف کرنا میں عناس کا سو ہے کہ یہ حکم دیا کہ جو سودی حال جاہلیت لیجئے میں وہ انکس  
سوی نو کہا یعنی حور اقل تجرد کے کہا جیکے ہیں وہ سب ہے یہ نہ فرمایا کہ جسے بعد ہی کے سود کہا یا وہ دور جی ہے  
حاکم نے کہا حضرت زید رسول اس آیت کر وایا جسے چھوٹا ہمارہ وہ طیار ہوا ہوا طوطے کے والد رسول ہے وہ  
الوداد حاکم نے کہا یہ حدس مجھ ہے شرط سلم برنجارے میں آمد ہر بکا کا سیلے یات وائی اس تیرے کہ ہمارے  
کتب میں کہتی کہ کسے کو عوص بعض میدوار میں کہ مر اسے کہتے ہیں حرمیہ کو عوص حشاکے کے مول لیا تھا کہ تیرے  
سود کہا دیکر تارہ غلہ درخت پر حریہ یا ایشیا اور حوشل اس کے ہوں وہ طوطہ قطع مادہ رس کے حرام کیے گئے ہیں کہ کسے  
سے یہ بود و دو چیر و کا مسادی ہوا معلوم نہیں ہو سکتا ہوا اسی لیے فقہائے کہا ہر کہ اصل ساتھ معاملے مثل صیف  
سفاحہ کہ اسی یوست ہی انیاد کو ہمیں تسلیم رہا تھا حرام کہا ہے عادت لطر موافق علم ہر شخص کے ہو کہ حاکم اس  
حسا علم مال سے دیا تھا اور کہا وہ دقال قعالے دونی کئی مدنی علی حاکم نے کہا باکا ما اہل علم رساری انوار سے  
یاد کل ہوا رسولی اللہ علیہ وسلم نے کہا میں جانتا تھا کہ میں حیران حضرت ہم سے کچھ قول دراز کہ جلتے حار و کار اور ادب یا  
مراد بعض سائل ہیں جس آیت میں معلوم ہوتی ہے حریت اس بات کی گواہ ہے کہ جو حیر کسی ام حیر کا وسیلہ بودہ چرا  
ہے طرح جس غیر کوئی وجہ نہ ہو وہ حیر ہی واجب ہوتی ہے مجھ میں یہاں میں تیرے آیا ہے کہ حضرت نے  
فرمایا ہوا کہ ہوا ہے دونوں کیچیں تیرے الی میں ہیں حوائسے بجا و ساری میں وار کو بجا ما کوئی ہیں ثراہ  
حرام میں یہاں حیر ہوا ناگو و چرا گا حیران ہے حیر کہ اس میں حیر نے لگو تس میں حسن بن علی سے آیا ہو کہ جو حیر  
تیرے کائنات ڈالے اس کو چھوڑ دو حاکم نے ڈالے اس کو اختیار کر دوسری حدیث میں ہو گاہ وہ ہے حدیث میں  
اور جی متر و تہجہ کو لگو کا ادبیر طلم ہوا ناہیندہ و تیسری روایت میں ہوا تیسری سے متوسے لگو لگو  
تھکو فتوسے میں مرے کہا اس کے پیچھے یہی آیت را اتری ہو حضرت کا انتقال ہو گیا اور اسکی تفسیر کر باقی سوئے  
مال و مریت کو چھوڑ دو او ہر یہ مرفوعا کہتے ہیں آری لگو لگو ہر ایک ایسا مار کہ او میں سود کہا ویکے بچھا  
کیا لگو لگو فرمایا حاکم نے کہا دیکھا تو اس کو غمار اس کا لگو لگو دیکھا دواہ احمد و اہل السنہ اس کبر  
نے کہا اسی میں سے ہر غیر ان سائل کی جو محرمات لگو لگو بجا دتیرہ بن عائشہ نے کہا کہ حاکم حاکم حاکم حاکم

کی راہ میں رہ کر اور مکہ پر یا شتراب کی تجارت کو حرام کہا اور وہ الحماہد سوی الدمدی نصر  
 اہل علم نے نہ سنا اور اسکے وسائل کو حرام کیا تو محمد کو اور اسکی تجارت کو بھی سراج صحت سے طہیریں آیا جو  
 نعمت کے ہاں یہ جرم ہوئی اور پھر حرمی اور ہول لے اور سکو گھگھار سچا اور سکی تبت کہانی علماء کے کہتا ہوں کہ  
 راہ راست حکومت جو کہ سب کو معلوم ہوا اور اگر ظاہر میں صورت عقد سرخی ہے رد عمل میں فاسد تو عبادت میں کو  
 یہ صورت کا کیونکہ اعمال اعتبار سے ہے صحیح میں آیا ہے نہیں دیکھتا تھا ہی صورت متہار مال کو متہار ہے  
 دل و عمل کو دیکھتا ہے اس کی ترے کہا امام علامہ ابو العباس تمہی نے ایک کمال عقل میں سائی ہر گز نہیں  
 اُس سائل سے کہ کیا ہر جو عصی مائل میں یہ کہہ دے کہی دلت سعادۃ اللہ در صی عبد اللہ سے بھی اللہ  
 الدینوا ویرنی الصلوات واللہ لا یخوف کل کفار ایںہم وان الذین امنوا وعملوا الصالحات اما موا الصلوات والوا  
 الذکون کفہم اجرہم معینہ یرہم ولا خوف علیہم ولا کفر یخربونہ شتا ہا ہر الصدود اور طرما ہا ہر حیرات انہیں  
 حاجت کسی یا شکر کہہ کر جو لوگ امان لائے اور کیے انہوں کام کیے قائم کہی نماز اور دی رکوع ان کو ہر دلا اور  
 لے ان کے یاس اور ڈر ہے اور نہ وہ کم کہا وین یعنی الدار ہو کر محتاح کو میں ہی صحت سے صحت تک سودہ کہہ  
 لے یہ صحت کی شکر ہے ف اسد نقاسے اس آیت میں یہ جزوی ہو کہ مال یا کا تو مال کل حاکم رہتا ہو یا  
 کی رکت مت جاتی ہے دیا ہی ہر محدود ہوتا ہے کچھ نعم حاصل ہیں ہوتا آخرت میں اور سچ قیاب ہوگا  
 کما قال تعالیٰ لا یستوی الجنۃ والکفۃ ولو اجمعت کذۃ الجنۃ وقال تعالیٰ لا یستوی الجنۃ والکفۃ  
 کے انقص فیر کمنہ حصصا متعادل ہے حصصہ وقال وینا انتم من ربا الذین لو انک اموالکم لاس فی ولا یزولوا عند  
 اللہ اس حریرے کہا آیت بطور ہے حدیث ابن سعد کی کہ سوکتا ہی ثرہ کیون حادو گر احکام کا کمی ہے دواہ  
 احد ان ماحہ گویا یہ حال ہے ساتھ لقیص مقصود کے اس عباس سے کہا قول ہیں کرتا اندر باخوار سو صدقہ ہوا  
 یہ صدقہ صلات کو تر ہے کا یہ طلب ہے کیا تو مال بڑھتا ہے حسین بگھڑ دیا ہو یا او کا احرؤ کا ہوتا ہو یا دو نواتین  
 ہو تو ہیں صحیحین و غیر طہین اور ہر رہ سے رونوفا آیا ہے حصصہ صدقہ دیا رار ایک کھور کے پاک کما فی سورہ بقرہ  
 متول کرنا اسد گرنا کما فی توہن صدقہ کو ایسے دہر ہاتھ سے لیکر اطلو مقصد کو یہ روش کرتا رہتا ہو جیسے کوئی  
 نہیں ایسے پھیر کے کو یا نا ہو بہا تاکہ وہ صدقہ رار ایک پہاڑ کے ہو جاتا ہے حدیب عائشہ ان عمر میں آتا  
 اور آیا ہے کہ ہر حضرت فی آیت بیٹی طرے فی ابو بکرہ اسلی سے مرفوعا روایت کیا کہ سہ ایک کٹر اور فی  
 کا صدقہ دیتا ہے وہ اللہ کے یاس شکر مثل احد کے ہو جاتا ہا اس باب میں اور بہت حدیثیں آئی ہیں ان

۳۸۰  
 تلک الرسول  
 المصرہ  
 کی راہ میں رہ کر اور مکہ پر یا شتراب کی تجارت کو حرام کہا اور وہ الحماہد سوی الدمدی نصر  
 اہل علم نے نہ سنا اور اسکے وسائل کو حرام کیا تو محمد کو اور اسکی تجارت کو بھی سراج صحت سے طہیریں آیا جو  
 نعمت کے ہاں یہ جرم ہوئی اور پھر حرمی اور ہول لے اور سکو گھگھار سچا اور سکی تبت کہانی علماء کے کہتا ہوں کہ  
 راہ راست حکومت جو کہ سب کو معلوم ہوا اور اگر ظاہر میں صورت عقد سرخی ہے رد عمل میں فاسد تو عبادت میں کو  
 یہ صورت کا کیونکہ اعمال اعتبار سے ہے صحیح میں آیا ہے نہیں دیکھتا تھا ہی صورت متہار مال کو متہار ہے  
 دل و عمل کو دیکھتا ہے اس کی ترے کہا امام علامہ ابو العباس تمہی نے ایک کمال عقل میں سائی ہر گز نہیں  
 اُس سائل سے کہ کیا ہر جو عصی مائل میں یہ کہہ دے کہی دلت سعادۃ اللہ در صی عبد اللہ سے بھی اللہ  
 الدینوا ویرنی الصلوات واللہ لا یخوف کل کفار ایںہم وان الذین امنوا وعملوا الصالحات اما موا الصلوات والوا  
 الذکون کفہم اجرہم معینہ یرہم ولا خوف علیہم ولا کفر یخربونہ شتا ہا ہر الصدود اور طرما ہا ہر حیرات انہیں  
 حاجت کسی یا شکر کہہ کر جو لوگ امان لائے اور کیے انہوں کام کیے قائم کہی نماز اور دی رکوع ان کو ہر دلا اور  
 لے ان کے یاس اور ڈر ہے اور نہ وہ کم کہا وین یعنی الدار ہو کر محتاح کو میں ہی صحت سے صحت تک سودہ کہہ  
 لے یہ صحت کی شکر ہے ف اسد نقاسے اس آیت میں یہ جزوی ہو کہ مال یا کا تو مال کل حاکم رہتا ہو یا  
 کی رکت مت جاتی ہے دیا ہی ہر محدود ہوتا ہے کچھ نعم حاصل ہیں ہوتا آخرت میں اور سچ قیاب ہوگا  
 کما قال تعالیٰ لا یستوی الجنۃ والکفۃ ولو اجمعت کذۃ الجنۃ وقال تعالیٰ لا یستوی الجنۃ والکفۃ  
 کے انقص فیر کمنہ حصصا متعادل ہے حصصہ وقال وینا انتم من ربا الذین لو انک اموالکم لاس فی ولا یزولوا عند  
 اللہ اس حریرے کہا آیت بطور ہے حدیث ابن سعد کی کہ سوکتا ہی ثرہ کیون حادو گر احکام کا کمی ہے دواہ  
 احد ان ماحہ گویا یہ حال ہے ساتھ لقیص مقصود کے اس عباس سے کہا قول ہیں کرتا اندر باخوار سو صدقہ ہوا  
 یہ صدقہ صلات کو تر ہے کا یہ طلب ہے کیا تو مال بڑھتا ہے حسین بگھڑ دیا ہو یا او کا احرؤ کا ہوتا ہو یا دو نواتین  
 ہو تو ہیں صحیحین و غیر طہین اور ہر رہ سے رونوفا آیا ہے حصصہ صدقہ دیا رار ایک کھور کے پاک کما فی سورہ بقرہ  
 متول کرنا اسد گرنا کما فی توہن صدقہ کو ایسے دہر ہاتھ سے لیکر اطلو مقصد کو یہ روش کرتا رہتا ہو جیسے کوئی  
 نہیں ایسے پھیر کے کو یا نا ہو بہا تاکہ وہ صدقہ رار ایک پہاڑ کے ہو جاتا ہے حدیب عائشہ ان عمر میں آتا  
 اور آیا ہے کہ ہر حضرت فی آیت بیٹی طرے فی ابو بکرہ اسلی سے مرفوعا روایت کیا کہ سہ ایک کٹر اور فی  
 کا صدقہ دیتا ہے وہ اللہ کے یاس شکر مثل احد کے ہو جاتا ہا اس باب میں اور بہت حدیثیں آئی ہیں ان

حدیثوں سے معنی اہل بیت کو کہلے ہیں پھر یہ فرمایا کہ دوست بہن کہتا اللہ کفر العلق اہل العلق و لعل کو یہ  
اسیلے ارشاد ہوا کہ حوریں حلال اللہ نے نعمت مخرامی میں کہا تھا اور جو کس صباغ او سکے لیے مسرور کیا تھا ادا سے  
اوس ررق و کس یا لہواء کیا لو کہ کمال الطیریں ماطن و کس حمیت کہا ما مفرع کیا نو کفران نعمت کی وجہ سے  
طلوہ اکل ماطن کی یہ جو سوزم ہنہ اس کے بعد اللہ نے اہل ایمان کی تعریف کی مراد میں سے آئندہ لوگ میں حر  
تجیرم ریا ایمان لئے ہیں لیکن عموم اولی ہوا ایمان یہ ہے کہ اللہ رسول کی تصدیق کرے عمل صحیح حکما او سکو  
ہے محال لئے محال او سکے ایک ک رہا ہر مار و زکوۃ حوزہ میں سے لائے اللہ اللہ اللہ و ددو

مَا تَقْرَأُ مِنَ الزَّبُورِ أَنْ كُنْتَ مُؤْمِنًا ۚ فَإِنْ كُنْتَ تَفْعَلُوا فَاذْكُرُوا حُرْبَ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَمَا كُنَّا بَعْدَ ذَلِكَ مِنْكُمْ ۚ إِنَّكُمْ أَهْلَ عِلْمٍ

رُؤُسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلُمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ۝ وَإِنْ كَانَ دُونُ عَشْرٍ فُمْطَرَةٌ إِلَى الْمَسِيرَةِ ۖ وَالْأَصْدَقُ

حَدَّثَنَا كُرَيْبٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَأَى نَارًا فِي بَيْتٍ أَوْ فِي مَسْجِدٍ أَوْ فِي سَبِيلٍ فَلْيَنْقُلْهَا عَنْ ذَلِكَ الْمَكَانِ إِلَى مَكَانٍ آخَرَ

ہم لا ظلمون۔ اے ایمان والو! دُور سے چھوڑ دو جو رکھا سو اگر تم کو بغیر سے نہ آگاہ کرے تو حیران رہ جاؤ

مٹے کو ایسے اور اس کے رسل سے اور اگر کوہ کرتے ہو تو تم کو بھی بچنے کے لئے اس کا انتہائی ہی بڑا کسے خطرہ کہہ کر

تہذیب اور اگر ایک شخص بے تنگی و دلاور صفت دینی جیسا ہے جب تک اس میں باوے اور اگر احداث کرو تو متہار اسد الہ

۱۷۸

۱۷۹

۱۸۰

۱۸۱

۱۸۲

۱۸۳

۱۸۴

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۷

۱۸۸

۱۸۹

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

۱۹۳

۱۹۴

۱۹۵

۱۹۶

۱۹۷

۱۹۸

۱۹۹

۲۰۰

۲۰۱

۲۰۲

۲۰۳

۲۰۴

۲۰۵

۲۰۶

۲۰۷

۲۰۸

۲۰۹

۲۱۰

۲۱۱

۲۱۲

۲۱۳

۲۱۴

۲۱۵

۲۱۶

۲۱۷

۲۱۸

۲۱۹

۲۲۰

۲۲۱

۲۲۲

۲۲۳

۲۲۴

۲۲۵

۲۲۶

۲۲۷

۲۲۸

۲۲۹

۲۳۰

۲۳۱

۲۳۲

۲۳۳

۲۳۴

۲۳۵

۲۳۶

۲۳۷

۲۳۸

۲۳۹

۲۴۰

۲۴۱

۲۴۲

۲۴۳

۲۴۴

۲۴۵

۲۴۶

۲۴۷

۲۴۸

۲۴۹

۲۵۰

۲۵۱

۲۵۲

۲۵۳

۲۵۴

۲۵۵

۲۵۶

۲۵۷

۲۵۸

۲۵۹

۲۶۰

۲۶۱

۲۶۲

۲۶۳

۲۶۴

۲۶۵

۲۶۶

۲۶۷

۲۶۸

۲۶۹

۲۷۰

۲۷۱

۲۷۲

۲۷۳

۲۷۴

۲۷۵

۲۷۶

۲۷۷

۲۷۸

۲۷۹

۲۸۰

۲۸۱

۲۸۲

۲۸۳

۲۸۴

۲۸۵

۲۸۶

۲۸۷

۲۸۸

۲۸۹

۲۹۰

۲۹۱

۲۹۲

۲۹۳

۲۹۴

۲۹۵

۲۹۶

۲۹۷

۲۹۸

۲۹۹

۳۰۰

۳۰۱

۳۰۲

۳۰۳

۳۰۴

۳۰۵

۳۰۶

۳۰۷

۳۰۸

۳۰۹

۳۱۰

۳۱۱

۳۱۲

۳۱۳

۳۱۴

۳۱۵

۳۱۶

۳۱۷

۳۱۸

۳۱۹

۳۲۰

۳۲۱

۳۲۲

۳۲۳

۳۲۴

۳۲۵

۳۲۶

۳۲۷

۳۲۸

۳۲۹

۳۳۰

۳۳۱

۳۳۲

۳۳۳

۳۳۴

۳۳۵

۳۳۶

۳۳۷

۳۳۸

۳۳۹

۳۴۰

۳۴۱

۳۴۲

۳۴۳

۳۴۴

۳۴۵

۳۴۶

۳۴۷

۳۴۸

۳۴۹

۳۵۰

۳۵۱

۳۵۲

۳۵۳

۳۵۴

۳۵۵

۳۵۶

۳۵۷

۳۵۸

۳۵۹

۳۶۰

۳۶۱

۳۶۲

۳۶۳

۳۶۴

۳۶۵

۳۶۶

۳۶۷

۳۶۸

۳۶۹

۳۷۰

۳۷۱

۳۷۲

۳۷۳

۳۷۴

۳۷۵

۳۷۶

۳۷۷

۳۷۸

۳۷۹

۳۸۰

۳۸۱

۳۸۲

۳۸۳

۳۸۴

۳۸۵

۳۸۶

۳۸۷

۳۸۸

۳۸۹

۳۹۰

۳۹۱

۳۹۲

۳۹۳

۳۹۴

۳۹۵

۳۹۶

۳۹۷

۳۹۸

۳۹۹

۴۰۰

۴۰۱

۴۰۲

۴۰۳

۴۰۴

۴۰۵

۴۰۶

۴۰۷

۴۰۸

۴۰۹

۴۱۰

۴۱۱

۴۱۲

۴۱۳

۴۱۴

۴۱۵

۴۱۶

۴۱۷

۴۱۸

۴۱۹

۴۲۰

۴۲۱

۴۲۲

۴۲۳

۴۲۴

۴۲۵

۴۲۶

۴۲۷

۴۲۸

۴۲۹

۴۳۰

۴۳۱

۴۳۲

۴۳۳

۴۳۴

۴۳۵

۴۳۶

۴۳۷

۴۳۸

۴۳۹

۴۴۰

۴۴۱

۴۴۲

۴۴۳

۴۴۴

۴۴۵

۴۴۶

۴۴۷

۴۴۸

۴۴۹

۴۵۰

۴۵۱

۴۵۲

۴۵۳

۴۵۴

۴۵۵

۴۵۶

۴۵۷

۴۵۸

۴۵۹

۴۶۰

۴۶۱

۴۶۲

۴۶۳

۴۶۴

۴۶۵

۴۶۶

۴۶۷

۴۶۸

۴۶۹

۴۷۰

۴۷۱

۴۷۲

۴۷۳

۴۷۴

۴۷۵

۴۷۶

۴۷۷

۴۷۸

۴۷۹

۴۸۰

۴۸۱

۴۸۲

۴۸۳

۴۸۴

۴۸۵

۴۸۶

۴۸۷

۴۸۸

۴۸۹

۴۹۰

۴۹۱

۴۹۲

۴۹۳

۴۹۴

۴۹۵

۴۹۶

۴۹۷

۴۹۸

۴۹۹

۵۰۰

۵۰۱

۵۰۲

۵۰۳

۵۰۴

۵۰۵

۵۰۶

۵۰۷

۵۰۸

۵۰۹

۵۱۰

۵۱۱

۵۱۲

۵۱۳

۵۱۴

۵۱۵

۵۱۶

۵۱۷

۵۱۸

۵۱۹

۵۲۰

۵۲۱

۵۲۲

۵۲۳

۵۲۴

۵۲۵

۵۲۶

۵۲۷

۵۲۸

۵۲۹

۵۳۰

۵۳۱

۵۳۲

۵۳۳

۵۳۴

۵۳۵

۵۳۶

۵۳۷

۵۳۸

۵۳۹

۵۴۰

۵۴۱

۵۴۲

۵۴۳

۵۴۴

۵۴۵

۵۴۶

۵۴۷

۵۴۸

۵۴۹

۵

ہوگا حضور نے کا یہ مطلب ہے کہ حوسد سے آپ سے پہلے لکھے جو سو لکھے ان کا حرام و مباحات مانگو مگر ان کا اس دور میں

تہا رسول ماں میں مگر کرے تو نہیں طوطا ہے امد اگر مسک کے بعد اگلا حرم ماسودہ ماگندہ تو قہار اطلال سے روح دیکھ کر موقوف

100

مقتل من حیثین ہی و کہایہ آیات جس ہی عہد ہی عہد کے اور ہی اور۔ ہمارے مقصد یہ ہے کہ یہی کامیابی ہو

کے کلمہ التہمیں لیں سو گنا عیبت میں محتاج لوگ اسلام میں لگنے سے بچ جائیں گے۔ سو گنا عیبت لکھ کر ہاتھ میں

یہاں جو میر نے کہا ہے سلا میں یہاں دنگ عثمان بن ابداء کہ اسوے اصداد علی آل سلیم کہ امیر مروت اور تکر

حضرت آیت قضا کو کہہ کر اس پر ہتھ پڑا اور فرمایا کہ اے میرے بیٹے! میں نے تجھے اس لئے پیدا کیا ہے کہ تیرے لئے دنیا کی ہر شے ہو جائے۔

دور قاصد اور اسے ابن عباسؓ نے کہا امداد کے معنی میں استعانت کا کہہ رہا ہے اور یہ سوچ اس کے لئے کہ اس کے

نصرت و حمایت کا اصرار ہو کہ جو محمد بن مہدی سے ہوا اُسے باز نہ کرے تو یہ ظلم ہے اگر اُسے نہ کرے تو یہ ظلم ہے

چندانی که به این امر رسیدند و در آنجا رسیدند و در آنجا رسیدند

وہاں پہنچ کر ان کے ساتھ رہنے والے ایک شخص نے ان کو بتایا کہ ان کے گھر کے سامنے ایک چوڑی گلی ہے جس کے کنارے ایک بڑا سا درخت ہے جس کے نیچے ایک چھوٹا سا گھر ہے جس کے اندر ایک شخص رہتا ہے جس کا نام ہے "میرزا"۔

تو کہہ کر اگر تو کہہ کر نہ سہوہ اوپر تھما جاتا قنودہ کے کہا اللہ نے اسے وعدہ مل کیا جو صلح وہ سہوہ میں  
 تم اس میں ہو دوسرے کے ہوا اللہ سے طلال میں تیر وسعت کی ہو حلال کو طیب کیا ہے سو کہیں اسہ ہو کہ قنودہ کو  
 محبت کی طافت کی جو تیر میں اس کے کہا اللہ سے سو حار کو وعید مل وائی ہے پہیلی کے کہا ای لے عائشہ زریں  
 الرقہ کی لودھی سے لکھ عیدہ میں یہ کہا کہ تو زریہ کے کہہ کر کہ جہاد نہکا ہمراہ سزا وعدہ لکھنے اللہ علیہ السلام کے یہاں  
 گو کہ کہ تو کہہ کر کہ وہ ضد قول غلبہ قانودہ اور خیر ہے اللہ و رسولہ اس کا کو بہت اہل علم کے اور کیا ہو لکن اس  
 ادسکی عائشہ تک صغیفہ ہو یہ تیر کے کہا کہ صلح ال نکرہ جس آوص کے کہا حضرت حجۃ الوداع میں فرمایا یہ ہود  
 جاہلیت کا موقوف ہے مگر صلح ال نپا لیبیا جا ہیے نہ تم ظلم کرو نہ ظلم ہو س کے پہلے جو ہود و قنودہ کیا گیا عساکر  
 کا سود ہو روا ماہی جامعہ و ان مرد و وہ یہ تیر کے کہنے یہ حکم دیا کہ تمام کو مہلت دو اہل جاہلیت کا ساتھ تروہ  
 کر دیکھتے ہیں قنودہ قنوم ہو حالی تو وہ ہے قصدا کے کہہ کر ہمارا قنوس ادا کر یا او سپرد مادہ ہو و یا اگر تم مصلح  
 کو سار صلح ال جو پور دادر کہہ لو او وہی بہتر ہے حضرت کے طریق متعارف اس میں احادیث کثیرہ آئی ہیں بعد  
 میں ماہ لکھتے ہیں حضرت فرمایا جسکو یہ بات خوش آئی کہ کہہ کر سایہ کو حدن ان کے سایہ کو کوئی سایہ ہو گا تو وہ  
 صحاح را سانی کر ہے یا او کو جو چھوڑ دے رواہ الطبرانی مریدہ کا لفظ یہ ہے جسے مہلت دی مصلح کو او کو چاہے ہے ہر  
 اکیس سے تو کار راو کے لکھ دو صد کار رواہ احمد نو صدہ کے کہا حضرت نے فرمایا ہے جسے قنوس دی ہو قنوس  
 کو یا مانط کیا اس سے قنوس کو وہ دن قیامت کے سایہ عرس تیر و الاحمد صلح حدیدہ یہ مرفوعا کہا ہو لائیکے ہیں  
 اور کے دن قیامت کے ایک صد کو اسد و و گیا تو نے سیا میں کیا کام کیا وہ کہہ گیا اور بے نیکی یہی ہیں کیا زہ  
 راہ جسکی سید کہوں استغاثہ میں باہر چلے ہو چھگا اور وہ وہی کہہ گیا کہ آج میرے عرض کر گا اور ب تو نے مجھے زیادہ مال  
 دیا نہ میں کیا کیا آدمی تسالگوں سے میں میں کر نامیری عات در گد کر کے کی تھی تہودہ را سانی ناد اگر مہلت متیا  
 اللہ فرمائی یہ زیادہ تر مستحق ہون تھا کی کر نکلا داخل جہنت میں رواہ ابو یعلیٰ اسی کو لکھ ہاشم بن ابی بکر  
 بھی وہ بت کیا ہو میں ہاشم بن ابی بکر نے حضرت زور یا حسنہ عات کی کسی محابراہ ضلکی یا عاری کی یا قنودہ کی کسی  
 تنگی میں یا سکتا کی کسی گون میں سایہ لکھا اسکو اللہ نے سایہ میں جہنم کوئی سایہ ہو گا اگر اسکا سایہ حاکم کے کتا  
 حدیث معلوم لا سادہ کر نہیں ہے اسکو رواہ تیر میں کیا اس عرس مرفوعا فرمایا ہو جو کوئی چاہے کہ کسی عاقول اسکی  
 تخلیف ہو جو تو نگاہت ہو در گد کر دیا احمد بن عباس کے کہا ہے حضرت سجدہ کو مابہت سے اشارہ کرتے فرمایا  
 چنے فرصت دی اور کو یا سافکلا او کو تو بچا و گیا اسکو اسہ جہنم کی بہا ہے احمد رواہ احمد دو سطر لکھا







یہ کنکرات کا امر استانی ہی ہو یا اجمالی طرح بعض لوگوں کے سمجھا ہو اس جرح کے کوئی کو قرض سے وہ لکھ کے  
 حور دیکر سے اور گواہ کرے قناتہ لے لے کما اور سلمان مرغی سے جسے ذکر کیا تم جانتے وہ کوں مظلوم و جسکی دعا  
 قبول ہیں ہوتی لوگوں کے کہا کہ یوں کہ ہو سکتا ہو کہا ایک آدمی کے کوئی سودا ایک مدت تک کیا کہ کوئی گنا گواہ  
 ہو کہو کہ حالت گدگدائی والے (اگر کیا اور سے حد سے ساکی وہ دعا قبول ہوئی کیونکہ اسے اور کا عصب  
 کیا اور سعید شعی دریم بن انس جس ان جرح وان دید و عمر ہم لکھا ہر پہلے بات و حسب تہی ہر سرج ہو گئی  
 ماسح اوکی آیت ہے **فَاِنْ اَمْسَ اَعْصَا لَكَ اَخَصَا فَكُنْ مِنَ الْاٰمَنِيْنَ** اَمَّا مَنْ اَمْسَا حَدَثَ لَوْ هَرِهْ مِنْ رَوْعَا يَابِجَ كَرَاكِيَا  
 تحمضی ہر لے دوسرے محض ہی ہر لے سے کہا کہ محکم ایک ہر دسار دنا رد او کو کہا تم گواہ لاؤ میں  
 تاہر لوں کہا کہ **يَا لَلْهِمَّ سَمْعًا** کہا کہ **لَا تُكَلِّمُنِي** اَوْ كَمَا كَلَّمَهُ **يَا لَلْهِمَّ سَمْعًا** اَوْ كَمَا كَلَّمَهُ **يَا لَلْهِمَّ سَمْعًا**  
 بچے مر مہر ملک سکود تیرے احدیت روا احمد احمد کی سہ صحیح ہے بخاری سے اسے صحیح میں سات حکمہ سکو  
 حلق نصیوح مہر کر گیا ہے سو یہ حدیث ہی نیل ہے سہر کہ کہ حوام اگلی شریعت کی ہماری شریعت میں آئی  
 ہے وہ حمت کے حکمہ نہیں کارہ کیا گیا ہو سو احدیت میں حد کثرت شہادہ دیا گیا ہیں کیا گیا یہ حمت کی  
 نہیں تو کات ساویر کو چاہیے کہ بھات کے کہے کہے مین کوئی اور کرے وہی کہے حیدرہ تعاقب کوس  
 زیادہ ہم حکمہ لکھا آتا ہو اور اس سے کوئی لکھا یا چاہے تو وہ بارہ ہے ملک لکھ کر کیونکہ حد اللہ سے لکھو وہ  
 سکھائی جو وہ ہیں جانتا تھا تو اب لکھو ہی ہی ریا ہے کہ سے لکھا ہیں آتا ہے او سہر حد قد کر و اسکو لکھ  
 حدیث میں آئے کہ یہ بھی قہر ہے کو کسی صلیح کی مدد کرے یا کسی حرم کا کام کر دی دوسری حدیث میں ہے  
 جسے حبیب یا وہ علم جو جانتا ہے لکھو دینا شے آگ کی لگام مہر میں بیگے محابہ و عطائے کہا کات بلکہ  
 و حسب مریون کے ذمے یہ حور ہیں ہے اسکو کات لکھو دے اللہ ذکر کر کے کر کسی کو حبیب  
 پھر اگر وہ شخص حریق ہو سب قہر و عیر کے نحو علیہ ہے یا صہر لکھے صہر یا جموں ہو یا جو لکھے سو عا رب  
 یا شہید لکھو کہ ہیں بجا سنا ہے مع صوب خطا ت و حال ہے تو کوئی ولی لکھا لکھو کہ تھیکے کی و اسیر دور  
 یا ایک مرد و عورت کو گواہ کرے یا مرد و انی مقدر مال مین ہوتی ہو و عورتوں کو کجا و ایک مرد کے پہلے مقرر  
 کیا کہ عورت کی عقل ناقص ہوتی ہو طرح حدیث طویل او ہر ہر میں آیا **يَا اَيُّهَا اَعْصَانُ عَقْلُكَ فَتَقْطَعُ دَوَّامُ اَمْرًا اَيْنَ عَوَّلَ تَهَا**  
**وَقَالَ قُلْتُ اَعْصَانُ اَحْلَ بَلْ كُ الْاَيُّهَا اَعْصَانُ عَقْلُكَ فَتَقْطَعُ دَوَّامُ اَمْرًا اَيْنَ عَوَّلَ تَهَا**  
 رصا لکائی اس سے معلوم ہوا کہ اجنبی عدالت کا ہونا شرط ہر شامی لے ہر حکمہ میں ہر طلس کو ہر قہر پر محمول کیا

وہ مظلوم کی دعا قبول نہیں ہوتی

جہاں کہیں حکم سہاد کا استرط آیا ہے تو کسی تقدی کے گواہ کیوں نہ ہوں انکا عادل ہوا ضرور ہے کچھ اس مقدمہ  
 حاصل ال میں نقطہ یہ شرط ہیں جسے گواہی شخص مسعود الحال کی مرد و ڈھیر الی ہے اسکی دلیل یہی آیت ہے کہ اس  
 تہاد کا عدل مری ہوا آیا ہے اور متور الحال عدل مری ہیں ہوا ہے یہ سہ و یا یا کہ حب ایک عورت ہو گا  
 نو دوسری عورت کو یا دلائے ہی اور سکودہ گواہی یا داسکتی سے جسوی کہہا کہ وہوں کی گواہی ملکر کجائی ایک  
 گواہی مرد کے ہرگی اسے مٹی بات کہی صحیح وہی گللی بات ہے یہ و یا یا کہ حب گواہوں کو واسطہ گواہی کو ملائین  
 تو او کو جیسا ہے کہ وہ آویں او گواہی ادا کریں اور سرحالت تہاد و حب بھی تو ان تہاد و حب کا حطر  
 یہ و یا یا کہ کات لکھوئے کھار کر سے ملک کا ہے یہاں کر یہ بات کلی کہ محل تہاد و حب کھایہ ہو ہی ہے  
 ہے جمہور کا جیسے کہ تہاد و حب متعین ہو درہ بہ اس شخص حاصل تہاد و حب یا داسے تہاد و حب ہو گا و اس  
 اعلم حامد و او محل اور تہاد کو گونے کا ہر حب تہاد و اسطہ گواہی کے ملاؤں تو تہاد کو اختیار ہے اور تہاد گواہ ہوا  
 یہ ملائینا گیا تو ب گواہی دینا جیسا ہے یہیں حال کے کہا ہو حصر تے و یا یا کہ تہاد میں تہاد کو گواہ تہاد میں  
 سول سے پہلو گواہی تہاد ہے احرامہ مسلح و اعلی اللہ اور وہ خود دوسری حد میں مردیک شخص کے لکھا ہے کہ وزیر  
 تہاد وہیں جو قتل طے کے سہادت تہاد ہیں اور واما نہ لکھا ہے یہی قوم کو دیکھ جکی قسم او کی گواہی سے پہلی ہوگی اور  
 گواہی ہم برست کر گئی یا ایسی قوم کو دیکھ جو رطلوئی دیکھ سو ملا و اسکو چھوٹے گواہ ہیں بن عباس و حسن بصری  
 کہہا آیت دومہ حالت کو شامل ہے محل اور اولیر یا رشا و و یا یا کہ تم تہاد و حب سے خواہ صعیہ ہو یا کہ یہ جان چورا و تہاد  
 موصل و دیکھ اس کے عدل جو تہاد سے لکھا یا تو گواہی صوط ہو گئی گواہ حب اسکو دیکھا ہے ایسی تہاد کو یا دکر گیا  
 کیونکہ لکھا ہے میں یہ مثال تہاد کہ شاید ہو گا و جیسا کہ اکثر لکھا ہے تہاد سے لکھا ہے کہ سبط کادھو کا قاتی ہونے سے تہاد  
 کے وہ لکھا ہو گا تہاد سے اس کے دو مصلہ حالہ کادھو کے تہری جاکا تہا ہوں اگر لکھیں ہیں تہاد تہاد  
 تو لکھا ہے کہ تہاد میں ہے ہا گواہ کہ رابع یہ حالہ سے و یا یا کہ حب تم میں بن کر تو گواہ کر تو یہی حصر تہاد و حب  
 او میں تہاد ہوا نہ ہو تم ہر حال میں کسی کو اسیر گواہ مقرر کر ہو فی قول ہر سعید بن حیر کا حار بن یہ و جانہ عطا و حاک  
 ہی ہیں ہر وی شعی جس اس کو مسیح کہتے ہیں لکھ جمہور کے مردیک اسر محمد لکھ رشا و دند بزد و حب بر و ل  
 بصیرت حریر بن مات بھاری ہو کر او ہوں سے مات فرما یا کہ حب حصر تہاد میں گواہی ہی حصر تہاد و حب  
 کو جاتے دو گواہی کے کہہا و اہ احمد بطولہ دس مرد و یہ ابن کفر کہتے ہیں احتیاط یہ ہو کر گواہ کر لے اسلئے دوام  
 حاطہ بن دویدہ حاکم نے ابو موسیٰ سے مروی تہاد و حب کیا ہو کہ تہاد میں حاطہ بن دویدہ سے اسکی دعا قبول ہو

ہوتی ایک دیکھی عورت بدخلق ہے وہ کو طلاق نہیں دیتا دوسرے شخص جسے یتیم کا مال سپرد یا پہلے اس کے کہ وہ بالغ ہو تو ایک اور شخص جسے کسی کو کچھ مال قرض یا لگواہ نہ کر لیا حاکم نے کہا یہ حدیث صحیحہ الاسناد ہے مگر شرط نہیں پر کاتب و شاہد کے نقصان کا یہ طلب ہے کہ جو وہ کہہ رہا ہے کاتب کو اس کے لکھنے یا گواہ نے جو اس پر خلاف اسکے گواہی سے یا بالکل اس کو چھپا جا رہی ہے قول ہو حسن قیادہ کا ابن عباس نے کہا عدم ضرار کے یہ معنی ہیں کہ آدمی کاتب شاہد لکھنے اور گواہی دینے کو بلا دے کہ وہ کہیں کہ ہکو کام ہے فرصت نہیں یہ کہے تم پر آنا جبکہ اس طرح ان دونوں کو ستا دی اس طرح مروی ہے مگر یہ مجاہد طاووس بن جبریل کا عظیمہ مقابل بن حیان میں بن انس سے بھی پھر فرمایا اگر تم لے لو خلاف اس حکم کے کرو گے توفیق تمہارے گل بند بچا دیگا تم اس سے جدا نہیں ہو سکتے اسی سے روایت ہے حکم صحیح لاؤ اسکے زیر کو چھوڑو واللہ تم کو سکھاتا ہے بقولہ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَشْقُوا لَكُمْ عَذَابٌ** لَكُمْ فَرَأَيْنَا أَن تَحْمِلُوا كُفْرًا تَحْمِلُونَهَا اللَّهُ وَامْنُوا وَرَسُولُهُ يُوْذِيَكُمْ كَيْفَ لَكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَجْعَلُ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ **ف** فتح البیان میں بابت تفسیر آیت یوں لکھا ہے کہ اس آیت میں بعد بیان باب کے حال قرض کا بیان فرمایا خواہ کسی قرض کی چیز سے قرض لے قرض میں بت معلوم نہ مائی مثلاً ایک سال یا ایک ماہ یہ مدت نہیں اور سلم میں لازم ہے تاکہ قبل تمام ہونے مدت مذکور کے صاحب حق مطالبہ کرے اس سے معلوم ہوا کہ مدت بھول جائز نہیں ہے جمہور نے کہا مگر نا وقت کا ایام یا شہور یا سنوت و شرط یہ کہیتی کاشی یا غلہ خرمن کرنے یا قافلہ کے واپس آنے کی شرط درست نہیں ابن عباس نے کہا جب اللہ نے حرام کیا تو مسلم کو مباح کر دیا دین کو تقبیل اجل لکھنا چاہیے خواہ معہ ہر یا سلم یا قرض کیونکہ مسلمین دفع نزاع قطع خلاف ہوتا ہے لکھنے کا حکم ظاہر و سطوح و جب کہ ہر عطا ریشی شخصی وغیرہم سیطرف لکھنے میں ابن جریر نے ہی کو اختیار کیا ہے کہا جب کوئی کاتب ملے اور ایک شخص کو لکھنا آتا ہے تو اس پر واجب ہے کہ وہ ستاؤ و قرض وغیرہ وقت نہ ہو جس کے لکھنا حکم کار نہ کرے جمہور کہتے ہیں یہ امر استحباب کے لیے ہر لفظ پر جائز ہے معلوم ہوا کہ دونو گواہ مسلمان ہون کا ضرورت حال میں عبید بن جراح میں ہی قول ہے شیخ عثمان بن قنی و احمد و حق و ابو ثور کا اللہ تبارک و جمہور علماء شہادت و عبد کو جائز نہیں کہتے قول اول اسے ہے کہ گواہی عورتوں کی ہمراہ مذکور شدہ آیت نہ تھا مگر اس میں اس کی اطلاع سوائے ان کے اور کو نہیں ہوتی ہے اگر دو عورتوں نے گواہی دی اور مدعی نے تسلیم نہ کی تو حکم دنیا جائز ہے یا نہیں جسطرح گواہی مرد پر گواہی میں عی کے حکم کرنا جائز ہے میں اختلاف ہے مالک وشافعی کہتے ہیں جائز ہے اس لیے کہ اللہ نے آیت میں دو عورتوں کو مثل ایک مرد کے ٹیپا ہے ابو حنیفہ کہتے ہیں جائز نہیں ہے مرجع خلاف فکھ شہر ہے کہ ایک شہرہ میں عی کافی ہوا نہیں حق ہے کہ کافی ہو کہوں نہ اس امر پر دلیل اعلیٰ ہے یہ زیادت کچھ خلاف قرآن پاک کے نہیں ہے اس آیت میں

۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



راہیں وہ ہے جو میں کہتا ہے جو کہتے ہیں اور تھیں احاث مولیٰ صیغہ ہو جائے گو قصہ ہوا آیت سے ڈا سکا کہ یہی  
 ہے کہ حجت دہن کی پوری ہو جاوے تو مدون تاجیر و کار کے حق ادا کرے اچھا معاملہ کرے جیسا کہ میں نے حسن طس  
 کیا تھا و میا ہی تراؤ ہو آیت میں حیدر و حیدر ہے کہ تمہاں تہا کے اس آیت شریف کو آیت دین کہی میں اسجد  
 کا کہہ کا داخل اس آیت کا مسوح ہو نہیک ہے اس میں محالی جملہ القدر سو رہی ہو آیت حشر ہے سے ہس ہو ملکہ مسجد  
 مائتہاں ہے مائل اسکا تات محکم ہے مسوح ہیں ہوا وہ ہمراہ عدم تمہاں کے پر لعل اہل علم کے کہی ہو کہ آخر  
 از دوی محمد آیت را اور آیت میں ہے والہ اعلم باللہ ما فی السموات والارض وان سدا واما فی انفسکم اذ  
 عمون و تحاسنکم یہ اللہ صحرانہ ساء و بعدت من نساء و اللہ علی کل شیء مدبرہ اللہ ہے جو  
 آسمان میں میں ہوا اور اگر کہو لو گے انی حوجی کی ات یا جیسا و گے حساب لگائے سند یہ جتنے کا حکو جاوے اور غذا  
 کر گیا حکو جاوے لیس جیر رفا در ہے تو معہ قرآن میں کہا ہو یہاں سے معلوم ہو کہ دل کے خیال یعنی حساب ہو گا یہ  
 اصحا نے حضرت سے عرض کیا کہ یہ حکم سخت مشکل ہو دیا کہ یہی ہر نیل کی طرح انکار است کرو ملکہ قبول کہو اللہ سے مدد جا  
 پہر لوگوں سے کہا کہ ہم ایمان لائی اور قبول کیا اللہ کے یہاں یات یسیدہ مولیٰ ت اگلی ذاتیں اور میں نہیں حکم آتا  
 کہ معد و سو ماہرہ کی تکلیف ہیں اس جو کوئی دل میں خیال گاہ کا کرے اور عمل میں لاوے تو اسکو گناہ ہیں کہتے  
 اتنے ف اس آیت میں لہذا کہنے یہ حردی ہے کہ جو کچھ دریاں آسمان میں بہہ رہے ہیں وہی ہے اسکا بہرہ  
 کی حشر ہے کوئی کہلی جیسی بات او میر پوشیدہ ہیں ہوا وہ ہرل کا حال ہر جی کا خیال جاتا ہے گو کہ یہی مارکب و  
 محمی کیون ہو یہ یہ دیا کہ جو کچھ ہے ہمارے یہ یا دل میں پوشیدہ رکھے ہیں او سیدہ کو حساب ہو گا کہ اقا  
 تعالیٰ ان عھود ما فی صدقہ اودن و ہ یعمدہ اللہ و نعلم ما فی السموات و الارض و اللہ علی کل شیء  
 مدبر و قال حکم المیت و انھی اس اب میں بہت آیتیں آئی ہیں یہ اس آیت میں علم سے راوہ یہ حردی کہ محاسبہ ہو گا  
 یہی جو حجت آیت نری تو صحابہ ہر جلیل حقیر عمل پر محاسبہ ہووے ڈرگو یہ ڈر شدہ ایمان کمال القیاس کی راہی ہو اشد  
 الی ہرہ میں آیا جو حجت آیت نری اصحاب رحمت گدزی حشر کی پاس اگر کشنوں کو مل کہہ ہو ہر عرض کیا کہ جس کا سون  
 کی ہو کہ تکلیف نہ لگتی ہے جیسا کہ راوہ و ہا و قدر اسکی تو ہم طاقت کہتے ہیں یہ آیت جواب دہ نری ہے اسکی طاقت میں  
 سے دیا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ وہی بات کہو جو اہل کتابیں سے پہلے کہی تھی کہ یقیناً و یقیناً کیے ہو سارا زمانہ ملکہ کو یہ یقیناً  
 و اللہ صحرانہ ساء و بعدت من نساء و اللہ علی کل شیء مدبرہ اللہ ہے جو  
 ہے ہا و داری اگلی بات تو مسوح کیا و اللہ احد مسلم کا لفظ یہ ہو کہ حشر و ہوں نے وہ قرار کیا تو اللہ کے کہا ہا تکلیف اللہ

۱  
 ۲  
 ۳  
 ۴  
 ۵  
 ۶  
 ۷  
 ۸  
 ۹  
 ۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰









